

# الذّمة السّاكبة

جلد سوّم

مولف: آقائے محمد باقر دہشتی بیہانی نجفی



وَلِی الْعَصْر ٹرسٹ



الدِّمَّةُ السَّاكِبَةُ

# الدِّمَّةُ السَّاكِبَةُ

أردو ترجمہ



آقائے محمد باقر و ہشتی بیہانی نجفی  
اعلیٰ اللہ مقامہ

مترجم

مولانا بلال حسین جعفری

مولانا فیاض حسین جعفری

نظر ثانی۔ تصحیح مکور

(رجسٹرڈ) ڈپو اسلام پورہ لاہور

انجمن دارالکتاب

ناشر

# الدمعة الساكية

## (اردو) ج ۳

عالم محقق، فاضل محمد باقر بن عبدالکریم	تالیف
الشیبانی مخفی ۲: ۱۲۸۵ھ	
مولانا بلال حسین جعفری (قم)	ترجمہ
زابد علی ہندی جلال پوری	تصحیح
شیخ مکرر، مولانا فیاض حسین جعفری	نظر ثانی
انتخاب یک ڈپولاہور اسلام پورہ	ناشر
۱۰ اذیقہ ۱۳۲۸ھ ق	تاریخ
۵۰۰	تعداد
سید اظہر حسین جعفری	کیوزنگ

الذمة الساقية





## انتساب

الدمعة الساكبة ”بہنے والے آنسو“ نامی کتاب کریمہ اہلبیت  
حضرت فاطمہ معصومہ قمؑ کی خدمت میں ان کے والد  
بزرگوار اسیر بغداد امام موسیٰ کاظمؑ اور ان کے بھائی غریب  
خراسان، ضامن آہو امام علی رضاؑ کے نام۔

## فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۴	شیر کی تصویر کا جادو کرکھا جانا	۸	نواں باب :- امام موسیٰ کاظمؑ کے حالات زندگی
۴۵	مفتی تہذیبی کا امام موسیٰ کاظمؑ کے صغر میں مسلمان ہونا	۸	کلی فضل :- امام کی مادر گرامی کے حالات، بدین ولادت، کنیت و لقب
۵۱	چوتھی فصل :- امام موسیٰ کاظمؑ کے بعض اخلاق حسنہ اور اوصاف عیبد	۹	امام موسیٰ کاظمؑ کی ولادت کا عجیب واقعہ
۵۶	امام موسیٰ کاظمؑ کی تبلیغ کا طریقہ	۱۳	امام کا نسب
۵۷	کا شکاری اور امام موسیٰ کاظمؑ	۱۴	دوسری فصل :- امام کی امامت پر دلائل و روایات
۵۸	پانچویں فصل :- امامؑ کے بعض مناظرے ظالم حکمرانوں کے ساتھ	۱۹	تیسری فصل :- امامؑ کے بعض فضائل و مناقب اور ہجرے
۵۹	ابو یوسف کا امام موسیٰ کاظمؑ سے شکست کھانا	۲۴	منصور کی موت
۶۰	قرآن میں تحریم شراب	۲۵	اچھے ماننے والوں کو امامؑ ہدایت کرتے ہیں
۶۲	حضرت کے ارشادات	۲۶	امامؑ کا لوطی کے فریب سے مطلع کرنا
۶۳	حادثہ فحش	۲۷	خدا متغزل پر رحمت کرے
۶۴	امام صادقؑ نے ۲۰ کو کلام اسماعیل کے مردود ہونے پر قائم کئے	۲۹	غیب کی خبر دینا
۶۵	یحییٰ بن خالد کے نام امام موسیٰ کاظمؑ کا خط	۳۰	امام موسیٰ کاظمؑ کا غیب کی خبر دینا
۶۶	امام کا ایک کسان پر لطف	۳۱	امام موسیٰ کاظمؑ کی صالح بن واقد طبری پر حمایت
۶۷	نماز کی حالت میں دوسروں کی مدد	۳۳	برہمے کو زندہ کرنا
۷۱	امام موسیٰ کاظمؑ کے بارے میں مامون الرشید کا نظریہ	۳۴	امامؑ کا ایک آدمی کیلئے دعا کرنا
۷۵	امام کا ابو حنیفہ سے مناظرہ	۳۶	جاہلی سبکی کا امام موسیٰ کاظمؑ کے ہاتھوں مسلمان ہونا
۷۸	امام موسیٰ کاظمؑ کا ہارون سے مناظرہ	۳۷	امام کا برہمنوں اور جیواؤں سے گفتگو کرنا
۷۹	عباس رسول کے چچا وراثت کے حق دار نہیں	۳۸	درخت کا امامؑ کے پاس آنا
۸۰	حضرت عباس رسول کے چچا نے ہجرت نہ کی	۳۹	امام کا غیب سے مطلع کرنا
۸۱	امام موسیٰ کاظمؑ کی اہل بیت سے کاٹھانہ گفتگو	۴۱	امام کا اہل بلاد مدینہ سے مدد کی طرف جانا
۸۲	فدک کے حدود کی تعیین	۴۲	امامؑ کے ہم سے ایک اہل ایک مومن کو جہنم سے کاٹھان لے جانا

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پہلی فصل: جامعہ گرامی، ولادت، القاب و کنیت اور انگوٹھی کا نقش	۸۳	دو چوتھی اور پانچویں کے سامنے امام موسیٰ کاظم	۸۳
امام رضا کو رضا کیوں کہتے ہیں	۱۲۷	پہلی فصل: تاریخی شہادت، مدفن، قید میں جو مجرمے ظاہر ہوئے، کیفیت شہادت	۸۷
دوسری فصل: امام رضا کی امامت پر روایات	۱۳۰	امام کو قید میں رکھنے اور زہر دینے کا سبب	۸۹
تیسری فصل: باپ کے مجرمے، غیب کی خبریں	۱۳۹	امام موسیٰ بن جعفر، عیسیٰ بن جعفر کے زمانہ میں	۹۴
ایک مقروض پر خاص عنایت	۱۴۲	ہارون رشید کا امام کو رہا کرنا	۹۸
ایک داغی کا انجام	۱۵۷	حضرت کی دعا قید سے نجات کے بارے میں	۹۹
بھرہ و کوفہ میں ورود، مختلف مذاہب کے علماء سے مناظرہ	۱۶۰	امام کے حکم سے دیار پر شیر کی تصویر کا انھوں نے کو چھ پھاڑ دیا	۱۰۰
امام رضا اور ہوا میں	۱۶۷	ہارون کی لوطی کا امام کو دیکھ کر عبادت کے لئے تیار ہو جانا	۱۰۲
مامون کے سوالات امام رضا کے جوابات	۱۷۱	ایک ابرو مند فقیر پر امام کا لطف	۱۰۳
مامون کا امام رضا سے عدم عصمت مانگیام پر مناظرہ	۱۷۲	ہارون کا امام کو مسوم کرنا	۱۰۵
امام رضا کا ایک منکر خدا سے مناظرہ	۱۷۵	بغداد کی طرف امام کی منتقلی	۱۰۷
امام رضا اور شیر کا لین	۱۷۶	شہادت امام موسیٰ کاظم	۱۰۸
مامون رشید اور امام رضا	۱۷۷	امام کا جنازہ ملے بغداد پر	۱۱۰
امام رضا کا نیشاپور میں ورود	۱۷۸	پچگانہ کھیل کی بجائے امام کا معنوی استفادہ کرنا	۱۱۱
حروف چچی اور امام رضا	۲۰۳	تواضع بھی اور ضرورت کے لئے ذخیرہ	۱۱۲
امام رضا سے خدا کی زیارت کے متعلق سوال	۲۰۶	امام کا سندی بن شاہک کو بلانا	۱۱۳
توحید کے بارے میں امام کی گفتگو	۲۱۱	دست بند لو اور خدا کا شکر کرو	۱۱۷
واجب نمازیں، سنت نمازیں	۲۲۱	خاتمہ امام کی اولاد اور ان کے نام اور ظلم و ستم	۱۱۸
نماز قہر، زکات واجب، حیض	۲۲۲	بیٹے + بیٹیاں + بیٹوں کے نام + بیٹیوں کے نام	۱۱۹
زکوٰۃ فرائض	۲۲۳	قل و عمارت کا خطرناک حکم	۱۲۰
شراب کی حرمت، بڑے گناہ	۲۲۵	دسواں باب: امام علی رضا کے حالات زندگی	۱۲۲

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۲۶۹ امام رضاؑ کا مشورہ میں مجلس شہداء کا برپا کرنا	۲۲۸ مفید تقریر: طب امام رضاؑ معروف رسالہ ذریعہ		
۲۷۰ پانچویں فصل: شعرائے کرام کہ جنہوں نے امامؑ کی مدح میں اشعار کہے	۲۳۱ پیغمبر اکرمؐ کا امام علیؑ کو کمانے کا دستور دینا		
۲۷۲ مکمل خزانہ	۲۳۳ کمانے کے بعد شراب کا استعمال اور اس کی مفت		
۲۸۷ چھٹی فصل: امامؑ کی شہادت کے متعلق ماہرین کے آراء و اجتہاد کی تعلیقات	۲۳۵ استعمال کرنے کا طریقہ اور اس کا		
۲۹۱ ساتویں فصل: وہ اسباب کہ جن کی وجہ سے مامون نے امامؑ کو زہر دیا	۲۳۶ انسانی طبیعت کے بعض صفتوں کا		
۲۹۴ آٹھویں فصل: کیفیت شہادت، غسل، دفن اور مدت امامت	۲۳۸ بعض بیماریوں کی طبیعت		
۳۰۴ امام رضاؑ کی شہادت	۲۵۱ چوتھی فصل: امامؑ سے قربت کی خاطر مامون کا کل منہ سے مناظرہ		
۳۰۹ نویں فصل: امام رضاؑ کی شان میں مرثیے	۲۵۱ مامون کا مناظرہ اہل کلام سے		
۳۱۲ خاتمہ	۲۶۳ امام کا مرض و صفات و احوال کا عہد طاعت کے ساتھ رحمت کرنا		
۳۱۷ وصیت نامہ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ	۲۶۵ امام کے جواب ایک اعتراض آمیز آدمی کے لئے		
۳۱۹ ہارون کی فوج امام رضاؑ کے کمر	۲۶۶ مامون رشید کی مجلس مشاورت		
۳۳۰ تیسرا مطلب: امام کی زیارت کرنے کا ثواب	۲۶۷ شیر خراسان میں نزول اجلال		
۳۳۶ کیفیت زیارت	۲۶۸ شیرطوں میں آپ کا ورود		

## حضرت باقر العلومؑ کا فرمان واجب الاذعان

امام نے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ.....!

تمہیں اور تمہارے اعمال و افعال کو دیکھنے والی ہماری آنکھیں اور سننے والے کان نہیں ہیں اگر ایسا سمجھتے ہو تو کتنی بری بات ہے۔ خدا کی قسم تمہارے اعمال میں سے کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں تم یہ سمجھ لو کہ تمہارے سامنے وجود رہتے ہیں اپنے آپ کو نیک کاموں کا عادی بننا اور نیکی کرنے والوں میں سے ہونا و میں اپنے فرزند کو اور اپنے تمام شیعوں کو اسی کا حکم دیتا ہوں۔



# نوائی باب امام موسی کاظمؑ کے حالات زندگی

## پہلی فصل

امام کی مادر گرامی کے حالات، تاریخ ولادت، کنیت والقباب

### امام کی مادر گرامی کے حالات:

ہمارے مناقب سے منقول ہے کہ آپ کی مادر گرامی کا نام حمیدہ تھا جو صاعد بربری کی بیٹی تھیں۔ انکو اندلسیہ ام ولد کہا جاتا ہے ان کی کنیت لؤلؤ تھی۔

صدوق علیہ الرحمۃ نے عیون میں اسحاق و محمد کی بہن کہا کہ جو جعفر بن محمد کے بیٹے تھے۔ علی بن عیسیٰ اربلی نے کشف الغمہ میں ابن خثاب سے نقل کیا ہے انکا نام ام اسحاق اور قاطرہؑ تھا۔ مرحوم کلینی نے اصول کافی میں معلیٰ بن خنیس سے نقل کیا ہے: امام صادقؑ نے فرمایا:

حمیدہ عورتوں کی نجاست و پلیدی سے پاک تھیں جیسے سونے کا کندن ہونا وہ ہمیشہ صاحب کرامت تھیں یہاں تک کہ انکی بیوی سے بچے نہ آتے۔ کرامت ان کے ذریعہ سے نصیب ہوتی تھی امام موسیٰ کاظمؑ کی ولادت سے پہلے کہا گیا تھا کہ:

اصول کافی میں عیسیٰ بن الرضیٰ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں:

ابن عکاشہ بن محسن اسدی امام باقرؑ کے پاس آئے تو اس وقت وہ ان کے پاس کھڑے تھے ان کے سامنے انگور تھے تو امام نے کہا ایک ایک دانہ یا بوڑھا کھاتا ہے یا بچہ اور تین تین چار چار جو کھائے وہ سیر نہیں ہوتا اور سب انگور کے دانوں کو دو دو کر کے کھاتا مستحب ہے تو اس نے امام سے کہا آپ کس لئے امام صادقؑ کی شادی نہیں کرتے تو امام نے شادی

## الذمہ تالیف کے سلسلہ

کرنے کا ارادہ کیا اور فرمایا جو سامنے سر شدہ زر کی قسلی پڑی ہے اور ایک آدمی خاص ملل پر برے آئے گا (یا کسی قوم ہے جو دین کے باقی اور کم علم رکھنے والے ہیں) وہ دار میمون پر آئے تو تم اس سے اس قسلی کے ذریعہ ایک کنیز خریدنا۔

راوی کہتا ہے: امام نے فرمایا: اس مقام پر آچکا ہے تم جاؤ اور اس سے وہ کنیز خرید کر راوی کہتا ہے ہم غلام کے پاس آئے تو اس نے کہا میرے پاس دو لونڈیاں ہیں کہ جو مریض ہیں ہم نے کہا انکو باہر نکالو ہم دیکھتے ہیں جب اس نے باہر نکالا تو ہم نے کہا کتنے میں بھیجے تو اس نے کہا ستر دینار میں تو ہم نے کہا کیا تم نہیں ہو سکتے تو کہنے لگا میں ستر سے کتر میں نہیں بھیج گا ہم نے اسے کہا اس قسلی میں جو کچھ ہے ہمیں نہیں معلوم تو اس کے پاس ایک بوڑھا سفید ریش بیٹھا تھا کہا اس کو نکالو غلام نے کہا نہیں اگر ایک دینار بھی کم ہوگا تو میں نہیں بھیج گا تو اس بوڑھے نے کہا میرے قریب آدمی اس کے قریب گئے اور قسلی سے دینار نکالے تو وہ ستر تھے نہ کم نہ زیادہ ہم نے اس سے کنیز خریدی اور غلام کے پاس آئے امام نے حمد و ثناء کے بعد اس کنیز سے فرمایا:

حیرانام کیا ہے؟

تو کنیز نے کہا: میرا نام حیدہ ہے۔

امام نے فرمایا: تم دونوں بھی حیدہ اور آخرت میں محمود ہو پھر امام نے فرمایا تم باکرہ ہو (غیر شادی شدہ) ہو تو اس نے کہا میں باکرہ ہوں۔

امام نے فرمایا: تم کیسے باکرہ ہو گئیں جبکہ یہ لوگ کسی کو نہیں چھوڑتے تو حیدہ نے عرض کیا ایک مرد میرے پاس آیا لیکن عورتوں کی طماعت مجھ میں نہ پا کر چھوڑ دیا پھر ایک سفید ریش بوڑھا آدمی کہ جس کو خدا نے اس پر مسلط کیا تو حضرت باقرؑ نے فرمایا: اے جعفر! یہ تمہاری بیوی ہے اس سے بہترین بچہ جس کا نام موسیٰ کاظمؑ پیدا ہوگا جو اہل زمین سے افضل ہوگا۔ عقب راوی نے خرافے میں ایک مرسل حدیث سے عیسیٰ بن عبد الرحمن سے اسی طرح تھوڑے سے فرق کے ساتھ ذکر کیا ہے

امام موسیٰ کاظمؑ کی ولادت کا عجیب واقعہ

اصول کافی تفسیر میں ابو بصیر فرماتے ہیں کہ ابواء کے مقام پر امام کی ولادت ہوئی کہ جب ہم حج کے مراسم ادا کرنے کیلئے اسی سال امام صادقؑ کے ساتھ ابواء کے مقام پر ٹھہرے۔

ابواء کی وہ صبح یعنی کیا عجیب صبح تھی اس کا رنگ ہی کچھ اور تھا (آفتاب کی سنہری شعاعوں نے درختوں کو کمر کا۔ طلائع لباس پہنا رکھا تھا اور مٹی کے درود یوار پر اس کا عکس عجب دل فریب منظر کی طرحائی کر رہا تھا گھروں سے چراگاہ کی جانب جاتے ہوئے اونٹ اور گوسفندوں کی صدائیں دل کو بھلا ہی تھیں صبح کی تازگی دل و دماغ میں بیٹھی چارہ تھی، اور ادھر دور تالاب کے کنارے گاؤں کی عورتیں شیریں پانی گھڑوں اور منگولوں میں بھر رہی تھیں، نیم صبح اگیلیاں کر رہی تھیں حسین

اور خوشامعز اور اہل اذکر نیم صبح کا حرحہ لوٹ رہے تھے اور دیکھتے دیکھتے پانی میں غوطہ زن ہو جاتے جیسے کہ گری سے ان کے سینے کہاں ہو گئے ہوں۔

تالاب کے اس کنارے ایک قبر کے سر ہانے ایک مجبور کا درخت ایک عظیم تاریخ کی یاد دلا رہا تھا سائے کی چادر پوری قبر پر پڑی ہوئی تھی اس قبر پر ایک عورت بھی ہوئی کچھ راز و نیاز کی باتیں کر رہی تھی اور پھر اس نے آہستہ آہستہ اس قبر پر اپنے رخسار کو کدے کدے چپکے چپکے رو رہی تھی اور کچھ کہے جا رہی تھی، نیم صبح کی زبانی جو الفاظ مظلوم ہوئے شاید وہ یہ تھے۔

اے عظیم اسلام کی والدہ ماجدہ آمنہ ہزاروں سلام ہوں تمہاری روح پاک پر اے عظیم المرتبت خاتون جو اپنے وطن سے دور وطن کی گلیں میں حیدہ آپ کی بہو ہوں۔ آپ کی ایک امانت اپنے حکم میں چھپائے ہوئے ہوں۔ شام سے جو حالت ہو رہی ہے اس سے کبھی مظلوم ہوتا ہے کہ کل تک یہ امانت آپ کے فرزند کے حوالے کر دوں گی اے بابرکت گاؤں (کہ جرمینہ سے تیس میل کے فاصلے پر تھا) میں جس میں آپ ابدی خیمہ سو رہی ہیں اے بلند مرتبہ خاتون آپ کے فرزند نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ میرا یہ فرزند آپ کے فرزند ارجمند حضرت رسول اکرم ﷺ کا ساتواں جانشین ہوگا آپ خدا کی بارگاہ میں دعا فرمائیے کہ میں اس فرزند کو صحیح و سالم آپ کے فرزند کے حوالے کر سکوں۔

اب آفتاب بلند ہو چکا تھا اور اس کی شعاعیں قبر پر پڑ رہی تھیں۔ حیدہ دیر دیر سے اٹھیں اپنے کپڑے کو جھکا دیا تاکہ کپڑے میں لگی ہوئی خاک صاف ہو جائے۔ پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھائی اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئیں۔

کچھ دیر بعد آفتاب تھوڑا اور بلند ہوا۔ اجواء کے صاف صفایا آسمان کے نوری چشمے میں گاؤں کے کپڑے غوطے کا رہے تھے۔ عورتیں جلدی جلدی اور اہل اذکر جانے لگیں۔ اتنے میں دو عورتیں ملنے لیے تالاب پر آئیں اور جلدی جلدی پانی بھرنے لگیں۔ وہ ایک دوسرے سے کہہ رہی تھیں۔

ابن الؤگ کہہ رہے ہیں کہ جب امام صادق ؑ کے کانوں تک اس تازہ مولود کی خبر پہنچی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: (میرے جانشین، ساتویں رہبر اور بہترین طلق خدا کی ولادت ہوئی ہے) امام صادق ؑ نے ہم کو ناشتہ دیا ہم ناشتہ کھانے میں مشغول تھے کہ حضرت حیدہ نے امام کی طرف کسی کو بھیجا جب حضرت حیدہ کی حالت بتائی تو امام جلدی سے اٹھے اور حیدہ کے پاس آئے پھر جب واپس اصحاب کے پاس تشریف لائے تو اصحاب نے عرض کیا یا بن رسول اللہ ہم آپ پر فدا ہوں حضرت حیدہ کو کیا ہوا ہے؟

تو آپ نے فرمایا خدا اس کو سلامت رکھے خدا نے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے کہ جو مخلوق خدا سے بہتر و دیر تر ہے حیدہ نے جس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے کہ جس سے میں آگاہ ہوں ابوبکر نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں وہ خبر کیا تھی؟

امام نے فرمایا کہ حیدہ نے مجھ سے کہا کہ جب بچہ متولد ہوا تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف بلند

کیا۔ میں نے اسے کہا یہ کام رسول اور اسکے وحی کی نشانی ہے کہ جو اسکے بعد ہے۔

ابوبصیر نے کہا مولا وضاحت فرمائیں کہ یہ کام رسول خدا ﷺ اور اسکے بعد اسکے وحی کی کیسے علامت و نشانی ہے۔

امام صادق ؑ نے فرمایا ایک رات میرے جد امجد امام صادق کا ظہور ٹھہرا تو ایک فرشتہ ایک شربت کا بھرا ہوا ظرف امام حسین ؑ کے پاس لایا کہ جو پانی سے زیادہ روان کھمن سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیریں برف سے زیادہ خنک اور دودھ سے زیادہ سفید تھا انھوں نے نوش فرمایا اس کے بعد اپنی بیوی سے نزدیکی کی اس سے میرے جد امام صادق کا ظہور ٹھہرا میرے باپ کے نطفہ ٹھہرنے کی طرح میرا نطفہ ٹھہرنے میں بھی ایسا ہی ہوا جب میرے بیٹے (کاظم ؑ) کا وقت آیا تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا وہی شربت لایا میں نے اسے نوش کیا اور اپنی بیوی سے نزدیکی کی تو یہی میرے بیٹے (کاظم ؑ) کا ظہور ٹھہرا جو ابھی متولد ہوا ہے۔

اس بنا پر میں بہت خوشحال ہوں میرے اس بیٹے کی طرف توجہ کرو اور جان لو کہ خدا کی قسم میرے بعد تم پر فطرت و امام ہیں یہ وہی کلمہ خدا ہیں کہ جب طعن مادر سے باہر آئے تو زمین پر ہاتھ رکھے آسمان کی طرف سر بلند کیا ہاتھ کو زمین پر رکھنا یہ علامت ہے کہ خدا نے ہر علم کو آسمان سے زمین پر بھیجا کہ وہ دریافت کرے اور آسمان کی طرف سر بلند کرنا یہ علامت ہے کہ ندا دینے والے عرش میں خدا کی جانب سے اتنی اعلیٰ پرانگوں کے باپ کے ساتھ آواز دے رہا ہوں۔

اے فلاں بن فلاں حق راہ پر ثابت قدم رہو تا کہ امانت استوار رکھو مخلوق سے انکو برگزیدہ کیا خدا نے انکو اپنے علم کا خزانہ اور راز دار بنایا اور زمین پر اپنا چاندنیں قرار دیا جو بھی انکو اپنا میرا مانے گا اور میری کہے گا میری رحمت اس پر واجب ہے اور میری جنت اس کیلئے ضروری ہے اسکو اپنی رحمت کے جوار میں رکھو گا اور مجھے میری عزت و جلالت کی قسم جو بھی ان سے دشمنی کرے گا اسکو سخت عذاب دوں گا اگرچہ وہ دنیا میں میری وسیع رحمت کے سامنے ٹپک رہا ہو۔ جب ندا دینے والے کی عطا قسم ہوئی امام اس حال میں کہ زمین پر ہاتھ رکھا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور جواب دیا۔

شهد الله لا اله الا هو والملائكة و اولو العلم قائما بالقسط

لا اله الا هو العزيز الحكيم۔

جب امام یہ کہتا ہے تو خدا انکو اول و آخر کا علم عطا کرتا ہے اور انکو روح اعظم کی زیارت کے لائق قرار دیتا ہے۔

ابوبصیر نے کہا مولا یہ روح وحی جبرائیل کی ہے؟

امام صادق ؑ نے فرمایا یہ روح جبرائیل سے بھی بزرگتر ہے جبرائیل فرشتوں سے ہے اور روح فرشتوں سے بالاتر



بزرگتر ہے۔

کیا نہیں جانتے کہ خدا فرماتا ہے: تنزل الملائكة والروح کہ فرشتے اور روح شب قدر میں نازل ہوتے ہیں (اس ایت کی رو سے فرشتے اور ہے اور روح اور ہے کیونکہ فرشتوں کے ذکر کے بعد روح کا ذکر ہے۔

شاید علم اول سے مراد ساجد انبیاء کے علوم اور علم آخر سے مراد رسول خدا ﷺ خاتم الانبیاء کے علوم ہوں اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ علم اول سے مراد افراغ و اسرار خدا اور قوانین شریعت اور علم آخر سے مراد قیامت، بعثت، برزخ اور ما بعد الموت کا علم مراد ہو اور زمین پر ہاتھ رکھنا یہ ہے تمام علوم کے ملنے سے اور اس مذکورہ آیت کی قرأت کرنا مکمل ہے اس کے علم کی زیادتی کا لے امام موسیٰ کاظم ؑ کی ولادت پر لوگوں کو تین دن کھانا کھلایا گیا۔

امام بن ابی عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب بحار میں منہال قصاب سے نقل کرتا ہے کہ منہال کہتا ہے کہ جب میں نے مکہ سے مدینہ جانے کیلئے حرکت کی تو راستے میں ایواء کے مقام پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ امام صادق ؑ کے پاس فرزند ہوا ہے میں جلدی سے مدینہ آیا امام مجتہد سے ایک دن بعد تشریف لائے اور لوگوں کو تین دن تک کھانا دیا میں نے بھی تین دن امام کے دستر خواں پر کھانا تناول کیا تیسرے دن کے بعد مجھے کھانے کی طلب نہ ہوئی اس پر میرا ہو گیا اپنے بازو کو سر ہانہ بنا کر سو گیا دوسرے دن تک خدا کی ضرورت محسوس نہ کی۔

کافی میں ہے کہ امام کی ولادت ایواء کے مقام پر سن 128 ہجری میں ہوئی اور بعض نے 129 ہجری ذکر کی ہے اگلی ماں ہم ولد کہ جن کو عیدہ کہا جاتا ہے ارشاد میں ہے کہ امام کی ولادت ایواء کے مقام پر 128 ہجری میں ہوئی اگلی والدہ ماجدہ کو ام ولد عیدہ بربر یہ کہا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ 128 ہجری اور ایک قول 129 ہجری انوار کے دن سات مفر کو ولادت ہوئی۔ بخاری میں مناقب سے منقول ہے کہ ایواء کہ جو مکہ مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے انوار کے دن 128 ہجری ماہ صفر سے سات دن پہلے امام کی ولادت ہوئی کہ جب منصور دوانیقی کی حکومت کے کچھ دن باقی تھے۔ پھر مہدی عباس مکران ہوا کہ جو دس سال ایک ماہ کچھ دن رہا پھر ہادی عباس ایک سال چند دن مکران تھا چند سال گزرنے کے بعد ہارون رشید مکران کا تو اس لمحوں نے سندی کے ذریعہ سے امام کو جمعہ کے دن ماہ رجب میں ذہر سے شہید کیا ایک قول ہے کہ امام کی شہادت 25 رجب 183 ہجری کو ہوئی ایک قول کے مطابق 186 ہجری امام نے اپنے والد بزرگوار کے ساتھ بیس سال گزارے ایک قول ہے کہ انیس سال گزارے امام اپنے والد بزرگوار کے بعد بیس 35 سال امامت کے گزارے بیس سال کی عمر میں امام منصب امامت پر فائز تھے۔ امام کو بغداد میں شہادت کے بعد قبرستان قرین

لے۔ اصول کافی ج ۱، ص ۳۸۵، ۳۸۶

## عبدالمطلب کا نسب امام کا نسب

محمد بن طہر شافعی اپنی کتاب مطالب السؤل میں لکھتا ہے کہ امام کی ولادت ابواء کے مقام پر سن 128 ہجری میں ہوئی ایک قول 129 ہجری ہے۔ امام کا نسب، باپ، امام جعفر الصادق بن محمد الباقر بن ام ولد حمیدہ بربر یہ آپ کا نام مبارک موسیٰ کثیف ابو الحسن ایک قول ابو اسحاق ہے آپ کے القاب متعدد ہیں ان میں سے ایک کاظم کہ جو زیادہ مشہور ہے صابر، صانع، اور امین بھی ان کے القاب ہیں۔

مرحوم صدوق رحمہ اللہ معانی الاخبار میں ذکر کرتے ہیں کہ امام کا نام موسیٰ بن جعفر کاظم رحمہ اللہ اس لیے تھا کہ وہ اپنے علم کے باوجود غصے کو پی جاتے تھے۔

امام کے مال کو طبع و لالچ کی وجہ سے جنہوں نے انکار کیا امام نے ان سے غصہ نہیں کیا۔ علل الشرائع میں رافع بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ خدا کی قسم امام کاظم رحمہ اللہ اپنی امامت کے وقت اور اسکے بعد جنہوں نے انکار کیا امام نے ان پر غصہ ظاہر نہیں کیا باوجودیکہ امام جانتے تھے کہ کن لوگوں نے مال امام دینا ہے خاموشی اختیار فرمائی اس لیے وہ کاظم ہیں ارشاد شیخ مفید رحمہ اللہ میں ہے کہ ان کی کثیف ابواء اہم ماہرین اور ابو موسیٰ تھے اور آپ عبد صانع کے نام سے معروف تھے آپ کی صفت کاظم تھی۔

بحار میں مناقب سے منقول ہے کہ آپ کی کثیف ابواء حسن اول ابو الحسن باغی، ابو ابراہیم ابو موسیٰ ہے اور آپ عبد الصانع جس الزکیہ بن الجہد بن موسیٰ، صابر، امین، بزاہر یعنی آپ روشن اخلاق کے مالک تھے اور آپ کا کرم واضح روشن تھا اور کاظم القاب اس لیے تھا کہ غصے کو پی جاتے اپنی آنکھوں کو بچا رکھتے ان خالموں سے جنہوں نے ان پر ظلم کیا اور کاظم اس لیے تھے کہ خوف دہم سے بھرے رہتے۔

امام کاظم رحمہ اللہ اس لیے تھے کہ اپنے سر کو کپڑے سے ڈھانپے رکھتے تنگ کوئیوں کو کاظم کہتے ہیں اور ہجری ہوئی مہلک کو بھی کہا جاتا ہے اور انہر من الشمس ہے کہ غصے میں گرم حراج ہونے کی وجہ سے آدمی کا ایک چہرہ چمک جاتا ہے اور دائرہ صغیر ہو جاتی ہے۔

فصول البہرہ میں امام کی انگوٹھی کا نقش الملک اللہ وحدہ کما ہے۔ صدوق رحمہ اللہ اخبار الرضا میں اور مالکی میں حسین بن خالد سے نقل کیا ہے کہ امام رضا رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پردہ زرد گار کی انگوٹھی کا نقش حسینی اللہ ولیہ وردہ و ہلال فی العلاہ تھا۔

# دوسری فصل

## امام کی امامت پر دلائل و روایات

آخر معصومین ؑ ہمیشہ اپنی زندگی میں اپنے جانشین کا تعارف کراتے رہے اور لوگوں کو بتاتے رہے کہ میرے بعد تمہارے رہبر و امام یہ ہونگے۔ اپنے جانشین کا نام، لقب اور صفات سب بیان کرتے رہے تاکہ لوگ پریشان و سرگردان نہ رہیں اور امامت کے جموٹے خواہاں غلط فائدہ نہ اٹھانے پائیں یہی سب باتیں امام صادق ؑ نے امام موسیٰ کاظم ؑ کے لئے فرمائیں اگرچہ ہر موڑ پر حکومت کا سخت سامنا کرنا پڑا مگر امام صادق نے اپنے جانشین کا اعلان کیا اور ان کے القاب و صفات بیان فرمائے کہ جس کے چند نمونے یہ ہیں۔

۱۔ شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں محمد بن سنان سے نقل کرتا ہے کہ یعقوب سراج کہتا ہے کہ جب میں امام صادق ؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو امام حضرت موسیٰ کاظم ؑ کے سر ہانے کھڑے تھے اور گھوڑے میں لان سے کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ میں بیٹھا رہا جب فارغ ہوئے تو میں کھڑا ہو گیا تو مجھے فرمایا اپنے مولا و امام کے قریب آؤ اور انہیں سلام کرو میں امام کاظم کے گھوڑے کے قریب آیا اور سلام کیا تو مجھے فصیح زبان میں جواب دیا پھر فرمایا تم اپنی بیٹی کا نام بدل دو کہ جس کا نام کل رکھا ہے یہ نام خدا کو پسند نہیں ہے میری بیٹی جب پیدا ہوئی تو میں نے اس کا حیرا رکھا تھا امام صادق ؑ نے فرمایا اپنے امام کے حکم کو فور سے سنو اور اس کا نام بدل دو تو میں نے اپنی بیٹی کا نام بدل دیا۔

۲۔ محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری قرب الاسناد میں محمد بن الحسین سے وہ معنواں بھیجے وہ عیسیٰ بن خلیقان سے نقل کرتے ہیں کہ جب میں امام صادق ؑ کے پاس آیا اور چاہا ابی الخطاب کے متعلق پوچھوں قبل اسکے کہ میں امام کے پاس بیٹھوں امام نے فرمایا اے عیسیٰ تمہیں کوئی چیز مانع ہے کہ میرے بیٹے کے بارے میں پوچھو تم میرے بیٹے سے جو چاہو پوچھو میں حضرت عبد اللہ (امام موسیٰ کاظم ؑ) کے پاس گیا وہ سامنے ایک خطر کھے ہوئے بیٹھے تھے اور ان کے لمبوں پر سیاہی کے آثار تھے۔

مجھ سے فرمایا: اے عیسیٰ اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء سے عہد و پیمان لیا انکی نبوت پر اور وہ اس پر پابند رہے پھر اوصیاء سے انکی وصیتوں پر عہد و پیمان لیا وہ بھی پابند رہے کہ قوم نے ان پر ایمان لانے کو عار سمجھا خدا نے اس سے یہ نعمت سلب کر لی ابی الخطاب بھی انہی میں سے ہے۔ پھر خدا نے اس سے بھی سلب کر لیا پھر میں نے امام کاظم ؑ کو سینہ سے لگا لیا ان کا بوسہ لیا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

ذرية بعضها من بعض واللہ سمیع علیم .

پھر میں امام صادق ؑ کے پاس لوٹا امام نے مجھ سے فرمایا اے عیسیٰ تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں جب امام کاظم ؑ کے پاس گیا تو قبل اسکے کہ میں سوال کرتا مجھے سب باتوں کا جواب دیا تو اس سے میں نے جان لیا کہ یہ اس امر امامت کے لائق ہیں۔ امام نے فرمایا اے عیسیٰ اگر میرے بیٹے سے قرآن کے بارے میں پوچھو تو وہی بتائیں گے جو قرآن میں ہے پھر میں نے ایک دن قرآن کے متعلق پوچھا تو جان لیا یہی امر امامت کے لائق ہیں۔

۳۔ بحار میں مناقب سے منقول ہے کہ یزید بن اسحاق نے کہا میں امام صادق ؑ کے پاس گیا اس وقت وہ مریض تھے مجھ سے فرمایا اے یزید تم اس بچے (کاظم ؑ) کو دیکھ رہے ہو جب لوگ اسی میں اختلاف کریں تو تم انکی گواہی دینا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ یوسف کا گناہ یہ تھا کہ ان کے بھائیوں کے نزدیک کہ انھوں نے اپنے حسد سے کنوئیں میں پھینکا اسی طرح اس بچے سے حسد کیا جائے گا پھر امام نے امام موسیٰ کاظم ؑ، عبداللہ، اسحاق، محمد اور عباس کو بلایا اور ان سے فرمایا یہ (کاظم ؑ) اوصیاء کا وہی ہے علماء کے علم کا عالم ہے مردہ اور زندہ پر گواہ ہے پھر فرمایا اے یزید تم انکی یہ گواہی لکھ لو ان سے پوچھا جائے گا۔

۴۔ مرحوم صدوق ؑ عیون میں اپنی سند کے ساتھ یزید بن سلیمان سے نقل کرتا ہے کہ سلیط کہتا ہے جب میں نے مکہ کے راستے پر امام صادق ؑ سے ملاقات کی، ہم ایک جماعت تھے میں نے امام سے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ پاک پاکیزہ آئمہ محصوین ہیں آپ میں سے کسی ایک پر موت عارض نہیں ہوتی۔ میرے ذہن میں آیا ہے کہ آپ کے بعد میرا امام کون ہے؟

تو امام نے مجھ سے فرمایا ہاں یہ میرا بیٹا ہے اور یہ سید و سردار ہے اس وقت امام نے امام موسیٰ کاظم ؑ کی طرف اشارہ کیا کہ اس میں علم، علم، حکمت، فہم اور سب چیزوں کی معرفت ہے کہ جس کے لوگ محتاج ہیں اور جن میں لوگ اختلاف کرتے ہیں انکے امور دین میں اختلاف کو یہ جانتے ہیں خوش اخلاق، اچھے مسائے اور خدا کے دروازوں میں ایک دروازہ ہیں یہ سب سے بہتر ہیں میرے باپ نے امام سے عرض کیا اسکا کیا مطلب ہے آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں؟ امام نے فرمایا اللہ ان کے ذریعہ سے اس امت کی فریاد کو سنے گا اور انکے علم و نور سے لوگوں کو منور کرے گا۔ یہ دنیا کے مالک، بہترین مولود ہیں خدا انکے ذریعہ لوگوں کے خون کی حفاظت کرے گا اور انکے ذریعہ ہی لوگوں کی اصلاح ہوگی۔

اس امام کے ذریعہ لوگوں کی مشکلات حل ہوگی، رحمت و لطف خدا کے چشمے ان سے پھونٹے ہیں۔ نیکے کو لباس



## اللہ مع الناس کبہ سورۃ

بھوکے کو سیراب، خوف رکھنے والے کو امن و سکون انکے ذریعہ سے پہنچے گا۔ ہمارا رحمت انکے ذریعہ ہوئی ہے، لوگوں کو نیکی کا حکم برائی سے دوری کا حکم ان کے ذریعہ ملتا ہے، خاندان کو بشارت ان کے آنے سے پہلے ان کے ذریعہ نصیب ہوتی ہے، ان کا قول حکم ہے، انکی خاموشی علم ہے کہ جو لوگوں کے اختلاف کو میان کرتی ہے پھر وہی نے کہا آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں انکے بعد انکا بیٹا امام ہے؟

امام نے فرمایا ہاں! پھر گھنگو کا سلسلہ منقطع ہوا۔

یزید کہتا ہے: پھر میں نے امام کاظم ؑ سے ملاقات کی اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جو کچھ آپ کے والد بزرگوار نے فرمایا کیا مجھے اسکی خبر دینگے؟

امام نے فرمایا میرا باپ جس زمانہ میں تھا اب یہ ایسا زمانہ نہیں۔ یزید نے کہا جس نے امام سے عرض کیا پھر آپ سے اس پر راضی نہ ہو اسی پر خدا کی لعنت ہو۔

راوی کہتا ہے کہ امام سکرائے اور فرمایا اے عمارہ یہ میرے پاس امانت ہے کسی کو نہ بتانا مگر جسکا اللہ نے امتحان لیا ہے اور سچا ہے تم اللہ کی نعمت کا انکار نہ کرنا اگر تم سے اسکی گواہی لی جائے تو اسے ادا کرنا اللہ فرماتا ہے:

ان الله يامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها

پھر اللہ کا فرمان ہے۔

ومن اظلم ممن کتم شهادۃ عندہ من الله

میں نے عرض کیا اللہ کی قسم ایسا نہیں کرونگا۔

پھر امام کاظم ؑ نے فرمایا اور اپنے بیٹے کی صفات کا ذکر کیا کہ میرا بیٹا علی ؑ اللہ کے نور کو دیکھتا ہے وہ فہم و فراست سنتا ہے وہ حکمت سے کلام کرتا ہے کہ جس میں خطا کا شائبہ نہیں ہے۔

ایسا ظلم رکھتا ہے جس میں جہالت نہیں ہے وہ علم و حکمت سے مالا مال ہے ان جیسا کسی کا مقام نہیں ہے وہ ماکان و مایکون کا عالم ہے جب تم سفر سے واپس لوٹو خدا تمہارے کام کی اصلاح فرمائے اور لوٹنے جسکا ارادہ کیا اس سے فارغ ہوگا۔

اپنے بیٹے اور دوسروں کو اکٹھا کر کے ان پر اللہ کو گواہ قرار دینا اللہ کو اسی کے لیے کافی ہے پھر فرمایا اسے یزید اسی سال خدا مجھے بیٹا دے گا میرے بیٹے کا نام علی بن ابیطالب کے نام پر ہوگا انکو اول و آخر کا علم ہے انکے پاس علم و اسرار ہیں ان سے ہارون کے زمانہ کے چار سال کے دوران گھنگو نہ کرنا جب یہ چار سال گزر جائیں تو جو چاہو پوچھ لینا وہ انشاء اللہ تمہیں جواب دیں گے۔

۵. مرحوم صادق علیہ السلام کتاب اکمال الدین میں اپنی سند کو ابراہیم کوفی سے نقل کرتے ہیں کہ کوفی کہتا ہے میں امام صادق علیہ السلام کے پاس گیا تو اس وقت ابراہیم کا علم بھی انکے پاس پیشے تھے میں انکی طرف بڑھا بوسہ دیا اور بیٹھ گیا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابراہیم میرے بعد میرا یہ فرزند تمہارا امام ہوگا لیکن ایک قوم اس میں ہلاک ہوگی اور دوسری سعادت مند خدا انکے قاتل پر لعنت کرے اور انکی روح پر دو گنا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ انکے ملب سے ایک بیٹا عطا کرے گا جو اس زمانہ کے اہل زمین سے بہتر ہے انکا نام انکے جد کے نام پر ہوگا۔

وہ انکے علم و حکمت اور احکام کے وارث ہوئے امامت کی کان حکمت کا سرچشمہ ہوئے انکو ظالم حکمران قتل کریگا اس کے بعد ان سے بہت سی کرامات و عجائب ظاہر ہوئے۔ لیکن اللہ اپنے امر کو پانیہ تکمیل تک پہنچائے گا۔

اگرچہ مشرکین اسے ناپسند کرتے ہیں انکے ملب سے بارہویں مہدی ہوں گے اللہ تعالیٰ نے اپنی کرامت کو ان سے خاص کیا ہے اور انکو بہت بڑا مقام عطا کیا ہے جو بھی بارہویں امام کے ساتھ ہوگا گویا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ننگی تلوار کے ساتھ جہاد کیا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب امام کے پاس ایک معاویہ کا ماننے والا آیا تو امام نے گفتگو کو روک دیا میں نے امام سے گیارہ بار اس بات کا حکم ار کیا چاہتا تھا کہ امام اپنی گفتگو کو پانیہ تکمیل تک پہنچائیں امام نے فرمایا اسی سے زیادہ کی قدرت نہیں رکھتا۔

جب دوسرے سال میں امام کے پاس آیا تو فرمایا اے ابراہیم امام مہدی علیہ السلام نے شیعوں سے درود و رنج کو دور کریں گے کہ جب وہ درود و رنج میں مبتلا ہوئے اور بہت بڑی مشکلات کا شکار ہوئے خوف و ہراس میں ہوئے۔

پس خوش بخت وہ انسان ہے کہ جس نے اس زمانے کو درک کیا اے ابراہیم میرے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس سے میرے دل کو خوشی ہوئی اور میری آنکھیں کھل گئیں

۶. مرحوم شیخ مفید کا ارشاد میں بیان ہے کہ امام صادق علیہ السلام کے اصحاب کی ایک کثیر تعداد نے جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام کی جانشینی اور امامت کی روایات کو نقل کیا ہے کہ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں مفصل بن عمر، عبدالرحمن بن حجاج، فیض بن عمار، یعقوب بن سراج، سلیمان بن خالد، جمال وغیرہ۔

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کے اصحاب میں (اسحاق اور علی بن جعفر) دو پرہیزگاری میں بہت مشغول تھے انہوں نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۷. مرحوم کلینی اصول کافی میں اپنی سند شیعہ سے وہ معاذ بن کثیر سے وہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام سے عرض کیا کہ خدا نے آپ کے والد بزرگوار سے یہ مقام آپ کو عطا کیا اب آپ کی موت سے پہلے یہ مقام آپ کے فرزند کو عطا کرے امام نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ میں نے عرض کیا میں آپ پرندہ اہو جاؤں کون ہیں؟ وہ امام صادق علیہ السلام

نے عبد صالح (کاظمؑ) کی طرف اشارہ کیا اسوقت وہ کھڑے تھے۔

۸. ارشاد میں یعقوب بن جعفر الجعفری سے روایت ہے کہ امام صادقؑ سے ایک دن علی بن مریم علیؑ نے سوال کیا کہ میں آپ پر فدا ہوں جاؤں کون آپ کے بعد امام ہوگا؟ امام صادقؑ نے ان دو چھوٹے کپڑوں والے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ جو دروازے سے نکل رہا تھا ہم نے امام کے اس بچے کو دروازے سے پکڑا اور انکو سلام کیا وہ بچے دو چھوٹے کپڑوں میں ملبوس تھا انکا نام موسیٰ کاظم تھا۔

۹. محمد بن ولید سے منقول ہے کہ میں نے علی بن جعفر بن محمد صادق سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام صادقؑ نے اپنے خاص اصحاب سے فرمایا میں تم سے اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے بیٹے سب سے افضل ہیں میرے بعد میری طرف سے خلیفہ ہیں اور علی بن جعفر انتہائی شدت سے اپنے بھائی امام کاظم کا احترام کرتے انہیں اپنا امام مانتے اور ان سے دینی مسائل پوچھتے اور انکے مسائل بہت مشہور ہیں انکے جوابات روایات میں ملتے ہیں۔ روایات امام کی امامت پر اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ جو ہم نے بیان کی ہیں۔

## حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی احادیث

لوگوں کا تمہیں نے پڑھیں وہ میں پڑھتا ہوں

- (۱) اپنے خدا کی معرفت (۲) خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے اس کی معرفت  
(۳) اس بات کی معرفت کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ (۴) کوئی چیز تم کو دین سے خارج کر دے گی۔

خدا کی طرف سے باتوں کے لیے دو چیزیں ہیں

- (۱) ظاہری (۲) باطنی، ظاہری چھتیں انبیاءؑ، رسل، آئمہ ہیں

اور باطنی عقول ہیں بحار، جلد ۱ ص ۱۳۷

# تیسری فصل

## امام کے بعض مسائل و مناقب اور فضائل

آئمہ معصومین علیہم السلام جو سرچشمہ وحی سے سیراب و سرشار تھے، ان سے جب کوئی سوال کیا جاتا تو سوال کرنے والے کی استعداد اور فہم کے مطابق اسکا جواب مرحمت فرماتے۔ آپ کے سخت ترین دشمن بھی جب کوئی علمی گفتگو کرتے تو لوگوں کو اپنے جہل و نادانی کو پورا پورا احساس ہو جاتا اور سچی بات کا یقین ہو جاتا کہ ہم اپنی جگہ کچھ بھی ہوں مگر ان کے مقابلے میں بالکل کچھ نہیں ہیں جس مسئلہ کو ہم جتنا مشکل جانتے ہیں وہ ان کے نزدیک اتنا ہی آسان ہے اسی سلسلہ کے چند نمونے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قطب راوندی خراسانی میں ابوالصلت ہروی سے نقل کرتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے میرے باپ نے فرمایا ہے کہ جب تم علی بن حمزہ سے ملاقات کرو وہ اہل مغرب کا آدمی آپ سے میرے بارے میں سوال کرے تو تم اسے کہنا کہ وہ امام کہ جس نے ہم کو کہا وہ امام صادق علیہ السلام ہیں اور جب وہ حلال و حرام کے متعلق سوال کرے تو اس کو میری طرف سے جواب دو میں نے کہا مولا اسکی علامت کیا ہے؟ امام نے فرمایا وہ بھاری بھر کم موٹا آدمی ہے اسکا نام یعقوب بن یزید ہے وہ اپنی قوم کا سردار ہے اگر وہ میرے پاس آنا چاہے تو میرے پاس اسے آنے دینا۔

علی بن ابی حمزہ کہتا ہے کہ اللہ کی قسم میں طواف میں تھا جب میں نے اس موٹے جسم والے آدمی کو رو برو دیکھا تو اس نے مجھ سے کہا میں نے حیرے امام و صاحب الامر کے بارے میں سوال کو نا چاہتا ہوں؟ میں نے کہا کوئی صاحب کے بارے میں؟ اس نے کہا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے بارے میں میں نے کہا حیرانام کیا ہے؟

کہا یعقوب بن یزید میں نے کہا کہاں سے ہے؟

کہا مغرب سے میں نے کہا مجھے کیسے جانتا ہے؟

کہا میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ جس نے مجھ سے کہا تم علی بن حمزہ سے طواف اور اس سے سب ضرورت کی باتیں پوچھو اس لیے میں نے آپ سے سوال کیا تم میری رہنمائی کرو میں نے کہا تم اس مقام پر بیٹھو یہاں تک کہ میں طواف سے فارغ ہو جاؤں میں تم کو بلاؤں گا میں نے طواف پورا کیا پھر اس نے پاس آیا اور گفتگو کی میں نے اسے ایک مرد عاقل و فہم پایا اس نے مجھ سے التماس کی کہ میں اسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس لے جاؤں۔

میں نے اسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس پہنچایا جب امام نے اسے دیکھا تو فرمایا اے یعقوب بن یزید کل سے آیا



## اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلہ رحمی

ہوا ہے تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان جھگڑا ہوا ہے فلاں مقام پر میں اور یہ میرے اور اباء و اجداد کا دین نہیں یعنی یہ جھگڑا چھوڑنا۔ امام کا نام بھی آپ شیعوں کا اسکا نام نہیں ہے بلکہ اللہ سے دار و اور وہ تم سے حقیر بہ موت کی شہ سے جدا ہونے والا ہے البتہ تیرا بھائی سفر میں مرجا یا قتل اسکے کہ وہ اپنے اہل و عیال تک پہنچے اور وہ تم سے لڑائی کر کے نام و پشیمان ہے تم نے ایک دوسرے سے قطع رحمی کی اور تمہاری عمریں کم ہو گئیں اس آدمی نے کہا یا بن رسول اللہ اے فرزند رسول میں کب مرونگا؟

امام نے فرمایا تم اپنی پھوپھی سے فلاں مقام میں ملو گے تو پھر تمہاری موت کا وقت آ جائے گا۔ اور ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ تیری بیسویں حج کے بعد تجھے موت آئے۔

علی ابن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے اس آدمی سے دوسرے سال مکہ میں ملاقات کی اس نے مجھے بتایا کہ میرا بھائی راستے میں فوت ہو گیا اور راستے میں اسے دفن کر دیا گیا قتل اسکے کہ وہ اپنے گھر پہنچے۔

۲۔ رجال کشی میں حسن بن علی بن ابی حمزہ اپنے باپ سے نقل کرتا ہے کہ مجھے شعیب عتروقی نے بتایا ہے کہ دوسرا دینار میں سے پچاس دینار بغیر میری بیٹی کی رضایت کے تھے جو میرے پاس تھے میں نے اپنے غلام کے ذریعہ وہ دینار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بھجوائے جب ان کے پاس یہ مال پہنچا تو امام نے ان میں سے پچاس دینار الگ کیے اور فرمایا: اے شعیب کل تم اہل مغرب کے ایک آدمی سے ملاقات کرو گے (شعیب کی جگہ علی بن حمزہ ایک مقام پر روایت آیا ہے) امام نے فرمایا یہ مال اسے واپس کر دو۔

۳۔ بحار میں مناقب سے علی راشد وغیرہ ایک طولانی حدیث میں کہتے ہیں کہ نیشاپور کے شیعہ جمع ہوئے اور انہوں نے محمد بن علی نیشاپوری کا انتخاب کیا کہ وہ تین ہزار دینار اور پچاس ہزار درہم اور دو ہزار لباس و کپڑے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس وکیل بن کر پہنچے خطیہ نامی بڑھیا مومنہ ایک صحیح درہم اور ایک بغیر بنا ہوا کپڑا کہ جس کی قیمت چار درہم تھی دے کر کہا:

## ان الله لا يستحي من الحق

اگرچہ یہ بہت کم مال ہے۔ لیکن امام کا حق کم ہی کیوں نہ ہو بیچنے سے دریغ نہ کیا جائے۔ وکیل کو دے کر کہا یہ درہم بھی امام کو دینا انہوں نے سوالات کے کاغذوں میں رکھ لیا کہ ستر کے قریب تھے کہ جن میں سے ہر ایک کاغذ پر ایک سوال تھا اور اسکے ساتھ سفید کاغذ بھی رکھا کہ اس پر امام جوابات لکھیں گے اس کو تین تہوں میں بند کر کے دیا کہ یہ بات میں امام کو دینا کہ کل انکا جواب دیں ان سکوں کو امام کی خدمت میں پیش کرنا جو صحیح ہو گئے وہ لیں گے وہ خراب ہو گئے ان کو واپس لے آنا

اگر امام نہیں تو واپس لے آنا وہ آدمی مدینہ میں عہد اللہ سے ملاقات کرتا ہے اور اسکا امتحان کیا تو وہ امام نہیں تھا اس سے باہر  
اگر کہا: رب اھدنی الی سواء الصراط

اے اللہ مجھے سیدھے راستہ پر ہدایت فرما اسی اثنا میں ایک بچہ سامنے کھڑے دیکھا کہ جس نے کہا میرے ساتھ آؤ  
میں تمہیں امام سے ملواؤں پھر امام نے دیکھا اور فرمایا کس لیے ناامید ہو رہے کسی لیے یہود و نصاریٰ کے بارے میں سوچ  
رہے ہو میری طرف آؤ میں حجت خدا، ولی خدا ہوں کیا نہیں جانتا کہ میرے جد کی مسجد کے دروازے پر تجھے ابو حمزہ نے فرمایا  
کہ میں ان سوالوں کا جواب دیتا ہوں کہ جو اس مال میں ہیں پس وہ مال لے آؤ خطیہ کے درم بھی اور اس کے کپڑے بھی  
لے آ۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام کے فرمان کو سن کر تعجب کرنے لگا۔ امام کے سامنے مال لا کر رکھ دیا امام نے خطیہ کے درم  
دکھڑے اٹھا کر اسی گزشتہ آیت کی تلاوت فرمائی:

ان الله لا يستحي

پھر فرمایا اے ابو جعفر میرے سلام بھی خطیہ کو پہنچانا اسے یہ چالیس درم اور یہ کپڑے کا ٹکڑا دینا کہ اپنے کفن سے  
تیرے لیے دے رہا ہوں کہ جو صید انائی بستی میں خود زراعت کی کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا کی زمین ہے میری  
بہن حکیمہ نے اسے بتا ہے اس چالیس درم سے سولہ درم خرچ کرنا اپنی طرف سے صدقہ کرنا خطیہ کو کہنا انیس دن زندہ  
رہے گی میں تیرا جنازہ پڑھنے آؤ گا مجھ سے فرمایا جب مجھے وہاں دیکھو تو کسی کو سے نہ کہنا یہ موسیٰ بن جعفرؑ ہے یہ باقی مال  
ان کے مالکوں کو واپس لوٹا دے ان کا غدوں پر ہر ایک کے جوابات لکھے ہوئے ہیں امام نے فرمایا کھول کر دیکھ لے میں  
نے درمیان سے کھول کر دیکھا سب کے جوابات لکھے تھے ایک سوال یہ کہ ایک آدمی نے کہا میں نے نذر کی تھی۔

اس غلام کو آزاد کرو گا غلاموں میں کس غلام کو آزاد کروں امام نے اپنے ہاتھ سے اسکا جواب لکھا کہ جو دو ماہ سے  
غلامی میں ہوا اسکو آزاد کرو اسکی دلیل یہ ہے کہ خداوند متعال فرمایا ہے: والتمرد رتاء متازل حتیٰ عاد کا لعر جون اللہ یم۔

راوی کہتا ہے پھر دوسرا رقعہ کھولا کہ جس پر لکھا تھا کہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے قسم کھائی کہ اپنے مال سے  
مال کثیر صدقہ دوں گا اب کتنا صدقہ دے؟ سوال کے نتیجے میں جواب درج تھا کہ چوراسی 84 گو سفند صدقہ دے اگر اونٹ  
ہیں تو اونٹ اگر درہم ہیں تو 84 درہم اسکی دلیل یہ ہے کہ خدا نے قرآن میں فرمایا: ولقد نصرم اللہ فی موطن کثیرہ، رسول خدا ﷺ  
کی جنگوں کی تعداد چوراسی تھی جن میں خدا نے مدد فرمائی ہیں پس موطن کثیر سے مراد 84 ہے۔

راوی کہتا ہے پھر تیسرا رقعہ اور خط کھولا کہ جس میں یہ سوال لکھا تھا کہ ایک آدمی نے مردے کی قبر کو کھودا پھر سر کو تن سے

جدا کیا پھر اسکا کفن اتار لیا امام نے جواب لکھا کہ اسکو چور کی سزا اور سر کاٹنے کی سزا ایک سواشرنی کیونکہ مردے کا حکم اسی بچے کی طرح ہے کہ جو حکم مادر میں ہے اور اس میں روح نہیں آئی اسکی وصیت میں دیکھا ہے کہ جسکی مقدار ایک سواشرنی بنتی ہے پھر وہ آدمی خراسان لوٹا اسکو دیکھا کہ جس کے مال کو حضرت نے قبول نہیں کیا تھا وہ مذہب باطل پر تھا اور عطیلہ مذہب حق پر تھی۔

پھر اس بڑھیا کو امام کا سلام پہنچایا کفن کا کپڑا دیا اور اسکی عمر کا بتایا۔ ٹھیک انیس دن بعد وہ فوت ہوگئی امام ان کے جنازے پر آئے اس حال میں کہ اونٹ پر سوار تھے جب جنازہ سے فارغ ہوئے تو پھر بیابان میں جاتے ہوئے فرمایا میرا سلام سب مومنین کو دینا اور کہنا آئمہ مصومین کا یہی طریقہ ہے کہ ہم مجبور ہیں کہ جہاں یعنی جنازہ ہو ہم پہنچتے ہیں ہر شہر میں پس خدا سے ڈرو اور اپنے امور میں تقویٰ اختیار کرو۔

۴۔ مرحوم شیخ مفید ارشاد میں محمد بن اسماعیل سے وہ محمد بن الفضل سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن عقیلین اہل سنت کی طرح وضو کیا کرتے تھے پھر وضو میں اختلاف کی وجہ سے امام کو لکھا کہ میری کیا تکلیف ہے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اہل سنت کے وضو کا طریقہ تحریر کر کے بھیج دیا علی بن عقیلین اسی طریقہ کے مطابق اپنی سابقہ حالت پر باقی رہے کہ جو امام نے تحریر فرمایا تھا کہ تین بار کھلی کرو لیکن ایک بار ناک میں پانی ڈالو اور تین بار چہرے کو دھوؤ اور داڑھی کا خلال کرو (یعنی اس میں پانی پہنچاؤ) اور پورے سر اور کانوں کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ الوضو اسے کچھ کینوں نے جا کر ہارون رشید سے شکایت کی اور کہا یہ تو شیعہ ہیں ہارون نے خود ہی امتحان لینا چاہا چنانچہ ایک دن اپنے محل کے جمرو کے سے نماز کے وقت چھپ کر دیکھنے لگا کہ علی بن عقیلین کس طرح وضو کرتے ہیں۔

علی بن عقیلین آئے اور سنیوں کی طرح وضو کیا ہارون رشید یہ دیکھ کر ضبط نہ کر سکا اور کہتا ہوا ہا ہر کھل کر آیا میں تمہارے بارے میں کسی کی بات نہیں مانوں گا اس کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا خط ملا کہ اے علی بن عقیلین اب تم شیعوں کی طرح وضو کیا کرو مجھے جس چیز کا خطرہ تھا وہ ختم ہو گیا ہے امام اسی طرح اپنے ماننے والوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

۵۔ ارشاد میں عبداللہ بن اوریس سے اور وہ ابن سنان سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہارون رشید نے ابن عقیلین کو فارغ لباس بطور ہدیہ بھیجا جس میں بہترین قسم کے سونے کی بنی ہوئی زرہ بھی تھی جس کو خلفاء پہنا کرتے تھے۔ جس وقت یہ ہدیہ بھیج دیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس کے واپس کر دیا اور خط میں لکھا کہ اس کو محفوظ رکھو اسکو مت نکالنا تمہیں اس کی ایک دن ضرورت پڑے گی جب امام کے خط کو پڑھا تو اسے محفوظ کر کے اس پر مہر لگا کر رکھ دیا اور اس بات کو ایک مدت گزر گئی اتفاق سے ابن عقیلین کا غلام جو ان حالات سے آگاہ تھا کسی بات پر ان سے ناراض ہو کر فوراً ہارون کے پاس گیا اور چٹلی کی کڑی علی بن عقیلین امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت کا قائل ہیں اور ہر سال اپنے مال سے ہدیہ اور زکات ان کی خدمت میں بھیجتے ہیں۔

اور اس سال جو آپ نے زرہ دی تھی وہ بھی انہیں کے پاس بھیج دی ہے یہ سن کر ہارون کو بہت غصہ آیا اور اس نے اسی حالت میں کہا کہ میں اس کی تحقیق کرونگا اگر بات سچی ہے تو ابن عظیمین کو قتل کرواؤ گا پھر ایک آدمی بھیج کر ابن عظیمین کو بلایا جب وہ آئے تو ہارون نے پوچھا اس سال جو مخصوص زرہ تم کو دی تھی وہ کہاں ہے؟  
ابن عظیمین نے کہا کہ وہ میرے پاس محفوظ ہے ہارون نے کہا ابھی منگاؤ علی نے کہا سمعنا واطاعت پھر اپنے ایک خادم کو اڈریس بتا کر چابی دی خادم جا کر لے آیا۔

ہارون نے دیکھا مہر توڑی جب زرہ نکالی وہ عجیبہ و غریب تھی اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں آئی یہ دیکھ کر ہارون کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور کہا جاؤ اور اسے بھی لے جاؤ اب میں تمہارے بارے میں کسی چغل خور کی بات نہیں سنوں گا۔ پھر ابن عظیمین کو انعام دیا اور چغل خور کے لیے حکم دیا کہ اس کو ہزار کوڑے مارے جائیں۔ ابھی پانچ سو ہی مارے تھے کہ وہ مر گیا اور ابن عظیمین خوش و غرم اپنے گھر واپس آ گئے۔

۶۔ خراج میں اسحاق بن منصور کہتا ہے میں نے اپنے باپ سے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شیعہ کو اسکی عمر کی مدت کی خبر دی تو میں نے خود سے کہا کیا وہ جانتے ہیں کہ انکا شیعہ کس زمانے میں فوت ہوگا؟  
تو امام نے میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا تم جو چاہو کر لو تمہاری بھی عمر دو سال باقی رہتی ہے اور تیرا بھائی ایک ماہ بعد مر جائے گا۔ اور تیرے اکثر رشتے دار مر جائیں گے اور ان میں جدائی ہوگی۔ اور ان میں دشمنی وہ جھگڑے رونما ہونگے کیا اب بھی تجھے شک ہے؟

میں نے عرض کی مولا جو کچھ میرے حل میں ہے اس سے استغفار کرتا ہوں دو سال نہ گزرے کہ منصور فوت ہو گیا اور اسکے ایک ماہ بعد اسکا بھائی فوت ہو گیا اسکے رشتے دار فوت ہونے لگے ان باقی رشتہ داروں میں فقر و قاتل نے ڈیرہ جمالیا اور دوسروں کے صدقات و خیرات کے محتاج ہوئے کہ جو اسکے بعد ہے۔

کشف الغمہ میں دلائل حمیری نے ابن موسیٰ سے نقل کیا ہے ایک آدمی نے ایک صحابی کے ہمراہ ایک سودیہار حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بطور نذرانہ سال کیا وہ اسے لے کر مدینہ پہنچا یہاں پہنچ کر اس نے سوچا کہ امام کے ہاتھوں میں اسے بچانا ہے لہذا پاک کرنا چاہیے وہ کہتا ہے کہ میں نے ان دیہاروں کو جو امانت تھے شمار کیا خانوے تھے میں نے ان میں اپنی طرف سے ایک دیہار شامل کر کے سو پورا کر دیا جب میں امام کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا ان دیہاروں کو کھول دو میں نے جب کھول کر نکال دیا میرے دیہار کو امام نے ان میں سے بغیر اس کے میرا وہی دیہار جو میں نے ملایا تھا نکال کر مجھے دیا فرمایا بھیجے والے نے عدد کا لحاظ نہیں کیا بلکہ وزن کا لحاظ کیا ہے جو ۹۹ میں پورا ہوتا ہے۔

(۸)۔ محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری قرب الاسناد میں احمد بن محمد سے وہ ابی قتادہ سے اور وہ ابو خالد زبانی سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مقام پر تھے کہ امام کو مہدی عباسی کے پاس لے گئے اور اس وقت مہدی کے اصحاب کو امام نے دیکھ کر فرمایا کس لئے تم گئیں ہو عرض کیا کیسے تم گئیں نہ ہوں مولا آپ کو ایک عالم شکر کے پاس لے جایا جا رہا ہے میں نہیں جانتا کیا ہوگا؟

امام نے فرمایا مجھے اس سے کوئی خوف نہیں تم فلاں ماہ اور دن آنا کہ جب لوگ مسافرت کا یقین کر رہے ہوں مجھ سے ملنا اس کے بعد میں چلا گیا جب وعدے کا دن آیا تو میں امام کے پاس پہنچا غروب تک رہا کوئی خبر نہیں تھی میرے دل میں شیطان نے دوسرے ڈالنا زد یک تھا کہ میں امام کی سابقہ گفتگو پر شک میں پڑوں۔

اچانک عراق سے ایک قافلہ نمودار ہوا میں نے اس کا استقبال کیا اور دیکھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک فخر پر سوار ہیں پھر مجھ سے فرمایا اے ابو خالد میں نے کہا کہ ہاں یا بن رسول اللہ اور فرمایا شک نہ کرو شیطان کو خود سے دور کرو میں نے عرض کیا خدا کا شکر ہے کہ خدا نے آپ کو ان کے شر سے نجات دی ہے امام نے فرمایا پھر دوبارہ ان کے دام میں پھنسون گا کہ جس کے بعد راہ نجات نہیں ہوگی۔

(۹) کشف الغمہ میں دلائل حمیری سے اس طرح کی سند کے ساتھ منقول ہے اور قرب الاسناد میں احمد بن محمد سے وہ حسن بن علی وشا سے نقل کرتا ہے کہ حسن بن علی وشا کہتا ہے میں نے امام ابو الحسن اول کو خط لکھا کہ جب حج کے ایام میں تھا کہ میری بیٹیاں ہیں اور میرا بیٹا نہیں ہے اور ہم میں مردوں کی کمی ہے اور میری بیوی حاملہ ہے خدا سے دعا کریں کہ خدا مجھے بیٹا عطا کرے امام نے جواب تحریر فرمایا کہ خدا نے تیری اور زکوٰۃ پورا کر دیا ہے تجھے خدا بیٹا دے گا اس کا نام محمد رکھنا جب میں کوفا آیا تو خدا نے مجھے کوفا میں مجھے دن داخل ہونے سے پہلے بیٹا عطا کیا اور میں ساتویں دن گھر پہنچا ابو محمد کہتا ہے کہ یہ امام کی دعا کا اثر ہے کہ خدا کی قسم آج اس کے ہاں کئی بیٹے ہیں۔

## منصور کی موت

موسیٰ بن جعفر بغدادی وشا سے وہ علی بن ابی حمزہ سے نقل کرتا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدا کی قسم منصور اس سال مکہ کو نہیں جائے گا میں کوفا گیا اس چیز کا ذکر اپنے دوست سے کیا کہ ایک دن بعد پتہ چلا کہ منصور حج کے لئے مکہ جا رہا ہے اصحاب نے کہا کہ آپ نے تو فرمایا تھا منصور خانہ خدا کو اس سال نہ دیکھ پائے گا۔

میں نے کہا خدا کی قسم اس سال ہرگز خانہ خدا نہ دیکھ پائے گا منصور ایک جگہ کہ اس کا نام سیدتان ہے پہنچا تو دوستوں نے کہا اب کیا کہتے ہو میں نے کہا خانہ خدا نہیں دیکھ سکے گا جب وہ ریمون مقام پر پہنچا تو میں امام کاظم علیہ السلام کی خدمت



میں گیا امام عراب میں جگہ کی حالت میں تھو انہوں نے بہت کچھ طوفانی کیا پھر جب مسجد سے سرائی آیا تو فرمایا جاؤ دیکھو لوگ کیا کہہ رہے ہیں جب دیکھا تو گریہ کی آواز ہی بلند تھی منصور کی موت پر گریہ کر رہے تھے دامن آ کر عرض کیا کہ آپ نے حج فرمایا ہے کہ اس سال منصور خانہ خدا دیکھ سکے گا امام نے فرمایا اللہ اکبر ہاں خانہ خدا کو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

## اپنے ماننے والوں کو امام ہدایت کرتے ہیں

حسن بن علی بن نعمان وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ ابراہیم بن عبد الحمید سے وہ کہتا ہے کہ امام ابراہیم نے مجھے خط لکھا کہ اپنے گھر کو تبدیل کرو میں یہ خبر پڑھ کر غشکین ہوا ابراہیم کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا اس نے گھر نہ بدلا پھر دوبارہ امام کا قاصد آیا اور کہا گھر بدلو پھر بھی اس نے گھر نہ بدلا اس گھر میں تھا کہ قاصد تیسری دفعہ مطلع کرنے آیا کہ امام فرماتے ہیں گھر تبدیل کر لو عثمان بن عیسیٰ کہتا ہے:

مدینہ میں اس واقعہ کا گواہ ہوں ابراہیم نے مکان تبدیل کیا دوسرے مکان میں چلا گیا میں مسجد میں تھا ابراہیم مسجد میں اس وقت آیا کہ جب رات کی تاریکی چھا چکی تھی اس سے پوچھا کیا خبر ہے؟ کہنے لگا تجھے معلوم نہیں کہ آج مجھے کوئی حادثہ پیش آیا کہ انہیں جانتا کہنے لگا کہ میں کنوئیں سے پانی لینے گیا تھا کہ وضو کروں جب ڈول کو کنوئیں سے نکالا نہ پاس سے مجھرا ہوا تھا حالانکہ اس پانی سے آٹا گوندھا اس سے روٹی پکائی لیکن دور پیچک دی خود کو اور لباس کو پاک کیا اس لئے مسجد میں دیر سے پہنچا پھر کہا کہ مکان کرایہ پر لیا ہے سارا سامان وہاں لے گیا ہوں فقط وہاں ایک کینر ہے اب جا رہا ہوں کہ اس کو وہاں سے لے کر دوسرے گھر جاؤں میں نے کہا خدا تجھے برکت دے پھر ایک دوسرے سے جدا ہوئے پھر دوسرے دن صبح کے وقت گھر سے مسجد کی طرف گئے تو اس نے کہا کہ آج رات کیا حادثہ ہوا میں نے کہا نہیں جانتا کہنے لگا خدا کی قسم میرے گھر کی دونوں طرف لیں وہاں اور گر گئیں اس طرح امام نے اپنے ماننے والوں کی راہنمائی کر کے بڑی مصیبت سے بچایا۔

## امام کا آئندہ خطرے سے آگاہ کرنا

حسن بن علی بن نعمان عثمان بن عیسیٰ سے نقل کرتے کہ عثمان بن عیسیٰ کہتا ہے امام ایک دن صبح کے وقت مدینہ تشریف لائے ابراہیم عبد الحمید مسجد قبا کو جا رہا تھا۔

امام نے دیکھ کر اسے فرمایا کہاں جا رہے ہو کہنے لگا مسجد قبا جا رہا ہوں امام نے فرمایا کس کام کے لئے کہنے لگا ہم ہر سال مجبور فرماتے ہیں اب چاہتا ہوں کہ ایک انصاری آدمی کے پاس جاؤں اس سے مجبور فرمادے کہ امام نے فرمایا کیا

یہی سے آفت سے مطمئن ہے امام یہ کہہ کر پہلے گئے میں بھی اپنے راستے پر چلا گیا اس بات کا خیال نہیں کیا کہ ابو الحسن نے کہا اس سال کجور کے درخت خرید نہیں کرنے ان کے پانچ اون بعد کجور کے باغات پر بیماری آگئی اور سارے باغات کو دیران کرگئی یہاں بھی امام اپنے دوست دمانے والے کو خطرے سے آگاہ فرماتے ہیں۔

## امام کا لونڈی کے فریب سے مطلع کرنا

اسی طرح حسن بن علی بن نعمان سے عثمان بن عیسیٰ نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی صلا کی کہ جس سے مولادقی لونڈی نے کہا تیرے باپ نے مجھ سے جماع کیا ہے نقل اس کے کہ تیرے حوالے کرے تو یہ سوال امام کاظم علیہ السلام سے کیا گیا امام نے جواب میں فرمایا کہ لونڈی نے اس سے نفرت کی وجہ سے یہ کہا ہے جب یہ بات اس لونڈی سے کہی گئی تو اس نے کہا خدا کی قسم موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے مجھ فرمایا ہے میں نے اس کے بد اخلاق ہونے کی وجہ سے اس سے فرار کرنے کے لئے کہا ہے۔

## امام کا اپنے چاہنے والے کے حق میں دعا کرنا

محمد بن عیسیٰ حماد بن عیسیٰ سے نقل کرتا ہے کہ میں ہمدان میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس گیا اور عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں مولا میرے لئے خدا سے دعا کریں کہ گھر ہو، بیٹا ہو، نوکر اور پچاس حج مجھے نصیب فرمائے امام نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کیے اور اس طرح دعا کی

اللهم صل علی محمد وال محمد وارزق حماد بن عیسیٰ

داراً وزوجة وولداً وخادماً والحج خمسين سنة

حماد کہتا ہے کہ امام نے حج کے لئے پچاس کاغذ کہا میں نے سمجھ لیا کہ پچاس حج سے زیادہ نہیں کروں گا حماد نے محمد بن عیسیٰ سے کہا کہ میں امام کی دعا کے اثر سے اڑتالیس (۳۸) ہار حج پر گیا یہ میرا گھر ہے اور میرا بیٹا ہے اور یہ میرا نوکر کہ جو خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ حماد اس کے بعد دوبارہ حج پر گیا کیا اون ہار حج پڑھے۔ ابو الحسن کے ساتھی کہلوے میں قناب میںقات پر پہنچا اور غسل کرنے کے لئے پانی میں داخل ہوا تو ایسا سیلاب آیا کہ جس میں وہ غرق ہو گیا اس کی قبر سیلاب (عجاز میں ایک جگہ) میں ہے۔

محمد بن حسن مزار بصائر الدرجات میں احمد بن حسین سے وہ حسن بن برہ سے وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ حماد بن محمد

نصری سے نقل کرتے ہیں کہ میں ابو الحسن کے پاس بن ۳۷۱ ہجری میں گیا تو مجھ سے فرمایا یہاں کتنے ہمارے ساتھی مریض ہیں؟

میں نے کہا عثمان بن عیسیٰ شدید مریض ہیں امام نے فرمایا اسے لے آؤ میں نے کہا کہاں ہے پھر کہا آٹھ ہیں امام نے فرمایا چار کو جانے دو چار کو روکو دوسرے دن چار مر گئے ان کو دفن کیا باقی چار رہے اور امام ۷۸۰ کی دھاسے چاروں اصحاب بیماری سے شفا یاب ہوئے۔

حکام کہتا ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہو گیا خراج میں خالد بن نجیح نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے اسحاق بن عمار کہتا ہے کہ میں موسیٰ بن جعفر ۷۸۰ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا امام نے فرمایا ہے فلاں ایک ماہ تک مر جائے گا میرے دل میں خیال آیا کہ کیا ہے شیعوں کی موت سے واقف ہے پھر امام نے فرمایا اے اسحاق تم اس سے انکار کرتے ہو شدید ہجری جو کمزور ہے وہ خواب کی تعبیر جانتا ہے امام تو اس سے بالاتر ہے پھر فرمایا اے اسحاق تم دو سال بعد سر جاذ کے باقی مانتھان سخت فقر میں مبتلا ہو گئے۔

## خدا مفضل پر رحمت کرے

بہنائو اور جانت میں سینہ زد کو دیکھ کر ساتھ خالد بن نجیح کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم ۷۹۹ سے عرض کیا آپ قرمان جاتیں آپ کا مفضل سخت مریض ہے آپ خدا سے دعا کریں امام نے فرمایا خدا مفضل پر رحمت کرنے پھر کوفہ میں آئے دیکھا کہ تین دن پہلے امام نے جو خیر دی تھی ایسے ہی ہوا کہ مفضل دارقانی سے رخصت ہو چکے تھے اسی طرح خالد بن نجیح کہتا ہے امام نے مجھ سے فرمایا میری طرف سے تم کو کئی نہیں ہو اسی وقت سے کہ جب میرا خط تمہیں مل جائے اور میری طرف سے کچھ ایسے کئی چیز قبول نہ کرنا وہ صحت پر ہے پھر خالد بن نجیح کہتا ہے کہ میں نے اس کے ٹھیک پیرہن اور صحت کر لیا۔

## ایک بوڑھے آدمی کا امام موسیٰ کاظم ۷۹۹ کی امامت کی رہنمائی حاصل کرنا

ہاشم بن سالم سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن امام صادق ۸۱۹ کے پاس گیا اس سے زکات کی مقدار کا سوال کیا گیا کہ درہموں پر کتنی زکات ہے عبد اللہ نے کہا دو سو درہموں پر پانچ درہم زکات ہے۔ اگر چالیس درہم ہیں تو اس پر ایک درہم زکات ہے ہاشم بن سالم نے کہا اہل سنت بھی ایسا جواب نہیں کہتے کہ جو کہنے کا ہے عبد اللہ نے آستان کی طرف ہاتھ بلند کیے اور کہا خدا کی قسم میں اہل سنت سے غلطی سے مطلع نہیں ہوں ہاشم بن سالم کہتا ہے کہ دیکھا اہل حق دو مسئلوں کا جواب درست نقل دیا میں اور مومن طاق سرگردان وہاں سے نکلے مومن طاق اس قدر راحت تھا کہ گریہ کرنے لگا۔

اسی طرح مدینہ کی گلیوں سے گزر رہے تھے حیران و پریشان خود سے کہہ رہے تھے اس نے کہا مہرجہ کے پاس جائیں یا قدریہ کے پاس یا زید یہ گروہ یا معتزلہ یا خوارج کے پاس اور رسول خدا ﷺ سے مدد طلب کر رہے تھے کہ اسی حال میں اچانک ایک نادانف بچے نے ہمارے لباس کو پکڑ کر کہا ادھر آؤ میں نے کہا تم کون ہو کہا موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہما جب ہم وہاں پہنچے تو امام نے فرمایا اے ہاشم میں نے کہا جی مولانا فرمایا ادھر آؤ نہ ضرور یہ نہ قدریہ وغیرہ کی طرف جاؤ تم سوال کرو جو چاہو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

مطلیٰ بن محمد بصری حسن بن وثاہ سے وہ محمد بن علی سے وہ خالد بن نجیح سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ کے مقام پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ملا اور ان کو دیکھ کر کہا مجھے اپنی جان کی قسم تم مظلوم مظلوم اور مجبور کیے گئے ہو پھر میں کھڑا تھا ان کے سامنے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہم اس امر کو اپنے غیر سے بہتر جانتے ہیں اگر چاہیں تو اس حالت سے پلٹ جائیں یہ قوم بد بخت اور ظالم ہے خرا یک دن ان کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔

واضح امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے حسین بن العلاء سے فرمایا میرے لیے ایک کنیز خرید کرو کہا حسین ہو فرمایا ایک کنیز کہ جو نفیس و پاکدامن ہو اگر یہ صفات نہ ہوں تو وہ حیر ہوگی میں نے عرض کیا مولانا کئی صفات فرمایا ایک صفت تو اس کی یہ ہو کہ وہ حیر ہو کہ وہ کنیز کو نہ سمجھے اور تم اس کی گفتگو کو نہ سمجھ سکو پھر مسکرائے پھر فرمایا جاؤ خرید کرو جب میں کنیز خرید کر رہا تھا تو کنیز سے نام پوچھا تو اس نے کہا منورہ ہے میں نے کہا واقتا مجھے اپنی جان کی قسم تم منورہ ہو اس کے علاوہ کوئی نام جو اس سے پہلے رکھا گیا ہو اس نے کہا آپ کچھ کہتے ہیں پھر امام نے فرمایا اے ابن العلاء یہ کنیز حقیر یا ایسا بچہ بنے گی جو سب سے زیادہ نچی اور شجاع و بہادر ہوگا اور اس سے زیادہ زمانہ میں کوئی مابذ نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا مولانا اس کا نام کیا ہوگا تاکہ اسے پہچان لوں فرمایا ابراہیم یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ علی بن ابی حمزہ کہتا ہے کہ میں امام کاظم علیہ السلام کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ جب میرا پیغام رسان آیا اور میں شطربہ میں مل جاؤں گا اور اس کے ساتھ اس کے اہل و عیال اور خادم ملے ہیں پھر امام نے فرمایا کون سا مقام دوست رکھتا ہے کہ تجھ سے مل جائیں یہاں یا کہ تو میں نے کہا میں اسی کو پسند کرتا ہوں جس کو آپ پسند فرماتے ہیں فرمایا مکہ آپ کے لئے بہتر ہے پھر میں کہہ پہنچا مغرب کی نماز پڑھی تو فرمایا

اخلع نعلیک انک بالو ادا المقدس طوی

میں نے اپنے جوتے اتارے اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا پھر دسترخوان لگا میں اور وہ کھانے میں مشغول ہو گئے پھر دسترخوان اٹھانے کے بعد کچھ دیر جو گئے تو مجھ سے فرمایا اٹھو میں اٹھا اور ان کے ساتھ نماز شب پڑھی پھر مجھ پر نیند غالب

آگلی پھر مجھے بیدار کیا کہ اٹھو وضو کرو اور نماز شب پڑھو جب نماز سے فارغ ہوئے تو نماز صبح پڑھی پھر مجھ سے فرمایا اے علی تمہاری بیوی نے غلطیہ کے مقام پر بچہ جٹا ہے وہ ڈر رہی ہے کہ لوگ اس بچے کی آواز نہ سن لیں میں تیرے لئے اس کا کرم، سخاوت اور شجاعت بیان کرتا ہوں علی کہتا ہے کہ جو اوصاف امام نے ذکر فرمائے وہی تھے۔

بیسویں صدائی کہتا ہے کہ ایک سال مدینہ میں گھر لیا اور اس میں رہا کرتا تھا اور پھر ہر رات امام کی خدمت میں جاتا ایک رات مجھ سے فرمایا اے بیٹی تمہارا گھر بیٹھ گیا ہے تمہارا سامان مٹی کے نیچے دب گیا ہے میں گھر گیا مزدور کر کے گھر کا سامان نکلا سارا سامان نکال لیا سوائے ایک ہالٹی کے امام کی خدمت میں آیا تو مجھ سے ارشاد فرمایا تیرے مال سے کوئی چیز کم نہیں ہوئی؟ میں نے عرض کیا یا بنی رسول اللہ ایک ہالٹی نہیں ملی امام نے اپنا سر نیچے کر کے سوچا اور پھر فرمایا وہ ہالٹی تیری کینر کے پاس ہے اس سے پوچھو وہ تجھے دے دے گی اسی طرح ہوا کہ جیسے امام نے فرمایا تھا

## غیب کی خبر دینا

علی بن حمزہ کہتا ہے کہ میں: موسیٰ بن جعفر بغداد کے ساتھ تھا۔ ایک آدمی شہری سے امام کے پاس آیا کہ جس کو جندب کہتے ہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا امام سے احوال پرسی کی بہترین سوال و جواب ہوئے امام نے فرمایا: اے جندب اپنے بھائی کی کیا خبر ہے؟

جندب جواب میں کہتا ہے وہ خیریت سے ہے آپ کو بھی سلام کہتا ہے امام نے فرمایا اے جندب خدا تعالیٰ تیرے بھائی کی مصیبت میں تجھے بہت اجر و ثواب دے جندب کہتا ہے اس کا خط تیرہ دن پہلے مجھے کوفہ میں ملا ہے کہ وہ حج و سالم ہے۔ امام نے فرمایا خدا کی قسم وہ دوسرے دن فوت ہو گیا مال اپنی بیوی کو دے دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مال تیرے پاس رہے جب میرا بھائی سفر سے پلٹے تو اس کے اختیار میں قرار دینا اس کی بیوی تجھے مال دے دے گی علی بن حمزہ کہتا ہے جندب بہت خوبصورت آدمی تھا جندب امام کی شہادت کے بعد اس سے ملاقات کی جو کچھ امام نے فرمایا تھا اس سے میں نے پوچھا تو جواب میں کہا خدا کی قسم امام نے سچ فرمایا تھا چاہے خط کے بارے میں یا مال کے بارے میں فرمایا۔

ابن ابی حمزہ کہتا ہے کہ ایک آدمی میرے دوست کہ جو امام کے ماننے والوں میں سے ہے کہتا ہے کہ میں ایک دن اپنے گھر سے نکلا میرے ساتھ ایک خوبصورت عورت تھی میں نے اس سے شادی کا کہا اس نے انکار کیا اور کہا اگر تیری اور کوئی بیوی نہیں تو میں تجھ سے شادی کرتی ہوں میں نے کہا میری بیوی نہیں وہ میرے ساتھ گھر جانے کے لئے تیار ہو گئی ہم گھر پہنچے تو دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا دیکھا تو موقع تھا کہ میرے پیچھے کون تھی میں نے بتایا تو کہا امام فرماتے ہیں اس کو گھر سے باہر نکال دے میں نے امام کے کہنے پر نکال دیا پھر میں نے لباس اور جوتے پہنے امام کے پاس گیا نماز عشاء کے



وقت امام نے فرمایا وہ محدث بنی ائمہ سے ہے کہ جو ہم اہل بیت پر لعنت کرتی ہے ہم فلاں کی بیٹی ہے شادی کر لو کہ جو ابو ایوب بخاری کا قلام ہے اس کی بیٹی ہے وہ ایسی عورت ہے کہ جس میں دنیا و آخرت کی خوبیاں ہوائی جاتی ہیں میں نے اس سے شادی کی تو جیسے امام نے فرمایا تھا وہ انہی صفات کی حامل تھی۔

## امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا غیب کی خبر دینا

اسحاق بن عمار کہتا ہے کہ جب ہارون نے امام کو قید میں رکھا ابو یوسف اور محمد بن الحسن (دونوں اہل سنت کے مذہب کے مجتہد تھے) اور ابو حنیفہ کا شاگرد آپس میں وعدہ کیا کہ امام کے پاس جا کر علمی سوال کریں اور اپنے اعتقاد پر امام سے بحث کریں جب امام کی خدمت میں پہنچے ان کے چہچہانے کے ساتھ ہی امام پر سندی بن شاک کا پہلے ایک واروغہ کہنے لگا آج میری باری ختم ہو گئی ہے اب اپنے گھر جا رہا ہوں اگر آپ کو تجھ سے کام ہے تو ارشاد فرمائیں جب میری باری آئے گی تو آپ کا کام کر کے آؤں گا۔

امام نے فرمایا ہاؤ مجھے کوئی کام نہیں ہے جب وہ چلا گیا تو امام ان سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ تعجب نہیں کرو کہ وہ آدمی آج رات مر جائے گا اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ کوئی کام ہو تو ارشاد فرمائیں وہ دونوں ہاتھ اور ہر پلے گئے آپس میں کہنے لگے ہم آئے تھے کہ فرض وصیت کے مسائل ان سے سنیں وہ غیب کی خبر دے رہے ہیں۔

کسی کو سمجھا کہ اس آدمی کے دروازے پر جا کر بیٹھو کہ جب آدھی رات گزری تو اس گھر سے گویہ فریاد کی آوازیں بلند ہوئیں۔

اسی گھر سے پوچھا کہ کیا بات ہے کیا کہ یہ آدمی اچانک مر گیا ہے نہ اس کو کوئی بیماری تھی نہ تکلیف وہ آدمی واپس لوٹا اور ان دونوں کو خبر دی کہ پھر وہ امام کی خدمت میں آئے اور پوچھا آپ کو یہ علم کہاں سے ملا ہے امام نے فرمایا یہ علم وہ علم ہے کہ جو رسول خدا ﷺ سے علی علیہ السلام رضی اللہ عنہما کو تعلیم دیا گیا وہ وہی علم ہے ان کے علاوہ کسی کے پاس علم نہیں وہ دونوں تحیر و پریشان ہو گئے جو کچھ چاہتے تھے پوچھیں پھر کوئی سوال نہیں کیا شرمندہ واپس لوٹ گئے۔

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ ابو بصیر امام کاظم کے ساتھ کہ چہ مدینہ روانہ ہوئے تو پہلے مدینہ گئے اور جب زبالہ کے مقام پر پہنچے تو علی بن ابی حمزہ بطائنی کو بلایا کہ جو ابو بصیر کا شاگرد تھا تو ابو بصیر کے ساتھ امام نے اسے وصیت کی فرمایا اسے علی جب ہم کو فوجیں تو تم آگے فلاں مقام پر ہونا ابو بصیر کو خط آیا تو ان کو حضور کریم ﷺ کا ارشاد سننے کا خدا کی قسم میں نے اس کو اپنا ساتھی نہیں بنایا میں نے اس میں خطا نہیں کی دوسرے دن صبح ابو بصیر نے زبالہ پر علی بن حمزہ کو بلایا اس سے کہا استغفار کرو اپنے مولا سے معافی مانگو ان کے بارے میں بدگمانی کی کہ میں مر گیا ہوں اب میں کو فوجیں ملوں گا جب مر جاؤں

تو یہ کام کرنا پھر زہالہ کے مقام پر ابو بکر میر گئے۔

## امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی صالح بن واقد طبری پر عنایت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک بھائی کا ریکی رہائی کے لئے دعا کی خدا نے ان کی دعا قبول فرمائی اس بارے میں صالح واقد طبری سے روایت ہے کہتا ہے کہ امام کاظم علیہ السلام کے پاس آیا امام نے مجھ سے فرمایا اے صالح یہ ہارون شکر تجھے بلا رہا ہے میرے بارے میں اگر پوچھے تو کہو میں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو نہیں پہچانتا۔

جب وہ زندانی کرے تو جس کو کہو میں زندان سے باہر نکال لوں گا کچھ مدت کے بعد ہارون نے مجھے طبرستان بلایا پوچھا کہ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کیا کرتے ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ تمہارے پاس ہے۔

میں نے کہا میں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے بارے میں نہیں جانتا اے امیر المؤمنین تم مجھ سے زیادہ ان کے بارے آگاہ ہو کہ وہ کوئی جگہ پر ہیں۔

خدا کی قسم ایک رات سب قیدی سو رہے تھے میں جاگ رہا تھا میں کھڑا تھا کہ اچانک سنا ایک آدمی کہہ رہا ہے اے صالح خدا نے ہم کو قدرت دی ہے اور وہ کرامت کہ جو خدا نے ہم کو عطا کی کسی کے پاس نہیں ہے عرض کیا میرے سردار کہاں جاؤں کہ اب اپنے کو کیسے ہارون کے ظلم سے امان میں رکھوں؟

فرمایا تم اپنے گھر چلے جاؤ کھراؤں میں کیا خدا کی قسم ہارون اسی واقعہ کے بعد میرے بارے میں کوئی تحقیق و جستجو نہ کی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ میں زندان میں ہوں یا نہیں۔

احمد بن عمر بن خلاد کہتا ہے کہ میں نے گوگے سے امام کے بارے میں بڑے کلمات سنے میں نے چھری خریدی قسم دی کہ میں ضرور اسے گل کروں گا جب یہ مسجد سے نکلے گا میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوں امام نے رقعہ لکھا کہ میرے پیر کا واسطہ اس کو کچھ نہ کہنا۔ فان الله يغني وهو حسبي الله

بے نیاز میرے لئے کافی ہے اس کے چند دن ہی بعد یہ مرجائے گا ایسے ہی ہوا غلط لکھنے کا ارادہ کیا کہ سوال کروں کہ کیا مجھ پر آدمی نورہ لگا سکتا ہے؟ (نورہ ایک پتھر ہے) قبل اس کے کہ خط لکھوں امام نے خط لکھا کہ مجھ کا نورہ لگانا اس کی پاکیزگی کے اضافہ کا باعث ہے لیکن اس نے حرام کیا ہوا اور اس حالت میں خضاب نہ لگایا ہوا اور نہ ہی خضاب شدہ عورت سے حرام کیا ہو۔

علی بن ابی حمزہ کہتا ہے کہ امام نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا اور ۱۸ درہم دے کر فرمایا کہ یہ اس کو دوا کر کہو کہ اس

سے استفادہ کرے یہ بیسوں کی مقدار تیرے مدینے تک کافی ہے اور کہو کہ ابوالحسن فرما رہے ہیں میں نے یہ جام کر کہا جب تک موت تجھ پر نہیں آتی یہ پیسے تیرے لئے کافی ہیں تو گریہ کرنے لگا میں نے کہا کس لیے رورہے ہو؟ جواب دیا کیسے گریہ نہ کروں کہ میری موت کا وقت آچکا ہے۔

میں نے کہا خدا کے ہاں جو کچھ ہے وہ بہتر ہے وہ خاموش ہو گیا مگر پوچھا اے خدا کا بندہ تو کون ہے؟ میں نے کہا: علی بن ابی حمزہ اس نے جب میرا نام سنا تو کہنے لگا خدا کی قسم میرے مولانا مجھے اسی طرح فرمایا ہے کہ میرے پاس علی بن ابی حمزہ کے ذریعہ خط پیچھے گا علی بن ابی حمزہ نے کہا ستر (۷۰) دن وہاں رہا مگر اس آدمی کے پاس گیا دیکھا تو وہ بستر مرگ پر پڑا ہے میں نے اس سے کہا کوئی وصیت ہے تو میں اس کو اپنے بال سے پورا کروں گا۔

کہنے لگا جب میں مر جاؤں تو میری بیٹی کی شادی کرنا اس سے کہ جو نیک و متدین ہو مگر میرے گھر کو بیچ کر وہ پیسے امام کو دینا میرے غسل، کفن و دفن کا انتظام تم کرنا علی بن ابی حمزہ کہتا ہے کہ جب وہ مر گیا تو اس کو دفن کرنے کے بعد اس کی بیٹی کی شادی کی اس کے گھر کو بیچا اس کے پیسے امام کاظم جیلائیک پہنچائے امام کاظم جیلائی نے اس گھر کے پیسے واپس اس کی بیٹی کو لوٹا دیے۔

علی بن عقیلین کو امام نے اپنی زیارت کی اجازت کیوں نہ دی حیون الحجرات میں محمد بن علی صوفی سے روایت ہے اور محمد بن علی کا بیان ہے کہ ابراہیم جمال (جو امام موسیٰ کاظم جیلائی کے صحابی تھے) ایک دن ابوالحسن علی بن عقیلین سے ملاقات کے لئے وقت چاہا انہوں نے وقت نہ دیا اسی سال وہ حج کے لئے گیا اور امام کاظم جیلائی کے پاس بھی گئے کہ امام سے ملاقات کریں امام نے ملنے سے انکار کر دیا ابن عقیلین کو بوجہ ہوا راتے میں ملاقات ہوئی تو امام نے فرمایا:

تم نے ابراہیم سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اس لئے میں بھی تم سے نہیں ملتا اور اس وقت تک نہ ملوں گا جب تک تم ان سے معافی نہ مانگو گے اور انہیں راضی نہ کرو گے ابن عقیلین نے عرض کیا مولانا میں مدینہ میں ہوں اور وہ کوفہ میں ہیں فوری ملاقات کیسے ہو سکتی ہے؟ فرمایا تم تجھ سے ایک اونٹ تیار لے گا اس پر سوار ہو کر کوفہ کے لئے روانہ ہو چشم زدن میں وہاں پہنچ جاؤ گے وہ کیا اونٹ پر سوار ہو کر کوفہ پہنچاؤ وازے (دق الباب کیا) کو کھٹکھٹایا آواز آئی کون؟

کہا میں ابن عقیلین ہوں انہوں نے کہا تمہارا میرے دروازے پر کیا کام ہے؟ ابن عقیلین نے جواب دیا سخت مصیبت میں جیلائیوں خدا کے لئے ملنے کا وقت دہا انہوں نے اجازت دی ابن عقیلین نے قدموں پر سر رکھ کر معافی مانگی اور سارا واقعہ علیہ السلام امام جمال نے معافی دی تو کہا لیے نہیں بلکہ میں زمین پر سوتا ہوتا اپنے پاؤں سے میرے رخسارے پر نشان لگا کر میں رضا کے بابا سے کہوں میں رضا کی مہر لگو لایا ہوں پھر اسی اونٹ پر سوار ہو کر چشم زدن میں مدینہ پہنچا اور امام کی خدمت میں حاضر ہوا امام نے بھی معاف کر دیا اور ملاقات کا وقت دے کر کھٹکھٹائی۔

## مردے کو زندہ کرنا

صفار بصائر الدراجات میں احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ علی بن مغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام  
منیٰ میں ایک عورت کے نزدیک سے گزرے اس حال میں کہ وہ گریہ کر رہی تھی اس کے فرزند اس سے دور ہو کر گریاں تھے  
اس لئے کہ ان کی ایک ہی گائے تھی جو مر گئی امام ان کے پاس گئے اور عورت سے فرمایا کس لئے گریہ کر رہی ہو؟

اس نے کہا اے خدا کے نیک بندے میں یتیم بچوں کی ماں ہوں میرے پاس ایک گائے تھی جس سے ہماری زندگی کا  
گزر اوقات ہوتا تھا اور بچوں کی پرورش اس کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی اب گائے مر گئی ہے ہم بچارے ناچار ہو گئے ہیں  
امام نے فرمایا: کیا چاہتی ہے کہ تیرے لئے زندہ کروں؟

عورت نے کہا ہاں اے خدا کے نیک بندے، امام گائے کے نزدیک گئے اور گلے کو بلایا اور اپنے عصا کو اس کے  
پاؤں پر مارا گائے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت کی نگاہ گائے پر پڑی تو زور سے کہلائے اس کعبہ کے پروردگار یہ  
آدی صلی بن مریم ہے امام لوگوں کے درمیان سے طالع ہو گئے۔

قلب راوندی نے خراج میں علی بن ابی حمزہ سے نقل کیا ہے کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور دینے سے  
صحرا کی طرف چلے تو راستے میں ایک آدمی کو گریہ کرتے دیکھا اس کے سامنے اس کا گدھا مر پڑا تھا امام نے اس سے کہا کیا  
بات ہے اس نے کہا میرے ساتھی مجھے چھوڑ کر حج پر چلے گئے میرا گدھا مر گیا اب یہاں پریشان ہوں کوئی ایسی سواری بھی  
نہیں کہ جس پر سوار ہو کر جاؤں۔

امام نے فرمایا: شاید وہ نہ مرنا فرمایا میرے پاس ایک سواری ہے اس پر چلے جاؤ کہا نہیں میرے لئے وہ کفایت نہیں  
کرے گا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟

امام گدھے کے قریب آئے اور کچھ کہا میں درست نہیں سن سکا پھر ایک چھڑی باری وہ گدھا صحیح و سالم زندہ ہو گیا فرمایا  
اے مغربی کیا تو کوئی مذاق کی چیز دیکھ رہا ہے حق آپ کے ساتھیوں کے ساتھ ہے ہم اسے چھوڑ کر آگے چلے گئے۔

علی بن ابی حمزہ کہتا ہے کہ میں چاہہاں کے پاس کھڑا تھا اس مغربی کو وہاں دیکھا وہ ہمیں دیکھ کر ہماری طرف آیا خوش  
ہو کر میں نے کہا تیرے گدھے کا کیا حال ہے کہنے لگا صحیح و سالم ہے میں نہیں جانتا کہ وہ آدمی کہاں سے آیا کہ میرے گدھے  
کو زندہ کیا میں نے اسے کہا تیری حاجت پوری ہو گئی اب سوال نہ کر اور نہ ہی اس کی معرفت کو درک کر سکتا ہے۔

## امام کا ایک آدمی کیلئے دعا کرنا

ہمارے مناقب سے منقول ہے کہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ کے دل میں شدید درد تھا بخیر عوام نامی طبیب نے معائنہ کرنے کے بعد اسے ایک مجنون درست کر کے دیا جب اس نے کہا یا تو ٹھیک نہ ہوا بخیر عوام اس کے علاج سے ناامید ہو گیا۔ اور کہنے لگا جو کچھ طبابت کے علم سے مربوط تھا یہی تھا جو انجام دیا ہے اس بناء پر تیرے درد کا علاج طب سے نہیں ہو سکتا مگر کوئی آدمی آپ کے لئے دعا کرے کہ جو بارگاہِ خدا تعالیٰ میں مقام و منزلت رکھتا ہو غلطی نے ایک درباری سے کہا کہ سونے بن جعفر علیہ السلام سے کہو دعا کریں امام اس کی گفتگو سن رہے تھے دعا کی تو اسی وقت خلیفہ کا درد ختم ہو گیا اسے شفا مل گئی خلیفہ نے امام سے عرض کیا کہ آپ کو آپ کے جد کی قسم بتاؤ میرے لئے کس طرح دعا کی ہے امام نے فرمایا یہ دعا ہے۔

اللهم كما اريدك ذل معصيته فازه عز طاعتي

اے اللہ جس طرح خلیفہ کو اس کے گناہ کے نتیجے میں ذلت سے ہمتا رہا یا ہماری عزت سے ہماری اطاعت اس کو دکھلا اس ترتیب سے امام نے اس فرصت میں بھی خلیفہ کو گناہ گار ٹھہرایا اور اس کو سبھایا کہ ذلت و گناہ کی وجہ سے اس پناہ میں مبتلا ہے اور ہم اپنے پروردگار کی اطاعت سے عزت مند و ابرو مند ہیں یہی وجہ تھی کہ ایک دن ہارون نے امام کو کعبہ میں دیکھ کر کہا تم ہو کہ لوگوں نے تمہاری مخفیات نہایت کی ہوئی ہے تم کو راہبر و امام مانتے ہیں امام نے فرمایا: میں لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہوں اور تم ان کی جان و بدن پر۔

امام ہر زبان میں کلام کرتا ہے اور ہر زبان سے واقف ہوتا ہے محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری سے قرب الاسناد میں محمد بن خالد طرابلسی سے وہ علی بن حمزہ ابی حمزہ سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابو الحسن سے نقل کرتے ہیں جب میں نے امام سے عرض کیا آپ پر قربان امام کو کیسے پہچانیں؟ فرمایا چند صفات سے پہلی صفت وہی جو میرے باپ صادق نے فرمائی ہے کہ پہلا امام دوسرے کا تعارف کرائے کہ جس طرح رسول نے علی علیہ السلام کا اعلان کیا ائمہ کا لوگوں میں تعارف کرایا اور لوگوں کے درمیان ان اماموں کے نام بتائے دوسری صفت یہ کہ سوال کرنے سے جواب دیں کہ وہ چپ ہو جائے تیسری صفت یہ کہ امام لوگوں کو آئندہ کی خبر دے پانچویں صفت یہ کہ امام ہر ایک سے اس کی زبان میں کلام کر سکتا ہو

## امام کا خراسانی سے اس کی زبان میں کلام کرنا

امام نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد نقل اس کے آپ کو امام کی صفات و نشانیاں بتاؤں تم اطمینان رکھو اللہ کی قسم ایک آدمی اہل خراسان سے ہمارے پاس آیا امام سے عربی میں گفتگو کی کہ امام کو شاید فارسی نہ آئے امام نے اسے فارسی میں جواب دیا



خراسانی نے کہا:

اصلحك الله ما معنى ان اكملك بكلامى الانى ظنت

انك تحسن

خدا آپ کی حفاظت فرمائے میں نے آپ سے اس لئے عربی میں کلام کیا کہ آپ کو میری زبان کا علم نہ ہوگا امام نے فرمایا سبحان اللہ جب میں آپ کو آپ کی زبان میں بہترین جواب نہ دے سکوں تو پھر ہمیں تم پر کیا فضیلت ہوگی پھر فرمایا اے ابو محمد امام پر کسی آدمی کی زبان مخفی نہیں ہے۔ اور نہ کسی پرندے کی نہ جانور اور نہ کسی چیز کی کہ جس میں روح ہو امام ہر زبان جانتا ہے۔

اگر امام میں یہ صفات نہ ہوں تو وہ حق کا امام نہیں ہے۔

کتاب خراج میں ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ جب امام کے پاس تیس (۳۰) حبشی غلام آئے امام سے ایک غلام نے گفتگو کی امام نے اس کو اس کی زبان میں بہترین جواب دیا تو غلام نے تعجب کیا بلکہ سب حبشی غلاموں نے تعجب کیا اور انہوں نے خیال کیا کہ امام ہماری زبان سے واقف نہ ہوگا امام نے ان سے فرمایا میں تم کو مال دیتا ہوں تم آپس میں تقسیم کر لینا کہ ہر ایک کو تیس درہم آئیں گے بعض نے بعض حبشیوں سے کہا کہ امام نے ہم سے زیادہ فصیح زبان میں کلام کی ہے اور یہ بہت بڑی خدا کی ہم پر نعمت ہے۔

علی بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ جب وہ امام سے رخصت ہوئے تو میں نے کہا یا بن رسول اللہ آپ نے ان حبشیوں کی زبان میں گفتگو کی ہے امام نے فرمایا ہاں امام نے مجھ سے وصیت کی کہ یہ اچھے اصحاب ہیں ان میں سے ہر ایک کو ہر ماہ تیس درہم دیتے رہنا جب امام نے ان سے کلام کیا تو امام زیادہ علم رکھتے ہیں کہ وہ غلام بادشاہوں کے ماتحت ہوتے ہیں میں نے تعجب کیا کہ آپ نے حبشی زبان میں کلام کیا امام نے فرمایا تعجب نہ کرو تم پر ابھی بہت سی چیزیں مخفی ہیں کہ جو اس سے بھی زیادہ تعجب آور ہیں تم نے مجھ سے کچھ نہیں سنا صرف یہ کہ جس طرح پرندہ اپنی چونچ کے ذریعے سمندر سے ایک قطرہ پانی اٹھائے تو سمندر کے پانی میں کی نہیں ہوتی امام ایک سمندر کی مانند ہے کہ جس سے کوئی چیز چھپی نہیں امام کے عجائبات سمندر سے کہیں زیادہ ہیں۔

خرائج میں امام رضا علیہ السلام کے غلام بدر نامی سے روایت ہے کہ اسحاق بن عمار امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت طلب کی کہ جو خراسانی آدمی نے کلام کی میں نے ایسی کبھی نہیں سنی تھی گویا پرندوں کی کلام ہے۔ اسلئے کہتا ہے کہ امام نے اسے اسی طرح کا جواب دیا اور اس کے مسائل کو حل فرمایا جب وہ امام سے رخصت ہوا تو

میں نے عرض کی مولا میں اس طرح کا کلام کبھی نہیں سنا ہے امام نے فرمایا یہ اہل چین کی زبان ہے کہ جس میں کوئی بھی کلام نہیں کر سکتا فرمایا اس کی زبان میں میرے جواب پر تو نے تعجب کیا ہے کہ میں نے عرض کیا مولا یہ تعجب کا مقام ہے امام نے فرمایا اس سے زیادہ تعجب اس بات پر ہوگا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ امام پرندوں کی زبان کو جانتا ہے اور ہر ذی روح کہ جس کو اللہ نے پیدا کیا اس کی زبان کو جانتا ہے امام پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

مقدار بصائر میں احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ حماد بن عبد اللہ فرا سے وہ معتب سے نقل کرتے ہیں کہ ابوالحسن اول کی طرح کوئی ایسا بچہ نہیں دیکھا کہ ایک دن اسحاق ابو محمد ان کے دونوں بھائی امام ابوالحسن کو دیکھا کہ وہ ایسی زبان میں گفتگو کر رہے ہیں کہ جو عربی نہیں ایک غلام سقلائی آیا تو اس سے آپ کی زبان میں کلام کیا وہ چلا گیا جب علی علیہ السلام اپنے بیٹے کے ساتھ آئے اور کہا اپنی بہن سے کہ یہ علی علیہ السلام میرا بیٹا ہے اس کو ہر ایک نے سینہ سے لگایا وہ سے دینے پھر اس بچے نے ایک سے اس کی زبان میں کلام کیا پھر ایک نے اٹھایا سلام کیا چلے گئے پھر ایک حبشی غلام آیا اس سے اس کی زبان میں کلام کیا وہ چلا گیا جب ابراہیم آئے تو کہا یہ ابراہیم میرا بیٹا ہے پھر اس سے اس کی زبان میں کلام کیا یہاں تک کہ پانچ بچوں سے مختلف زبانوں میں مختلف کلام کی۔

اسی طرح یاسر غلام سے منقول ہے کہ حضرت ابوالحسن گھر میں ابھی بچے تھے ان کے غلام سقلائیہ اور رومی آئے ان سے ان کی زبان میں امام نے کلام کیا پھر اس نے سوال کیا کہا ہم ہر سال فصد کھلاتے ہیں اور یہاں ایسا نہیں کیا کیونکہ یہاں فصد سے پسینہ آتا ہے امام نے فرمایا اے یاسر ہم بھی یہاں فصد نہیں کھلاتے یاسر کہتا ہے میں نے فصد کھلایا تو امام نے مجھ سے فرمایا اے یاسر کیا میں نے تجھے روکا نہیں تھا اب ادھر آؤ میں امام کے قریب گیا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا تو ٹھیک ہو گیا۔

## جاثلیق مسیحی کا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ہاتھوں مسلمان ہونا

ہشام بن حکم سے روایت منقول ہے کہ امام کی گفتگو کہ جو مسیحی سے ہوئی کہ برہہ مسیحی کہ جس کو جاثلیق کہتے تھے ستر سال عیسائی رہا اس نے اسلام کے بارے میں تحقیق کرنا شروع کی اس کی بیوی بھی اس کے ہمراہ تھی کہ جس کے سامنے مسیحیت کے سب دلائل کو چھپانے کی کوشش کرتا رہتا تھا ایک دن ہشام بن حکم سے شیعہ کے اوصاف نے ایک دفعہ ایک دکان کے سامنے کچھ مسیحیوں کا مناظرہ ہوا ہشام شکست کھا کر کہنے لگے کاش کبھی ہشام کے رو بر نہ ہوتے اس کے بعد برہہ بہت غمگین دوسرے گردان اپنی بیوی سے ہشام کے مناظرے کا تذکرہ کیا اس کی بیوی نے کہا حلاکت ہو تیرے لیے یا تو حق چاہتا ہے یا باطل برہہ نے کہا حق کا خواہاں ہوں برہہ ہشام کے ذریعہ امام کے پاس آیا اس کی بیوی ساتھ تھی۔

امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا اے برہہ کتنی مقدار انجیل کا حافظ ہے کہنے لگا میں پوری کتاب کا علم رکھتا ہوں امام نے فرمایا

کس مقدار تک اس کے باطن سے واقف ہے کہنے لگا جتنا اعتقاد ہے جانتا ہوں۔

امام نے انجیل میں سے کچھ تلاوت فرمایا برہمہ مرعوب ہو کر امام سے کہا کہ حضرت مسیح کی طرح آپ نے تلاوت کی اس وقت برہمہ نے کہا ایسا ک کنت اطلب منذ خمسين سنة او مثلک پچاس سال حق کی تلاش میں رہا ہوں پھر برہمہ اسی وقت مسلمان ہو گیا اس کی بیوی بھی مسلمان ہو گئی پھر اسلام کی راہ میں استقامت سے کام لیا۔

ہشام نے پورا ماجرا امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا امام نے فرمایا ذریت بعض من بعض مولف فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو ہم نے توحید صدوق سے امام صادق علیہ السلام کے حالات سے نقل کیا ہے برہمہ کے رد میں کہ جو کہتا تھا:

ان الله ثالث ثلاثة وما من الله الا الله واحد

### امام کا پرندوں اور حیوانوں سے گفتگو کرنا

مفسر بصائر الدرجات میں علی بن ابی حمزہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوالحسن کے غلاموں میں سے ایک امام کے پاس آئے اور کہا آپ پر قربان کل میرے پاس آپ کی دعوت ہے امام اس کے ساتھ جب ان کے گھر تشریف لائے اور گھر میں ایک تخت پر بیٹھے تو اس کے نیچے کبوتر اور کبوتری تھے۔ کبوتر کبوتری سے کچھ کہہ رہا تھا وہ آدمی کھانا لینے چلا گیا جب واپس آیا تو امام مسکرا رہے تھے۔

عرض کیا مولا کس لئے مسکرا رہے ہیں امام نے فرمایا اس کبوتر کو اس کبوتری نے کہا اس گھر کے رہنے والے کو ابوالحسن سے زمین پر زیادہ آپ سے کوئی ہم کو محبوب نہیں ہے اشارہ کیا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے میں نے امام سے عرض کیا آپ پر قربان جاؤں کیا آپ پرندوں کی کلام بھی سمجھتے ہیں امام نے فرمایا ہاں ہم کو پرندوں اور ہر چیز کی زبان کا علم عطا کیا گیا ہے۔

صاحب بخاری نے دلائل طبری سے نقل کیا ہے کہ احمد بن محمد معروف غزلی کہتا ہے کہ میں ابوالحسن کے ساتھ بیٹھا تھا کہ دیوار پر ایک چڑیا بیٹھ کر چلانے لگی مضطرب تھی امام نے مجھے فرمایا کیا جانتا ہے کہ چڑیا کیا کہہ رہی ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے امام نے فرمایا یہ چڑیا کہہ رہی ہے کہ میرے گھونسلے میں ایک سانپ آ گیا ہے کہ جو میرے بچوں کو کھا رہا ہے اس کو وہاں سے دور کریں ہم اسے اور اس کے گھونسلے کو دیکھا تو اتفاقاً اس میں سانپ تھا جسے ہم نے قتل کر دیا۔

شیخ مفید ارشاد میں علی بن ابی حمزہ بطائنی سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابوالحسن کے ساتھ ایک دن مدینہ سے باہر چل رہے تھے کہ امام اپنے خچر پر اور میں اپنے گدھے پر سوار تھے راستے میں ایک جگہ شیر کو دیکھا میں نے اپنے گدھے کو ایک خشکی پر روک لیا امام اپنے راستے پر چل رہے تھے وہ شیر امام کی طرف چلا آ رہا تھا اس طرح کہ کوئی ذلیل دعا جز آ رہا ہو جب امام

کے پاس پہنچا امام کو میں نے دیکھا کہ اس کے پاس کھڑے ہیں شیر زد یک ہو کر امام کے حجر کے قدموں پر گرا اذہان سے کچھ کہہ رہا ہے مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔

کچھ دیر بعد شیر نے اپنی راہ لی امام نے تین ہار کہا امین ایسا ہی ہو پھر میری نظروں سے غائب ہو گیا میں نے امام سے عرض کیا آپ پر قربان عجیب چیز دیکھی ہے تین ہار امین کا لفظ سنا ہے آپ کیا فرما رہے تھے؟  
امام نے فرمایا وہ مجھ سے دعا کروانے آیا کہ میری بیوی بچہ جننے کی تکلیف میں ہے آپ دعا کریں آسانی ہو اور دعا کریں کہ وہ بیٹا جنے میں نے دعا کی میں نے اس سے کہا تیری بیوی پر وضع حمل آسان ہوگا اور خدا تجھے بیٹا دے گا جب شیر نے مجھ سے یہ سنا تو دعا کی کہ خدا تعالیٰ آپ پر آپ کی اولاد اپراور شیعوں پر ظالم مسلط نہ کرے میں نے آمین کہی۔

## درخت کا امام کے پاس آنا

محمد بن یعقوب اصول کافی میں علی بن ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن فلاں راغبی مذہب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک میرے چچا زاد تھے جن کا نام حسن بن عبد اللہ تھا وہ بہت زاہد اور عابد ترین زمانہ تھا بادشاہ وقت کی جدی کوشش تھی کہ وہ دین میں حدین ہو اکثر وہ بادشاہ کے سامنے سخت لہجے میں وعظ و نصیحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا اور اسے غصہ بہت آتا تھا لیکن بادشاہ اس کی عبادت و پارسائی سے متاثر ہو کر اس کی ان باتوں پر کان نہ دھرتا۔

ایک دن مسجد میں داخل ہوا اور امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام بھی مسجد میں تھے امام نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ امام کے پاس چلا آیا پھر کہا اے ابو علی میں تیرے اس طریقے سے بہت خوش ہوں مگر معرفت نہیں رکھتے جاؤ معرفت حاصل کرو مگر چچا زاد نے کہا قربان جاؤں معرفت کیا ہے؟

امام نے فرمایا جاؤ معرفت و سوچ بوجھ حاصل کرو حدیث میں جستجو کرو عرض کرنے کا کس سے امام نے فرمایا اس مدینہ کے فقیہ سے پھر مجھے متاثر راغبی کہتا ہے کہ حسن بن عبد اللہ گیا اور چند گھنٹی ہوئی احادیث لایا اور امام کے سامنے پڑھیں۔  
امام نے سب احادیث کو رد کر دیا دوبارہ فرمایا جاؤ معرفت حاصل کرو۔ وہ آدمی دین میں پابند تھا اور امام سے خوب استفادہ کرتا ایک دن امام مزرعہ میں مدینہ سے باہر چلے گئے اس آدمی کو راستے میں دیکھا تو وہ کہنے لگا آپ پر خدا ہو جاؤں میں خدا کے دربار میں آپ کا دامن پکڑوں گا جو کچھ معرفت مجھ پر واجب ہے میری رہنمائی فرمائیں۔

اس کے بعد امام نے خلافت امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں اسے جو کچھ لازم تھا بتایا امامت امام حسن اور امام حسین علی بن الحسین محمد بن علی علیہ السلام، جعفر بن محمد سے آگاہ فرمایا وہ چپ ہو گیا اور سوچ میں پڑ گیا حسن بن عبد اللہ نے پھر عرض کیا آپ پر قربان جاؤں آپ کوئی امام ہے؟ امام نے فرمایا اگر تمہیں متاؤں قبول کرنے کا؟

کہنے لگا ہاں فرمایا میں امام ہوں عرض کرنے لگا آپ کے پاس امامت کی نشانی یا معجزہ ہے کہ جس کے ذریعہ میں جانوں کو آپ امام ہیں امام نے فرمایا ہاں جاؤ اس درخت سے کھو میرے پاس چلا آئے وہ درخت کے پاس گیا وہ کہتا ہے جوں ہی میں نے کہا وہ وہاں سے اکھڑ کر امام کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا امام نے اشارہ فرمایا کہ چلے جاؤ وہ درخت اپنی جگہ چلا گیا پھر اس آدمی نے امام کی امامت کا اقرار کیا وہ خاموش ہو گیا پھر بھی اس نے نہ کہا کہ امام کون ہے؟

خراج میں رافعی سے اسی طرح یہ واقعہ تھوڑی سی الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یوں ہے کہ حسن بن عبداللہ نے اس واقعہ سے پہلے خواب میں دیکھا پھر اچھے اچھے خواب دیکھنا بند ہو گئے پھر ایک دن امام صادق علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو ان سے شکایت کی کہ مجھے اچھے خواب نہیں آتے تو امام نے اسے فرمایا کوئی غم نہ کرو مومن جب ایمان میں راسخ و پختہ ہو جاتا ہے تو اس کا ایمان اسے خواب سے بلند و بالا کر دیتا ہے۔

## امام کا غیب سے مطلع کرنا

حمیری، موسیٰ بن کبیر سے قرب الاسناد میں اس طرح روایت نقل کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے مجھے رقعہ دیا کہ اس میں حاجات کا ذکر تھا اور امام نے فرمایا جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرو میں نے اس رقعہ کو مصلے (جانماز) کے نیچے رکھ دیا سستی سے کام لیا اس کے بعد وہی پوچھا وہ رقعہ کہاں ہے عرض کیا گھر میں ہے فرمایا اے موسیٰ جب میں نے تجھے اس پر عمل کرنے کا حکم دیا اگر عمل نہ کیا تو غضبناک ہو لگا پھر مجھے پتہ چلا کہ وہ رقعہ (خط) جنات کے بعض بچوں نے امام کو دیا ہے۔

## ایک جوان کو مکہ میں دیکھا

سجلہ میں مناقب سے صاحب کتاب الامثال الصالحین سے نقل کیا ہے کہ شعیب بنی نے کہا میں نے سنہ ۳۹ ہجری حج کے ارادہ سے مکہ کی طرف حرکت کی اور قادیہ کے مقام پر پہنچا اس حال میں وہاں کے لوگوں کی زینت و کثرت کے بارے سوچ رہا تھا کہ ایک جوان پر میری نگاہ پڑی کہ جو خوبصورت، گندی رنگ اور کمزور و لاغر جسم میں تھا کہ جس کا لباس اون کا تھا اور پاؤں میں نعلین تھی سب سے الگ بیٹھا ہوا تھا میں نے خود سے کہا کہ یہ جوان صوفی فرقہ سے محسوس ہوتا ہے خود کو دوسرے پر برتری دیتا ہے خدا کی قسم اس کے پاس جا کر اس کی خدمت کروں کہ یہ کیا رویہ اپنا رکھا ہے اس کے پاس گیا جوان نے مجھے آتا ہوا دیکھ کر فرمایا اے شعیب۔

اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض اظن اثم



## الدعاء السالك به

بہت سے بدگمان باتوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں یہ کہہ کر میری طرف سے غائب ہو گیا۔ میں نے خود سے تعجب کرتے ہوئے کہا یہ عجیب واقعہ ہے کہ جس کے بارے میں میں چاہتا تھا بات کروں وہ میرے بارے نام تک جانتا ہے نام سے آواز دی ہے یہ حتماً کوئی نیک بندہ ہے لہذا اس سے ضرور ملوں۔

عذر خواہی کروں میں نے دوڑ لگا لی لیکن وہ میری طرف سے غائب ہو گیا لیکن جب واقعہ کے مقام پر پہنچے تو پھر اچانک میں نے انہیں دیکھا کہ وہ نماز میں کھڑے ہیں ان کا بدن کانپ رہا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے خود سے کہا یہ وہی آدمی ہے اسی کے پاس جاؤں اور معافی مانگوں جب نماز ختم کی تو میں نے ان کی طرف نگاہ کی ان کی نظر جب مجھ پر پڑی تو فرمایا اے شفیق پرہیزگار۔

### وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاً ثم اهتدى

میں نے خود سے کہا یہ جو ان خدا کے اولیاء میں سے ایک ولی ہے اس نے دوبار مجھے غیب کی خبر دی ہے جب ایسے مقام پر پہنچے کہ جہاں پانی کم تھا اچانک اسے ایک کنویں کے قریب پایا ہاتھ میں ایک کوزہ (ڈول) ہے چاہتا تھا کہ کنویں سے پانی لے لیکن کوزہ ہاتھ سے چھوٹ کر کنویں میں گرا میں نے اس وقت دیکھا آسمان کی طرف نگاہ کر کے گریہ کرتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

### انت ربی اذا ظمئت الى السماء . وتولی اذا اردت اطعاماً

### اللهم سیری مالی سواہا

اے خدا میرے پاس اس کوزے کے علاوہ کچھ نہیں ہے پس مجھ سے نہ چھین خدا کی قسم اسی اثناء میں دیکھا کہ پانی اوپر کو آ گیا جو ان نے ہاتھ آگے بڑھائے پانی سے بھر اہوا کوزہ پکڑ لیا پھر وضو کیا اور چار رکعات نماز پڑھی پھر ایک ریت کے ٹیلے کی طرف چلا اپنے ہاتھ سے ریت کو کوزے میں ڈال کر ہلایا اور پینے لگا ان کے نزدیک جا کر سلام کیا اور مجھے سلام کا جواب دیا میں نے ان سے عرض کیا خدا کے فضل و لطف سے جو کہ آپ کے شامل حال ہے مجھے بھی محتایت فرمائیں فرمایا:

اے شفیق خدا کی ظاہر و پوشیدہ نعمتیں ہم پر بہت ہیں پس خدا سے اچھا گمان رکھو پھر کوزہ مجھے دیا میں نے اس سے نوش کیا دیکھا کہ ایسا اچھا پانی میں نے کبھی نہیں پیا تھا اور اس قدر سیراب ہو گیا کہ کچھ دنوں تک کھانے پینے کی ضرورت محسوس نہ کی پھر اس جو ان کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے ایک رات میں نے انہیں میزاب (پرنا لہ) کے نزدیک دیکھا آدمی رات کے بعد وہ خشوع و خضوع آہ و فریاد کر رہے ہیں اس حالت میں رات گزر دی جب صبح ہوئی مصلے پر بیٹھے اور تسبیح پڑھنے لگ گئے پھر اٹھے نماز صبح پڑھی سات بار خانہ کعبہ کا طواف کیا باہر چلے گئے میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا

## الذی یسأل الناس

اچانک میں نے دیکھا کہ ان کے ارد گرد اصحاب و خدام اور لوگوں کا ہجوم ہے ان پر سلام کر رہے ہیں ایک جوان کے نزدیک گیا کہ جوان کے قریب تھا پوچھا یہ جوان کون ہے؟

جواب دیا کہ یہ جوان موسیٰ بن جعفر طہطاہ بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں جب میں اس جوان کے نام سے آگاہ ہوا تو خود اس سے کہنے کا تعجب ہوا ایک قدیمی شاعر نے شقیق کے واقعہ کو ایک طو لانی قصیدے میں لکھا ہے اس کے چند اشعار کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔

سل شقیق البلخی عنہ وما سهل .

منہ وما الذی کان ابصر .

ینا حجبجت عانیت شخصاً

شاحب اللون ناحل الجسم أسمر .

سائرا وحده وبسیله زاد فمازلت دائما

الکر وتوهمت انه ليسأل الناس .

ولم ادرا نه الحجاج الا کبر ثم عانیت ونحن نزول دون ضید

علی الکثیر الاحمر یصنع المرملقی الاناء ویشربه فعاذتہ

وعقلی محیراً سقنی شربه فناولتی منه مفانیتہ سوبق وسکر

فسألت الحجاج من لک هذا .

قیل لهذا الامام موسیٰ بن جعفر

### امام کاظمی الارض مدینہ سے ہرمہ کی طرف جانا

کشی اپنی کتاب رجال میں اسماعیل بن سلام اور وہ فلان بن حمید سے نقل کرتا ہے کہ یہ دونوں کہتے ہیں کہ علی بن

یقطین نے ہمارے لئے دواؤں خریدے اور کہا کہ متحارف (معروف) راستے سے مدینہ جاؤ اور یہ مال و کاغذ امام ابوالحسن

تک پہنچاؤ اور کسی کو اس کی خبر نہ ہو یہ کوفہ آئے دواؤں خریدے اور زاد راہ اٹھایا اور کوفہ سے باہر آئے اور معروف راستے کو

چھوڑ کر چلتے رہے جب وادیِ رمہ میں پہنچے (کہ جسے عالیہ نجر کہتے ہیں یہ وہ منزل ہے جہاں سے اہل بصرہ کو فلتے ہیں) سواری سے اترے اور اونٹوں کو گھاس ڈالا اور بیٹھ کر کھانا کھانے لگے اچانک دیکھا کہ کوئی آدمی ہماری طرف آ رہا ہے جب نزدیک پہنچا تو دیکھا موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہما ہیں ہم ان کے استقبال کے لئے اٹھے حضرت کو سلام کیا کاغذ اور مال حضرت کے حوالے کیا امام نے ایک خط اپنی آستین سے باہر نکالا اور ہمیں دے کر فرمایا کہ اس خط کے جواب ہیں کہ ابن عطلین کو دینا ہے پھر ہم نے عرض کیا کہ ہمارا زور ختم ہونے والا ہے حضرت نے فرمایا اپنا زور اور اہل کلاؤ ہم نے نکالا تو حضرت نے دست مبارک اس پر پھیرا اور فرمایا یہ اب آپ کو فہم پہنچا دے گا امام نے فرمایا میں نے نمازِ صبح حرم رسول خدا ﷺ میں پڑھی ہے اب چاہتا ہوں کہ نمازِ ظہر بھی وہاں جا کر پڑھوں تم خدا کی امان و حفاظت میں ہو واپس چلے جاؤ (حرم رسول خدا ﷺ میں نماز پڑھی ہے اور ظہر وہاں پڑھتا ہے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جب تم مدینہ جاؤ تو مدینہ کے اطراف زیارت رسول خدا ﷺ کے حکم میں ہے دوسرا مطلب یہ کہ جب مجھے دیکھا ہے تو مجھے دیکھنا رسول خدا ﷺ کو دیکھنے کے مترادف ہے۔)

خراج میں اسماعیل بن سالم سے روایت ہے کہ علی بن عطلین نے جب ان کو امام کے پاس بھیجا چاہا تو ابن عطلین اور اسماعیل بن احمد دونوں نے مجھے کہا کہ یہ دنیا لو اور کوفہ جاؤ وہاں سے دو سواریاں خرید کر وہاں تہ تیغ ہو جی جی بیان کی ہے۔ کہ ہم واپس لوٹے تو ہمارے لئے وہ زور اور اہل کلاؤ رہا۔

## امام کے حکم سے ایک بادل کا ایک مومن کو چین سے طالقان لے جانا

بحار میں مناقب سے خالد بن سلمان اپنی خبر میں کہتا ہے خالد بن سلمان بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہارون رشید نے ایک شخص کو طلب کیا جس کا نام علی بن صارع طالقانی تھا پوچھا تم عی وہ ہو جس کو بادل چین سے اٹھا کر طالقان لایا ہے کہا ہاں اس نے کہا ہاؤ کیا واقعہ ہے؟

یہ کیونکر ہوا طالقانی نے کہا میں کشتی پر سوار تھا ناگاہ جب میری کشتی سمندر کے اس مقام پر پہنچی جو سب سے زیادہ گہرا تھا تو میری کشتی ٹوٹ گئی تین دن تک تجھوں پر پڑا رہا اور موجیں مجھے تھمبھو لگاتی رہیں پورے سمندر کی موجوں نے مجھے خشکی پر پیسک دیا وہاں نہریں اور باغات موجود تھے میں ایک درخت کے سائے میں سو گیا اس اثنا میں ایک خونخوار آدمی ڈر کے مارے بیدار ہو گیا پھر دو گھوڑوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا ایسے خوبصورت گھوڑے کبھی نہیں دیکھے تھے انہوں نے جب مجھے دیکھا سمندر میں چلے گئے میں نے اسی اثنا میں ایک عظیم القوت پرندے کو دیکھا تو دوڑ کر اس کے پیچھے چل دیا اس کے قریب گیا تا کہ اس کو اچھی طرح دیکھ سکوں پرندے نے جب مجھے دیکھا تو اڑ گیا میں اس کے پیچھے چل پڑا غار کے

## الْمَدِينَةُ الْمَدِينَةُ

قریب میں نے تسبیح و تحلیل، تکبیر اور تلاوت قرآن کی آواز سنی میں غار کے قریب گیا اور آواز دینے والے نے آواز دی اے علی بن خضاع طالقانی خدا تم پر رحم کرے غار کے اندر آ جاؤ میں غار کے اندر چلا گیا وہاں ایک کھدر پوش عظیم شخص کو دیکھا میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔

پھر فرمایا اے علی طالقانی تم محدن الکوز ہو، بھوک پیاس اور خوف کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہو اللہ نے تم پر رحم کیا ہے تمہیں نجات دی ہے تمہیں پاکیزہ پانی پلایا ہے میں اس وقت کو جانتا ہوں جب تم کشتی پر سوار ہوئے اور سمندر میں رہے تمہاری کشتی ٹوٹ گئی تھی دور تک موجوں کے چھیڑے کھاتی رہی۔

جب تم نے خود کو سمندر میں کرانے کا ارادہ کیا اگر ایسا کرتے تو خود موت کو دعوت دیتے یہی مصیبت اٹھائی میں اس وقت کو بھی جانتا ہوں جب تم نے نجات پائی اور دو خوبصورت چیزیں دیکھیں تم نے ہندے کا چھکا کیا جب اس نے قریب دیکھا تو آسمان کی طرف اڑ گیا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے آؤ یہاں بیٹھ جاؤ جب میں نے اس آدمی کی بابت سنی اس سے کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں یہ بتاؤ کہ میرے حالات تم کو کس نے بتائے فرمایا اس ذات نے جو ظاہر و باطن کی جاننے والی ہے۔

پھر فرمایا کہ تم بھوکے ہو میں نے عرض کیا بے شک بھوکا ہوں یہ سن کر آپ نے اپنے لیوں کو حرکت دی اور ایک دسترخوان رومل سے ڈھکا ہوا حاضر ہو گیا انہوں نے دسترخوان سے رومال کو ہٹایا فرمایا اللہ نے رزق دیا ہے آؤ اسے کھاؤ میں نے کھانا کھایا ایسا پاکیزہ کھانا کبھی نہ کھایا تھا پھر انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے فرمایا اے علی مگر جانا چاہتے ہو میں نے عرض کیا میں وطن سے بہت دور ہوں بھوکے مدد کون کر سکتا ہے اور میں کیونکر یہاں سے وطن جاسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا گھبراؤ نہیں تم اللہ کے بندے ہو اللہ تم کو مدد دے گا اگر تم نے اس کی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ گے اللہ کا ہادل کے کھڑے آئے گے اور غار کے دروازے کو کھول دیا جب بادل ان کے سامنے آیا تو اس نے حکم خدا اس نے سلام کیا اے اللہ کے ولی اور اس کی محبت آپ پر سلام انہوں نے جواب سلام دیا پھر بادل کے ایک کھڑے سے پوچھا کیا ان کا زادہ ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں میں نے تم سے پہلے گئے تھے۔

اس نے زمین کا نام لیا اور وہ چلا گیا پھر ایک بادل کا کھڑا آیا آپ کو سلام کیا جواب کے بعد پوچھا کہاں؟ کہا طالقان جانے کا حکم دیا گیا ہے فرمایا خدائے وحدہ لا شریک کا اطاعت گزار اور جس طرح اللہ کی ودیعت اکثر چیزیں اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ اسی طرح اس بندہ مومن کو بھی لے جا جواب دیا میرے چشم پھر انہوں نے امیر کو حکم دیا کہ زمین کے برابر ہو جاؤ زمین پر آگیا پھر میرے بازو کو پکڑ کر اس پر بٹھا دیا بادل ابھی اڑا ہی تھا کہ فرمایا تھا کہ میں نے اس کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم اور محمد اور آئمہ طہرین کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔

آپ کون ہیں اور آپ کا ام گرامی ارشاد فرمایا اے علی ماطقانی میں زمین پر اللہ کی حجت ہوں میرا نام موسیٰ بن جعفر ہے پھر میں نے ان کے آباء و اجداد کی امامت کا ذکر کیا اور انہوں نے بادل کو حکم دیا وہ بلند ہوا اور ہوا کے دوش پر چل پڑا خدا کی قسم کہ مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی اور نہ خوف میں تھوڑی دیر میں اپنے وطن ماطقانی جا پہنچا اور ٹھیک اس سڑک پر اترا جہاں میرا مکان تھا یہ سن کر ہارون نے اسے قتل کر دیا کہ کہیں لوگ اس واقعہ کو سن کر محبت آل محمد واضح نہ ہو اور یہ ان کے مقام کو بیان نہ کرتا پھرے۔

## شیر کی تصویر کا جادو گر کو کھا جانا

مرحوم صدوق عیون اور امالی میں علی بن عظیمین سے روایت کرتا ہے کہ ہارون الرشید نے ایک جادو گر کو بلایا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے امر کو باطل کرے اور شرمندہ کرے امام کو مجلس میں بلایا گیا اور ایک جادو گر کو بھی، دسترخوان پر کھانا لایا گیا جادو گر نے ایسا منتر پڑھا کہ خادم چاہتا تھا روٹی کو امام کے قریب کر دے وہ روٹی وہاں سے دور چلی گئی۔ ہارون اس سے خوشحال ہوا اور چہنے لگا امام نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دیوار پر لگی شیر کی تصویر کو حکم دیا کہ اس کو کھا جاؤ شیر اپنی اصلی حالت میں دیوار یا پردے سے آکر اس کو کھڑے کھڑے کر کے کھا گیا ہارون اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے کچھ دیر بعد جب ہوش آیا تو ہارون نے معذرت خواہی کی اور عرض کیا کہ اس کو زندہ کر دے امام نے فرمایا اگر موسیٰ کے حصانے جادو گروں کو واپس کیا ہوتا تو میں بھی واپس کر دیتا۔

## حضر کاظم علیہ السلام حد

☆ دین خدا کو سمجھو، کیونکہ فقہ بصیرت کی کلید اور مکمل عبادت اور دنیا و آخرت میں عظیم مرتبوں، اور بلند مرتبوں تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ فقہ کی فضیلت عابد پر اسی طرح ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر ہے اور جو شخص دین کی فقہ نہ حاصل کرے، خدا اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔



## مفید لکچر

### ایک مسیحی کا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے محضر میں مسلمان ہونا

مرحوم کلینی اصول کافی میں احمد بن مہران علی بن یعقوب اور یہ سب محمد بن علی حسن بن راشد یعقوب بن جعفر ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ یعقوب کہتا ہے میں امام کے پاس تھا ایک مسیحی دانش مند امام کے پاس آیا اور کہا مجھے تیس سال ہو گئے ہیں کہ خدا سے چاہا ہے میری بہترین آدمی کی طرف ہدایت فرمائے ایک رات خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ جس کا نام مطران کہ جو دمشق کا رہنے والا تھا اس کے پاس گیا اس سے گفتگو کی تو کہا اگر اسلام کا علم تو ریت و انجیل اور تمام آسمانی کتب و روایات کا علم چاہتا ہے تو مدینہ جاؤ وہاں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کا پوچھو جب ان کی خدمت میں پہنچو تو کہو ملاں دمشق کے آدمی نے آپ کو سلام کہے ہیں اور مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ جو کچھ پوچھنا چاہوں اس سے پوچھوں۔ مسیحی دانشمند نے مدینہ کا سفر کیا آخر امام کے حضور میں آیا اپنا خواب اور اپنی رواداد بیان کی کہا مجھے مطران نے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ آپ کو سلام عرض کرتا ہے پھر کہا اگر اجازت دیں (تو جو بادشاہوں کے سامنے احرام کے لئے خم ہوتا پڑتا ہے اور ہاتھ چلا کر تواضع کی جاتی ہے انجام دوں) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا فقط بیٹنے کی اجازت دیتا ہوں۔

لیکن کسی دوسری چیز کی اجازت نہیں ہے۔ دانش مند مسیحی امام کے سامنے بیٹھا اپنی ٹوپی کو سر سے اتار دیا اور کہا اجازت ہے کچھ سوال کروں؟ امام نے فرمایا ہاں تم اسی بات کے لئے یہاں آئے ہو مسیحی نے کہا کس لئے آپ نے مطران کے سلام کا جواب نہیں دیا ہے امام نے فرمایا تیرے دوست کو خدا تعالیٰ ہدایت کرنے جب ہمارے دین کو قبول کرے گا اس وقت اس کو جواب دینا جائز ہے۔ امام نے فرمایا جو چاہے ہو وہ پوچھو، مسیحی نے کہا محمد پر قرآن کے نزول کا موضوع اور نزول کا حدف و مقصد کیا ہے؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

حم . والكتاب المبين انا انزلناه في ليلة مباركة انا كنا منزلين (۱) (سورۃ دخان ۱-۳)  
مسیحی نے کہا اس کی تفسیر باطنی کیا ہے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: حم سے مراد محمد یہ کلمہ قرآن میں ہود پر نازل ہوا کتاب بین سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

لیلۃ مبارکہ سے مراد حضرت فاطمہ الزہراء ہیں:



سبکی آپ کج فرماتے ہیں اور اچھی طرح بیان فرمایا اب میرے دادا کا نام بتائیں؟  
 امام علیہ السلام: آپ کے دادا کا نام جبرائیل تھا اور میں مہی مجلس میں اس کا نام عبدالرحمن رکھتا ہوں۔  
 سبکی کیا وہ مسلمان تھے امام علیہ السلام! شہید ہوئے کیوں کہ شام کے لشکر نے اچانک ان کے گھر پر حملہ کیا وہ قتل ہو گئے تھے۔

سبکی میرا نام قتل اس کے کسا پنی کنیت بتاؤں کیا ہے۔  
 امام علیہ السلام: تمہارا نام عبداللہ رکھتا ہوں۔

سبکی میں بھی خدا پر ایمان لاتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ وحدہ لا شریک ہے اس طرح نہیں کہ یہ سائی کہتے ہیں اس کا کوئی شریک ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ خدا کے بندے اور رسول ہیں ان کو حق کے ساتھ معصوم کیا گیا انہوں نے حق کو اہل حق کے لئے آشکار کیا اور اہل باطل کو گمراہی میں ہیں وہ رسول جس کے نزدیک سب سرخ و سیاہ لوگوں میں سب لوگ ان کی نسبت برابر ہیں۔

ایک کردہ ہدایت پر گامزن ہوا ایک گمراہ ہوا۔ گواہی دیتا ہوں ان کے جانشین دہلی کی اس کی حکمت کو بیان کیا گزشتہ انبیاء حکمت کامل کے بیان کرنے والے تھے خدا نے ان کی بھی اطاعت میں مدد فرمائی۔

پھر سبکی نے اپنی گردن سے صلیب وغیرہ کو اتار دیا اور امام سے عرض کی اس صلیب کی زکات کا کیا مصرف ہے؟  
 امام نے فرمایا:

یہاں تیرا بھائی قبیلہ قیس بن شلبہ سے تیری طرح اسلام لایا ہے ان سے مواسات و مساہگ اختیار کرو ان کو زکات دو اور میں تمہارے اسلام کے حق ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔

سبکی میں اپنے مقام پر رتھمند ہوں تین سو گھوڑے ایک ہزار اونٹ ہے مجھ پر آپ کا حق ہے امام تم خدا اور رسول کے آزاد کردہ ہو تمہارا حال و نسب اپنے حال پر باقی ہے۔

اس کے بعد سبکی رسمی طور مسلمانوں کی صف میں شامل ہو گیا اسلام کے راستے پر نیکی سے وظائف انجام دیئے اور قبیلہ قہر کی عورت سے نکاح کیا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس کا حق مہر ادا کیا امام سے پچاس ہزار دینار ادا فرمائے اس کے لئے نوکر خرید کیا اور جب امام مدینہ سے بغداد (جلادطن) کیے گئے تو وہ بھی جمعید کیا گیا وہ تازہ مسلمان ۲۸ راتیں گزرنے کے بعد امام کی جمعید کے بعد دنیا سے رحلت کر گیا۔

## الذی معہ الساعۃ کتبہ

مرحوم صاحب کتاب کہتے ہیں کہ مطالب السؤل سے نقل کیا ہے اس کو علی بن حبیبی کشف الغمہ میں اس سہند گورہ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جب اس عظیم واقعہ کو سنا کہ امام بہت بڑی عظمت و شان کے مالک ہیں۔

تہجد گزار، مجتہد، عابد، زاہد، اطاعت خدا میں معروف ہیں۔

امام کی زندگی کی کرامات سے ان کی شہادت کے بعد کی کرامات بہت زیادہ ہیں۔

طریق میں امام باب الحوائج معروف ہیں کہ جن سے بہت سی کرامات ظہور پر ہوئیں یہ ان کی عظمت پر بڑی دلیل ہے کہ اپنے ماننے والوں کو زندگی کے بعد بھی فیض پہنچا رہے ہیں۔ اللہ کے عظیم خلفاء سے ہیں اور جو ان کا نائب ہو وہ کتنی عظمت والا ہو گا اللہ تعالیٰ نے یہ عظمت ملان کے بعد ان کے فرزند امام رضا علیہ السلام کو خطا کی ایک خلفاء عباسی کا نائب تھا کہ جن کو خلیفہ بہت دوست رکھتا تھا خواب میں امام کے ایک خادم نے دیکھا کہ جس کو خلیفہ عباسی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے جوار میں دفن کیا ہے۔

اس کو آگ لگی ہے کہ جو پورے صوفیہ کو گھرے ہوئے ہے۔

امام اس کو خواب میں فرماتے ہیں:

فلاں خلیفہ کو کہو کہ کس لئے مجھے اذیت کر رہے ہو کہ اس آدمی کو میرا مسلحہ قرار دیا ہے وہ آدمی ذر کر خواب سے بیدار ہوا خلیفہ کے پاس آیا۔

اسے خواب سنایا۔

دوسری رات خلیفہ آیا خادم کو بلا کر کہا:

اس قبر کو کھولو اور اس کو اس جگہ سے نکال کر دوسری جگہ دفن کر دو جب قبر کو کھولا گیا تو راکھ کے سوائے اس میں کچھ نہیں تھا۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں:

بعض روایات انشاء اللہ آئندہ فصول میں آئیں گی۔

ائمہ طاہرین علیہم السلام سے جو کچھ خطبوں، وصیتوں، خطوط یا اشعار کے طور پر آیا ہے وہ سب ہی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے، اس کی اطاعت پر آمادہ کرنے تعلیمات اسلامی کی نشر و اشاعت اور مکارم اخلاق اور بلند انسانی صفات پر راغب کرنے کے لئے ہے۔

جو حضرات امت مسلمہ کی ہدایت اور تعلیم و تعلم کی جدوجہد اور سعی کرتے رہے کہ مسلمانوں کی رشد و ہدایت میں زندگی بسر کی۔

آپ نے شعر و شاعری بھی کسی کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔

جب کے عام طور سے لہو لب، خرافات، عشق و معاشقہ کے مضامین اشعار میں ہاندے جاتے ہیں۔ آپ کے اشعار صحابہ، اخلاق اور نیکیوں کی طرف دعوت دیتے ہیں یہاں مودی کاظم ۹۹ کے کچھ اشعار پیش کئے جا رہے ہیں: ۱۔ بندوں کے افکار و کردار کے بارے میں آپ کے اشعار

لَمْ تَخْلُوْا فَعَالِنَا التِّیْ نَذِمُ بِهَا  
اَهْدٰی ثَلَاثَ حِیْنَ نَاثِمُ بِهَا  
اَمَّا تَفَرَّدَ بَارِئِنَا بِصَنَعِهَا  
فَلِیْسَتْ اَللُّوْمُ عِنَّا حِیْنَ نَاثِمُ بِهَا  
اَوْ کَانَ یُشْرَکُنَا فِیْهَا فِلِحَقِّه  
مَا کَانَ یُلْحِقُنَا مِنْ لَانَمُ فِیْهَا  
اَوْ لَمْ یُکُنْ لِاِلٰهٰی فِیْ جَنَایَتِهَا  
ذَنْبٌ فَمَا الذَّنْبُ اِلَّا ذَنْبٌ جَانِبُهَا

ہمارے وہ افعال جن کی وجہ سے ہماری مذمت کی جاتی ہے۔ وہ تین حالتیں ہیں۔ جب ہم سے وہ افعال ظاہر ہوتے ہیں تو یا تو ہمارا خالق ہی ان افعال کا اکیلا خالق ہے تو پھر ہماری ملامت نہیں ہونا چاہئے۔ جب ہم ان اعمال کو بجا لائیں گے اور وہ ان میں ہمارے ساتھ شریک ہوگا تو پھر جو کچھ ملامت ان کے لئے ہماری ہوتی ہے وہ اس کی بھی برابر سے ہوگی۔

یا پھر میرے معبود کا بندے کے غلط کام میں کوئی حصہ نہیں تو پھر سارا گناہ اس گناہ کار بندے کا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ لینے سے متعلق آپ کا شعر

اَنْتَ رَبِّیْ اِذَا ضَمُنْتَ اِلٰی الْمَاءِ

وَلَوْ نِیْ اِذَا اَرَدْتَ الطَّعَامَ

تو میرا پروردگار ہے جب میں پانی کا پیاسہ ہوا تو مجھے عطا کیا۔ اور میرا رزق حمایت کیا ہے جو میں کھانا چاہوں۔ آپ جب بچے تھے تو آپ اپنے والد کی خدمت میں آئے آپ کے ہاتھ میں تختی تھی والد نے گلے کے لئے کہا:



تَسْنَحُ عَيْنَ الْغَيْبِ وَلَا تَرُدُّهُ

محل فی قصہ دور و نوادہ اس کا ارادہ ترک نہ کرو بلکہ فرمایا اس پر مصرعے کاؤ آپ نے فرمایا:

وَمِنْ أَوْلِيَّةِ حَسَنًا قَزْدَهُ

جس میں نیکی ہے اسی میں افسانہ کردہ پھر امام کے والد بزرگوار نے شعر کا ایک اور مصرعہ پڑھا:

فَلَمَّا مَنَّ مِنْ حُدُوكِ كَلَّ كَيْدَهُ

جب دشمن سے ہر قسم کا دھوکا اور فریب بے گاتو آپ نے جواب میں کہا:

إِذَا كَسَادَ النَّبِيُّ فَلَا كَيْدَهُ

جب دشمن کو فریب کرے تو اس سے دھکاری نہ کر ۳ آپ کی سیرت میں ایک شعر

لَوْ أَصَلَ مِنْ لَا يَسْتَحِقُّ وَصَالِنَا

وَحَافَةَ أَنْ نَبْكَى بِغَيْرِ صَدِيقِ

ہم اس سے صلہ رھی کرتے ہیں جو صلہ رھی کا مستحق نہیں اس خوف سے کہ ہم دوست کے بغیر زندہ جائیں  
نثر الدرد کا معنی لکھتا ہے: موسیٰ بن جعفر کے سامنے ذکر ہوا کہ ہادی عباسی آپ کو شہید کرنے کا قصد رکھتا ہے آپ  
نے اپنے گھر والوں کو اور عزیزوں سے پوچھا: تم لوگ اس سلسلہ میں کیا مشورہ دیتے ہو ان لوگوں نے کہا:  
آپ اس سے دور چلے جائیں اور خود کو اس دشمن سے قاصب کر لیں کیوں کہ آپ اس کے شر سے مامون نہیں ہیں۔  
یہ سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور یہ شعر کہا:

زَعَمْتَ مَفِينَةَ أَنْ تَسْتَغْلِبَ رِبَّهَا

وَلَيْسَ لِمَنْ غَالِبَ الْغَالِبِ الْغَلَابُ

بغض و عداوت رکھنے والی ہمتان کرتی ہے کہ وہ اپنے پروردگار پر غالب آجائے گی حالانکہ وہ سب پر غالب آنے  
والوں پر بھی غالب ہے۔ عبسہ قسلی کے بارے میں آپ کا شعر

كُنْ لِلْمَكَارِهِ لِلْعِزَاءِ مَدَافِعًا

فَلَعَلَّ يَوْمًا لَا تَسْرِي مَنَاسِكَرُهُ

مصائب کو بھر تو قسلی سے دور کرو شاید اس دن "قیامت" تم مصائب میں گرفتار نہ ہو۔

## چھٹا

## امام سہوی کا طہنہ کے بعض اخلاق اور اوصاف

مرحوم شیخ مفید ارشاد میں فرماتے ہیں کہ امام سہوی کا طہنہ اپنے زمانہ کے عابد ترین اور فقیہ زمانہ اور سب سے زیادہ نجی تھے۔ اس قدر نجی و کریم تھے کہ جو مال ملتا یا ہاتھ میں آتا اس سے لوگوں کی مشکلات دھو فرمایا کرتے بھوکے کو شکم پیر کراتے اور عریان کو لباس پہناتے روایت میں ہے کہ ہمیشہ رات نوافل و عبادت میں گزارتے نماز صبح پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات میں مشغول رہتے پھر کچھ سے پیش چلے جاتے سجدے سے سر نہ اٹھاتے یہاں تک زوال کا وقت ہو جاتا کچھ دعائیں کرتے اور ان کی ایک دعا یہ تھی

اللهم انی استلک الراحة عند الموت والعفو

عند الحساب

اے اللہ میں تجھ سے موت کے وقت آسانی کا سوال اور حساب کے وقت بخشش کا سوال کرتا ہوں جسے بار بار پڑھتے تھے اور خوف خدا سے اس قدر گریہ کرتے اور یہ دعا ان کی زبان پر جاری ہوتی۔

عظیم الذنب من عندک

فلیحسن العفو من عندک

تیرے بندے سے کتنے بڑے گناہ اور تیری ذات سے غفور گزر رہے۔

اور آنسوؤں سے داڑھی بھیگ جاتی اپنے کانہ سے پر روٹیاں لا کر فخر اکو پہنچاتے، کچھ ریں اور آٹا تاریکی میں لوگوں کے سر ہانے رکھ کر آ جاتے کہ کسی کو معلوم نہ ہوتا کہ کہاں سے آیا ہے۔

شیخ مفید ارشاد میں فرماتے ہیں کہ مجھے شریف ابو محمد الحسن بن محمد بن یحییٰ نے کہا ان کو ان کے دادا یحییٰ بن الحسن بن جعفر نے کہا انہیں اسماعیل بن یعقوب اور انہیں محمد بن عبداللہ بکری نے کہا: میں مدینہ میں قرض لینے کے لئے آیا لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا بہت تھکا ہوا تھا خود سے کہا کاش میں امام سہوی کا طہنہ کے پاس جاتا اور اپنی حالت کا ذکر کرتا یہی سوچ کر ان کے کھیت میں چلا گیا امام کی خدمت میں پہنچا تو حضرت اپنے غلام کے ساتھ تھے غلام کے پاس ایک برتن تھا جس میں پکا ہوا گوشت تھا اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا امام کھانے میں مشغول ہو گئے میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا مگر

میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے ساتھ لے کر اپنے گھر کے باہر لے گیا۔ وہاں ایک گاڑی کی چابی تھی جس میں تین سو روپے تھے۔

ارشاد میں شیخ مفید نے مذکورہ راویوں سے نقل کیا ہے کہ مدینہ میں ایک آدمی خلیفہ دوم کی اولاد سے تھا کہ جو امام کو بہت نایب حکمران رہا تھا اور گالیاں بکرا جب بھی امام کاظم علیہ السلام کو دیکھتا تھا تو حضرت علی علیہ السلام کو گالیاں دیتا۔

ایک دن امام کو کچھ اصحاب اور دوستوں نے عرض کیا مولا اجماع کریں ہم اس کو قتل کر دیتے ہیں امام نے انہیں منع کیا اور پوچھا کہ وہ آدمی کہاں ہے؟

بتایا گیا کہ وہ میرے قریب اپنی زراعت میں ہے حضرت سوار ہو کر اس کے پاس پہنچے گئے جب اس کے حرمہ میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ اپنے کھیت میں کھڑا ہے امام اس کے حرمہ میں داخل ہوئے اس نے امام کو آواز دی کہ میرے کھیت میں داخل نہ ہوں۔

حضرت چلتے رہے یہاں تک کہ اس کے قریب پہنچے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور خندہ پیشانی سے گفتگو کرنے لگے اور پوچھا کہ کتنی مقدار کی یہ زراعت ہے اس نے کہا ایک سواشرنی امام نے فرمایا تجھے کیا امید ہے کہ یہ ایک سواشرنی کا مال ملے گا کہا ہاں مجھے امید ہے دو سواشرنی کا مال بنے گا امام نے ایک چھیلی نکالی جس میں تین سواشرنیاں تھیں اسے دیں اور فرمایا یہ تو ہے اور ابھی حیرتی زراعت بھی باقی ہے وہ امام سے محذرت خواہی کرنے لگا حضرت نے مسکرا کر فرمایا معاف کر دیا ہے پھر مسجد میں آیا تو امام کاظم علیہ السلام کو دیکھ کر کہنے لگا۔

اللہ اعلم حیث يجعل رسالته

اصحاب نے اس سے کہا کیا واقعہ ہے اس سے پہلے کچھ اور تھا امام نے فرمایا اب سنا ہے مجرورہ امام کو دغا نہیں دیئے لگا  
اصحاب نے امام سے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس طرح اچھا بن جائے امام نے فرمایا تم نے بھی چاہا اس کی اصلاح کریں میں  
نے بھی اس کی اصلاح کا ارادہ کیا اس کو کچھ پیسے دے کر اس کے شر سے امان میں رہا۔

شیخ مفید فرماتے ہیں کہ اہل علم کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بھی دو یا تین سو دینار سے کم نہیں دیتے تھے اس لئے ابن کاظم ہو گیا مصر ایک قصبی کو کہتے ہیں کہ جس میں تین سو دینار ہوں پھر فرماتے ہیں کہ امام کو لوگ اس مقام سے یاد کرتے رہے تھے وہ اپنے زمانہ میں اپنے رشتہ داروں کی نسبت دوسروں پر زیادہ رحم دل اور صلہ رحم تھے اللہ کی کتاب کا لوگوں میں ایسا عافیت کا انتظام کیا۔

اچھی آواز میں تلاوت فرماتے اور جب لوگ سنتے تو گریہ کرتے مدینہ کے لوگ امام کو زین المجہدین کے نام سے یاد

کرتے آپ کو کاظم اس لئے کہتے ہیں اپنے قصہ کو پی جاتے اور ظالم لوگوں کے ظلم پر مہر کرتے یہاں تک وہ رسول خدا ﷺ کے نمائندوں میں کاظم کے نام سے معروف ہوئے۔

ہمارے مناقب سے خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ بغداد کتاب میں اور سبحانی اپنے رسالہ قواعد ابو صالح احمد موزن کتاب اربعین، ابو عبد اللہ بن بلہ کتاب ابانہ، شلی کشف و بیان میں احمد بن فضل نقل کرتا ہے باوجود یہ اہل بیت سے انحراف کیا کہتا ہے ابو الحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ابی جعفر بن محمد نقل کرتے ہیں یہاں تک رسول خدا ﷺ تک اس حدیث کا سلسلہ جاتا ہے پھر احمد کہتا ہے کہ اگر اس حدیث کی سند کو پاگل پر پڑھا جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے ابو اس نے یہ اشعار پڑھے۔

اذا ابصر تک العین من غیر ابیہ  
وعارض فیک الشک التباک القلب  
ولو ان رکبا أممروک لقادهم  
نسیمک حتی یستدل بک الرکب  
جعلتک حبیبی فی مرموری کلہا  
وما خاک من اضحیٰ وانت لہ حسب

ہمارے میں ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مسلسل دس سال ہر روز طلوع آفتاب سے زوال تک مسجد میں رہتے اور بڑی اچھی آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے جب قرآن پڑھتے تو سننے والے گریہ دہکا کرتے اور خود بھی اس قدر گریہ کرتے کہ لڑھی آسوں سے بھیگ جاتی۔

ہمارے میں احمد بن عبد اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جب فضل بن ربیع کے پاس گیا تو وہ بیٹھے تھے مجھ سے کہا اس کمرے میں دیکھو کوئی نظر آ رہا ہے؟

میں نے کہا ایک کپڑا زمین پر نظر آ رہا ہے مجھ سے کہا اچھی طرح نگاہ کرو اور میں نے غور سے دیکھا میں نے کہا ایک آدمی جدے میں ہے مجھ سے کہا اس کو جانے ہو یہ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ہیں کہ جو دن رات عبادت میں گزارتے ہیں کسی وقت میں نے ان کو فارغ نہیں دیکھا صبح کی نماز پڑھتے ہیں طلوع سورج تک مصیٰ پر تعظیبات انجام دیتے ہیں۔

پھر مسجد میں زوال سورج تک رہتے ہیں جب کسی کو امام پر مگرانی کے لئے رکھا تو اس نے بتایا کہ پورا وقت بغیر وضو کی

بھر روزہ افطار کرتے اسی پانی سے کہ جہان کے لئے لایا جاتا پھر دھو کی تجدید کرتے اور سجدے میں چلے جاتے جب سجدے سے سر اٹھاتے ہیں بستر پر اگر استراحت کرتے ہیں پھر نصف شب سے طلوع فجر تک نماز میں مشغول رہتے اور اپنی دعا میں اکثر یہ دعا کرتے رہتے تھے

اے اللہ میں نے تجھ سے سوال کیا کہ مجھے اپنی عبادت کے لئے فارغ وقت عطا فرمایا اللہ تو نے عطا کیا تیری حمد ہے۔ سجدے میں ان کی دعا کا کثریہ الفاظ ہوئے۔

تیرے بڑے عہد سے کتنے بڑے گناہ اور تیری اکثر بخشش اور ہمدردی سے تیرا دگر رکتا ہے  
ان کی ایک دعا یہ ہے۔

### عند الحساب .

اہل مدینہ کے قہراء کو امام کھانا کھلاتے اس طرح کہ رات کی تاریکی میں آٹا، روٹی اور کھجوریں اٹھا کر ان کو پہنچاتے اور ان کے سر ہانے رکھتے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ کہاں سے یہ آیا ہے کسی کو بھی تمین سودینار سے کم نہ دے ایک دفعہ محمد مکاری نے دست سوال بڑھایا تو امام نے عین سودینار کی ایک چھلی دی کہتا ہے کہ جب میں نے چھلی کو کھولا دیکھا کہ اس میں تمین سو دینار ہیں۔

حکایت ہے کہ ایک دن منصور دوانیقی نے امام کو دربار میں مبارک و جہنیت کے لئے نوروز کی عید کے لئے بٹھایا کہ لوگ امام کو دربار میں مبارک باد دیں تجھے وہ یہ امام کو دین امام نے فرمایا میں نے اپنے جہد رسول خدا ﷺ کی روایات



میں بہت غور کیا لیکن کہیں پر عید نوروز کی روایت نہیں ملی بلکہ اسلام سے پہلے لوگوں میں یہ رواج تھا اسلام نے اس رواج کو ختم کر دیا جس چیز کو اسلام ختم کر دے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ اس کو احیاء زندہ کر دیں منصور نے کہا میں یہ کام سیاست لشکر کے طور پر کر رہا ہوں۔

پھر امام نے قبول کیا امام مجلس میں بیٹھ گئے امراء و وزراء امام کو مبارک باد دیتے اور اپنے جدا لیا و تحائف پیش کرتے منصور نے ایک خادم کو امام کے پاس موکل بنایا کہ امام کے پاس کھڑا رہے اور جو مال آئے اس کو لکھ لے پھر ایک بوڑھا آیا عرض کیا مولانا میں فقیر ہوں میرے پاس مال تو نہیں لیکن میرے جد نے آپ کے چہرے کا شمار پڑھے وہ اشعلہ لایا ہوں اجازت ہو تو پڑھوں وہ یہ ہیں۔

عجب لمعقول علاک فرنبہ

یوم الہیاح قد علاک غبار

ولا سہم نسیفہ تک دون حصار

بدعون حدک والد مسوع غسدار

آل تفففت امسہام وعافہا

عن جسمک الا جلال والا کبار

امام نے فرمایا میں تیرا یہ ہدیہ قبول کرتا ہوں خدا برکت دے پھر منصور کے غلام سے کیا جاؤ پوچھو یہ جمع شدہ مال کا کیا کرتا ہے خادم گیا واپس آ کر کہنے لگا منصور نے کہا ہے یہ سب مال آپ کو دیا ہے جہاں چاہو خرچ کرو امام نے اس بوڑھے سے فرمایا یہ سب مال تجھے دیتا ہوں اس کو لے جاؤ۔

ابو عمر محمد بن عبدالعزیز کشتی اپنی کتاب رہا میں کہتا ہے کہ محمد بن حسن بن بداری اپنے خط میں لکھتا ہے کہ علی بن ابراہیم بن ہشام محمد بن سالم سے قتل کرتا ہے کہ جب موسیٰ بن جعفر سلطان سوار ہو کر ہارون کے پاس گئے تو ہشام بن ابراہیم عباسی آیا اور کہا اے میرے آقا مجھے لکھا گیا ہے کہ فضل بن یونس کو کہوں کہ میرے امر کی ترویج کرے امام اس کے دربان کے پاس آئے تو اس نے جب امام کو دیکھا تو امیر سے جا کر کہا امام اچھا لیکن دروازے پر ہیں تو امیر (ہارون) نے کہا اگر توجہ کہہ رہا ہے تو تم کو آزاد کر دوں گا اور تجھے فلاں فلاں چیز دوں گا فضل بن یونس ننگے پاؤں باہر آیا اور امام کے قدموں پر گر گیا اور بوسہ دینے لگا پھر پوچھا کہ آپ اندر آنا چاہتے ہیں تو تشریف لائیں تو امام نے اسے فرمایا ہشام بن ابراہیم کی مشکل حل کرو

پھر اس نے کہا مولادہ میرے پاس مچ آیا تو میں نے اسے کھانا کھلایا۔

## امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی تبلیغ کا طریقہ

ابو محمد بن عبد العزیز کشی اپنی کتاب رجال میں لکھتا ہے کہ میں نے محمد بن حسن بن بندر قتی کو دیکھا کہ جوطی بن ابراہیم بن جھام سے وہ محمد بن سالم ہے کہ امام کاظم علیہ السلام ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک گھر سے ساز اور گانے کی آواز آرہی تھی گھر کے مالک کا اشراف میں شمار ہوتا تھا اس نے اپنے لئے عشرت کدہ بنایا ہوا تھا اور خوش گزرائی میں مشغول تھا اچانک اس گھر سے کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے ایک کنیز باہر نکلی اس نے امام کو دیکھا تو رک گئی اور سلام عرض کیا:

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس سے پوچھا اس گھر میں رہنے والا غلام ہے یا آزاد؟

اس نے کہا آزاد امام نے فرمایا معلوم ہو رہا ہے کہ آزاد ہے اگر بندہ ہوتا تو خدا سے ڈرتا اور یہ کام نہ کرتا کنیز واپس گھر گئی اس کے مالک نے دیر میں آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے سارا واقعہ اور امام کی گفتگو کو دہرایا وہ آدمی امام کے کلمات کو سوچنے لگا اچانک اپنی جگہ سے اٹھا اور ننگے پاؤں امام کے پیچھے بھاگنے لگا اور امام کی خدمت میں جا کر سلام عرض کیا اور امام کے سامنے ندامت و پشیمانی کا اظہار کیا اور توبہ کی اس دن کے بعد اس نے اپنے عشرت کدہ کو عبادت گاہ میں تبدیل کر دیا اور اس دن کو یاد رکھنے کے لئے ہمیشہ ننگے پاؤں باہر نکلتا بالآخر بشرحانی (ننگے پاؤں والا بشر) کے نام سے مشہور ہو گیا۔

فروع کافی میں حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ اپنے باپ سے نقل کرتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بچے کے ساتھ زمین میں کام کر رہے ہیں اور پسینہ سے شرابور ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ پر قربان۔ آپ کے ذکر کہاں ہیں فرمایا اے علی ان کام کے لئے میں خود بہتر ہوں کہ زمین میں کام خود کروں اور میرے آباء و اجداد نے خود کام کیا عرض کیا کون فرمایا رسول خدا ﷺ امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور میرے سب آباء و اجداد اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتے تھے اور یہ کام انبیاء و مرسلین اور اوصیاء صالحین کا شیوہ ہے۔ بھار اور محال میں مناقب سے معقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کس نے امام صادق علیہ السلام نے چاہا کہ لوگوں کے سامنے اپنے فروع کے کمالات کو نمایاں کر دیں تو آپ نے ایک مرتبہ فرمایا چنانچہ ذرا اس مصرعے پر مصرع تو لگاؤ۔

فیج عن اللہ سبح ولا تودہ تو آپ نے عرض کیا:

ومن اولیہ حسن افردہ پھر امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

فتلقاء من عدوک کل لید

کایہ مانا دیکھو گے تم دشمنوں کے مکر و فریب کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نہ اختیار کرو تم بھی یہ جادوہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ذریہ بعضہا من بعض

## کاشکاری اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

فروع کافی میں حسن بن علی بن ابی حمزہ وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک زمین میں حضرت علی سے متعلق تھی خود نفس نفس کام اور زمین کے درست کرنے میں مشغول تھے زیادہ محنت و مشقت کی وجہ سے حضرت کا جسم مبارک سر سے پاؤں تک پسینہ پسینہ ہو رہا تھا علی بن حمزہ پلائی اس موقع پر وہاں پہنچ گیا اور عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں یہ کام آپ دوسرے (لوگوں اور غلاموں) کے ذمہ کیوں نہیں لگا دیتے؟ امام نے فرمایا دوسروں کے حوالے کیوں کروں؟ جو افراد مجھ سے جتر تلے وہ پیشان کاموں میں مشغول رہے ہیں مثلاً کون اشخاص؟

جناب رسول خدا ﷺ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام اور میرے تمام آباء و اجداد زمین میں کام کرنا اور جدوجہد کے ساتھ مصروف رہنا بخیر و برکت، لایا مادرہا کے ٹیک بٹوں کی صفت ہے۔

امام اپنے اس عمل سے اپنے کتب کے بیروکاروں کو یہ بتا رہے ہیں کہ یہ کام کرنے میں عیب نہیں خواہ وہ کسی مرتبہ و درجہ والا آدمی ہو اور کوئی آدمی اور شخصیت رکھتا ہو بلکہ کام کرنا مشقت کے ساتھ انجام دینا انبیاء اور اولیاء کے لئے ذریعہ و ذریت تھا اگر کوئی قوم اپنا واقعی اشتغال چاہتی ہے اور دوسروں کی غلامی سے آزاد ہونا چاہتی ہے تو ان کے لئے محنت و ہمت و جہاد کی ضرورت ہے۔ ہمارے عوام میں سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاس جب شیعوں کی جماعت حاضر ہوئی امام کے پاس ایک ٹیلف و خوبصورت لوح (کتاب) تھی جب حضرت گفتگو فرماتے تو وہ جماعت لکھ لکھتی ایک دن امام نے اپنی اولاد کو اکٹھا کیا اور فرمایا اے بیٹے اگر کوئی تمہارے پاس آئے اور اپنا پسند و قبیح بات کہے اس سے خاموشی اور عذر و نحو ای کرنا اور یہ نہ کہنا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اگر دشمن مکر و فریب کرے تو اس کو اس کا جواب فریب سے نہ دینا پھر فرمایا:

ذریہ بعضہا من بعض

بعض اولاد بعض سے افضل ہے۔

**10-10-68**

ہمارے میں مناقب سے متحمل ہے کہ جب محمد مہدی نے لوگوں سے بیعت لی تو حمید بن قحطبہ کو آدمی رات کے وقت بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے باپ اور بھائی کا ہم سے اخلاص و خلوص اعظم من القس ہے لیکن تیرا کوئی پتہ نہیں ہے حمید نے کہا میرا مال اور جان آپ پر فدا ہے مہدی نے کہا یہ تو سب لوگ کہتے ہیں حمید نے کہا نوح، مال، اہل و اولاد سب حاضر ہیں تو مہدی نے کوئی جواب نہیں دیا پس اتنا کہا کہ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ رات کو چپکے سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو قتل کر دو پھر مہدی سو گیا تو خواب میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کو دیکھا کہ مہدی کو مخاطب کر کے یہ آیت تلاوت فرما رہے ہیں :-

پھر مجھ سے کہا جاؤ اور ابھی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ میں فوراً امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور امام کو اپنے ہمراہ لایا امام کو دیکھتے ہی مہدی سرور قدس تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا اور امام کی پیشانی کا بوسہ لیا اور امام کو اپنے پہلو میں جگہ دی پھر امام کی خدمت میں اپنا خواب بیان کرنے لگا مجھ سے کہا کہ امام کو ابھی آزاد کر دو اور دینہ کے لئے ایک سواری کا انتظام کرو میں نے فوراً ایک سواری کا بندوبست کیا کہ خدا غواستہ صبح کو کوئی اور بات پیش نہ آئے اور مہدی کی رائے بدل جائے میں فوراً سواری لایا اور میں نے امام کو اس پر سواری کیا اور صبح ہوتے ہی ہوئے امام مدینہ روانہ ہو چکے تھے کشف



## الذی یحکم فی الدنیا والآخرۃ

ائمہ میں از روایت کے نقل کرنے کے بعد ہم دعاوی سے متعلق ہے کہ ایک لاکھ چار سو دس

## ابو یوسف کا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے شکست کھانا

مرحوم صدوق علیہ السلام میں اپنے باپ سے وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے تھا۔ چنانچہ اپنے والد سے وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بار مہدی عباسی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ابو یوسف عباسی مجلس میں حاضر ہوا مہدی عباسی سے کہا اجازت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کچھ سوالات کر دے کہ جن کا جواب نہ دینا چاہیے؟ مہدی عباسی نے کہا اجازت ہے۔ ابو یوسف نے امام سے اجازت طلب کی امام نے فرمایا سوال کہ امام ابو یوسف نے سوال کیا کہ عاتی مرام حج میں زیر سایہ چلے تو کیا اس کے لئے جائز ہے امام نے فرمایا جائز نہیں۔

ابو یوسف: کیا حرم غیر کو بیٹھنے اور اس کے نیچے رہنا جائز ہے امام نے فرمایا جائز ہے ابو یوسف: ان دو سایہ میں کیا فرق ہے کہ پہلے سایہ میں چلنا جائز نہیں دوسرے میں جائز ہے امام نے مسئلہ میں کہ جہن مروت ایام عادت میں ہے کیا ان ایام میں اپنی قضاء نماز کرنا جائز ہے ابو یوسف نے امام سے فرمایا کیا ایام عادت کے روزوں کی قضاء کرنے کے لئے جائز ہے یوسف ہاں تھا کرتے امام مجھے بتاؤ کہ ان روزوں میں کیا فرق ہے پہلے مسجد میں نماز کی قضاء نہیں دوسرے مسجد میں روزے کی قضاء ہے ابو یوسف دھور دھری مسئلہ یہی ہے امام حج کے احرام میں بھی ایسا ہی دستور ہے۔

ابو یوسف کو امام کے جواب سے شکست کا سامنا کرنا پڑا مہدی عباسی نے کہا اے ابو یوسف چاہتا تھا کہ امام کو شکست دے لیکن شکست نہیں دے سکا ابو یوسف: رمانی مجروح ہے سوئی میں حضرت علیؑ نے اپنے پیروں سے وار و حمل کیا کہ مجھے لاچار و شکست خوردہ کر دیا ہے۔ یہاں کہا چاہیے کہ اس معاملے میں نہ کہ ابو یوسف کو شکست لی بلکہ مہدی عباسی نے بھی شکست کھا کر حرم کے بارے اپنے سر کو چھو کر دیا۔

## مہدی عباسی سے فدک کا مطالبہ

مرحوم کلینی اصول کافی میں علی بن اسماء سے نقل کرتے ہیں کہ جب مہدی عباسی نے اعلان کیا کہ جن لوگوں پر میں نے ظلم کیا ہے ان کے حقوق میری گردن پر ہیں میں ان کو واپس کرنا ہوں امام سے یہ اعلان تھا ابو یوسف عباسی کے پاس فدک کی واپسی کے متعلق کہ جو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کی اولاد کا حق ہے کہ یہ جائیداد ان کی متعلقہ ہے چاہے کریں امام کاظم علیہ السلام مابال مظلمتنا لا نورد جو کچھ ہم سے جبراً لیٹا ہے وہ ہم کو واپس کرنا چاہیے کہ امام مہدی



مہاسی موضوع کیا ہے؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب فدک (کہ جو یہودیوں کے ہاتھ میں تھا) جو خلیفہ نے فتح کیا کہ جس کو گھوڑوں اور اونٹوں نے نہیں روکا یعنی جنگ سے نہیں فتح کیا خدا تعالیٰ نے سودا سراپا کو ۷۰۰۰ کو خلیفہ پر نازل فرمایا۔

وَأَتَتْهُمُ الْقَوْمُ حَقَّهُ

خلیفہ نے صبر کیا اور انتظار کیا کہ اقرباء سے مراد کیا ہے جبرائیل سے پوچھا جبرائیل نے خدا سے پوچھا خدا نے جبرائیل کے ذریعہ رسول پرودی نازل کی کہ فدک قاطرہ سہ طہمہ کو دے دو رسول خدا ﷺ نے قاطرہ سہ طہمہ کو بلایا اور فرمایا اے قاطرہ سہ طہمہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ فدک تم کو دوں قاطرہؑ نے عرض کیا:

اے رسول خدا ﷺ میں بھی خدا اود آپ سے قبول کرتی ہوں جب تک رسول زمرہ رہے اس وقت رسول کے وکیل فدک کی سر زمین پر مشغول کا رہے رحلت رسول خدا ﷺ کے بعد جب ابو بکر نے حکومت خلافت پر قبضہ کیا حضرت قاطرہؑ کے وکیلوں کو فدک سے نکال دیا حضرت قاطرہؑ نے ابو بکر کے پاس اعتراض کیا اور فرمایا:

میرا فدک واپس کر دو ابو بکر نے کہا کوئی گواہ لاؤ حضرت قاطرہؑ علی علیہ السلام یمن کو ابو بکر کے پاس لے آئی انہوں نے قاطرہؑ کے حق میں گواہی دی ابو بکر نے تصدیق کی اور ان کی سند لکھی کہ فدک قاطرہؑ کا مال ہے کسی اور کو فدک کا حق نہیں حضرت قاطرہؑ وہاں سے فدک کی واپسی کا خط لے کر گھر تشریف لاری تھیں کہ عمارتے میں ملا اور کہا اے دختر رسول تیرے ہمراہ کیا ہے؟

قاطرہؑ نے فرمایا ابو بکر اپنی قاف کا گھٹا ہوا خط ہے عمر نے کہا مجھے دکھاؤ حضرت قاطرہؑ نے اس کو اس کے دستخط نہیں دکھائے عمر نے قاطرہؑ کے ہاتھ سے چھین لیا اور کلوے کلوے کر دیا اور قاطرہؑ سے کہا آپ کے باپ نے کوئی جنگ کے ذریعہ نہیں لیا کہ ہم تجھے دے دیں (یعنی تیرے باپ نے کوئی زحمت نہیں اٹھائی) مہدی علیہ السلام نے کہا اے ابو الحسن فدک کی حدود میرے لئے چھین کر دینا کہ میں واپس کر دوں امام کاظم علیہ السلام پہلی حد کوہ احد صحرای عرب مصر تیسری حد سیف البحر یعنی شام و سور یہ چوتھی حد وادی الجندل شام و عراق کے درمیان مہدی علیہ السلام چوتھی حد فدک ہے امام ہاں یہ سب فدک کی حد ہے رسول خدا ﷺ نے جنگ کے ذریعہ فتح نہیں کیا بلکہ یہ جنگ کے مسلمانوں کے اختیار میں آیا مہدی مہاسی نے کہا یہ سب علاقہ زیادہ ہے دراز کر لیں اسی طرح ہمارے ملک کا ہے۔

قرآن میں تحریم شراب

فروع کافی میں علی بن عظیم سے روایت ہے کہ مہدی علیہ السلام نے حضرت ابو الحسن سے سوال کیا کہ کیا قرآن میں

## الذی جعل الشارب کبیر

شراب کا حکم تحریم ہے، لوگ اکثر جانتے ہیں کہ شراب سے نمی کی گئی ہے لیکن یہ نہیں جانتے کہ اس حرام ہونے پر نمی ہے؟  
امام نے فرمایا ہیں قرآن میں شراب کی حرمت پر صراحت ہے کہ ان میں سے ہے جہاں خدا نے رسول خدا ﷺ سے  
فرمایا: قل إنما حرم ربي الفواحش ما ظهر منها وما بطن والالحم والبهيض بغیر الحلی (۱)  
انہ سے بھی یہاں ظاہر ہے کہ زنا مراد ہے انہ اس آیت میں شراب ہے۔ ایک روایت میں اس کو گناہ عظیم سے تعبیر  
کیا ہے۔

يستلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس واليهما

اکبر من نفعهما (۲)

سورہ اعراف میں انہ کی صراحت کے ساتھ وضاحت ہے کہ یہ حرام ہے شراب و جوا بازی سورہ بقرہ میں تعبیر ہوئی کہ ان دو  
آیات کی رو سے یہ شراب حرام ہے مہدی یہ سن کر بہت متاثر ہوا بے اختیار علی بن یحییٰ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ فتویٰ  
ایک ہاشمی سید کا فتویٰ ہے علی بن یحییٰ نے کہا خدا کا شکر ہے کہ یہ علم تمہارے پیغمبر کے خاندان میں قرار دیا ہے مہدی یہ سن  
کر ناراحت ہوا اور اپنے غصے میں آکر کہا صدقت یا رسول اللہ! اے راغی تو نے سچ کہا ہے۔

قلب راوندی نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنی والدہ چاہ مریم کے مرنے کے بعد دعا کی اور عرض کیا  
اے اللہ گرامی مجھ سے بات کرو کیا تم چاہتی ہو کہ دنیا کی طرف مالیں لوٹ آؤ وہ کہنے لگیں ہاں تاکہ بہت مرد راتوں میں  
نماز پڑھوں اور گرم ترین دنوں کو روزہ رکھوں اے میرے بیٹے یہ راستہ غلط ہے۔

روایت ہے کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے وصیت میں کہا جب میری وفات ہو جائے  
تو آپ خود مجھے غسل دینا کفن دینا اور نماز جنازہ پڑھیں قبر میں اتاریں، لحد میں رکھیں اور میرے اوپر خاک ڈالیں اور  
میرے سر ہانے پھرے کے سامنے بیٹھ کر میرے لیے قرآن کی تلاوت کریں کیونکہ یہ وقت ہے کہ جب مردہ زندہ سے اس  
ماصل کرنے کا علاج ہے۔

من الاحقر الطایفہ میں ہے کہ جب ابوذر کے بیٹے کی وفات ہوئی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اس کی قبر پر کھڑے ہو  
گئے اور قبر پر ہاتھ پھیر کر کہا اے اللہ خدا تجھ پر رحم کرے خدا کی قسم تو میری بہت نیکو کار تھا اور فرزند علی کے فرائض تو نے ادا کیے  
اب جس وقت تمہیں مجھ سے ملے لایا گیا ہے تو میں تیرے اوپر خوش ہوں خدا کی قسم تیرے چل جانے کے بعد مجھے پر دہائیں

اور کوئی انتظام نہ ہو گا۔ انہی کے لئے اور بڑے غائبانہ کے علاوہ کسی کی ضرورت نہیں اور اگر کسی عالم کی غفلت کی وجہ سے کسی اور کو نقصان ہو گا تو وہ اس کی غفلت کی وجہ سے ہو گا۔

ایک نئی جہان آباد کر چکا ہوں جس کے علم سے فقط وہ جانتے ہیں کہ کتنی کرکٹیں ان لوگوں کا عالم کس لئے تیار کیا گیا اور کتنی  
 وہ کھدوے کھنڈے ہیں جنہاں نے مجھے شہنشاہ کر دیا ہے تجھ پر غم و اندوہ کرنے سے یعنی میں ہمیشہ اس حالت میں ہوں اور  
 ایسی عبادت کروں جو میرے لئے نفع مند ہوں اور اس چیز نے مجھے روک دیا ہے کہ اس وقت تیرے مرنے اور جہان کی کاغذ  
 کروں غیبا کی قسم میں نے تجھ پر اس لئے کہ یہ نہیں کیا کہ تو مر گیا ہے اور مجھ سے جدا ہو گیا ملک میں نے تجھ پر کہ یہ کیا ہے کہ  
 میری حالت کیسی ہوگی اور تجھ پر کیا گزرے گی (طیبت شعری طاقت و ما قبل)

کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تو نے کیا کہا ہے اور تجھے کیا کہا گیا ہے خدا یا میں نے اس کے وہ حقوق معاف کر دیئے ہیں جو تو نے میرے لئے اس پر واجب کیے تھے اب تو بھی اسے معاف کر دے، حقوق جو تو نے اس پر واجب کیے تھے کیونکہ تو جو وہ کریم کا مجھ سے زیادہ لائق ہے۔

## حضرت کے ارشاد ہیں

(۱) اس کو سے کہ کچھ نہ بچے، تیرے دو ہاتھ آفریقہ کے قصبہ ہند سے دو کھ دیں گے۔  
 (۲) آپ قحس کے پاس حجاب کوڑے سے تھوڑے فرما لیا اور پھر وہ چڑھ کر جس کا آخر یہ ہو وہ اس لائق پہنچو کہ اس کے دل  
 میں رحمت و میلان نہ کیا جائے اور یہ کچھ چڑھ کر جس کی طرف یہ ہو وہ اس لائق ہے کہ اس کے آخر سے خوف کیا جائے۔  
 (۳) آپ نے علی بن عقیل کو حضرت ابیہر شامی کی ملازمت کا کٹار واسپور میں بھیجا تھا کہ اس سے شکر کرنا ہے۔  
 (۴) آخر ابیہر لوگ ایسے بھگتوں کو کہنے لگیں جو انہیں یاد بھی نہیں تھے تو خدا کی سیستوں میں انہیں بھگا کر دیتا ہے کہ  
 جنہیں یہ نصیب ہوا انہیں بھگتے۔

(۵) ممبر کرنے والے کے لئے ایک معصیت ہے اور جزع و شر اور آپ سے باہر آ جانے والے کے لئے وہ جحیم

(۶) فرمایا جو ظلم کی شدت اور سختی کو دیکھنا چاہیے اس کے حق میں حکم جو بد ظلم ہوا ہے۔

(۷) خدا کی قسم جو اللہ عزوجل نے نازل فرمائی ہے، اسے جبر کے بعد مصیبت نازل ہوتی ہے اور اس کے لئے نصیحت ہے

(۱۸) اس سے بچ کر کلمہ خالی کو طاعت خدائیں خراب کرنے سے روکو ورنہ یہ ایسی مال خدا کی نافرمانی میں خرچ کرو گے۔

(۹) جس آدمی کے دو دن یعنی گزشتہ دن اور وہ دن کہ جس میں وہ ہے مساوی ہوں تو وہ خسارہ میں ہے اور جس کا

دوسرا دن اس کے پہلے دن سے بدتر ہے تو وہ لمحوں ہے جو تیزی اپنے لمس میں زیادتی نہیں محسوس کرتا وہ نقصان میں ہے اور

### اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

جو نقصان کی طرف بڑھ رہا ہو تو اس کی موت اس کی زندگی سے بہتر ہے۔

(۱۰) کتاب درہ باہرہ میں کائنات سے روایت ہے کہ احسان اور نیکی ایک طوق ہے اس آدمی کی گردن میں کہ جس کے ساتھ احسان کیا گیا ہے کہ جسے اس کی گردن سے نہیں نکال سکتی مگر مصلحت یعنی جس نے احسان کیا ہے اس سے احسان کرنا یا اس کا شکر پیدا کرنا ہے۔

(۱۱) اگر اچلین ظاہر ہو جائیں تو امیدیں رسوا ہو جائیں جو آدمی ضرورتاً قاتل پیدا ہوا ہے اسے تو مگر سرکش بنادے گی جس سے برائی کی جائے اور وہ اس سے نہ بچے اور نہ ٹھیک ہو تو اس سے نیکی کرنے کا پھر کوئی موقع عمل نہیں جب دو انسان ایک دوسرے کو گالیاں دیں تو جو بلند مرتبہ ہے وہ پست کے درجہ میں آجائے گا۔

(۱۲) آپ نے اپنے ایک فرزند سے فرمایا اے بیٹا اس سے بچ کر جو کہ خدا تمہیں اس گناہ پر دیکھے کہ جس سے اس نے تمہیں منع کیا ہے اور اس سے بچ کر خدا تمہیں نیکی کے پانی عطا دیکھے اس نے تجھے علم دیا ہے اور تجھ پر لازم ہے کوشش کرنا اور ایسا نہ جاننا کہ تو عبادت و اطاعت خدا میں اس کوتاہی کرنے سے نکل آئے گا لیکن کہ خدا کی دینی عبادت نہیں کی گئی کہ جیسے اس کے شایان شان ہے۔

اللهم لا تجعلني من الالعازين ولا يخرجني من التقصير

خدا مجھے ان لوگوں میں سے نہ قرار دے کہ جنہیں دین و ایمان عارضہ دیا اور کہا ہے مجھے تقصیر و کوتاہی سے نہ نکال۔  
مزان سے بچو کیونکہ مزاج اور تسخر سے نور چلا جاتا ہے نیز مروت کو اس سے دور کر دیتا ہے۔

حادثہ فتح :

ابو وضاح کہتا ہے کہ مجھے میرے والد نے کہا کہ جب حسین بن علی صاحب فتح قتل ہوئے کہ جس کا ہم حسین بن علی بن حسن بن حسن معروف ہے فتح کے معرکہ میں لوگ اس سے متفرق و جدا ہو گئے تو حسین شہید تو بہت سے ساتھی بھی شہید ہوئے کہتے ہیں کہ اولاد علی علیہ السلام پر عباسی حکومت کے ظلم و گھبرائی کی وجہ سے امام کے حکم پر حسین بن علی کی سربراہی میں مدینہ کے تین سو (۳۰۰) غلو یوں نے ظلیہ حادی کے خلاف قیام کیا بالاخر ہادی کے سپاہیوں نے فتح کے مقام پر ان افراد کا محاصرہ اور قتل عام کیا اور ان کے سر تن سے جدا کر دیئے اور چند ایک کو اسیر کر کے حادی کے پاس لے گئے اور ہادی نے اسیروں کے قتل کا حکم دیا یہ واقعہ حادثہ فتح اور حسین نامی غلو مجاہد شہید فتح کے نام سے مشہور ہے شاعر نے عربی میں ان کی مدح میں اشعار کہے۔ بنی عمنالا تنطقوا اشعر بعلم ما ففنتم الی آخرہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جب بنی عباس شہید امیرؑ کے سر لائے تو اس مجلس میں امام موسیٰ کاظمؑ علیہ السلام بھی تھے عباسی نے امام سے پوچھا یہ حسین کا سر ہے امام نے ایک سرقاہی اور فرمایا:

اَللّٰهُ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہاں یہ حسین کا سر ہے وہ روزہ دار نماز گزار صالح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والا تھا ہمارے سادات حسنی میں اس کی کوئی نظیر مثال نہیں ہے خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

## امام جعفر صادقؑ نے ہسٹر گولہ اسماعیل کے مردہ ہونے پر قائم کئے

امام صادقؑ نے اپنی اولاد میں سے امام موسیٰ کاظمؑ علیہ السلام کی امامت پر کافی زور دیا اور بارہا ان کا تعارف کرایا اس وجہ سے امام صادقؑ اپنے بزرگترین اصحاب کو اپنے بیٹے اسماعیل کی وفات پر بلایا تاکہ کاظم کی جانشینی سب پر ثابت ہو جائے کسی کے لئے انکار کی گنجائش باقی نہ رہی۔

زرارہ بن اعین سے منقول ہے کہ امام صادقؑ کے پاس گیا تو امام موسیٰ کاظمؑ علیہ السلام کے حاکمیں جانب تشریف فرما تھے اور ان کے سامنے ایک تابوت پر اٹھا امام نے مجھے فرمایا دادورقی، ابو بصیر، فضل بن عمر کو میرے پاس حاضر کرو میں نے ان سب کو امام کے پاس حاضر کیا امام نے ایک ایک کو بلایا یہاں تک کہ میں اصحاب جمع ہو گئے پھر امام نے فرمایا دادو اس تابوت کا پردہ ہٹاؤ دادو نے اسماعیل کے تابوت کا پردہ ہٹایا امام نے فرمایا دادو اسماعیل زندہ ہے یا مردہ جواب دیا مردہ ہے اسی طرح سب سے فرمایا سب نے جواب میں کہا مردہ ہے۔

یہاں تک کہ حاضرین سب نے اعتراف کیا کہ اسماعیل مر گیا ہے پھر امام نے فرمایا خدا یا گواہ رہنا میں نے بعد غسل و کفن و میت کا حکم دیا پھر امام نے فضل سے فرمایا اس کا چہرہ ظاہر کر دو فرمایا زندہ ہے یا مردہ فضل نے کہا مردہ امام نے فرمایا میں گواہ رہنا کہ اسماعیل مر گیا ہے پھر اس کو قبر میں رکھا اور فرمایا فضل ایک ہاتھ پھر سب کو اس کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دکھا دے جب فضل نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو امام نے پوچھا ہٹاؤ اسماعیل زندہ ہے یا مردہ سب نے کہا مردہ تو امام نے فرمایا خدا یا گواہ رہنا کہ جلد ہی گمراہ اور باطل لوگ اس کے بارے میں شک و تردید میں پڑیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نُوْزِلْ اِلَيْكُمُ الْبُرْهٰنُ مِنْ رَّبِّكَ

پھر امام نے اشارہ کیا اور آیت کو آخر تک پڑھا:

وَاللّٰهُ مَتَمُّ نُوْزِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ



پھر میت پر خاک ڈالی گئی پھر ہم سے امام نے پوچھا کہ کس کی قبر ہے ہم نے کہا اسماعیل کی فرمایا خدایا گواہ رہنا پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ (کاظم) حق ہے حق لمن کے ساتھ ہے جو بھی زمین میں ہے اس کا یہ وارث ہے۔

## یحییٰ بن خالد کے نام امام موسیٰ کاظم کا خط

اے اے ری کا ایک آدمی نقل کرتا ہے کہ یحییٰ بن خالد نے ایک شخص کو ہمارا حاکم بنایا میں اس کی ادائیگی سے معذور تھا چونکہ اگر مجھ سے ٹکس لیتے تو میں فقیر ہو جاتا، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ دینی مذہب شیعہ کا پیرو کار ہے اس کے باوجود میں ڈرا کر اس کے پاس جاؤں چونکہ میں فکر مند تھا کہیں یہ خبر صحیح نہ ہو اور مجھ کو پکڑ لیں اور ٹکس ادا کرنے پر مجبور کریں اور میرا جین چین لیں نتیجہ میں میں نے ہکا بڑا ارادہ کیا کہ اس خفیہ کو حل کرنے کے لئے خدا کی پناہ مانگوں لہذا میں خانہ خدا کی زیارت کے لئے چلا گیا اور اپنے مولا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور اپنی حالت کی شکایت کی حضرت نے میرے عرض سننے کے بعد ایک خط والی کے نام اس طرح لکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم ان لله تحت عرشه ظلالا يسكنه الامن اسدى الى اخيه معروفًا ونفس عنه كرهه او ادخل على قلبه سروراً وهذا اخوك والسلام .

جان لو کہ خدا کے عرش کے نیچے ایک سایہ ہے کہ کوئی اس سایہ کے نیچے نہیں رہ سکتا مگر یہ کہ وہ اپنے بھائی کو کوئی فائدہ پہنچائے یا اس کی مشکل حل کرے اس کا دل شاد کرے اور تمہارا بھائی ہے والسلام .

حج انجام دینے کے بعد میں اپنے شہر لوٹ گیا اور رات میں اس آدمی کے پاس گیا اور اس سے ملاقات کرنے کی اجازت مانگی اور میں نے کہا میں قاصد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی طرف خود پا رہا ہوں وہ کھولا اور مجھ کو بوسہ دیا اور سینہ سے لگایا اور میری پیشانی کا بوسہ لیا جتنی بار مجھ سے امام کی زیارت کے متعلق پوچھتا تھا بار بار انہیں امور کا حکم کرتا تھا اور جب میں حضرت کی سلامتی کی خبر سے مطلع کرتا تو خوشحال ہو جاتا اور خدا کا شکر ادا کرتا۔

اس کے بعد مجھے اس نے اپنے گھر بٹھا دیا اور خود میرے سامنے بیٹھا وہ خط جو امام نے اس کو مخاطب کر کے لکھا اور مجھے دیا تھا میں نے اس کو پیش کیا تو وہ کھڑا ہو گیا اور خط کو بوسہ دیا اور پڑھا اس کے بعد اس نے پیسے اور کپڑے منگائے، پیسے، کپڑے، دیناروں کو تقسیم کر کے مجھے دے دیئے اور حتیٰ کہ جن اموال کی تقسیم ممکن نہ تھی ان کی قیمت مجھے ادا کی وہ جتنا مجھ کو دینا پوچھتا جاتا بھائی! کیا میں نے تم کو شاد کیا؟

میں جواب میں ہاں کہتا جاتا خدا کی قسم تو نے میری خوشی میں اضافہ کیا۔

اس کے بعد دفتر مالیات منگایا اور جو کچھ میرے نام حکومت کے ملازموں نے لکھ رکھا تھا سب کو حذف کر دیا اور مجھے ایک نوشتہ دیا جو اس بات پر مشتمل تھا کہ میں مالیات دینے سے معاف ہوں میں نے خدا حافظ کہا اور لوٹ گیا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا اس آدمی کی خدمت کے جبران سے عاجز ہوں سوائے یہ کہ سال آئندہ جب حج سے مشرف ہوں تو اس کے لئے دعا کروں اور جب امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں پہونچا تو جو کچھ اس نے میرے لیے انجام دیا امام کو اس سے آگاہ کروں۔

میں مکہ گیا حج کے اعمال بجالانے کے بعد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں پہونچا اور جو کچھ میرے اور اس آدمی کے مابین گزرا تھا امام سے بیان کیا میں نے عرض کیا۔ میرے سردار و آقا! کیا یہ خبر آپ کی خوشی کا سبب بنی؟ حضرت نے فرمایا:

ہاں! خدا کی قسم اس خبر نے مجھ کو امیر المؤمنین میرے ہمدرد رسول خدا ﷺ اور اللہ کو خوش کیا ہے۔

## امام کا ایک کسان پر لطف

محمد بن مغیث مدینہ کے کسانوں میں سے بوڑھے کسان تھے کہتے ہیں کہ ایک سال خر بوڑھ، خیرہ، کدو وغیرہ کی کاشت کی ایک کنویں کے قریب زراعت اچھی تھی لیکن محصول کے وقت سب زراعت کو کیڑا لگ گیا۔ جس سے زراعت کو کافی نقصان ہوا مجموعاً ایک سو بیس دینار کا خسارہ اٹھانا پڑا ابی حمران سے ایک جگہ بیٹھا تھا کہ اچانک امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو دیکھا میرے پاس آئے سلام کیا اور فرمایا کیا حال ہے زراعت کی کیا خبر ہے؟ میں نے عرض کیا ایسے حال میں صبح کی کہ پوری زراعت کو کیڑوں نے ختم کر دیا۔

امام نے فرمایا کتنا نقصان ہوا ہے عرض کیا ایک سو بیس دینار کا خسارہ ہوا امام اپنے عرفہ نامی غلام سے فرمایا ابن مغیث کے لئے ۱۵۰ ایک پچاس دینار دو اونٹ جدا کر دو اور ان کے حوالے کر دو پھر مجھ سے فرمایا میں نے تیرے خسارے پر تیس (۳۰) دینار دو اونٹ زیادہ دیئے یہاں سے چلے جاؤ وہ چلا گیا کہتا ہے پیسوں کی جو تعمیل مجھے امام نے دی اس میں تین سو دینار تھے میں مدینہ واپس لوٹا اس طرح میرا زار وادہ و سفر پورا ملا سوار ہو کر اپنے وطن پہنچا۔

## نماز کی حالت میں دوسروں کی مدد

ذکر یا اعمور کہ جو فقہاء اور محدثین شیعہ پہلی اور دوسری صدی ہجری سے تعلق رکھتا ہے اور امام کے شاگردوں میں سے بھی تھا کہتا ہے کہ امام کو حالت نماز میں دیکھا کہ ایک بوڑھا بیٹھا اپنا عصا تلاش کر رہا تھا کہ اپنی جگہ سے اٹھے امام نماز کی حالت میں کمزے تھے تھوڑا سا جھکے اور اس بوڑھے کا عصا اٹھا کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا اور اپنی نماز کی پہلی حالت میں پلٹ گئے۔

## امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا موقف

یہ بات عیاں اور روشن ہے کہ اس قسم کی ظالم اور انسان دشمن حکومت کی حمایت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی خاموش رہ سکتے تھے۔

لہذا ہارون کا مقابلہ کرتے اور جہاں مناسب سمجھتے اس کی برائیوں کو بیان کر کے اسے ذلیل کرتے اور اپنے دوستوں کو حکم دیتے کہ ہارون کی۔

مدد نہ کریں جیسا کہ صفوان سے آپ نے فرمایا تم ہر اعتبار سے ٹھیک اور اچھے آدمی ہو صرف ہارون کو اونٹ کرائے پر دینا مجھے پسند نہیں ہے صفوان نے عرض کیا کہ میں صرف حج کے سفر کے لئے دیتا ہوں اور خود بھی ساتھ نہیں جاتا۔

امام نے فرمایا اے صفوان کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہارے اونٹ واپس آنے تک ہارون زندہ رہے تاکہ اس سے کرایہ وصول کر سکو؟ اس نے عرض کیا ہاں پھر امام نے فرمایا جو ظالم کے زندہ رہنے کا خواہشمند ہو وہ خود ان میں سے ہوتا ہے صفوان نے ہارون کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا کہ خلیفہ حج کے موقع پر جو اسباب و وسائل لے جانا چاہے گا میں اپنے اونٹوں پر لے جاؤں گا۔

لیکن ہارون نے اسے بلایا اور پوچھا تم بتاؤ اونٹوں کو کیوں فروخت کیا ہے مگر اس نے بیان نہیں کیا آخر ہارون سمجھ گیا اور اس سے کہا اگر تیرے ساتھ دوستی کا سابقہ نہ ہوتا تو ابھی میں حکم دیتا کہ تجھے قتل کر دیا جائے مجھے اچھی طرح علم ہے کہ تم نے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے حکم پر یہ کام کیا ہے

بحار میں مناقب سے فضل بن ربیع اور ایک دوسرا آدمی کہتے ہیں کہ ایک سال ہارون رشید خانہ کعبہ کی زیارت کو گیا ہوا تھا طواف کے وقت اس کے مامورین نے حکم دیا کہ لوگ خارج ہو جائیں تاکہ خلیفہ آسانی سے طواف کر سکے۔

جب ہارون نے طواف کرنا چاہا تو ایک عرب بھی آگیا اور اس کے ساتھ طواف کرنے لگا (یہ کام جاہ طلب خلیفہ پر گران گزرا اور غصہ سے اشارہ کیا کہ عرب آدمی کو کنارے کر دیں) مامورین نے عرب آدمی سے کہا تھوڑا صبر کرو تاکہ خلیفہ

طواف سے فارغ ہو جائے! اس عرب نے کہا کیا تمہیں نہیں خداوند عالم نے اس جگہ کو ہر ایک کیلئے برابر و مساوی قرار دیا ہے اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے:

سُوَاءَ الْعَاكِفِ فِيهِ وَالْبَادِ (۱) ۱. سورہ حج آیت ۲۵

اس جگہ مقیم اور مسافر برابر ہیں جب ہارون نے اس عرب کی یہ بات سنی تو اس نے اپنے ماسورین کو حکم دیا کہ اس سے کوئی مطلب نہ رکھیں اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔

اسی وقت خود حجر الاسود کی طرف بڑھتا کہ معمول کے مطابق حجر الاسود کو مس کرے لیکن وہاں بھی عرب اس پر سبقت لے گیا اور اس سے پہلے حجر الاسود کو مس کر لیا! اس کے بعد ہارون مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے لگا تو یہاں پر بھی عرب اس سے پہلے نماز میں مشغول ہو گیا جیسے ہی ہارون نماز سے فارغ ہوا حکم دیا کہ اس عرب کو حاضر کریں جب اس عرب نے ہارون کا حکم سنا تو کہا۔ میرا خلیفہ سے کوئی کام نہیں ہے اگر خلیفہ کو مجھ سے کام ہے تو خود میرے پاس آئے!

مجبوراً خلیفہ اس عرب آدمی کے پاس آیا اور سلام کیا عرب نے بھی سلام کا جواب دیا۔ ہارون نے کہا اجازت ہے یہاں بیٹھ جاؤں عرب نے کہا۔ یہاں میری ملکیت نہیں یہ اللہ کا گھر ہے ہم سب برابر ہیں اگر بیٹھنا چاہتے ہو تو بیٹھو اگر نہیں چاہتے تو چلے جاؤ۔

ہارون زمین پر بیٹھ گیا عرب کی طرف نہ کر کے کہا کیوں تم جیسا کوئی آدمی بادشاہوں کا مہرام ہوتا ہے؟ عرب نے کہا ہاں ضروری ہے کہ عالم کے مقابلے میں چھوٹے بن کے رہو اور غور سے سو (ہارون اس عرب کے طرزِ تکلم سے غصے ہوا) عرب سے کہا:

میں تم سے ایک دینی مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں اگر درست جواب نہیں دیا تو تم کو اذیت دوں گا۔ تمہارا سوال سیکھنے کی غرض

سے ہے یا مجھے اذیت دینا چاہتے ہو۔ البتہ مقصد سیکھنا ہے۔ عرب نے کہا بہت اچھا!

لیکن ضروری ہے اپنی جگہ اٹھو اور شاگرد جیسے استاد سے کوئی سوال کرتا ہے ویسے میرے سامنے بیٹھو! ہارون اٹھا اور اس عرب کے سامنے زمین پر دوڑا تو بیٹھ گیا پھر ہارون نے سوال کیا خدا نے تمہارے اوپر کس چیز کو واجب کیا ہے جواب دو؟ عرب نے کہا کس امر واجب کے متعلق سوال کرتے ہو؟ ایک واجب یا پانچ واجب یا سترہ واجب یا چونتیس واجب یا چورانوے (۹۴) یا ایک سو تین سترہ یا بارہ میں ایک اور چالیس میں سے ایک اور دوسو میں سے پانچ یا پوری عمر میں ایک

اور ایک کے مقابل ایک کے بارے میں سوال کرتے ہو؟

ہارون نے کہا میں نے تم سے ایک واجب کے بارے میں سوال کیا تو تم میرے سامنے کتنی گنتی گئے؟  
عرب نے کہا دنیا میں دین عدد و حساب کی بنیاد پر برقرار ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو خداوند عالم قیامت کے دن لوگوں کے لئے حساب و کتاب نہ رکھتا اس کے بعد اس آیت کو پڑھا۔

وان کان مٹقال حبة من خردل اتینا بها و کفنی بنا حامسین (۱)

اگر ایک دانہ کے برابر عمل نیک کرو گے ہم اس کو حاضر کریں گے اور کافی ہے کہ ہم حساب کرنے والے ہیں۔  
اس وقت عرب نے خلیفہ کا نام لے کر پکارا ہارون سخت غصے ہوا اس طرح کہ آپ سے باہر ہو گیا (چونکہ خلیفہ کی نظر میں تمام لوگوں کو چاہیے کہ اس کو امیر المؤمنین کہیں) اس حالت میں جبکہ اس کے چہرے پر غصہ و خشم کے آثار نمایاں تھے اس نے کہا جو کچھ تم نے کہا ہے اس کی وضاحت کرو!

اگر وضاحت کر دی تو تم آزاد ہو ورنہ حکم دوں گا کہ تیری گردن صفا و مردہ کے درمیان اڑا دیں! مامور نے خلیفہ سے کہا کہ اس کو خدا اور اس مقدس جگہ کی خاطر قتل مت کریں! اس عرب کو مامور کی بات پر ہنسی آگئی! ہارون نے کہا تم کیوں مسکرائے؟

(تم دونوں پر کیوں نہیں معلوم) تم دو میں سے کون زیادہ بے وقوف ہے وہ آدمی جو کسی ایسے آدمی کی بخشش کی درخواست کرتا ہے کہ جس کی موت کا وقت آچکا ہو وہ آدمی جو کسی ایک ایسے آدمی کے قتل میں جلدی کر رہا ہو جس کی موت کا وقت نہیں پہنچا ہے!

آخر کار جو تم نے جو کہا ہے اسی کی وضاحت کرو؟

عرب نے جواب دیا یہ بات جو تم نے مجھ سے پوچھی کہ خداوند نے انسان پر بہت سی چیزیں دل کو واجب قرار دیا ہے اور جو میں نے پوچھا کہ کیا ایک چیز کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو؟ تو میرا مقصد دین اسلام ہے (ہر چیز سے پہلے اس کی پیروی سب پر واجب ہے) میری پانچ سے مراد پانچ وقت کی نماز ہے سترہ سے مراد شب و روز کی سترہ رکعت ہے اور چونتیس سے مراد نماز کے بعدے ہیں چورانوے سے مراد نمازوں کی تکبیریں ہیں جن کو رات و دن میں ہم پڑھتے ہیں اور ستر میں ایک سو تین سے مراد بیچ نماز ہے۔



## الذمعة السأكبة سورة

لیکن جو میں نے کہا کہ بارہ میں سے ایک تو میری مراد ماہ رمضان کا روزہ ہے جو بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ واجب ہے اور جو میں نے کہا چالیس میں سے ایک تو جو چالیس سونے کے دیار رکھتا ہو ایک دینار زکات دے اور میں نے کہا کہ دوسو میں سے پانچ جو آدمی دوسو چاندی کے درہم رکھتا ہو اس پر ضروری ہے کہ پانچ درہم زکات ادا کرے اور یہ میں نے پوچھا کہ کیا پوری عمر میں ایک واجب ہے تو میرا مقصد خانہ کعبہ کی زیارت ہے جو پوری عمر میں ایک مرتبہ مستطیع مسلمان پر واجب ہے اور یہ کہ میں نے کہا ایک ایک کے مقابلے میں تو اگر کوئی کسی کو ناحق قتل کر دے تو اس کا قتل کرنا ضروری ہے۔

(انفس بالنفس) جب عرب کی بات ختم ہوئی تو ہارون عرب کی خوش بیانی اور ان مسائل کی وضاحت کرنے پر بڑا خوش ہوا اور عرب ان کی نگاہ میں صاحب عظمت ہو گیا اور ہارون کا حصہ مہربانی میں بدل گیا اور ایک سونے کی قحلی عرب کو دی اس وقت عرب نے ہارون سے کہا تم نے کچھ چیزیں مجھ سے پوچھیں اب میں بھی تم سے سوال کرتا ہوں اور تم اس کا جواب دو تو یہ سونے کی قحلی تمہارے لئے اور اس مقدس جگہ پر صدقہ کر سکتے ہو اور اگر جواب نہیں دیا تو لازم ہے کہ ایک اور قحلی اضافہ دوتا کہ اپنے قحیلے کے غریبوں میں اسے تقسیم کر دوں۔

ہارون نے مجبوراً قبول کر لیا اس عرب نے سوال کیا انفساء (خفساء کا لاسوسک ایک ایسا کپڑا ہے جو کالا ہوتا ہے اور جانوروں کا فضلہ کھاتا ہے نیز گوبر کھاتا رہتا ہے) اپنے بچے کو داند دیتا ہے یا دودھ ہارون غضبناک ہو گیا اور کہا کیا یہ درست ہے کہ تمہارے جیسا آدمی مجھ سے اس طرح سوال کرے؟

اس عرب نے کہا ہارون! خدا کی قسم!! آج تک میں ایسے سوال میں کبھی گرفتار نہیں ہوا عرب نے سونے کی دو تھیلیاں دیں اور باہر آیا کچھ لوگوں نے اس کا نام پوچھا تو سمجھ میں آیا کہ وہ امام موسیٰ بن جعفر ہیں۔

ہارون کو بتایا ہارون نے کہا خدا کی قسم! شجرہ نبوت کو چاہیے کہ ایسی ہی شاخ اور پتیاں رکھتا ہو۔

ارشاد ابن عمار وغیرہ نقل کرتے ہیں کہ ہارون حج کے لئے روانہ ہوا جب مدینہ کے قریب پہنچا کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جن کے آگے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہیں کہ جو خنجر پر سوار جا رہے ہیں ہارون نے رنج سے کہا یہ کیسا جانور ہے کہ اگر تم چاہو ان سے ملاقات کرو تو اسے درک نہیں کر سکو گے امام نے فرمایا یہ گھوڑوں و گدھوں سے ملی چلی نسل سے ہے تو گھوڑے نہ گدھے بلکہ "خیر الامور او مطہا" کہ یہ کام میں میاندری بہتر ہے راوی کہتے ہیں جب ہارون مدینہ میں داخل ہوا تو رسول خدا کی قبر کی طرف گیا اور کہا السلام علیک یا بنی عم (نخر کر کے ہوئے) تو امام نے کہا:

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا

تو ہارون رشید کے چہرے کا رنگ دگرگون ہو گیا۔

کتاب سراۃ استقیم میں ایک قول ہے کہ ہارون رشید کی محفل میں ایک ہندی حکیم حاضر ہوا پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آئے تو ہارون رشید اپنے مقام سے اٹھ کر تعظیم کرنے لگا ہندی حکیم نے حسد سے کہا تم اپنے علم کے اعتبار سے اپنے غیر پر افضل ہو پھر ایسا کیوں کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

کلا ان الانسان لیطغی ان راہ استغنیٰ

امام نے فرمایا اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ ایک صورت کی کلی حرارت نکال کر پچھنے اور مسلسل اس پر حرکات ایجاد ہوں اور ان کے عناصر قوی ہوں تو اعلیٰ محفل ہوتی ہے یا ایک دہی صورت تو ہندی حکیم مہبوت ہو کر امام کے سر کا بوسہ لینے لگا اور کہا آپ نے عالم لاہوت کے جسم ناسوت کی بات بتادی اس وقت ہارون نے کہا جب اللہ بیت کا مقام چھین لیتے ہیں کہ بلند مقام مل جائے تو خدا چاہتا بلکہ ان کو یہ مقام خدا نے دیا ہے امام نے فرمایا:

یریدون ان یطفوا نورا اللہ بافواہم ویابی اللہ الا ان یتم

نورہ ولو کرہ الکافرون (۱۰۰ توبہ: ۳۲)

فروع کافی میں متعدد اصحاب کل بن زیاد سے اور وہ علی بن حسان سے نقل کرتا ہے کہ حضرت ابوالحسن اول موسیٰ کاظم ہارون رشید اور عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن محمد رسول خدا ﷺ کی قبر مبارک پر آئے ہارون نے امام کو کہا آگے بڑھو امام نے انکار کیا پھر ہارون آگے بڑھا سلام کیا اور ایک کنارے پر کھڑا ہو گیا پھر عیسیٰ بن جعفر نے امام سے آگے بڑھنے کو کہا امام نے انکار کیا وہ آگے بڑھا سلام کیا اور ہارون کے ساتھ کھڑا ہو گیا پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام آگے بڑھے اور اس طرح سلام کیا۔

السلام علیک یا ابا اسأل اللہ الذی اصطفاک واجتباک

وہداک وھدی بک ان یصلی علیک

ہارون نے عیسیٰ سے کہا اس نے یہ کیا کہا ہے اس نے کہا ہاں ہارون نے کہا میں گواہی دیتا ہوں آپ کا باپ حق پر ہے۔

اشھد انہ ابوہ حقاً

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بارے میں مامون رشید کا نظریہ

مرحوم صدوق علیہ السلام نے عیون الاخبار میں سفیان بن عذاز کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتا ہے میں ایک دن مامون کے سر ہانے کھڑا تھا اس نے لوگوں سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو مجھے تشیع کی تعلیم کس نے دی؟

## الذین آمنوا منکم

سب نے کہا بخیر اہم کو معلوم نہیں اما سون نے کہا ہارون رشید سے لوگوں نے پوچھا آخر یہ کیسے ممکن ہے کیونکہ ہارون تو اہل بیت کو قتل کرتا تھا۔

امامون نے کہا وہ تو ملک کی وجہ سے ایسے کرنے تھے کیونکہ ملک عقیم ہوتا ہے واقعہ یہ ہے ایک مرتبہ ہارون کے ساتھ میں نے بھی حج کیا جب ہم لوگ مدینہ پہنچے تو ہارون نے کہا مکہ مدینہ کا رہنے والا ہو یا کہیں اور کا مہاجر ہو یا انصار، بنی ہاشم سے ہو یا کسی اور قبیلے سے، جب تک اپنا نسب نہ بیان کرے میرے پاس نہ آنے پائے چنانچہ جو بھی آتا تھا وہ اپنا نسب بیان کرتا تھا اور ہارون اس کو اس کی شرافت اور باپ دادے کے بھرت کی وجہ سے کسی کو پانچ ہزار دینار اور کسی کو کم دینار دیتا تھا مگر وہ سود دینا رہے کم کسی کو نہیں دیئے ایک دن میں بھی کھڑا تھا کہ فضل بن ربیع نے آکر کہا:

اے امیر ایک آدمی دروازے پر کھڑا ہے اور آنے کی اجازت چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ہوں! یہ سن کر ہارون نے ہماری طرف دیکھا اور میں اور امین اور موتمن ہارون کے سر ہانے کھڑے تھے اور کہا آنے دو اور جب تک وہ میرے فرش تک نہ پہنچے ان کو سواری سے پیدل نہ ہونے دینا پھر میں نے دیکھا ایک آدمی جس کی پیشانی پر سجدوں کے نشان تھے کثرت عبادت سے لاغر ہو گیا تھا مثل پرانی تنک کے۔ تاک اور پیشانی پر سجدے کا اثر نمایاں تھا وہ آیا جب اس نے ہارون رشید کو دیکھا تو اپنے گدھے سے اترنا چاہا ہارون نے کہا نہیں نہیں خدا کی قسم میرے پاس تک سوار ہو کر آئیے۔ چنانچہ دربانوں نے اترنے نہیں دیا جب وہ بزرگوار ہارون کے فرش تک پہنچے ہارون نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا اور آخر تک لائے ہارون نے ان کے چہرے اور آنکھوں کا بوسہ دیا ان کا ہاتھ پکڑ کر صدمہ مجلس تک لائے۔ اور اپنے چہرے پر ہنسی بٹھایا اور متوجہ ہو کر ہارون ان سے باتیں کرنے لگا حلاج پرسی کی پھر پوچھا کیا میں آپ کے اہل و عیال کتنے ہیں؟

فرمایا پانچ سو سے زیادہ!

ہارون نے کہا سب آپ کی اولاد ہیں؟

فرمایا نہیں زیادہ تر تو غلام اور کنیریں ہیں چالیس سے کم اولاد ہیں ان میں اتنے لڑکے اور اتنی لڑکیاں ہیں ہارون نے کہا لڑکیوں کی شادی ان کے ہمسروں اور کنو کے ساتھ کیوں نہیں کر دیتے؟

فرمایا مالی حالت کمزور ہے۔ پھر ہارون نے پوچھا زمین کا کیا حال ہے؟ فرمایا کبھی تو اس سے نفع ہوتا ہے کبھی نقصان۔

ہارون نے پوچھا کیا آپ مقروض ہیں؟

فرمایا ہاں! پوچھا کتنا قرض ہے؟

فرمایا تقریباً دس ہزار دینار اس وقت ہارون نے کہا اے امین تم میں آپ کو اتنا مال دو لگا کہ جس سے آپ بچوں کی شادیاں کر سکیں اور قرض بھی ادا کر سکیں اور زمین بھی آباد کر سکیں۔ اس پر امام نے فرمایا آپ ایسا کر کے صلہ رحمت کریں گے۔

## الذمعة الثالثة

آپ کی اس حسن نیت پر خدا کا شکر گزار ہوں واقعات موشہ ہے خون کا اثر ہوتا ہے اور نسب بھی ایک ہی ہے عباس حضرت رسول خدا ﷺ کے چچا ہی تھے رسول خدا ﷺ کے باپ کے بھائی تھے علی رضی اللہ عنہ کے چچا اور ابو طالب کے بھائی تھے۔

ہارون نے کہا خدا کی عزت و جلالت کی قسم میں ضرور ایسا کرونگا امام نے فرمایا اے امیر خدا نے حاکموں پر واجب قرار دیا ہے کہ خیراء کو کھانا، ہنگوں کو لباس مقروض کا قرض ادا کریں۔

آپ تو اس کے زیادہ اہل ہیں ہارون نے کہا اے ابوالحسن میں ایسا ضرور کرونگا پھر جب امام رخصت ہونے لگے تو ہارون احتراماً کھڑے ہو گئے اور آپ کی آنکھوں کا پوسہ دیا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا اے عبداللہ، اے محمد، اے ابراہیم اپنے آقا و چچا کے ساتھ جاؤ پھر کران کو سوار کراؤ اور گھر تک پہنچا کے آؤ راستے میں ابوالحسن موسیٰ بن جعفر نے آہستہ سے مجھ سے فرمایا جب حکومت تمہارے پاس آئے تو میرے بیٹے کے ساتھ اچھا سلوک اور احسان کرنا اور مجھے خلافت کی بشارت دی۔ جب ہم پہنچا کر واپس لوٹے تو چونکہ اپنے باپ کی خلافت میں سب سے زیادہ میں ہی بیجا تھا اس لیے میں نے پوچھا یہ کون آدمی تھا جس کا آپ نے اتنا احترام کیا... ہم کو ساتھ جانے کا حکم دیا اور میں نے یہ سب اس وقت پوچھا جب تھا تھے تو ہارون نے کہا میں تو بظاہر امام جماعت ہوں امام مطلق پر حجت خدا ہیں کیا کہا آپ نے؟ والد نے کہا بخدا میں نہیں موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ واقعی امام ہیں اور مجھ سے کیا ساری مخلوق سے افضل اور اس مقام کے زیادہ مستحق ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے نائب نہیں مگر ملک عقیم ہوتا ہے اس لئے ایسا ہے اگر تم بھی مجھ سے اس مقام میں نزاع کرو تو تم کو قتل کر دوں گا۔

اس کے بعد جب مدینہ سے مکہ گیا تو امام کو دو سو دینار کی فضلی دی پھر فضل بن ریح کی طرف ہارون متوجہ ہوا اور کہا تم موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف جاؤ اور ان سے کہو کہ امیر کہتا ہے کہ ہم شقی میں ہیں ہم پر احسان کریں فضل کہتا ہے میں ہارون کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا اے امیر تم مہاجرین و انصار اور دیگر قریش و بنی ہاشم کو پانچ ہزار دینار دیتے ہو جبکہ اس کا حسب و نسب نہیں جانتے اور امام موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہ جن کی اس قدر عظمت و جلالت ہے دو سو دینار دیتے ہیں جو لوگوں میں سے پست سے پست ہونے اس کو آج تک اتنے کم نہیں دیئے تو ہارون نے کہا خاموش ہو جا گالی دی اور کہا:

اگر میں ان کو ان سے زیادہ دلوں تو کل وہ ایک لاکھ شیعہ سے مجھے مروادیں گے ان کا اور ان کے اہل بیت کا فقر و فاقہ ہے کہ جس کی وجہ سے میں اور تم سالم ہیں ان کے ہاتھوں لوہڑا نگہوں کی کشادگی سے جب اس کی طرف دیکھا تو غصہ میں تھا ایک آدمی ہارون کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا اے امیر میں مدینہ میں جب سے آئیا میرے اہل و عیال مجھ سے خرچ مانگتے ہیں اگر مدینہ سے نکل جاؤں تو میرے پاس کچھ نہیں کہ ان پر خرچ کروں آپ احسان فرمائیں مجھ پر اور پھر اہل و عیال پر۔ ہارون نے دس ہزار دینار دینے کا حکم دیا پھر اس نے کہا اے امیر میں اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس

کے جہیز کا نیا زمند ہوں مگر حکم دیا دس ہزار اور دیئے جائیں مگر اس نے کہا سال بھر کا غلہ ضرورت ہے تو دس ہزار خرید دینے کا حکم دیا یا آدی جلدی سے لے کر امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہا:

مولائیں نے اس ملعون کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کام کیا اور آپ کے لئے یہ جیلہ کیا ہے کہ اس سے تیس ہزار دینار اور یہ غلہ لیا خدا کی قسم میں اس کی ضرورت نہیں رکھتا یہ فقط آپ کے لئے لایا ہوں امام نے فرمایا خدا تجھے مال میں برکت عطا کرے اور اچھی جزا دے میں اس سے ایک درہم بھی نہیں لوں گا اور نہ اس غلہ سے لیکن یہ اچھے صلہ اور نیکی کی وجہ سے قبول کرتا ہوں تم واپس لوٹ جاؤ کہیں اس کو معلوم نہ ہو اس نے امام کے ہاتھوں کا پیسہ دیا اور واپس لوٹ گیا۔

علی بن ابراہیم بن ہاشم اپنے باپ سے وہ ریان بن حبیب سے نقل کرتے ہیں ریان کہتا ہے میں نے مامون رشید سے سنا کہ ہارون ہمیشہ اہل بیت سے محبت کرتا تھا لیکن ان سے بغض کا ایک دن اظہار کیا کہ جب ہارون رشید حج پر گیا میں اور عمر اور قاسم اس کے ساتھ تھے جب مدینہ پہنچا سب لوگ اجازت لے کر اس کے پاس آئے سب سے آخر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے جب ہارون کی امام پر نظریڑی احترام کے لئے اٹھا آنکھوں سے تقسیم کی اور گلے سے لگا لیا یہاں تک کہ اپنے گھر لے گیا اور امام سے پوچھا کیف عیال کیف عیال ایک آپ کے اہل و عیال اور آپ کے باپ کے اہل عیال کیسے ہیں امام نے فرمایا:

ٹھیک ہیں امام کھڑے تھے کہ ہارون رشید نے بیٹھے کوکہ اور قسم دی امام بیٹھ گئے مامون کہتا ہے کہ جب امام واپس چلے گئے تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا امام کے ساتھ تیرا وہ بدسلوک ایسا ہے کہ میں نے یہ روپیہ صحابہ جریں و انصار کے ساتھ اور ان کی اولاد کے ساتھ کرتے دیکھا ہارون نے کہا بیٹا یہ انبیاء کے ظلم کے وارث ہیں یہ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام تھے اگر کج ظلم سیکھنا چاہتا ہے تو ان سے سیکھ تو اس وقت میرے دل میں ان کی محبت داخل ہو گئی اور شاخیں مارنے لگی۔

سید شریف کہ جن کا لقب علم الہدیٰ ہے وہ اپنے جد و داد اعلیٰ مرتضیٰ سے اپنی کتاب فرار النواکد و دار النواکد میں لکھتے ہیں کہ مجھے ابو عبد اللہ مرزا پان نے ان سے عبد الوہد بن محمد خنسی نے ان سے ابو علی احمد بن اسماعیل ان سے ارباب بن حسین ہاشمی نقل کرتے ہیں کہ ایک آدی جس کا نام ضعیف تھا جو انصار سے ہے وہ ہارون کے دروازہ پر ایک دن حاضر ہوا اس کے ساتھ عبد العزیز بن محمد بن عبد العزیز تھا اس وقت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے خادم نے ان کا بہت احترام کیا اور جلدی سے اجازت دی ضعیف نے عبد العزیز سے کہا:

یہ ان کا شیعہ ہے اس نے کہا کیا تو اسے جانتا ہے؟ کہنے لگا نہیں کہنے لگا میں نے اس قوم سے ایسا بوڑھا نہیں دیکھا دوسرا آدی کہنے لگا جب یہ باہر نکلے گا تو میں اس کی توہین کروں گا پہلے نے کہا ایسا نہ کرنا۔

ایسا نہ کرنا یہ اہل بیت سے ہے اکثر لوگ ان کو اچھے لقب سے پکارتے ہیں جب موسیٰ بن جعفر علیہ السلام باہر آئے تو ناخ



## الذمعة السابعة

انصاری ان کے لئے کھڑا ہو گیا اور ان کے گدھے کی گام کو پکڑ لیا پھر کہا تم کون ہو؟

امام نے فرمایا اگر تو میرا نسب جانتا چاہتا ہے تو میں انا ابن محمد حبیب اللہ ابن اسماعیل ذبح اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ اگر میرا شہر جانتا چاہتا تو میرا وہ شہر ہے کہ جس کی زیارت کو خدا نے سب مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور تم پر بھی ہے کہ توجہ کرے اگر سلسلہ نسب کا پوچھنا چاہتا ہے تو اللہ کی قسم میری قوم مشرک نہیں رہی میرا خاندان مسلمان ہے حیرتی قوم اس کے برابری نہیں کر سکتی یہاں تک کہ انہوں نے کہا اے محمد ہمارے ساتھ آؤ ہم قریش کا مقابلہ کرتے ہیں اگر نام پوچھنا چاہتا ہے تو ہم وہ ہیں کہ جن پر درود کا حکم خدا نے نماز میں فریضہ قرار دیا ہے ان کا قول ہے۔

اللهم صل علی محمد وال محمد

بھیج نے گدھے کی گام کو چھوڑ دیا اور محافی مانگنے لگا تو اس سے عبدالعزیز نے کہا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ یہ علم لدنی کے مالک ہیں۔

## امام کا ابو حنیفہ سے مناظرہ

احتجاج میں ہے کہ ابو حنیفہ عبداللہ بن مسلم کے ساتھ مدینہ پہنچے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مناظرہ کرے جب امام کے گھر گئے تو دیکھا شیعوں کی ایک جماعت امام کا انتظار کر رہی ہے اتنے میں دیکھا ایک بچہ آ رہا ہے ابو حنیفہ نے آگے بڑھ کر کہا مسافر کہاں پر پاخانہ کرے؟ یہ بچہ سن کر متوجہ ہوا اور کھڑا ٹھہرا، پھر ادب سے بیٹھ کر دیوار پر ٹک لگا کر کہنے لگا، نہروں کے کنارے پھلوں کے گرنے کی جگہ مساجد کے محن، راستوں سے پرہیز کر کے دیوار کے پیچھے چھپ کر بیٹھے، نہ پشت پر قبضہ ہو، نہ دروازہ، ان کے بعد جہاں چاہے بیٹھ کر پاخانہ کرے۔

امام نے حرام اور مکروہ جگہوں کی تفصیل بتادی یہ سن کر مبہوت ہو گیا کیونکہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک بچہ اتنا بڑا عالم ہو سکتا ہے جب ذرا فقیر دور ہوا تو پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ بچہ نے کہا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب جب ابو حنیفہ کو یہ معلوم کہ شہر نبوت کی ایک شاخ ہیں تب مطمئن ہوئے اور امام صادق علیہ السلام سے پوچھنے کے لئے جو سوال آئے اس کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس طرح پوچھا کہ صاحب زادے! معصیت کرنے والا کون ہے؟ خدایا بندہ؟ امام نے فوراً فرمایا:

اس کی تین صورتیں ہیں یا تو گناہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور بندے کو اس میں ذرا برابر دخل نہیں ہوتا تو پھر خدا کو یہ حق نہیں ہے کہ جو کام بندے نے نہیں کیا اس پر عذاب کرے اور یا پھر معصیت خدا اور بندہ دونوں کی طرف سے ہے تو ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ ہے اور طاقتور شریک کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ جن گناہ کو مل کر دونوں نے کیا ہو اس کا عذاب کمزور ہی

کوٹے اور طاقتور بن جائے اور یا پھر گناہ بندے کی طرف سے ہوتا ہے خدا کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔  
 تو پھر خدا کو اختیار ہے چاہے صاف کر دے یا عذاب کرے یا استدلال باطلہ عملیہ کی رو سے اس قدر مضبوط و محکم ہے  
 کہ جس میں کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے ابو حنیفہ یہ جواب بن کر بہت ہو گئے اور جتنا اس نے کہا مجھے اسی پچھنے بے  
 پرواہ کر دیا کتاب امام جعفر صادق علیہ السلام کی ملاقات کروں پھر طبعی طبقے میں یہ خیر عام ہوئی کہ امام نے جواب دیا ابو حنیفہ عاجز  
 رہ گئے۔

شاعر کا قول:

لم تغفل افعالنا اللاتی لطم بہا  
 اجدی ثلاث معان حسین نانیہا  
 اما تفر دہار لنا بصنعہا فسیقا  
 اللوم عننا حسین ننشیہا .  
 او کان یشرکنا فیہا فیلحقہ  
 ما سوف یلحقنا من لائم فیہا  
 اولم یکن لالہی فی جناہا  
 ذنب فمال لذب حبانہا .

ہمارے اس کتاب اختصار مفید سے منقول ہے کہ ولید احمد بن اور لیس سے وہ محمد بن احمد سے وہ محمد بن اسماعیل طوسی  
 سے وہ محمد بن زبیر کان دامغانی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب ہارون رشید نے مجھے  
 بلایا اور میں نے اسے سلام کیا تو اس کا جواب نہیں دیا اور میری طرف غصے ہو کر ایک خطا دے کر اس کو پڑھو کہ اس میں مجھ  
 سے برائت کا ذکر ہے۔

امام نے خطا دیکھ کر فرمایا اس میں پورے جہاں سے جو شیعہ تھے بیچتے ہیں اس کا ذکر کر دیا ہے وہ کہنے لگا کہ آپ کی  
 امامت کے قائل ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ آپ زمین پر رسول کے وارث ہیں وہ آپ کو نفس و ذکاوت دیتے ہیں جبکہ میرے  
 پاس عسکر نہیں بیچتے آپ کی نیابت میں حج کرتے ہیں آپ کے حکم سے جہاد کرتے ہیں اور آپ کی خدمت میں مال

قیمت لاتے ہیں تمام اماموں کو حقوق پر فضیلت دیتے ہیں ان کی اطاعت کو خدا کی اطاعت سمجھتے ہیں۔  
جو رسول کی اطاعت میں نہیں وہ کافر ہے (ہارون) حد کے قائل ہیں ایک حکم سے شادی کرتے ہیں ہمارے  
(ہارون) ماننے والوں سے برائے کا اظہار کرتے ہیں اور ہم پر نرا میں سخت کرتے ہیں لارودہ پہ گمان کرتے ہیں کہ اگر ان  
سے برائے نہ کریں تو ان میں سے ہو گئے اور قائل ہیں اس آیت کی رو سے آپ کی حدیث ہے:  
من اضر الوقت فلا صلاح له کہ جو نماز میں تاخیر کرے اس کی نماز نہیں ہے۔

### وضا عوا للصلاة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا

وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جن کی ایک دواہی ہے یہ طولانی خطا ہے اور میں کھڑا پڑھ رہا ہوں وہ چپ ہو گیا اس نے سر  
اٹھایا اور کہا کافی ہے آپ نے پڑھا ہے امام نے فرمایا تیرا یہ کہنا کہ مجھے لوگ حجت خدا جانتے ہیں تجھے کوئی درہم دینا نہیں  
دیتے۔ امیر المومنین (ہارون) اس ذات کی قسم کہ جس نے محمد کو نبوت عطا کی کوئی بھی ٹیکس نہیں دیتا لیکن ہم آل ابو  
طالب پر یہ قبول کر لیتے ہیں کہ جو خدا نے نبی و آل نبی پر حلال فرمایا ہے کہ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے۔

### لو اهلدى لى كرا ع لقبلى ولو دعيت الى ذرا هالا جبت.

امام نے فرمایا امیر المومنین (ہارون) جانتا ہے کہ ہم صفحہ دہلی میں ہیں ہمارے دشمن زیادہ ہیں ہم سے اور ہمارے  
گروہ بزرگوں سے شمس کو لوگوں نے روک رکھا ہے کہ جو ہمارا حق مسلم (قرآن) میں ہے ہمارے پرزوار کو تک رکھنے کا حکم  
دیا ہوا ہے ہم پر صدقہ حرام ہے اس کے بدلے شمس ہے۔ جب میری گفتگو تمام ہوئی تو وہ چپ رہا پھر مجھ سے کہا کہ امیر  
المومنین کی رائے ہے کہ آپ اپنے ان ہم چچازاد کو اجازت دیں کہ آپ کے آباء و اجداد اور نبی سے حدیث نقل کریں کہ یہ  
بہت قیمت ہے امام نے کہا ہاں تجھے اجازت ہے بیان کر امام نے فرمایا کہ میں نے کہا میرے باپ و جد نے نبی سے  
حدیث نقل فرمائی ہے۔

### ان الرحم اذا مست رحما تهرکت وضررت

اگر رشتہ دار کو کوئی تکلیف پہنچے تو دوسرا رشتہ دار اس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے حرکت کرے اور اضطراب میں رہے  
میں نے دیکھا کہ میں مضیقہ و مشکل میں ہوں تو آپ کا ہاتھ پکڑا تو اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر مصافحہ کیا پھر اس نے کہا میرے  
نزدیک آنے میں نزدیک ہوا اور پھر مصافحہ کیا جب میں اس سے جدا ہوا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور مجھ سے کہا بیٹھو  
اے سوئی تیرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ آپ نے حج فرمایا آپ کے جد و نبی نے بھی حج فرمایا میری آنکھوں سے آنسو آ گئے اور  
میں مضطرب ہو گیا جان لو کہ آپ کا خون و گوشت میرا خون و گوشت ہے اور جو حدیث نقل فرمائی ہے یہ سچ ہے سب میں آپ سے

## الذمعة السابعة

کچھ مسئلے پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ نے اجتناب اور گریہ کیا تو میں نے کچھ کہا اور تجھے چھوڑ دوں گا یہ کہہ کر شید نے کہا تم کس لئے اپنے شیعوں کو نہیں کہتے کہ وہ آپ کو یابن رسول اللہ نہ کہیں تم تو اولاد علیؑ کا قاطرؑ ہو۔

### امام موسیٰ کاظمؑ کا ہارون سے مناظرہ

ہارون نے امام کو کہا تم اپنے شیعوں کو کیوں نہیں روکتے کہ وہ تم کو یابن رسول اللہ نہ کہیں تم اولاد علیؑ کا قاطرؑ سلام اللہ علیہا ہو رسول کا کوئی بیٹا نہیں تھا آپ کو معلوم ہے کہ سلسلہ بیٹے سے ہے نہ بیٹی سے تم بیٹی کی اولاد ہو۔ پس تم اولاد وغیرہ نہیں ہو؟

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اگر یہاں پیغمبر حاضر ہوں وہ تم سے تیری بیٹی کی خواستگاری کریں تو کیا جواب مثبت دو گے؟ ہارون تعجب ہے کس لئے ہم جواب مثبت نہ دیں بلکہ عرب پر ہم فخر کریں گے امام موسیٰ کاظمؑ لیکن پیغمبر ہم سے بیٹی کی خواستگاری نہیں کر سکتا میرے لئے جائز نہیں اس کو اپنی بیٹی ان کے بیٹے کے لئے دیں ہارون کس طرح اور کیوں؟

امام کیونکہ پیغمبر میرے پیدا ہونے کا سبب بنے ہیں میں ان کے نواسہ کا نواسہ ہوں لیکن تیرے پیدا ہونے کا رسول سبب نہیں ہیں ہارون بہت اچھا اب میرا سوال یہ ہے کہ تم کیوں کہتے ہو کہ میں ذریت رسول سے ہوں جبکہ رسول کا کوئی بیٹا نہیں تھا نسل بیٹے سے ہے نہ کہ بیٹی سے پیغمبر کے ہاں کوئی بیٹا نہ تھا تم نسل وغیرہ رسول خدا ﷺ سے ہو نسل ذرہ نسل رسول خدا ﷺ نہیں ہے۔ امام موسیٰ کاظمؑ اٹھ اٹھائیں امان میں ہوں کس کا جواب دوں ہارون ہاں امام خدا نے قرآن میں فرمایا!

ومن ذریتہ داود و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون و کذلک نجزي المحسنین وزکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس کل من الصالحین (۱)

اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ عیسیٰ کے باپ کون تھے ہارون انکا باپ نہیں تھا امام اس پر خدا نے اس آیت کی رو سے عیسیٰ کو ذریت انبیاء مذکور قرار دیا ہے وہ مریم اپنی ماں کے ذریعہ ان سے ملتی ہیں۔ اسی طرح ہم ہماری ماں قاطرؑ ہے ہم ذریت رسول اکرم ﷺ سے ہیں۔ امام موسیٰ کاظمؑ خدا نے مہلبہ کے روز فرمایا:

فمن حاجك فيه من بعد ما جالك من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائكم  
ونسائنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم يتهل فتجعل لعنة الله على الكاذبين. (۱)

## عباس رسول کے چچا وراثت کے حق دار نہیں

حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب مجھے ہارون کے پاس لے جایا گیا میں نے اسے سلام کیا ہارون نے جواب کے بعد کہا اے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام دو خلیفہ ایک مملکت میں اور یہ دو ٹکس و مالیات لے رہے ہیں میں نے کہا تجھے خدا کا واسطہ کہ مجھے اور خود کو گناہ گار کرے اس بے ہودہ گفتگو سے بچو اور تم جانتے ہو کہ جب رسول خدا ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے لوگ ہم پر جمونا بہتان باندھتے ہیں اگر اس میں صلاح و بہتری جانتا ہے وہی رشتہ داری کے متعلق اگر اجازت دیں تو ایک رسول خدا ﷺ کی حدیث بیان کروں۔

ہارون نے کہا اجازت ہے امام نے فرمایا میرے والد اپنے آباء سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے ہر رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ رشتہ دار جب رشتہ کے پاس پہنچے تو ایک دوسرے کو ملیں ایک دوسرے کو ہاتھ میں ہاتھ دیں رشتہ داری کا تعلق اپنی طرف کھینچنا ہارون نے کہا آپ پر قربان میرے قریب آئیں میں ان کے قریب گیا میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا پھر کہا آپ بیٹھیں ناراحت نہ ہوں۔

تم سے مجھے کوئی کام نہیں دیکھا کہ آنسو جاری ہیں سر پہنے کیا ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے آپ کے جد نے سچ کہا میرا خون جوش میں آگیا دل ٹوٹ گیا آنسو جاری ہو گئے یہ رشتہ داری کی علامت و نشانی ہے۔

امام نے فرمایا: کسی نے اذعان نہیں کیا کہ رسول خدا ﷺ نے مہلبہ کے دن علی علیہ السلام جناب فاطمہ علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے علاوہ کسی کو لے گئے ہوں اس بنا پر اس واقعہ مہلبہ نجران سے استفادہ ہوتا ہے کہ انھوں نے اس سے مراد خود علی علیہ السلام اپنائے حسین علیہ السلام اور نسائے حضرت فاطمہ علیہ السلام ہیں۔

ہارون نے امام کی اس روشن دلیل کو قبول کیا اور داد تحسین دی۔

پھر ہارون نے کہا پھر آپ کے قول کے مطابق کہ حضرت عباس رسول کے چچا تھے ان کی صلب سے تھے ان کی میراث نہیں ہے۔



## الذی قال صاحب سورۃ

امام نے فرمایا: اللہ و رسول کے حق کا واسطہ مجھے اسی آیت کی تاویل سے معافی دو یہ علامہ کے نزدیک مستور ہو چکا ہے اس نے کہا میں آپ کو امان دیتا ہوں مجھے اس سوال کا جواب دو میں دوبارہ امان دیتا ہوں میں نے کہا مہاجر نبی کا وارث ہو سکتا ہے پھر حضرت عباسؓ تو مہاجر نہیں تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا کے امور دو طرح کے ہیں اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ لوگ خدا کے نجات ہیں اور روایات اس پر ہیں کہ ہر امر کا تعلق دنیا سے ہے اور جس میں احتمال و شک ہو یا انکار وہ اصل حجت ہو واضح ہے کہ دوسرا رسول خدا کی سنت ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے یا قیاس ہے کہ جس کو مقول جانتی ہیں اور واجب اس کا اقرار کرنا اور یہ دونوں امور خدا کی توحید سے متعلق ہیں امور دینی کا اثبات ان دو پر موقوف ہے۔

ولا قوة الا بالله وحسبنا الله ونعم الوكيل

موسل نے مجھے بتایا کہ جب امام علیؓ اس سے فارغ ہوئے تو ہارون نے امام علیؓ سے کہا احسنت بہترین اور جامع گفتگو فرمائی اے موسیٰ کوئی حاجت ہو تو بیان فرمائیں امام علیؓ نے فرمایا میری پہلی حاجت یہ ہے کہ مجھے اجازت دے کہ میں واپس اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ جاؤں میں انہیں روٹا ہوا چھوڑ آیا ہوں وہ میرے دیکھنے سے مایوس ہیں کہ ہمیشہ مجھے ند دیکھ سکیں گے ہارون نے کہا آپ کو اجازت ہے امام علیؓ نے فرمایا اللہ آپ کو باقی رکھے اے ابن عم تو ہلاکوں نے ایک ہزار درہم لباس اور سواری دے کر عزت و احترام سے واپس بھیج دیا۔

## حضرت عباسؓ رسول کے چچا نے ہجرت نہ کی

نبی کے ہاتھ میں قیدیوں کی کچھ تعداد تھی کہ جنہوں نے فدیہ پڑے سے انکار کیا اللہ تعالیٰ نے نبی پر اس آیت کو نازل کیا ہے۔

والذین امنوا ولم يهاجروا مالكم من ولا يهتم من شئ حتى يهاجروا... (۱)

امام علیؓ اور ہارون کے درمیان بہت اچھی بحث شروع ہو گئی ہارون نے امام علیؓ سے کہا مجھے عباسؓ و علیؓ کے بارے میں بتائیں کہ کس لئے امام علیؓ رسول کے ارث کے زیادہ وارث تھے جبکہ عباسؓ ان کے چچا ان کے باپ کے بھائی تھے۔ امام علیؓ نے فرمایا: مجھے اس سے مخاف رکھیں۔ ہارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کو معاف نہیں کرتا جب تک جواب نہ دیں امام علیؓ نے فرمایا اگر معاف نہیں کرتا تو امان دے دو۔

۱۔ سورہ انفال آیت ۷۲

ہارون نے کیا ہاں ایمان دیتا ہوں۔

امام علیؑ نے فرمایا رسول نے اس کو درافت کا حصہ نہیں دیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی آپ کے باپ عباس ایمان رسول پر لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی امام علیؑ نے سب سے پہلے رسول پر ایمان لائے اور ہجرت بھی کی خداوند قرآن میں فرماتا ہے۔

الذین امنوا ولم يهاجروا مالكم من ولايتهم من شيء حتى

يهاجروا وان استنصروكم في الدين فعليكم النصر . (۱)

پس ہجرت کی قدرت رکھتے تھے اور ہجرت نہیں کی لہذا وہ رسول کے وارث نہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ غمگین ہو گیا پھر کہا مجھے بتائیں کہ تم کہاں سے کہتے ہو کہ انسان کا فساد عورتوں سے شروع ہوتا ہے حالانکہ جس کا مال یہی ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حق میں نے کہا میں آپ کو اس شرط پر کہتا ہوں کہ آپ اس باب کو جب تک زندہ ہیں نہ کھولیں غمگین اللہ ہمارے اور ہمارے خالوں کے درمیان جدائی کرے گا اور یہ مسئلہ بادشاہوں میں سے کسی نے نہیں پوچھا سوائے ہارون کے۔

امام علیؑ نے فرمایا نہ قبیلہ تم عباسی نہ خواہیہ نہ کوئی غیر ہمارے آباء و اجداد کی طرح ہے اُس نے کہا میں نے یہ سوال امام صادق علیہ السلام سے نہیں کیا اور مجھے معلوم ہے کہ اہل بیت کے سوا کوئی اس کا جواب نہیں دے سکتا میں آپ کو بہت دوست رکھتا ہوں کہ آپ کی بات بہت متین اور اصول و فروع پر مشتمل تھی جب امام علیؑ فارغ ہوئے تو ہارون نے کہا آپ کو کوئی حاجت ہو تو بیان فرمائیں اور ہر روز میرے دسترخوان پر حاضر ہوا کریں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ہارون سے قاطعانہ گفتگو

عمر بن سائب بن طیب انصاری کہتا ہے کہ ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہارون نے اپنے محل میں بلایا جب امام علیہ السلام ہارون کے محل میں داخل ہوئے تو پوچھا یہ کس کا گھر ہے۔ امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

هذا دار الفاسقين

یہ فاسقوں کا گھر ہے قرآن میں خدا فرماتا ہے۔

ساصرف عن آياتي الذين يتكبرون في الارض بغير الحق

وان يسرو كل اية لا يؤمنوا بها وان يرو سبيل الرشدا

يتخذوه سبيلا وان يرو سبيل الفی يتخذوه سبيلا (۱)

پھر ہارون نے کہا یہ کس کا گھر ہے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یہ ہمارا گھر ہے لیکن دوسروں نے جبراً غصب کر رکھا ہے۔

ہارون اگر ایسا ہے تو پھر صاحب گھر کیوں اس میں نہیں رہتا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یہ گھر اپنی آبادی اپنے صاحب سے کھو بیٹھا ہے ہر وقت صاحب گھر چاہے اسے آباد کرے پھر صاحب گھر لے لے گا۔ ہارون نے کہا آپ کے شیعہ کہاں ہیں؟ امام کاظم علیہ السلام:

لم یکن الذين كفروا من اهل الكتب المشركين منفكين

حتى تاتيهم البينة (۲)

ہارون کافروں سے ہیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نہ کہنا کافروں سے ہیں بلکہ اس دھندیل آیت کے صدق ہو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحْلَوْا قَوْمَهُمْ

دَارَ الْبَوَارِ (سورہ ابراہیم ۴۸)

ہارون غضبناک ہو گیا اور امام علیہ السلام کو تکلیف دینے پر تل گیا ایک قول ہے کہ جب امام ۷۵۰ سے ملاقات کی تو بعض کا ان کے خلاف کہنا یہ ہے کہ ہارون یہ سن کر بھاگ گیا خوف کی وجہ سے

فدک کے حدود کی تعیین

کتاب مناقب اور کتاب اخبار الخلفاء سے منقول ہے جب ہارون نے فدک کے متعلق امام علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ کو واپس کر دوں تو حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا اگر فدک واپس کرنا ہے تو اس کی حدود و سمیت واپس کریں۔ ہارون نے پوچھا اس کی حدود کیا ہیں؟

۱. سورہ اعراف آیت ۱۳۶

۲. سورہ بقرہ آیت ۱

## الذمعة السابعة

جلد سوم

امام علیؑ نے فرمایا: اگر اس کی حدود کھوں تو واپس نہیں کرے گا۔

ہارون نے اصرار کیا تا کہ اس کی حدود معلوم ہو جائیں اگر واپس نہ کریں معلوم تو ہو کہ فذک کی حدود کیا ہیں۔

امام علیؑ مجبوراً فذک کی حدود بیان فرمائیں کہ اس کی پہلی حد عدن ہے جب یہ ستاوچرے کا رنگ دگرگوں ہو گیا۔

امام علیؑ نے گفتگو جاری رکھی دوسری حد سمرقند ہے۔

ہارون کا رنگ چہرے سے اڑنے لگا۔

پھر فرمایا: تیسری حد افریقا ہے۔

ہارون کا رنگ سیاہ ہو گیا غصے سے گریہ کرنے لگا آخری حد کے بارے میں فرمایا دریا کے ساحل سے لے کر ارمنستان

تک ہے۔ ہارون کو رشتہ داری بھول گئی ہارون کہنے لگا پھر تو ہمارے لئے کچھ باقی نہ بچے گا

امام علیؑ نے فرمایا: میں جانتا تھا کہ تو فذک واپس نہیں کرے گا۔

اس کے بعد ہارون نے امام علیؑ کے قتل کا ارادہ کر لیا۔

تفسیر منسوب بہ امام عسکریؑ میں ہے کہ ایک آدمی امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں کہنے لگا کہ جو امام علیؑ کے خاص

شیعوں میں تھا یا بن رسول اللہ مجھے فلاں بن فلاں سے ڈر لگتا ہے کہ وہ منافقت کرتا ہے آپ کے سامنے اپنی منافقت کا

اظہار کرتا ہے امام علیؑ نے فرمایا وہ کیسے ہے؟ وہ ایک دن خائن آدمی کے ساتھ اہل بغداد کے بزرگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا

تو اس سے صاحب مجلس نے کہا تم گمان کرتے ہو کہ امام موسیٰ کاظمؑ امام ہیں اس خلیفہ کے علاوہ کہ جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے

تو اس نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظمؑ امام ہیں اور جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا اس پر خدا اور ملائکہ کی لعنت ہو تو

صاحب مجلس نے کہا ”جزاک اللہ خیر اجزا“ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا:

ایسے نہیں ہے جیسے تم گمان کرتے ہو بلکہ وہ طبقہ سے زیادہ آشنا اور پڑھا لکھا ہے اس نے کہا: امام کاظمؑ کے علاوہ

کوئی امام نہیں کہ جو نہ مانے اس پر خدا و ملائکہ اور لوگوں کی لعنت ہو اس کے اس قول سے تو میری امامت ثابت ہوتی ہے تم

خدا سے توبہ کرو تو امام علیؑ گفتگو کو سمجھایا اور مفہوم ہو گیا اور کہا یا بن رسول اللہ میرے پاس مال ہے کہ میں اسے ہبہ کرتا ہوں کہ

جو عبادت حق کرے اور آپ پر درود و سلام بھیجے میں آپ پر درود و سلام بھیجتا ہوں اور آپ کے دشمنوں پر لعنت کرتا ہوں امام

کاظمؑ نے فرمایا: اب تم جہنم سے نکل گئے اس حدیث کو مرحوم طبری نے احتجاج میں اسی طرح نقل کیا ہے۔

## وحشی درندوں کے سامنے امام علیؑ

سید زکریا علی بن موسیٰ بن جعفر طاووس اپنی کتاب منہج میں اس طرح لکھتا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ کی شہادت کے بعد ہارون

ارشید نے سوچا کہ امام کاظم علیہ السلام کی یادگار امام رضا علیہ السلام کو بھی شہید کر دے بہت سے پلید منصوبے بنائے آخر یہ کام رہا فضل بن ربیع کہتا ہے کہ ایک دن اپنے دربان سے ہارون نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام کو وحشی درندوں کے سامنے لے جا کر ختم کر دیں لیکن دربان نے انکار کیا تو ہارون نے اسے دھمکی دی اگر یہ کام نہیں کرے گا تو تجھے حیوانوں کے سامنے پھینک دوں گا۔ دربان امام رضا علیہ السلام کو حیوانوں کے پاس لایا اور ہارون کا حکم پہنچایا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے حکم کو بجالاؤ میرا خدا میرا والدہ کا رہے جب امام رضا علیہ السلام کو حیوانوں کے سامنے لایا گیا امام علیہ السلام نے مخصوص دعا پڑھی اور چالیس درندوں کے سامنے ڈالے گئے اور دشمنوں نے اہل بیت پیامبر سے اپنا کینہ اس طرح ظاہر کیا تو حیوان نے امام علیہ السلام کے گرد اکٹھے ہو کر ایک خاص طریقے سے جھکے کہ جھوٹی سے جھوٹی تکلیف بھی امام علیہ السلام کو نہ دی اور ہارون نے اسی رات امام علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ امام علیہ السلام فرمایا "فهل عسى ان تولدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم" پڑھ رہے ہیں (۱) اور موردرش فرمادے رہے ہیں بیدار ہوا تو فوراً اپنے غلاموں کی طرف گیا دیکھا کہ امام رضا علیہ السلام نماز میں مشغول ہیں اور حیوانات ان کے ارد گرد ہیں ہارون ملعون نے امام رضا علیہ السلام کو سلام کیا اور اپنے تکلیف اور ورے کام سے عذر خواہی کی امام علیہ السلام نے اس سے روگردانی کی پھر ہارون نے حکم دیا کہ امام علیہ السلام کو حیوانات سے باہر لایا جائے۔ (۱) سورہ محمد (۲۲) پھر امام علیہ السلام کے گلے ملنے لگا اور احترام کے ساتھ امام علیہ السلام کو اپنے گھر واپس لوٹایا اور لباس و سواری امام علیہ السلام کی خدمت میں تقدیم کی سید بن طاووس کہتا ہے کہ باسرامون کا خادم نقل کرتا ہے کہ جب امام رضا علیہ السلام حیدر بن قطبہ کے گھر وارد ہوئے تو اپنا لباس دھونے کے لئے دیا اس نے اپنی کینز کو دیا تو اس میں ایک ورقہ تھا کہ جو کینز نے واپس محمد کو دیا حیدر نے امام علیہ السلام کو دیا تو امام علیہ السلام نے حیدر کے کہنے پر فرمایا کہ یہ تعویذ ہے کہ جو اپنے سے دور نہیں کرتا کہ جس کے گلے میں یہ تعویذ ہو تو وہ شیطان رجیم اور ہر آدمی کے شر سے خدا تعالیٰ کے اذن سے محفوظ رہتا ہے اس تعویذ کو امام علیہ السلام نے پڑھا۔ وہ یہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

انی اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقياً او غیر تقی اخذت بالله السميع البصیر علی سمعک و بصرک لا سلطان لک علی ولا علی سمعی ولا علی بصری ولا علی شعری ولا علی بشری والا علی لحمی ولا علی دمی ولا علی معی ولا علی عصبی ولا علی عظامی ولا علی مالی ولا علی ما رزقنی رہی مستر بینی و بینک بستر النبوة الذی استتر انبیاء الله به من سطوات الجبابرة والفراعتہ



جبرائیل عن یحییٰ ومکائیل عن یساری واسرافیل عن ورائی  
ومحمد (ص) امامی واللہ مطلع علیٰ منیٰ ویمنع الشیطان منیٰ  
اللہم لا یغلب جہلہ انا تک ان یتغزنی ویستحفی اللہم الیک  
النجات اللہم الیک النجات اللہم الیک النجات .

امام عجلال نے فرمایا: میں نے کسی کو یہ نہیں دیکھا یا لیکن حق خدمت و دوستی کے لئے اس کو محفوظ رکھنا اور میں ہارون کے پاس جب گیا تو میری حوائج کو پورا کیا اور کسی سفر میں میں اس کو خود سے جہانگیر کرتا یا مان ہے ہر خوف سے جس مشکل میں میں نے اس کو پڑھا خدا نے حل فرمادی۔ سید کہتا ہے کہ بسا اوقات اس حدیث کو امام موسیٰ کاظم عجلال سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ جب وہ ہارون کے زندان میں تھے وہاں بھی اسی طرح ذکر کیا ہے صاحب کتاب کہتے ہیں کہ جبکہ ہمارے علماء کی عادت ہے کہ اس طرح اس مقام پر بہت قصیدے کہے جن میں سے ایک قصیدہ ادیب روزگار سید صالح قزوینی بعض معجزات میں اس مرتبہ کو امام عجلال اور ان کے اہل واداد کے حق میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے۔ امام موسیٰ کاظم عجلال جب بغداد کے زندان میں تھے تو اپنے آباء واداد کے مصائب کو یاد کر کے گریہ فرماتے تھے اور کہتے کہ جو علم مجھے اجداد کی میراث میں ملا ہے وہ کس کو یہاں تعلیم دوں تو یہاں پر امام عجلال کی شان میں علامہ صالح قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے عربی میں کچھ اشعار ذکر فرمائے ہیں کہ جن کے بجائے اردو اشعار تحریر کر رہے ہیں جو ان اشعار کے مطالب اور مفہام کو ادا کرتے ہیں:

صورتِ مگر عالم کا نشانِ موسیٰ کاظم  
یہ دہر کہاں اور کہاں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

کیوں ان کے اشارے پہ نہ آجائے ستارا  
جب ہیں سب کون و مکاں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

ستارے خدا ان کے ویلے سے مناجات  
آوازِ ضمیر دو جہاں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

بے اذن وہ اک کام سفر کر نہیں سکتا  
خورشید کو ٹھہرا دیں جہاں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

آساں ہے بہت ان سے ملاقات کی منزل  
جس دل میں محمد ﷺ ہیں وہاں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

اللہ سے انکاریہ ذرا رہا تو دیکھو  
خالق ہے نماز اور اذان موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

جو کہہ دیں وہ قرآن کی آیت سے نہیں کم  
دین نبوی ﷺ کی ہیں زباں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

جو چھوڑ دے ان کو وہ گیا دین خدا سے  
متنیم شریعت کی ہیں جاں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

اس کو تو فرشتے بھی سزا دے نہیں سکتے  
جس دشمن کو بھی دے دیں اماں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

محشر میں ذرا جرم امامت بھی بتا دے  
ہارون سے پوچھیں گے وہاں موسیٰ کاظم

☆☆☆☆☆

ہر نقطہ قرآن میں پوچھ لو اُن سے  
قرآن تو ہے خاموش موسیٰ کاظم

## تاریخ شہادت

روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام علیہ السلام کو دو دفعہ قید کیا گیا ایک دفعہ مہدی نے قید کیا اور خواب میں حضرت امیر المومنین امام علی علیہ السلام کو دیکھا کہ جو فرما رہے تھے۔

فعل عسیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم

خواب کے دیکھنے کے بعد بیدار ہوا اور امام علیہ السلام کو قید سے رہا کر دیا۔

اور بعض روایات میں گزر چکا ہے کہ جب موسیٰ بن مہدی نے امام علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے ارادے کی تکمیل سے پہلے ہلاک ہو گیا جیسا کہ یہ بھی گزر چکا ہے اور دوسری مرتبہ امام علیہ السلام کو اس وقت قید کیا گیا کہ جب ہارون حاکم بنا تو امام علیہ السلام کو حسد اور کینہ کی وجہ سے اس وقت گرفتار کیا کہ جب رسول خدا کے روضے کے پاس نماز میں تھے اور وہاں سے بصرہ بھجوا یا اور بصرہ کے والی کو حکم دیا کہ اسے قید میں رکھے اس وقت عیسیٰ بن جعفر بن منصور تھا جب امام علیہ السلام پر ایک سال گزر گیا تو ہارون نے امام علیہ السلام کے قتل کا اسے حکم دیا اس نے انکار کیا پھر اس کے قید خانہ سے امام علیہ السلام کو بغداد فضل بن ریح کے پاس روانہ کیا گیا وہاں بڑی مدت تک امام علیہ السلام زندان میں رہے۔

فضل بن ریح کو بھی ہارون رشید نے امام علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اس نے بھی انکار کیا کہ جب اس نے امام علیہ السلام سے کافی مجرے دیکھے پھر امام علیہ السلام کو فضل بن یحییٰ بن خالد برکی کے پاس قید کیا گیا اس سے بھی اس قسم کے ارادے کا اظہار کیا لیکن کسی نے یہ نہیں کیا جب ہارون رشید کو خبر ملی کہ امام علیہ السلام آسائش میں ہے تو فضل پر غضبناک ہوا اور سندھ بن شاہک ملعون کو خط لکھا کہ اسے ایک سو کوڑے لگائے پھر امام علیہ السلام کو سندھ کے قید خانہ میں رکھا۔

جب یحییٰ بن خالد کو دیکھا تو ہارون کا چہرے کا رنگ بدل گیا اپنے بیٹے پر غصے ہوئے وہ جانتا تھا اس کام کا سبب اس کا بیٹا ہے پھر سندھ کو کہا کہ امام علیہ السلام کو زہر دے اس ملعون نے زہر انگوروں میں ملا کر امام علیہ السلام کو پیش کیا ایک قول ہے کہ مجوروں میں زہر دی جب امام علیہ السلام نے تناول کیا تو تین دن زہر نے امام علیہ السلام پر اپنا اثر کیا تیسرے دن امام علیہ السلام شہید ہو گئے ایک قول ہے امام علیہ السلام کو ایک کمرے میں تنہا رکھا وہاں تڑپتے رہے یہاں تک کہ جان دے دی۔

پھر وہاں سے نکال کر باہر رکھ دیا کہ لوگ دیکھیں کہ امام علیہ السلام کو طبعی موت آئی ہے تین دن تک امام علیہ السلام کا جنازہ راستے میں پڑا ہالوگ آ کر دیکھتے رہے پھر کوئی لکھی گئی ایک قول ہے امام علیہ السلام کے اہل بیت کی ایک جماعت نے زہر دی



مروجہ صدوق بخون میں عتاب بن اسید نے وہ اہل مدینہ کی ایک جماعت سے نقل کرتے ہیں کہ امام عجلالہارون رشید کے چند سال حکومت گزرنے کے بعد شہید ہوئے کہ جب رشید نے حکم دیا۔

معروف قید خانہ مسیب باب الکوفہ میں تھے جہد کے دن ۲۵ رجب سن ۸۳ ہجری اس لحاظ سے امام عجلالہ کی عمر چوں (۵۳) سال تھی مغرب کی جانب قبرستان قریش میں دفن ہوئے۔

ایک اور روایت سلیمان بن حفص مروزی سے ہے کہ ہارون رشید نے جب امام عجلالہ کو قید کیا اس وقت سن ۱۷۹ ہجری تھا سن ۸۳ ہجری ۲۵ رجب کو امام عجلالہ شہید ہوئے لہذا امام عجلالہ کی عمر چوں (۵۳) سال تھی اور قریش کے قبرستان میں دفن ہوئے گویا امام عجلالہ نے امامت کے کل ۳۵ سال گزارے زیادہ مشہور یہی ہے اور ان کی امامت پر امام علی بن موسیٰ کی اجتماعی نص ہے۔

اور یہ بھی نص ہے کہ امام رضا عجلالہ ان کے بعد امام ہیں۔

صاحب کتاب (مولف) کہتے ہیں یہ بات عتاب بن اسید کی روایت کے خلاف ہے کہ مجیس رجب کو شہید ہوئے کہ ان کی عمر ۵۳ سال ہے۔

اس میں تاہل ہے اور بعض اخبار آئندہ آنے والی، سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہارون رشید نے امام عجلالہ کو دوبار قید کیا ہے اور اس پر دلالت کرنے والی روایات پہلے بھی ذکر ہو چکی ہیں۔

## امام عجلالہ کو قید میں رکھنے اور زہر دینے کا سبب

مروجہ صدوق بخون میں علی بن محمد بن سلیمان نوقی سے وہ صالح بن علی بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ امام عجلالہ کو بغداد میں بھیجے کا سبب ہارون رشید ہے کہ وہ اپنے بیٹے محمد بن زبیدہ کو اپنے بعد خلیفہ بنائے کہ جو اس کے چودہ بیٹوں میں سے تھا اس نے اپنے تین بیٹوں کو اس امر کے لئے چنانچہ محمد بن زبیدہ کہ اس کو ولی عہد قرار دے اور عبد اللہ مامون کو اس کے بعد ولی عہد قرار دے مامون کے بعد قائم مومن کو۔

نوقی کہتا ہے کہ میرے باپ نے قید کرنے کا سبب یہی بن خالد نقل کیا ہے کہ امام عجلالہ کو قید کرنے کے بعد ہارون کا بیٹا محمد بن زبیدہ کہ جو جعفر بن محمد بن اشعث کے پاس تربیت پڑھا تھا یہی نے سوچا کہ اگر ایسا ہوا تو رشید کے بعد اس کے بیٹے کے ہونے سے میری حکمرانی ختم ہو جائے گی اس لئے یہی اس امر سے ناراض تھا کہ وہ لوگ کہنے لگا۔

اگر ہارون رشید مر جائے تو خلافت محمد کو ملے گی۔ اس سے میرے بیٹوں کی حیثیت کو چار چاند لگ جائیں گے اگر یہ کام جعفر محمد اور ان کے فرزند کو ملتا تو میری شامت و ناکامی ہوگی جعفر کے شہید ہونے سے آگاہ تھا پھر جعفر ملے پاس آیا اور اس



کو اپنا شیعہ ہونا ظاہر کیا جعفر اس سے خوش ہو گیا اسے سب امور سے آگاہ کر دیا اور اپنا عقیدہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے بارے میں بتایا جب یحییٰ جعفر کے رازوں سے بخوبی واقف ہو گیا ہارون کے پاس جا کر کوشش کی اور جس قدر بدگوئی کر سکا تھا بدگوئی کی ایک دن جعفر ہارون کے پاس آیا غلیفہ نے اس کے حق میں بہت احترام کیا ان دونوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو رہی۔

ہارون رشید نے پھر دستور دیا کہ اسے بیس (۲۰) ہزار دینار دیے جائیں یحییٰ اس دن سے رات تک چپ رہا پھر ہارون رشید سے کہا اے امیر المومنین جس طرح پہلے جعفر کے منصب سے آگاہ کیا تھا لیکن تو نے قبول نہیں کیا اب تو یہ قطعی دلیل سے ثابت کرتا ہوں کہ جعفر اپنے مال کا شمس موسیٰ بن جعفر کو بھیجا رہا ہے۔

مجھے اس میں بھی شک نہیں کہ تو نے آج صبح میں ہزار دینار دیے اس سے خس نکالا ہو ہارون رشید نے کہا یہ دلیل اچھی ہے پھر رات کو جعفر کے پاس بھیجا ہارون یحییٰ کے مراتب سے آگاہ تھا کہ جعفر کی نسبت کیونکہ دونوں جعفر و یحییٰ ایک دوسرے سے دشمنی کرتے تھے جب ہارون کا بھیجا ہوا جعفر کے پاس رات کو آیا تو جعفر نے سوچا کہ شاید یحییٰ کی جاسوسی نے ہارون پر اثر کیا ہو۔

ہزارات کو بلا کر جعفر نے اسے قتل کر دیا اس پر چادر ڈال دی پھر غسل و کافور حوط دے کر ہارون کے پاس چلا گیا جب ہارون نے جعفر کو دیکھا اور اس سے کافور کی خوشبو آنے لگی تو ہارون نے کہا اے جعفر یہ کیا کیا ہے؟ جعفر کہنے لگا اے امیر المومنین میں جانتا ہوں کہ میرے بارے میں یحییٰ نے کچھ تم کو بتایا ہے کیونکہ آپ کے فرستادہ کا رات کو آنا خطرے سے خالی نہیں تھا اور یہ کام میرے بارے میں کسی کو حثاثر نہ کرے میں ڈر گیا کہ رات کو بلا کر قتل نہ کر دے ہارون نے کہا لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہر مال کا شمس نکال کر موسیٰ بن جعفر کو بھیجا کرتے ہو میرے بیس ہزار دینار سے خس نکالا ہے چاہتا تھا کہ معلوم کروں جعفر نے جواب دیا۔

اللہ اکبر اے امیر المومنین ابھی اپنے کسی خادم کو دستور دیں وہ میرے گھر جائے وہ دینار اسی طرح رکھے ہیں لے آئے ہارون نے ایک خادم کو کہا جعفر کی انگوٹھی لے لو اس کے گھر جا کر بیس ہزار دینار لے آؤ اس وقت جعفر نے اس کنیز کا نام بتایا کہ جس کے پاس پہلے رکھے تھے خادم کنیز سے مال لے کر واپس آیا پھر غلیفہ ہارون نے کہا حق آپ کے ساتھ ہے اے جعفر اب کمال اسن ہے اس سے واپس جاؤ اب اس کے بعد کسی کی بات کو تمہارے خلاف نہیں سنوں گا یحییٰ ہمیشہ جعفر کو نابود و ختم کرنے کے حیلے بہانے کرتا رہتا تھا

غیبت شیخ طوسی میں ہے کہ رشید نے ایک دن (معتد) یحییٰ کو کہا کہ کیا خاندان ابوالحالب سے اس آدمی کی رہنمائی نہیں کرتا کہ جو مال دینار میں رغبت رکھتا ہوتا کہ اسے مال دینار سے کچھ دوں۔

بجی نے کہا ہاں وہ علی بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے پھر بجی کو اس کے پاس بھیجا کہ تمہیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بارے بتائے کہ ان کے سرور کار کیا کیا مال بھیجے ہیں علی بن اسماعیل نے کہا مجھے پتہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو دنیا کا خواہاں ہو وہ کہاں کہ امام علیہ السلام پر اعتقاد رکھتا ہے۔

دنیا کے لالچ سے شیعیان موسیٰ بن جعفر اور ان کے مال کے بارے میں شناسائی کرانا تاکہ ہارون جان لے کہ جعفر بن محمد بن احمد شیعیان امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ہے اور انہیں مال شمس بھیجتا ہے تاکہ نقشہ پلید انجام دے اور ان کے قتل کے اسباب بھی فراہم کرے کیونکہ بجی امین کی خلافت کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ یہ تربیت شدہ جعفر ہے اگر یہ تخت سلطنت پر آگیا تو برا کد کی شکست و نابودی ہے اس لئے بجی کو خوف تھا۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ خداوند ہر شے کی کمین میں ہے جو بھی کسی کے لئے یہ کام کرے اسی سے خود قتل ہوگا بجی سے پہلے کچھ ہوا کہ بجی اور اس کے فرزند کی حکومت نابود ہوگئی قتل اس کے کہ امین کے پاس منتقل ہوئی ان کے فرزندوں کو ہارون نے بڑے سخت عذاب میں مبتلا کر کے قتل کیا درواقع امام کاظم علیہ السلام کا انتقام دینا میں اس سے لے لیا اور آخرت میں تو اور سخت و دردناک عذاب ہوگا۔

کتاب غیبت شیخ طوسی میں ہے کہ ہارون رشید نے اپنے معتد سے ایک دن کہا کہ آل ابوطالب میں ایسے آدمی کو جانتے ہو کہ جو مشکلات میں ہو اور ان کی احتیاج کو جانوں تو کہا ہارون الرشید اپنا بیٹا جعفر بن محمد احمد کے حوالے کرنے کے لئے تاکہ وہ اسے بجی بن خالد برکی کو خوف ہوادہ جعفر بن محمد ہے کہ اگر خلافت اس لڑکے تک پہنچی تو وزارت اس سے جعفر بن محمد کی طرف منتقل ہو جائے گی کسی کو مدینے بھیج دیا کہ امام علیہ السلام کے بھائی کے بیٹے علی بن اسماعیل بن جعفر کو طلب کیا شاید ہارون اپنا بیٹا اس کے حوالے کرے علی بن اسماعیل نے جب بادشاہ کا وعدہ احسان سنا تو بغداد کا ارادہ کیا ودار کے وقت امام علیہ السلام کے پاس آیا امام علیہ السلام نے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے بغداد میں تمہیں کیا کام ہے؟

کہنے لگا میں مقررہ بہت ہوں امام علیہ السلام نے فرمایا حیر اقرض میں ادا کر دیتا ہوں راضی نہ ہو امام علیہ السلام نے دوبارہ روکا تو نہ رکا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: بغداد جاؤ کہا ٹھیک ہے پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا سے ڈرو میرے بچوں کو یتیم نہ کرنا ایک تین سو دینار کی چھلی دی جب وہ جانے لگا تو امام علیہ السلام چار ہزار درہم اور دیئے اور پھر فرمایا میرے بچوں کو یتیم نہ کرنا جب وہ چلا گیا تو امام علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا البتہ میرے قتل میں کوشش کرے گا حاضرین نے کہا آپ پر فدا ہو جائیں جبکہ آپ جانتے ہیں تو ایسی بخشش کیوں؟

کیوں اسے اس قدر عطا کیا امام علیہ السلام نے فرمایا میرے جد نے فرمایا جب کوئی اپنے رشتہ دار سے صلہ رحمی کرے اور

دوسرا قطع رحمی کرے تو خدا اس سے قطع رحمی کرے گا میں نے صلہ رحمی کی رعایت کی تاکہ اگر وہ قطع رحمی کا ارادہ کیا ہے تو خدا اس سے قطع رحمی کرے جب علی بن اسماعیل بغداد پہنچا تو یحییٰ بن خالد اسے خلیفہ کے پاس لے گیا سب سے پہلے خلیفہ سے کہا کہ جب اس نے امام عیسیٰ کے حلق خیریت معلوم کی تو کہا ایک زمانہ میں دو خلیفے نہیں ہو سکتے مشرق و مغرب سے اس کے پاس مال آتا ہے۔

ایک دیہات انہوں نے تیس ہزار دینار کا خریدا ہے کہ جب خریدنا چاہا تو کہا فلاں مقام کے چیموں سے خریدنا چاہتا ہوں تو ان کے اصحاب نے وہاں سے پیسے لے دیے ہارون رشید نے یہ سن کر آگ بگولہ ہونے لگا دل میں حسد کی آگ کی چنگاریاں سلگنے لگیں اس سال حج کے بہانہ سے مدینہ گیا اور امام عیسیٰ کو گرفتار کر لیا اور حقوق سے پنہاں کر کے بصرہ بھجوا دیا۔

میموں میں ہے کہ جب محمد بن اسماعیل بغداد پہنچے اور وزیر اعظم برکی سے مہمان ہوئے اس کے بعد ہارون کے دربار میں پہنچے مصلحت وقت کے لحاظ سے بہت تقسیم کی گئی اثنا عشر گلوں میں ہارون نے مدینہ کے حالات دریافت کیے محمد نے انتہائی فطریاتی کے ساتھ وہاں کے حالات کا تذکرہ کیا اور یہ بھی کہ میں نے آج تک نہیں دیکھا اور نہ سنا کہ ایک ملک میں دو بادشاہ ہوں اس نے کہا کہ اس کا کیا مطلب؟

محمد نے کہا بالکل اسی طرح جیسے آپ بغداد میں حکومت کر رہے ہیں موصی کاظم مدینہ میں خلافت قائم کیے ہوئے ہے اطراف میں سے ان کے پاس مال آتا ہے اور وہ آپ کے مقابلہ کے دعوے دار ہیں انہوں نے تیس ہزار دینار کی زمین خریدی ہے جس کا نام بصرہ ہے ہارون کا خصم انتہاء کو تھا اس نے محمد کو دس ہزار دینار عطا کر کے رخصت کیا خدا کا کرنا یہ کہ محمد کو اس رقم سے قاعدہ اٹھانے کا موقع نہ ملا اسی رات اس کے طلق میں درود پیدا ہوا غالباً شتاق اور مرجع دنیا سے رخصت ہو گیا ہارون کو معلوم ہوا تو اس نے دینار کی تھیلیاں واپس منگوا لی مگر محمد کی باتوں کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے کاظم عیسیٰ کو ختم کرنے کی

طمان

ملفوظ میں یہ عجیب صانع بن علی بن علی سے نقل ہے کہ ہارون رشید نے اپنے بیٹے کو خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا کہ اسی کو خاص دعاء کے درمیان معروف کر دے کہ اس کے بعد اس کا بیٹا خلیفہ ہے تو سن ۱۷۹ میں حج پر گیا اور سب جگہوں کے قاضی علماء قاری اور امراء کو لکھا کہ وہ مکہ میں مراسم حج پر حاضر ہوں پھر مدینہ چلا گیا۔

احجاج میں ہے کہ ہارون ملعون جب مدینہ میں داخل ہوا تو رسول خدا کے روئے پر گیا لوگ اس کے ساتھ تھے تو روئے سے خطاب کر کے کہا۔

السلام علیک یا بنی العم

اے رسول خدا ﷺ آپ کے چچا کے ذریعہ ہمیں خبر ہے غیر یہ۔  
پھر امام موسیٰ بن جعفر ۲۸۵ کے بڑے تو یوں سلام کیا۔

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا اہل

اے اللہ کے رسول سلام، اے پدر بزرگوار میرا سلام تو ہارون کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور غصے سے خدا مرحوم صدوق عدون میں ابراہیم ابی البلاد سے نقل کرتے ہیں کہ یعقوب بن داود نے مجھے خبر دی ہے کہ امام ۱۱۱ نے کہا کہ جب مدینہ میں رات کو داخل ہوا تو اس کی صبح کو موسیٰ بن جعفر کو گرفتار کر لیا اور مجھے کہا کہ اس کے وزیر یعنی یحییٰ بن خالد نے ہارون سے سنا کہ وہ قبر رسول خدا پر کھڑا تھا:

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے رسول میں حضرت چاہتا ہوں اس امر میں کہ جس سے میں نے موسیٰ بن جعفر کے معاملہ میں ارادہ کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے قید کر دوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ فتنہ و فساد برپا کر دے کہ جس سے آپ کی امت کا خون ہے۔

علی بن محمد بن سلیمان نوفلی سے روایت ہے کہ میرے باپ نے سنا کہ ہارون رشید نے فضل بن ربیع کو بھیجا کہ حضرت اپنے پدر بزرگوار رسول خدا کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔

اٹھائے نماز آپ کو گرفتار کر کے کھینچے ہوئے سہارے باہر لے گئے اللہ عزوجل حضرت اپنے جد بزرگوار کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے اے خدا کے رسول آپ سے شکایت کرتا ہوں اس چیز کی جو آپ کی امت پر کردار سے آپ کے اہل بیت باوقار کو پہنچ رہی ہے لوگوں نے ہر طرف سے آواز گرہ نہالہ بلند کیا جب اس مظلوم امام ۱۱۱ کو ہارون کے پاس لے گئے تو اس نے امام ۱۱۱ کو برا بھلا کہا اور حکم دیا کہ حضرت کو قید کیا جائے اور محمل ترتیب دیا جائے تاکہ یہ مظلوم نہ ہو کہ امام ۱۱۱ کو کس طرف لے جا رہے ہیں ایک محمل کو بصرہ کی طرف دوسرے کو بغداد کی طرف روانہ کیا۔

حضرت جس محمل میں تھے جو بصرہ کی طرف بھیجا تھا اور حسان مروی کو آپ کے ہمراہ بھیجا تھا تاکہ وہ آپ کو بصرہ میں عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر منصور (جو کہ بصرہ کا والی اور ہارون کا چچا زاد بھائی شام کے سپرد کردے ذی الحج کی سات تاریخ کو ترویہ سے ایک دن پہلے حضرت کو اپنے مکان کے ایک کمرے میں جو کہ اس کے دیوان خانہ کے قریب تھا قید کر دیا گیا اور وہ عید کی خوشی میں مشغول ہو گیا دن میں دو مرتبہ اس کمرے کا دروازہ کھولتے تھے ایک دفعہ اس لئے کہ آپ باہر آ کر وضو کر لیں اور دوسری دفعہ جب کہ آپ کے لئے کھانا لاتے تھے۔

محمد بن سلیمان نوفلی کہتا ہے کہ عیسیٰ کا ایک فشی جو کہ عیسائی تھا اور بعد میں اسلام کا اظہار کیا میرا دوست تھا ایک دفعہ

کہنے لگا کہ یہ عبد صالح اور خدا کے شاکستہ بندے یعنی موسیٰ بن جعفر رحمہ اللہ جن دنوں اس مکان میں قید تھے تو آپ کو لہو و لہب موسیقی اور حتم کے خواہش و منکرات سننے پڑے میں گمان نہیں کرتا کہ ان چیزوں نے بھی آپ کے دل میں اثر کیا ہو۔

## امام موسیٰ بن جعفر رحمہما اللہ عیسیٰ بن جعفر کے زندان میں

کتاب غیبت مرحوم طوسی میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم رحمہما اللہ ایک سال عیسیٰ بن جعفر کے زندان میں قید رہے ہارون کو اس نے لکھا کہ موسیٰ بن جعفر کو مجھ سے لے لیں جس کی تحویل میں چاہیں دے دیں ورنہ میں امام موسیٰ کاظم رحمہما اللہ آزاد کر دوں گا میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی بہانہ ہاتھ آئے لیکن میرے ہاتھ کوئی بہانہ نہیں آیا میں نے ان کو چھپ چھپ کر دیکھا کہ وہ اکثر دعا، راز و نیاز میں مشغول رہتا ہے میں نے کان لگا کر سنا چاہا کہ مجھ پر یا آپ پر نفرین کرتا ہے یا نہیں ایسی کوئی چیز نہیں سنی فقط اپنے لئے دعا اور خدا کی طلب رحمت اور بخشش طلب کرتا ہے اس کتاب کے مولف فرماتے ہیں کہ بحار میں یہ بھی حکایت بعض سے ہے کہ عیسیٰ کے جاسوسوں نے امام رحمہما اللہ کے حالات پر تجسس کیا اور عیسیٰ نے بھی امام رحمہما اللہ سے زندان میں اکثر یہ دعائی ہے۔

اللهم انی کثیرا ما کنت استلک ان توفی لی خلوت و عزلة

و فراغ خاطر لعبادتک و اطاعتک فکیف لا اشکر ہذہ

النعمۃ قد استجبت لی دعائی و بلغنی منای .

اے اللہ تو جانتا ہے کہ تجھ سے غلوت و تنہائی کا سوال کرتا تھا تو نے مجھے اپنی عبادت و اطاعت کی عہدائی فراہم کی میں کیسے تیرا شکر یہ ادا نہ کروں اس نعمت پر کہ تو نے میری دعا قبول کی اور میری آرزو کو پورا فرمایا۔ پہلی روایت میں ہے جب عیسیٰ کا خط ہارون الرشید کو پہنچا تو اس نے اسی وجہ سے فضل بن ریح کے پاس بغداد کے زندان میں قید کرایا امام رحمہما اللہ اس زندان میں ایک طولانی مدت قید رہے ہارون الرشید نے ارادہ کیا کہ اسے حکم دے کہ امام رحمہما اللہ کو زہر دے دے تو اس نے اس کا انکار کیا۔

## امام رحمہما اللہ فضل بن ریح کے زندان میں

صدوق نے عیون اور امامی میں احمد بن عبد اللہ فردی سے اس نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک دن میں فضل کے پاس گیا کہ جب وہ گھر کی چھت پر بیٹھا تھا مجھ سے کہا میرے نزدیک آؤ جب میں نزدیک گیا اس کے روبرو بیٹھا



فضل بن ریح نے کہا اس کمرے میں دیکھو میں نے کمرے میں دیکھا کہ اس نے کہا یہ دیکھو کیا ہے؟ میں نے کہا ایک زمین پر کھڑا ہوا نظر آ رہا ہے اس نے کہا غور سے دیکھو میں نے غور سے دیکھا تو کہا کوئی آدمی جہدے کی حالت میں ہے اس نے کہا اسے پہنچاتے ہو کہا نہیں کہا یہ تیرا مولا ہے میں نے کہا میرا مولا کون ہے اس نے کہا انجان بن رہے ہو میں نے کہا نہیں۔ میں اپنے لئے کوئی مولا نہیں پہنچا تھا اس نے کہا یہ ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ہیں میں نے شب و روز ان پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے میں نے اسے جہدے کے علاوہ نہیں دیکھا وہ اول وقت نماز صبح بجالاتے ہیں پھر وہ طلوع آفتاب کے بعد تک تعقیبات میں مشغول رہتے ہیں پھر جہدے میں چلے جاتے ہیں ظہر تک جہدے میں رہیں غلام سے کہا ہوا ہے کہ انہیں ظہر کے وقت کی خبر دیں وہ غلام کے ذریعہ ظہر کے وقت یاد دہنو کرتے ہیں اور وہ جہدے میں نہیں سوتے نہ انہیں اونگھ آتی ہے۔ وہ مسلسل عبادت میں مشغول ہیں جب نماز عصر کے لئے فارغ ہوتے ہیں پھر جہدے میں چلے جاتے ہیں غروب کے وقت نماز مغرب اور تعقیبات بجالاتے ہیں پھر نماز عشاء پھر تھوڑی سی غذا لاتے ہیں تو وہ تناول فرما کر تہجد پڑھو کرتے ہیں اور نماز تہجد میں مشغول رہتے ہیں جب صبح کی اذان ہوتی ہے نماز میں مشغول ہوتے ہیں ایک سال سے میرے پاس ہیں ان کی زندگی کا یہی معمول ہے۔

کتاب معین میں فضل بن ریح سے روایت منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں رات کے وقت اپنے بہتر پر اپنی کنیر کے ساتھ سو یا ہوا تھا دروازہ کے کھٹکھٹانے کی آواز سنی تو میں ڈر گیا میری کنیر نے کہا شاید ہوا کی وجہ سے کھٹکا ہو تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا دروازہ کھلا ہوا ہے اور سرور میرے پاس کھڑا ہو کر مجھ سے کہتا ہے امیر کو جواب دے مجھ پر سلام نہیں کیا میں اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا میں نے کہا یہ تو سرور ہے کہ جو میری اجازت کے بغیر اندر آیا ہے اور سلام نہیں کیا تو یہ قتل کرے گا میں اس وقت مجب تھا میں نے کہا غسل کر لوں غسل کے بعد کپڑے تبدیل کئے مجھ سے کنیر نے کہا تو پریشان ہے خدا پر بھروسہ کرو اور اٹھو میں اٹھا اور سرور کے ساتھ گھر سے باہر نکلا امیر کے ساتھ آیا اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور چپ ہو گیا پھر کہا تو ڈر گیا ہے میں نے کہا ہاں اے امیر المؤمنین پھر کچھ دیر چپ رہا اور مجھے چھوڑ کر چلا گیا پھر آ کر مجھ سے کہا امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو آزاد کرو۔

اور انہیں ۳۰ ہزار درہم پانچ سو دینار اور تین سواریاں دو اور کہو کہ آپ کو اختیار ہے ہمارے پاس رہیں یا کسی دوسرے شہر چلے جائیں میں نے ہارون الرشید سے کہا آپ کا حکم ہے کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو آزاد کروں کہا ہاں میں نے تین ہارنگرا کیا انہوں نے مجھ سے کہا اور کہا تیرے لئے ہلاکت ہو کہ میں اپنا عہد توڑ دوں میں نے کہا:

اے امیر کون سا عہد؟ کہا میں سو رہا تھا میں نے ایک سیاہ چیز دیکھی کہ جو میرے سینے پر بیٹھ گئی اور میری روح قبض کرنے لگی اور مجھ سے کہا تو نے امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو قید کر رکھا ہے میں نے اس سے کہا آزاد کرنا ہوں اور ان پر بخشش

## الذخيرة الساجدة

کرتا ہوں اس نے مجھ سے خدا کا عہد لیا اور میرے پیچھے سے ٹہکی میں اپنے گھر سے نکلا کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے وعدہ کو پورا کروں میں زندان میں آیا دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

میں بیٹھ گیا یہاں تک انھوں نے سلام کہا جواب سلام کے بعد کہا مجھے حکم ہوا کہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور آپ سے صلہ رحمی کروں اگر آپ کا کوئی حکم ہے تو فرمائیں امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں تیری مرضی جو کرے میں نے کہا نہیں آپ کے جد رسول خدا کا یہ حکم ہے کہ مجھ سے اپنی حاجت بیان کو لباس سواری اور چھوڑنے کے بارے میں یہ امت کے حقوق ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا تیری مرضی جو چاہتا ہے انجام دے کہا میں وہی کرنا چاہتا ہوں جو آپ چاہیں پھر امام علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور زعمان سے باہر نکلا راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا مجھے رسول اللہ کے بارے میں بتائیں اس کا کیا سبب ہے کہ جس کے ذریعہ آپ کی یہ کرامت و احترام اس آدمی کے ذریعہ ہے میرا آپ پر حق ہے کہ آپ مجھے اس کی بشارت بتائیں کہ جو اللہ نے اس ظالم کی زبان پر جاری کیا ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

میں نے جب بدھ کی رات اپنے جد رسول خدا کو دیکھا مجھ سے فرما رہے ہیں کہ اے موسیٰ تم قید میں مظلوم ہو میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ مظلوم قیدی ہوں تین بار تکرار کیا پھر مجھ سے فرمایا تم پر یہ فتنہ اور ظلم ختم ہو جائے گا تم آج صبح روزہ رکھو اور جمعرات و جمعہ کے روز کے بعد بارہ رکعات نماز ادا کرو ہر رکعت میں ایک بار الحمد بارہ بار سورہ قل ہو اللہ پڑھ جب چار رکعت پڑھ لو تو سجدے میں چلے جاؤ اور یہ دعا پڑھو۔

یا سابق الفوت . یا سامع کل صوت یا محیی العظام وہی

رمیم بعد الموت فامثلک باسمک العظیم الاعظم ان

تعملی عملی محمد عبدک و رسولک و علی اہل بیتہ

الطیبین الطاہرین وان تعجل لی الفرج مما انا فیہ .

اس طرح بارہ رکعات ادا کرو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔ روایت میں ہے عبد اللہ بن فضل اپنے باپ فضل سے نقل کرتا ہے کہ فضل بن ربیع کہتا ہے کہ میں نے ہارون الرشید کو دیکھا کہ تلوار نیام سے نکال کر غصے سے حرکت دے رہا ہے جب ہارون نے مجھ سے دیکھا تو کہا خدا کی قسم ابھی اس وقت میرا عمر کو میرے پاس حاضر کرو۔

اگر حاضر نہ کیا تو تجھے قتل کر دوں گا میں نے کہا کون پسر عمر (پچازاد بھائی) کہنے لگا مجازی میں نے کہا کون مجازی کہنے لگا

## الذمہ الساکبہ ﷺ

موسیٰ بن جعفر فضل بن ربیع کہتا ہے کہ جب میں نے ہارون کو غصے میں دیکھا تو خدا سے ڈرنے لگا۔

کہ جب امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو اس موقعیت میں اگر ہارون کے پاس لے آؤں لیکن شیطان کے دوسے سے میں نے دنیاوی مال سے چشم پوشی کر لی لہذا خدا کے عذاب پر راضی ہو کر خود سے کہا کیا عیب ہے فضل کہتا ہے کہ ہارون نے مجھ سے کہا دو جلاذ (کوڑے مارنے والے اور دو تازیانہ بھی لے آؤ میں نے جلاذ دو تازیانے حاضر کیے مگر موسیٰ بن جعفر کو لے آیا جب حضرت نے پوچھا تو مجھے ایک خرابے کی طرف رہنمائی کی گئی اس خرابے میں سمجھور کے بچوں سے بنا ہوا گھر تھا اس میں ایک سیاہ قام غلام کو دیکھا اس سے کہا اپنے مولا موسیٰ بن جعفر سے اجازت لو کہ میں اللہ کے پاس حاضر ہونا چاہتا ہوں غلام نے کہا آپ مجھے میرے مولا کا کوئی پاسہان و دربان نہیں ہے۔

جب میں امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا غلام کو دیکھا کہ غلام کے ہاتھ میں قمیچی ہے کہ جس سے حضرت کے کثرتِ جہدے پیشانی اور ناک پر گھٹنے تھے کہ جن کو کاٹ رہا ہے میں نے کہا السلام علیک یا ابن رسول اللہ ہارون آپ کو بلا رہا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے ہارون کو کیا کام ہے کیا اس قدر نعمات و آسائش نے اس کو مشغول نہیں کیا پھر جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھے اور فرمایا اگر رسول خدا کا یہ فرمان نہ ہوتا کہ عالم بادشاہ کی قیہ میں اطاعت واجب ہے تو میں ہارون کے پاس نہ جاتا۔

پھر امام علیہ السلام راستے میں تھے کہ میں نے کہا ہارون کے ظلم کے لئے تیار ہو جائیں کیونکہ ہارون حد سے زیادہ غصے میں ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جو دنیا و آخرت کا مالک ہے وہ ہارون کو طاقت ہی نہیں دے گا کہ مجھے اذیت دے سکے پھر امام علیہ السلام نے دعا کو تین مرتبہ پڑھ کر اپنے چہرے اور سر پر دم کیا جب ہارون کے پاس گئے تو دیکھا کہ جس طرح ایک عورت اپنے مردہ بچے کو اٹھلاتی ہے اسی طرح گھر کے گھن میں سرگرداں بھر رہا ہے۔

جیسا حق ہم نے دیکھا تو کہا پھر عمو کو لے آیا ہے میں نے کہا ہاں ہارون نے کہا مبادا میری طرف سے ان کو ڈرایا ہو جو کچھ تجھ سے کہا تھا اس کا ارادہ نہیں رکھتا تھا امام علیہ السلام کو اندر لے آؤ میں امام علیہ السلام کے ساتھ اندر داخل ہوا تو ہارون اپنی جگہ سے اٹھ کر امام علیہ السلام کے گلے ملنے لگا اور کہنے لگا اے میرے بھائی اے خلافت کے حقیقی وارث اے پرمعو (چچا زاد بھائی) خوش آمدید۔

پھر امام علیہ السلام کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا کس لئے کم دکھائی دیتے ہیں۔ موسیٰ بن جعفر نے فرمایا آپ کی وسعتِ سلطنت اور دنیا کی محبوبیت میرے پاس آنے سے مانع ہے ہارون رشید نے ایک عطر کی شیشی منگوائی اور حضرت کی داڑھی پر لگایا پھر حکم دیا کہ ایک خلعت اور دو پیسوں کی تھیلیاں امام علیہ السلام کے لئے لے آؤ موسیٰ بن جعفر نے فرمایا:

میں اس مال کو اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ اپنے فرزند ابوطالب کی شادی کروں تاکہ قیامت تک ان کی نسل کا سلسلہ

بوحسار ہے پھر امام علیہ السلام باہر آئے اور کہا الحمد للہ رب العالمین جس وقت امام علیہ السلام باہر چلے گئے تو میں نے ہارون سے کہا تو ان کو اذیت دینے کا ارادہ رکھتا تھا تو پھر اس قدر نوازش کس لئے؟ ہارون نے کہا جب تم امام علیہ السلام کو لینے گئے تو ایک گروہ کو دیکھا میرے گھر کا محاصرہ کیا ہوا ہے ہاتھوں میں لٹکی تلواریں ہیں مجھ سے کہہ رہے ہیں اگر فرزند رسول کو اذیت دی تو تیرے گھر کو برباد کر دیں گے۔ اگر امام علیہ السلام کے قتل سے منصرف ہو جائے تو ہم بھی چھوڑ دیں گے۔

## ہارون رشید کا امام علیہ السلام کو برباد کرنا

سید علی بن طاووس جو نہایت زاہد و عالم باعمل ہیں اپنی کتاب الحج میں عبد اللہ بن مالک خزاعی سے نقل کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہارون نے مجھے بلایا اور کہا اے عبد اللہ کیسے تم یہ راز چھپا رہے ہو؟ میں نے کہا اے امیر المومنین میں آپ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں پھر کہا اس کمرے میں جاؤ اور جو کچھ اس میں ہے لے آؤ اور میرے راز کی حفاظت کرنا جب میں کمرے میں داخل ہوا تو اس میں موسیٰ بن جعفر تھے۔

میں نے انہیں دیکھ کر سلام کیا اور انہیں ایک سواری پر بٹھا کر اپنے گھر لے گیا اپنے گھر کے اس کمرے میں بٹھایا جہاں میری بیوی تھی اور تلا لگایا چابی میرے پاس تھی کچھ دنوں بعد ہارون رشید کا فرستادہ آیا اور کہا تمہیں امیر المومنین بلا رہے ہیں میں اٹھا اور ان کے پاس گیا وہ اپنے بستر کے دائیں جانب بیٹھے تھے ان کے بائیں جانب ایک بستر تھا میں نے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب نہیں دیا اور کہا: میں نے جو امانت دی اس کا کیا کیا میں نہ سمجھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔

پھر کہا خیر اصحاب کیا کر رہا ہے میں نے کہا صالح تو ہارون نے کہا یہ تین ہزار درہم لو اور ان کو دو اور کہو کہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کریں میں اٹھا اور جانے کا ارادہ کیا تو کہا کیا تو جانتا ہے کہ اس کا سبب کیا ہے میں نے کہا نہیں اے امیر المومنین ہارون رشید نے کہا کہ میں اپنے بستر پر سو رہا تھا اپنی دائیں جانب خواب دیکھا کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے کہ اے ہارون موسیٰ بن جعفر کو آزاد کرو جس نیند سے بیدار ہوا اور خود سے کہا شاید یہ میرا خیال ہے میں پھر ایک اور بستر پر چلا گیا جا کر سویا تو وہاں بھیجے اس آدمی کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا اے ہارون میں نے جو تجھے حکم دیا ہے کہ موسیٰ بن جعفر کو آزاد کرو تو نے نہیں کیا تو پھر بیدار ہوا شیطان سے پناہ مانگی۔

پھر اور بستر پر سو گیا تو اس وقت اس آدمی کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار ہے کہ جو مشرق سے مغرب تک لمبی ہے اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا۔

واللہ یا ہارون لنن لم نطلق موسیٰ بن جعفر لا صفن ہذہ

## الدعاء الساجد

### الحربة في صدرک والاطلاقها من ظهرک .

اللہ کی قسم اگر تو نے امام عظیم الاموی بن جعفر کو آزاد نہ کیا تو یہ توار تیرے سینہ پر مارو گا کہ جو تیری پشت سے لٹکے گی پھر میں نے حیرتی طرف آدی بھیجا اب جو کہا اس پر عمل کرو اور کسی کے سامنے اس کا اظہار نہ کرنا ورنہ تجھے قتل کر دو گا۔  
عبداللہ کہتا ہے کہ میں اپنے گھر واپس لوٹا اور اپنے کمرے کا تالا کھولا جس میں موسیٰ بن جعفر تھے ان کے پاس آیا تو وہ سجودے میں تھے میں پیچہ گیا انھوں نے سجودے سے سزاٹھایا اور فرمایا اے عبداللہ۔ اھل صا امرک  
اس کام کو انجام دو جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے میں نے امام عظیم کے عرض کیا اے مولا ایک آپ سے سوال ہے اور اپنے جد رسول اللہ کی قسم۔

کیا آپ نے آج خدا سے اس امر کے لئے دعا کی تھی امام عظیم نے فرمایا میں نے نماز فریضہ پڑھی اور جب سجدہ شکر میں سر رکھا اور بخشش کی دعا کی تو میں نے رسول خدا کو دیکھا کہ فرما رہے ہیں اے موسیٰ کیا تم آزاد ہونے کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ رسول خدا نے فرمایا اے موسیٰ یہ دعا پڑھو۔

یا صابع النعم یا دافع النقم یا باری النسم یا مجلی الهمم یا  
مغشی الظلم یا کاشف الضر والالیم یا ذال جود والکرام یا  
سامع کل صوت ویا مدرک کل قوت ویا محیی العظام  
وہی رمیم ومنشئہا بعد الموت صل علی محمد وآل  
محمد .

اور میں نے دعائی تو مجھے فرمایا کہ اللہ نے تیری دعا مستجاب کی ہے پھر میں نے (راوی عبداللہ) کہا کہ مجھے ہارون رشید نے حکم دیا اور آپ کے لئے یہ درہم دیئے ہیں۔

### حضرت کی دعا قید سے نجات کے بارے میں

مرحوم صدوق میون میں محمد بن علی ماجیلویہ سے وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے باپ سے وہ کہتا ہے میں نے بعض اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ جس وقت ہارون رشید نے امام موسیٰ بن جعفر عظیم کو قید کیا تو رشید کی طرف سے آپ کو یہ خبر پہنچی کہ وہ انہیں قتل کر دے گا جب رات ہوئی تو آپ نے تہجد پڑھو کیا اور قبلہ رخ ہو کر چار رکعت نماز پڑھی پھر اس دعا کو پڑھا۔



یا سیدی نحن من حبسہا ونوخلصنی عن ہذہ یا مخلص  
 الشجر من بین اصل و طین یا مخلص اللبن من بین فرث  
 و دم و یا مخلص الولد من بین مشیمۃ و رحم و یا مخلص  
 النار من بین الحديد و الحجر و یا مخلص الروح من یمن  
 الاحشاء و الامعاء خلصنی من یدہا و ن .

وہ کہتے ہیں کہ جب امام کاظم علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی تو سیاہ رنگ کا آدی ہارون کو عالم خواب میں نظر آیا اس کے ہاتھ  
 نگلی تلواری تھی اور اس کے سر ہانے کھڑا یہ کہہ رہا تھا اے ہارون موسیٰ علیہ السلام جعفر علیہ السلام کو ہا کر دو ورنہ تیری گردن اس تلوار  
 سے اڑا دوں گا ہارون ڈر گیا اور حاجب کو بلایا اور کہا زندان میں جاؤ اور موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہا کر دو حاجب باہر آیا اور زندان کا  
 دروازہ کھٹکھٹایا زندان بان کہنے لگا کون ہے کہنے لگا خلیفہ امام کاظم علیہ السلام کو بلارہا ہے۔

زدان بان نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام آپ کو خلیفہ بلارہا ہے حضرت ڈرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے رات  
 کے وقت کسی برائی کے علاوہ نہیں بلایا پس آپ غمناک ہارون کے پاس آئے اور سلام کیا ہارون نے جواب دیا اور کہا آپ کو  
 خدا کی قسم دیتا ہوں کیا اس رات کوئی دعا آپ نے مانگی تھی فرمایا ہاں کہنے لگا کیا دعا مانگی فرمایا تجہید وضو کر کے چار رکعت نماز  
 پڑھی اور آنکھیں آسمان کی طرف کی اور میں نے کہا اے میرے سید و سر دار مجھے ہارون کے ہاتھ اور شر سے نجات عطا فرما  
 ہارون نے کہا خدا نے آپ کی دعا قبول کی پس آپ کو نئی خلعتیں دیں اور اپنا کھڑا سواری کے لئے دیا اور آپ کی عزت  
 و تکریم کی اور اپنا تہنیم بنایا موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس شریف کریم ہوئے اور ہر جمعرات کو اس کے پاس آتے تھے یہاں تک کہ  
 دوبارہ آپ کو قید کر دیا گیا۔

## امام علیہ السلام کے حکم سے دیوار پر شیر کی تصویر کا افسونگر کو چیر پھاڑ دینا

مؤلف کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے بھی امام علیہ السلام کے معجزات ذکر کیے ہیں ایک ان میں سے وہ کہ جس کو صدوق نے  
 امالی اور عیون میں علی بن عقیل سے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ ہارون الرشید نے ایک آدی کو بلایا تا کہ اس کے ذریعہ سے  
 امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے امر کو باطل کرے اور مجلس عام میں آپ کو شرمندہ کرے پھر اس کام کے لئے ایک جادوگر نے اس  
 کام کو انجام دینے کے لئے آمادگی کا اظہار کیا جب دسترخوان بچھایا گیا تو اس جادوگر نے روٹی میں کوئی حیلہ کیا پھر اس طرح

ہوا کہ جب حضرت کا نوکر ارادہ کرتا کہ روٹی اٹھا کر امام علیہ السلام کے پاس رکھے تو روٹی اس سے اڑ جاتی ہارون اس کام سے اس قدر خوش ہوا اور مسکرایا کہ وہ اپنے اوپر کٹر دل کر سکا اور آپ سے باہر ہو گیا۔

پھر اسی اثنا میں امام علیہ السلام نے سر بلند کیا اس شیر کی تصویر کی طرف کہ جو پردہ پر بنی ہوئی تھی اشارہ کر کے فرمایا اللہ کے شیر اس دشمن کو چیر پھاڑ دو پھر وہ تصویر نے بہت بڑے شیر کی طرح اچھل کر اس جادوگر کو کھڑے کھڑے کر دیا ہارون اور اس کے اندیم یہ امر عظیم دیکھ کر غش کھا کر گر پڑے جو کچھ دیکھا اس کے خوف سے ہوش و حواس باختہ ہو گئے جب کچھ ہوش میں آئے تو کافی دیر کے بعد ہارون نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ اپنے حق کی قسم آپ اس تصویر سے کہیں کہ وہ اس جادوگر کو واپس کر دے امام علیہ السلام نے فرمایا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے جادوگروں کی رسیاں واپس کر دیں ہوتیں تو یہ تصویر بھی واپس کر دیتی۔

ہمارے مناقب سے علی بن ابی حمزہ راوی نقل کرتا ہے کہ ہارون الرشید نے اپنے خادم کو آگے چلایا کہ جوں ہی امام علیہ السلام امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اٹھے اسے قتل کر دینا جب یہ ارادہ کیا تو اس کے دل پر خوف و ہیبت طاری ہو گیا پھر اس سے منصرف ہو کر ایک امام علیہ السلام کی تصویر بنا کر اسے فرش میں بے ہوش کر کے اس کو حکم دیا کہ اس کو چھری سے کاٹ دے یہ کچھ عرصہ تک تمرین و مشق کرانے کے بعد سوچا کہ اب یوں ہی امام علیہ السلام کو دیکھے گا تو انہیں قتل کر دے گا ایک دفعہ چھتری اور خنجر کی علاقوں پر مشق کرانے کے بعد اس مکان میں لے گیا کہ جہاں امام علیہ السلام قید تھے وہ نشے میں مخمور تھے ان کو مشق بھی کروا چکا تھا فوراً دروازہ کھول کر حکم دیا ان کو قتل کر دیں۔

وہ امام علیہ السلام کو دیکھ کر ان کے آگے جھک گئے اپنے ہاتھ سے چھریاں گرا دیں امام علیہ السلام کے قدموں پر گر گئے اور کہنے لگے یہ آدمی ہر سال ہمارے فیصلے کرتا ہے اور ہمارے درمیان صلح کرتا ہے بعض کو بعض سے راضی کرتا ہے ہمارے شہروں پر قحط پڑتا ہے تو ان کی دعا سے باران رحمت نازل ہوتی ہے ان کے بغیر ہم کوئی کام انجام نہیں دیتے پھر واپس لوٹ گئے۔ بعض ہماری شیعہ کتب میں روایت ہے کہ ہارون الرشید بلعون نے امام علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے لشکر سے کہا تو ان میں سے کسی ایک نے اس کو قبول نہیں کیا پھر اپنے عمال کو افریقہ کے شہروں میں بھیجا کہ ان سے کہو کہ ایک قوم پیدا کریں کہ جو خدا اور رسول کی معرفت نہ رکھتے ہوں کہ میں ان سے ایک کام میں مدد چاہتا ہوں تو ایک قوم آئی کہ جو اس سے ناواقف و نا آشنا تھی اور لغت عرب سے نا بلند تھی اس کے پچاس آدمی تھے۔

جب ہارون الرشید کے پاس آئے تو ان کا اکرام کیا اور ان سے سوال کیا کہ تمہارا رب اور تمہارا نبی کون ہے تو انہوں نے کہا ہمیں نہ رب کی معرفت ہے نہ نبی کی بھراں کو وہاں لے گیا جہاں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے تاکہ ہارون کے اشارے سے تمام علیہ السلام کو قتل کر دیں جب امام علیہ السلام کو انہوں نے دیکھا تو فوراً اپنے ہتھیار گرا دیے اور خود بیدے میں گر

کر کر یہ کرنے لگے امام علیؑ نے ان کے سروں پر دست رحمت پھیرا پھر ان کی زبان میں ان سے فرمایا کہ جب وہ رو رہے تھے ہارون رشید نے دیکھا کہ تو اس کو قہر و فساد کا خوف ہوا چچ مار کر اپنے وزیر کو بلایا کہ ان کو یہاں سے نکالو ان کو وہاں سے نکالا گیا جب وہ چل رہے تھے تو امام علیؑ کا احترام کرتے ہوئے وہاں سے لٹکے پھر اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر بغیر ہولے اپنے شہر چلے گئے۔

## ہارون کی لوٹری کا امام علیؑ کو دیکھ کر عبادت کے لئے تیار ہو جانا

مناقب میں کتاب انوار سے حامری راوی نقل کرتا ہے کہ جس زمانہ میں آپ ہارون رشید کے قید خانہ میں تھے ہارون نے آپ کا امتحان کرنے کے لئے ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی آپ کی خدمت کرنے کے لئے قید خانہ میں بھیج دی حضرت نے جب اسے دیکھا تو لانے والے سے فرمایا کہ ہارون سے جا کر کہہ دیجئے انھوں نے یہ ہدیہ واپس کیا ہے اور کہا ہے: ہل

انتم هت یفککم قضر حون

وہ خطائے ہدیہ کو اس سے تم ہی خوشی حاصل کرو اس نے ہارون سے واقعہ بیان کیا ہارون نے کہا اسے لے جا کر وہیں چھوڑ آؤ اور ابن جعفر سے کہو نہ میں نے تمہاری مرضی سے تمہیں قید کیا ہے اور نہ تمہاری مرضی سے تمہارے پاس لوٹری بھیجی ہے میں جو حکم دوں تمہیں وہ کرنا ہوگا الغرض لوٹری امام علیؑ کے پاس چھوڑ دی گئی۔

چند دنوں کے بعد ہارون نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جا کر پتہ کر دے کہ اس لوٹری کا کیا حال ہے اس نے جو قید خانہ میں جا کر دیکھا حیران رہ گیا اور بھاگا ہوا ہارون کے پاس آ کر کہنے لگا کہ وہ لوٹری تو زمین پر بچہ میں پڑی ہوئی قدرتیں سما کر سما کر کہہ رہی ہے اور اس کا عجیب حال ہے ہارون نے حکم دیا کہ اس کے سامنے پیش کیا جائے جب وہ آئی تو بالکل مہویت تھی ہارون نے پوچھا کیا بات ہے؟

اس نے کہا کہ جب میں حضرت کے پاس گئی اور میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوئی ہوں تو آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ جب میرے پاس موجود ہیں مجھے تیری کیا ضرورت ہے میں نے جب اس سمت کو نظر کی تو دیکھا جنت آراستہ ہے حور و غلمان موجود ہیں ان کا حسن و جمال دیکھ کر میں سجدے میں گر پڑی اور عبادت کرنے پر مجبور ہو گئی۔

اسے بادشاہ میں نے وہ چیزیں بھی نہیں دیکھی جو قید خانہ میں میری نظر سے گزریں بادشاہ نے کہا کہیں تو نے سونے کی حالت میں خواب نہ دیکھا ہو اس نے کہا اے بادشاہ ایسا نہیں ہے میں نے عالم بیداری میں اپنی آنکھ سے سب کچھ دیکھا ہے یہ سن کر بادشاہ نے اس عورت کو کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا اور اس کے لئے حکم دیا گیا کہ اس کی نگرانی کی جائے تاکہ یہ

کسی سے یہ واقعہ بیان نہ کرے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کے قہوڑے دن بعد یہ خاتون بھی دنیا سے رحلت کر گئی۔

## ایک ابرو مند فقیر پر امام علیہ السلام کا لطف

ایک ابرو مند فقیر ہو گیا جس قدر کوشش و تلاش کی فقر سے خود کو نجات نہ دے سکا خالی ہاتھ امام علیہ السلام امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اپنی وضعیت کا امام علیہ السلام سے تذکرہ کیا اور ایک سو درہم کا امام سے تقاضا کیا تاکہ کسب و کار سے اپنی مالی وضعیت کو بحال کرے امام علیہ السلام مسکرائے اس کے چہرے پر نگاہ کی اور فرمایا۔ میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں اگر درست جواب دیا تو دو برابر تمہارے تقاضے کو پورا کروں گا امام علیہ السلام سے عرض کی آپ پر تمہیں امام علیہ السلام نے فرمایا اگر کہا جائے کہ دنیا میں تم ارز و کر حق کوئی ارز و کر دے۔

کہنے لگا آرز و کر دے گا کہ اپنے دینی بھائی کے حقوق کو لوٹا کر دن اور جہاں تک اپنی جان کی حفاظت کا تعلق ہے اگر ترقیہ کرتا چلا تو کروں گا امام علیہ السلام نے فرمایا:

ہم سے دوستی کا تذکرہ کیوں نہیں کیا عرض کرنے لگا آپ کی دوستی تو خدا نے دی ہے میں اس کی آرز و کر دے گا کہ جو چیز خدا نے نہیں دی اور میں جو نعمتیں رکھتا ہوں اس خدا کا شکر گزار ہوں اور جو نعمتیں نہیں اس کا خدا سے تقاضا کرتا ہوں امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس کو ایک ہزار درہم دے دو پھر میں برابر اس کا تقاضا پورا کیا اور اس سے فرمایا جاو دو یہوں سے کہ جو ایک درخت کے دانے کے برابر دانے ہیں جو چمڑے کو رنگنے کے کام آتے ہیں (خرید کر دو وہ اس حال میں خوشحال ہو کر امام علیہ السلام سے رخصت ہوا اور اپنے کسب و کار میں مشغول ہو گیا تاکہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی زندگی کی ضروریات کٹا میں کرے۔

## بشار کا امام علیہ السلام کی امامت کا قائل ہونا

رجل کشی میں بشار سندی بن شاہک کا غلام کہتا ہے کہ میں سخت ترین دشمنان آل ابی طالب تھا ایک دن سندی بن شاہک نے مجھے بلایا اور کہا میں چاہتا ہوں تجھے ایسے کام پر لگاؤں کہ جو کام ہارون نے مجھ سے طلب کیا میں نے کہا اس صورت میں کوئی چارہ کار نہیں سندی بن شاہک نے کہا یہ موسیٰ بن جعفر ہے ہارون نے میرے حوالے کیا ہے اور میں اس پر مامور کر رہا ہوں بشار کہتا ہے کہ۔

موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو ایک کمرے میں تنہا قید کر دیا گیا اور مجھے وہاں پر مامور کر دیا میں نے کچھ تالے اس کمرے کو لگا دیے اور جب میں کہیں جاتا تو اپنی بیوی کو وہاں پر چھوڑ جاتا وہ وہاں سے نہ ہٹتی جب تک میں واپس نہ لوٹ آتا بشار کہتا ہے

خداوند نے میرے بغض و کینہ کو محبت و مہربانی میں بدل دیا ایک دن حضرت نے مجھے بلایا اور فرمایا زعمان قطر میں جاؤ اور حند بن جاح کو کہو کہ موسیٰ بن جعفر رحمہ اللہ ابلا رہے ہیں اگر آئے تو لے آنا ورنہ نہیں بٹارے اسے کہا میں نے امام رحمہ اللہ کی خبر تجھے پہنچائی۔

اگر چاہتا ہے تو جو امام رحمہ اللہ نے حکم دیا ہے انجام دے اگر نہیں چاہتا تو انجام نہ دے اسے وہاں چھوڑ کر واپس آ گیا بشار کہتا ہے کہ میں امام رحمہ اللہ کے فرمان سے باہر اور تالا لگا کر اپنی بیوی کو وہاں پر بٹھا کر گیا اور اس سے کہا یہاں ادھر ادھر نہ جانا جب تک میں واپس نہ لوٹ آؤں میں زعمان مطرہ گیا حدین حجاج پر وارد ہوا اور کہا ابو الحسن آپ کو بلا رہے ہیں اس نے میری بات سن کر کہا چلے جاؤ میں نے کہا تیری مرضی امام رحمہ اللہ کے پیغام کو انجام دے یا نہ دے پھر واپس لوٹ آیا۔

امام رحمہ اللہ ابو الحسن کے پاس آیا میری بیوی وہاں بیٹھی رہی اور دروازہ بھی بند تھا میں نے ایک ایک تالے کو کھولا امام رحمہ اللہ تک پہنچا امام رحمہ اللہ سے پورا واقعہ بیان کیا امام رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں وہ میرے پاس آیا اور چلا گیا اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا میرے بعد یہاں کوئی آیا تھا کیا کوئی اس کمرے میں داخل ہوا۔ جواب دیا کہ خدا کی قسم کوئی نہیں آیا میں یہاں سے کہیں نہیں گئی جب تک تم نہیں آئے یہ تالا نہیں کھولا ہے۔

مرحوم صدوق رحمہ اللہ میون میں ٹو بانی سے نقل کرتا ہے کہ حضرت ابو الحسن رحمہ اللہ چھ روز سورج کے طلوع ہونے کے وقت سے زوال تک سجدے میں چلے جاتے اور ہارون الرشید اپنے محل کی چھت پر دیکھتا ہے ان دنوں کہ جب امام رحمہ اللہ ہارون کے زعمان میں تھے کہ فضل بن ریح سے کہتا ہے کہ میں ہر روز اس مقام پر کپڑا پڑا ہوا دیکھتا ہوں ریح نے کہا اے امیر المؤمنین یہ کپڑا نہیں موسیٰ بن جعفر ہیں کہ ہر روز طلوع آفتاب سے زوال تک سجدے میں رہتے ہیں ریح کہتا ہے کہ ہارون نے مجھ سے کہا یہ موسیٰ ہاشم کے راہبوں میں سے ہے میں نے کہا تجھے کیا کہنے تو قید میں رکھا ہے تو کہنے لگا دور ہو جا تو بھی ان کو چاہتا ہے۔

خرائج میں روایت ہے کہ ہارون الرشید نے ایک دن امام رحمہ اللہ کی طرف ایک با اعتماد آدمی کے ہاتھ ایک کھانے کا طبق بھیجا جس میں (ادھمڑی) بھیجی جس سے امام رحمہ اللہ کی اہانت قصود تھی امام رحمہ اللہ نے جب اوپر سے رو مال ہٹایا تو اس سے خوش ہوا آ رہی تھی امام رحمہ اللہ نے اور اس کے ساتھ لانے والے نے کھایا باقی حصہ ہارون کی طرف واپس کر دیا جب ہارون نے دیکھا اور کھایا تو اس کے منہ میں چربی تھی۔

مولف کہتے ہیں کہ علی بن عیسیٰ اربلی کشف الغمہ میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہے کہ مجھے اس واقعہ میں اختلاف ہے کہ رشید امام رحمہ اللہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھے جبکہ وہ چاہتا تھا کہ ان کا مقام کیا ہے اس سے بعید ہے ایسی اہانت کا ارادہ کرنا اس کو اپنی سلطنت کا خطرہ تھا۔



اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ایسی توہین کا ارادہ کرے امام علیہ السلام کے مقابلے میں ایسی ان کی توہین کا ارادہ کریں یہ وعید محض سے دور ہے۔

خصوصاً جو امام علیہ السلام قید میں اور اپنے دین میں تقيہ پر تھوہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہیں (غصے کو پینے والے) واللہ اعلم۔

## ہارون کا امام علیہ السلام کو مسموم کرنا

مرحوم صدوق علیہ السلام عیون میں عمر بن واقد سے نقل کرتے ہیں کہ ہارون رشید کے امام علیہ السلام کے فضل و کمال کو دیکھ کر دل سے تنگ آ کر اپنے نفس کو فریب دے کر شیطان کے دوسرے نے اس پر غلبہ کیا مہلاد دعویٰ خلافت کر کے امام علیہ السلام سلطنت کو ہاتھ میں نہ لے لے یہی سوچ کر کچھ مجبوریں دیکھائیں سات مجبوروں میں سوئی کے ذریعہ ہر مجبور میں کھجوروں میں رکھ کر ایک سخی میں غلام کو دی کہ امام علیہ السلام کے پاس جا کر کہو کہ امیر المومنین (ہارون) کہتا ہے رشتہ داری کا حق یہ ہے کہ ان سب مجبوروں کو تناول فرمائیں کہ جن کو اپنے ہاتھ سے انتخاب کی ہیں۔

جب خادم نے امام علیہ السلام کو یہ پیغام دیا اور سنی امام علیہ السلام کے سامنے رکھ کر انتظار کرنے لگا کہ امام علیہ السلام کھائیں گے امام علیہ السلام نے ایک ایک مجبور کا دانہ اٹھایا تناول فرمایا ایک ہارون کا کتا تھا کہ جس کے گلے میں سونے کی زنجیر تھی زنجیر توڑ کر امام علیہ السلام کے رو برو کھڑا ہو گیا امام علیہ السلام نے ایک مجبور کا دانہ اس کی طرف پھینکا اس نے کھلا تو زمین پر ڈھیر ہو گیا اس کے منہ سے گوشت کے ٹکڑے نکلنے لگے امام علیہ السلام نے سب مجبوریں تناول فرمائیں خادم سنی لے کر ہارون صحنوں کے پاس پہنچا ہارون نے پوچھا امام علیہ السلام نے سب مجبوریں کھائیں خادم نے کہا ہاں پوچھا ان کے جسم میں کوئی جہد ملی نظر آئی اور کھانے سے انکار کیا؟ خادم نے کہا: نہیں اسی وقت کتے کے مرنے کی خبر پہنچی اس وجہ سے ہارون مضطرب و پریشان ہو گیا خادم سے کہنے لگا کچھ کھور نہ تجھے قتل کر دوں خادم نے جو کچھ دیکھا مناسب بیان کر دیا ہارون نے کہا میں نے نفع نہیں اٹھایا اپنی زہر خالچ کر بیضا مجبوریں ہاتھ سے چلی گئی میرا حیلہ دگر کام نہ آیا خیال تھا کہ زہر ان میں اثر پذیر ہوگی۔

کشف الغمہ میں حافظ عبدالعزیز بن اختر بن دینا بن احمد بن اسماعیل سے نقل کرتا ہے: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہارون رشید کو زندان سے خط لکھا کہ تم مجھ پر ہر روز مصیبت و تکلیف کر رہے ہو اور میں ہر روز آسانی کے قریب ہوں یہاں تک کہ ایک دن یہ سب تکلیفیں ختم ہو جائیں گی اور تیرے لئے خسار و نقصان ختم ہونے والا نہیں ہے اور باطل خسارے میں ہے۔

فیبت طوسی میں محمد بن خریثہ مدعی کہتا ہے کہ جب ہارون الرشید نے امام علیہ السلام کو زندان میں قید کیا تو اظہر مجبوروں میں سے ایک یہ ہے کہ ہارون قید کرتے وقت تھیر و پریشان تھا تو کئی بن خالد برکی کو بلا کر کہا اے ابو علی تیری کیا دوائے ہے

## الذمعة السابعة

کہ جو ہم ہر روز یہ عجیب امام عیسیٰ سے دیکھ رہے ہیں۔

کیا کوئی تدبیر اس آدمی کے بارے ہے کہ جس کے غم سے راحت ہو۔ تو یحییٰ بن خالد نے اسے کہا جو چیز میں تیرے لئے دیکھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ تین پراحسان اور صلہ رحمی سے کام لو ورنہ اللہ کی قسم ان کے شیعوں کے دل ہم پر فساد و ختمہ برپا کرنے پر تیار ہو رہے ہیں یحییٰ امام عیسیٰ کا چاہنے والا تھا ہارون کو اس کی خبر معلوم نہ تھی ہارون نے کہا ان کو زنجیروں سے آزاد کرو اور میرا سلام کہو کہ انکا ابن عم کہہ رہا ہے کہ پہلے میں نے قسم کھا رکھی تھی کہ آپ کو نہ چھوڑوں یہاں تک کہ تم مجھ سے بخش و غلط سوال کرو اور آپ کو کیا عار ہے کہ اقرار کریں اور نہ ہی اس مسئلہ میں کوئی نقص و عیب ہے۔

اور یہ یحییٰ بن خالد ہے کہ جس پر مجھے اعتماد ہے میری طرف سے مزاحمہ ہے اور میرے امیر کا مالک ہے کہ موسیٰ بن یحییٰ بن خالد نے مجھے بتایا کہ امام موسیٰ کاظم عیسیٰ نے یحییٰ سے فرمایا اے ابوعلی میں اس دنیا سے جانے والا ہوں میری موت سے ایک ہفتہ باقی رہتا ہے کسی کو نہ بتانا اور میرے پاس جو کہ دن زوال کے وقت آنا مجھ پر میرا ولی تھا نماز پڑھے گا دیکھا کہ جب وہ عراق سے چلا جائے تو اسے نہیں دیکھے گا اے ابوعلی میری طرف سے انکس سلام کرنا اور وہ جو کہ دن آئے گا تجھے اس کی خبر دے گا کہ جو خود دیکھ رہا ہو اہل توبان لے گا ظالم اور مظلوم کو خدا کے ہاں گواہ رہنا۔

والسلام

یحییٰ جب امام عیسیٰ سے رخصت ہوا تو اس کی آنکھیں گرہ سے سرخ تھیں یہاں تک کہ ہارون سے اس واقعہ کو بیان کیا ہارون نے کہا اگر ہم نبوت کو نہ چھوڑے تو ہمارا مال بکھرتا ہارون بن رزنی کہتا ہے کہ مجھے ہارون نے امام عیسیٰ کے پاس بھیجا کہ جب وہ قید میں تھے اور مجھ سے کہا اس آدمی کو لے آؤ یعنی یحییٰ بن خالد اور اس سے کہو کہ تجھے ابوعلی کہہ رہا ہے تو نے کیا سہار کر کے کیا ہے؟

میں تجھے اپنے شہر سے نکال دوں گا اور تو اور میرے اہل و عیال سے جدا ہو جائیں اس کے پاس گیا اور خریدی جب آپ عیسیٰ فضل کی قید میں تھے تو فضل کہتا ہے کہ بارہا میرے پاس پیغام بھیجا کہ میں انکس شہید کردوں گا میں نے قبول نہیں کیا اور میں نے انکس واضح کر دیا کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہوگا اور جب ہارون سمجھ گیا تو انکس یحییٰ برکی کے ہاں قید کیا۔

امالی میں احمد بن محمد بن فرزدی اپنے باپ سے نقل کرتا ہے جب امام عیسیٰ کو ایک سال یحییٰ برکی کی قید میں گزر گیا اور فضل بن یحییٰ ہر رات ایک کھانے کا شت امام عیسیٰ کے لئے بھیجتا اور کسی جگہ سے آپ کے لئے کھانا نہیں آنے دیتا تھا چوتھی رات جب شت طعام لے آئے تو اس وقت امام مظلوم عیسیٰ نے سر آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا خداوند تو جانتا ہے کہ اگر آج سے پہلے ایسا کھانا جہنمی ملاکت پرمانت کرنے والا ہوتا نہ کھاتا مگر آج رات یہ کھانے میں مجھ پر مضر ہوں۔

جب آپ نے وہ کھانا کھایا تو زہر کا اثر آپ کے بدن میں ظاہر ہونا شروع ہوا اور آپ ٹھنکین دیکھا ہو گئے جب دن

## الذی مثلت لکعبہ

ہوا وہ زیادہ باخدا و اصرار کر کے ایک طیب سے لے آیا جب طیب نے آپ سے حالات پوچھے تو آپ نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اصرار کے بعد طیب کو انہیں ہاتھ نکال کر دکھایا اور فرمایا میری بیماری یہ ہے طیب نے نگاہ کی تو دیکھا آپ کی پٹلی بند ہو چکی ہے اور جو ہر امام علیہ السلام کو دیا گیا ہے وہ وہاں جمع ہے مگر وہ طیب کھڑا ہو گیا اور ان پر بخت و شیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم وہ تم سے بہتر جانتا ہے اس چیز کو جو تم نے اس سے کی ہے اور اس بیماری سے آپ جو ارحم الراحمین کی طرف انتقال کر گئے۔

### بغداد کی طرف امام علیہ السلام کی منتقلی

ہارون نے مصلیٰ کا خط پڑھنے کے بعد حکم دیا کہ حضرت کو مصر سے بغداد دلایا جائے اور خود اس کی نگرانی میں رکھا جائے (چنانچہ حضرت مصر سے بغداد منتقل کیے گئے) اور ہارون نے اپنے خاص ہاؤس کا رقبہ کے امیر اعلیٰ فضل بن ریح کے سپرد کیا تاکہ وہ حضرت کی لازمی نگرانی کرے فضل نے حضرت کو اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جکڑ دیا اور خاص افراد کو حضرت کے روحانی حالات کی دریافت جاسوسی اور حملہ سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے مبین کیا تاکہ وہ حسب حضرت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ وقت کے ساتھ سراغ حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف رہیں۔

لیکن امام علیہ السلام ان تمام مسائل سے لاپرواہ ہو کر صرف اپنے پروردگار کی طرف متوجہ تھے اور ہمیشہ اطاعت و عبادت الہی میں مشغول رہتے تھے اور عبادت و مناجات اور راتوں کو صبح تک تہجد و مناجات میں دنوں کو اکثر روزہ رکھتے تھے ایک لمحہ کے لئے بھی فارغ نہیں ہوتے تھے فضل بھی امام علیہ السلام کے ان اعمال و عبادات کا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنے ضمیر و وجدان سے شرمندہ و متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اپنے ضمیر کی آواز سے خبر آزمائی میں ایک حد سے زیادہ ہٹ دھرمی پر قائم نہ رہ سکا اور اس کے نتیجہ میں اس نے امام - کی قید و بند میں قدرے کشمکش دی اور حضرت کی تعظیم و تکریم اور رضامندی کے حصول کی کوشش کرنے لگا۔

ہارون علاقہ رقبہ میں اس وقت مقیم تھا کہ جاسوسوں نے اس امام علیہ السلام کے ساتھ فضلی کے محبت و احترام آمیز برتاؤ کی خبر دی، فضل کے اس فضل سے بہت رنجیدہ ہوا اور خط لکھا تیرا یہ عمل مجھے سخت ناگوار گزرا ہے تجھے حکم دیا جاتا ہے کہ یہ خط پانے کے بعد حضرت کو قتل کر دے فضل نے خط پڑھا لیکن حکم پر عمل کرنے سے احتراز کیا اور یہ خبر بھی ہارون تک پہنچادی گئی چنانچہ اس نے ایک خط عباس بن محمد کو لکھا کہ تم لوگ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے حالات پر کڑی اور گہری نظر رکھو ایک خط سندی بن شاحک کو لکھا وہ کبیرہ شکوت و سنگدلی میں اپنا ضمیر نہیں رکھتا تھا۔

فیث طوسی نے نہیں ہے کہ جتنا بھی فضل بن ریح کو حضرت کے قتل کرنے پر مجبور کیا گیا اس نے اقدام نہ کیا بلکہ آپ کی تعظیم و تکریم کرتا تھا اور جب ہارون مقام رقبہ میں گیا تو اس کو خبر دی گئی کہ امام علیہ السلام فضل بن ریح کے پاس کرم و معزز ہے

## اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وہ امام جلالہ کی نسبت احسانت و تکلیف کو درست نہیں سمجھتا تو سرور خادم کو دو خط دے کر فوراً بغداد کی طرف بھیجا کہ خبر کیے بغیر اچانک فضل کے گھر جا کر امام جلالہ کے حالات کا مشاہدہ کرے اور اگر ایسا ہی ہو جیسا کہ لوگ کہتے ہیں تو ایک خط مہاس بن محمد اور دوسرا سندی بن شاہک کو دو کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ اس پر عمل کریں مگر سرور اچانک خبر لئے بغیر بغداد داخل ہوا اور فضل کے گھر گیا اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کس کام سے آیا ہے۔

جب اس نے دیکھا کہ امام جلالہ اس کے گھر میں معظم و معزز ہیں اسی وقت باہر نکلا اور مہاس بن محمد کے گھر گیا اس کو ہارون کا غلط دیا تو جب خط کو لیا تو فضل بن یحییٰ کو بلایا اور اسے عقابین کے مقام میں سوتا زبیا نے لگائے مجھے اور جو کچھ واقع ہوا سرور خادم نے ہارون کو لکھ بھیجا جب خط کے مضمون پر مطلع ہوا تو خط لکھا کہ امام جلالہ کو سندی بن شاہک کے سپرد کر دیا جائے اور اپنے دیوان خانہ کی مجلس میں بلند آواز سے کہنے لگا کہ فضل بن یحییٰ نے میرے حکم کی مخالفت کی ہے میں اس پر لعنت کرتا ہوں تم بھی اس پر لعنت کرو سب اہل مجلس نے اس پر لعنت کی۔

جب یہ خبر یحییٰ بن یحییٰ کو ملی تو وہ بہت مضطرب ہوا اور ہارون کے گھر آیا اور دوسرے غیر حصارف راستے سے داخل ہو کر ہارون کے پیچھے آ کر اس کے کان میں کہنے لگا اگر میرے بیٹے فضل نے تیری مخالفت کی ہے تو میں تیری اطاعت کرتا ہوں اور جو چاہو عمل میں لاتا ہوں مگر ہارون یحییٰ اور ان کے بیٹے سے راضی ہو گیا اور اہل مجلس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا فضل نے میری مخالفت کی تھی میں نے اس پر لعنت کی اب اس نے توبہ کر لی ہے میں نے اس کی تعمیر و کوتاہی کو معاف کر دیا ہے تم بھی اس پر راضی ہو جاؤ وہ سب کہنے لگے ہم اس کے دوست ہیں۔

جس کے آپ دوست ہیں اور ہر اس آدمی کے دشمن ہیں جس کے آپ دشمن ہیں پھر یحییٰ فوراً بغداد کی طرف گیا اور اس کے آنے سے لوگ پریشان ہو گئے اور ہر ایک کوئی نہ کوئی بات کہنا لگیں اس نے یہ ظاہر کیا کہ قلعد کی تعمیر اور کام کرنے والوں کی دیکھ بھال کے لئے آیا ہے۔

چند روز ان چیزوں میں مشغول رہا پھر سندی بن شاہک کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ امام جلالہ کو زہر سے شہید کرے اور چند مجبور کے دانے دیجے کہ امام جلالہ کے پاس لے جائے ان کے کھانے پر اصرار کرے جب تک وہ نہ کھائیں، دو مشیر دار نہ ہو سندی بن شاہک وہ مجبور ہیں امام جلالہ کے پاس لے گیا اور آپ نے مجبور انہیں کھالیا۔

## شہادت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ساتویں امام جلالہ کے منجوات اور فضائل کو دیکھ کر ہارون کو حسد ہوا اور ایک دن جب امام جلالہ رسول خدا کے قبر کے پاس نماز میں مشغول تھے آپ کو گرفتار کر لیا اور زنجیروں میں باندھ کر بصرہ لے جایا گیا وہاں آپ ایک سال مہینی بن جعفر کی

قید میں رہے مگر آپ کو بغداد بلوایا اور کبھی آپ کو فضل بن ربیع کے پاس اور کبھی فضل بن یحییٰ کے پاس قید رکھا مگر سندی بن شاہک کی قید میں ڈال دیا گیا سندی نے بہت سختی شروع کر دی اور آپ چار سال یا سات سال تک قید میں رہے۔  
حالانکہ آپ حجت خدا تھے نائب رسول تھے مگر ہارون نے آپ کو زہر دلوایا اور سندی ملعون کی قید میں غربت و مسافرت کی حالت میں شہید ہوئے۔

عیون میں علی بن محمد بن سلیمان نوقلی کی حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ جب آپ سندی ملعون کی قید میں تھے اس ملعون نے رطب (مکجور میں) ازہر ملا کر آپ کو کھلایا اور آپ نے صرف دس رطب کھائے تھے سندی نے کہا اور کھائے آپ نے فرمایا تھے جس کا حکم دیا گیا ہے وہ تو نے پورا کر دیا اور اتنے میں حیرت منہ پر ہوا ہو جائے گا۔

بخاری میں عیون المجوات اور کتاب الوصیت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے علی بن محمد بن زیاد حمیری نے روایت کی ہے: سندی ملعون نے امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد قضاۃ اور عادلوں کو بلا کر کہا تم لوگ گواہ رہنا کہ میں ظاہر بظاہر گج ہوں لیکن مجھے زہر دیا گیا ہے اور آج سے میرا جسم سرخ ہو جائے گا کل زرد اس کے بعد میں قلاں دن اس دنیا سے اٹھ جاؤں گا چنانچہ آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تیسرے دن کے آخر ۱۸۳ھ میں آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔

اور قرب الاسناد میں حمیری دونوں روایتوں کو حسن بن محمد بن یثار سے اسی طرح نقل کرتا ہے کہ سندی لعین نے زہر آلود خرے امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور خورایا تاکہ دیکھے کہ آپ نے کمالے ہیں کہ وہ اس وقت پہنچا کہ جب امام علیہ السلام ان میں سے سارے دانے کھا چکے تھے کہنے لگا اور کھائیے امام علیہ السلام نے فرمایا جتنا میں نے کھالیا اس میں حیرت منہ پر ہوا ہو گیا ہے تا آخر مگر حمیری اور صدوق کہتے ہیں کہ حسن کہتا ہے کہ یہ شیخ اہل سنت کے اچھے لوگوں میں سے ہے شیخ صدوق نے اس کو مقبول القول کہا ہے کہ لوگوں میں با اعتماد ہے۔

روحۃ کافی میں علی بن موسیٰ کاظم علیہ السلام کو خط لکھا کہ جب وہ زندان میں تھے کہ مجھے اپنے بارے میں اور مسائل کثیرہ کے جواب لکھیں امام علیہ السلام نے قید میں تھے مجھے جواب لکھے کہ جو درج ذیل ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله العلی العظیم الذی بعظمته ونوره البصر قلوب

المؤمنین وبعظمته ونوره ابتغی من فی السموات والارض

ومن فیہ الارض الیہ الوسيلة بالاعمال المختلفة والادیان



مضادة لمصیب و معطی ء و ضال و مهتد و مسمع و صم

و بصیر و اعمی حیران قال الحمد لله الذی عرف و صف دینہ

محمد (ص)

## امام کا جنازہ پل بغداد پر

مرحوم صدوق نے محمد بن صدق خبری سے نقل کیا کہ جب امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فوت ہوئے تو ہارون نے ایک سن رسیدہ بزرگ جو قطیفہ الریح کا رہنے والا اور مشاہیر عامہ میں سے بہت موقن تھا کہ جس کے قول پر ہمیں اعتماد تھا اس نے مجھے بتایا کہ ایک دن سند بن شاہک نے مجھے مشہور علماء کی ایک جماعت کے ساتھ جمع کیا کہ مجموعاً ستر افراد تھے اور اس مکان میں لے گیا جس میں امام کاظم علیہ السلام کا جنازہ تھا جب ہم بیٹھ گئے تو سند بن شاہک کہنے لگا ذرا اس کی طرف دیکھو کیا اس کو کوئی تکلیف پہنچائی گئی ہے۔

کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسے بہت تکلیفیں دیں ہیں اور انہیں شدت و سختی میں رکھا ہے اس سلسلہ میں لوگ بہت باتیں کرتے ہیں ہم نے تو اس قسم کے کشادہ مکان میں فرش پر بٹھایا ہوا ہے اور تلیف اس کی نسبت کوئی برا ارادہ نہیں رکھتا اس لئے اس نے رکھا ہوا ہے تاکہ اس کے ساتھ مناظرہ و گفتگو کرے یہ دیکھو وہ صحیح سالم بیٹھا ہے اور کسی معاملہ میں ہم نے اس پر کوئی سختی نہیں کی ہوئی آپ کے سامنے موجود ہے اس سے پوچھ لو اور گواہ ہو کہ وہ صحیح کہتا ہے تمام مجلس میں ہماری ہمت کو اس امام علیہ السلام بزرگوار کی طرف دیکھئے اور آثار فضل و عبادت ہے لوگوں نے دیکھا کہ ظاہر کوئی آثار رحم نہیں ان کے پاؤں پر قیدی کے رنگ کا اثر ہے۔

پھر سلیمان بن ابی جعفر نے ان کو حسل، کفن اور دفن کرنے کے لئے پل بغداد سے اٹھا کر شیعہ کرائی۔

## آگ کا گلزار ہونا

جب امام صادق علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ میرے بعد تم امام علیہ السلام ہو گے انکا بھائی عبداللہ طح کہ جن کا سن امام علیہ السلام سے زیادہ تھا امامت کا ادا کیا۔ امام علیہ السلام امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے حکم دیا کہ بہت سی کڑیاں جمع کی جائیں امام علیہ السلام کے گھر کے درمیان صبح کی گھنٹیں پھر عبداللہ کے پاس آدی کو بھیج کر بلایا عبداللہ جب امام علیہ السلام کے پاس آیا امام علیہ السلام کے پاس بیٹھ گیا اسی حال میں کہ اکثر بزرگان شیعہ موجود تھے۔

امام رحمہ اللہ نے ہم دیا کہ لکڑیوں کو آگ لگا دی جائے جب آگ کے شعلے بلند ہوئے امام رحمہ اللہ آگ کے بیچ میں جا کر بیٹھ گئے ایک کھینے تک آگ کے اندر بیٹھ کر لوگوں سے خوشگوار رہے پھر آگ سے نکلے اور لوگوں کے سامنے عبداللہ سے فرمایا اگر امام صادق رحمہ اللہ کے بعد تم امام رحمہ اللہ ہو تو آگ میں کود جاؤ حاضرین کا کہنا ہے کہ عبداللہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا جب کہ ان کی ہزار مین یوں تھی امام رحمہ اللہ سے لا جواب ہو کر کمر سے باہر چلے گئے۔

## بچکانہ کھیل کی بجائے امام رحمہ اللہ کا معنوی استفادہ کرنا۔

منوان کہتا ہے کہ امام صادق رحمہ اللہ کی خدمت میں گیا امام رحمہ اللہ سے اس کے بعد پوچھا تو میرے سوال کے جواب میں فرمایا مقام امامت کے صاحب بھی بے ہودہ کھیل نہیں کھیلتے (لا یلہلو ولا یلعب) اسی وقت امام رحمہ اللہ امام موسیٰ بن جعفر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ اس وقت بچے تھے ایک کو سفیر کی کواںہوں نے پکڑا ہوا ہے اس سے کہہ رہے ہیں کہ اپنے خدا کو بوجہ کرو۔ امام صادق رحمہ اللہ نے اسے گود میں بٹھایا اور فرمایا میرے ماں باپ فدا ہوں اس پر کہ بے ہودہ کھیل نہیں کھیلتے جبکہ کو سفیر ایک کھیلنے کا وسیلہ ہے یہ امام رحمہ اللہ کا اصل بچکانہ نہیں تھا بلکہ ذکر خدا سے استفادہ تھا۔

## خدا کی قسم مجھے خوشحال کر دیا

ایک آدمی مورد حمایت امام موسیٰ کاظم رحمہ اللہ قرار پایا کہ جو بیچارہ شہری کے ٹھکانے لوگوں میں تھا کہ جس پر حکومت کی طرف سے بہت ٹکس و ملائمت تھا کہ جس کے ادا کرنے کی طاقت نہیں رہکتا تھا اس کا کوئی چارہ نہ تھا۔ ایک دن فکر کرنے سے ذہن میں آیا کہ امام موسیٰ بن جعفر رحمہ اللہ کے پاس جاؤں اور اس بزرگوار سے مدد طلب کروں اسی امید سے مدینہ کا سفر کیا امام رحمہ اللہ کے حضور میں ان کی زیارت سے شریاب ہوا اپنی گرفتاری و مشکلات کا امام رحمہ اللہ سے تذکرہ کیا امام رحمہ اللہ نے اس کی مشکلات حل کے لئے شہری کے حاکم کے نام خط لکھا کہ جس کی عبارت یہ تھی کہ آگاہ ہو جاؤ کہ اس عرش الہی کے نیچے ایک سائے کا وجود ہے کہ جس سائے کے نیچے وہ افراد جو آرام ہو گئے کہ جو اپنے برادران اور بھائی سے نیکی و احسان کریں یا ایک گروہ کی مشکلات کو اپنے دوش پر اٹھائیں یا اس مومن کے دل میں خوشی و سرور داخل کریں حامل خط تیرا اور ایمانی ہے سلام و رحمت خدا تم پر ہو امام رحمہ اللہ سے خط لے کر واپس آیا حج کے مراسم ادا کرنے کے بعد اپنے وطن واپس لوٹا مساجد کی تباہی میں وہ حاکم کے پاس گیا دروازہ کھٹکھٹایا۔

خادم آیا اسے کہا کہ امام موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کا کا صد آیا ہے وہ حاکم پاہر ہمدرد و زکرو دروازے پر آیا استقبال کیا نکلے ملا سر صورت کے پوسے لئے امام رحمہ اللہ کے ہارے میں حالات پوچھے آدمی نے امام رحمہ اللہ کا خط حاکم کو یاد وہ خط لیتے وقت احترام

## اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ

کے لئے کھڑا ہو گیا پھر خط کو چم کر پڑھنے لگا خط پڑھنے کے بعد اپنے سارے مال کو تقسیم کیا غیر محفل مال کی قیمت کو دو حصوں میں کیا ایک حصہ اس مؤمن بھائی کو دے کر پوچھا کیا تو خوشحال ہے پھر اس کے ٹکس کی فائل منگائی اس پر قلم جو پھر دیا اسے خوش کر کے رخصت کیا اس آدمی نے اپنے بعض بھائی کے حقوق ادا کرنے کے لئے بیت اللہ کا سفر کیا حج کے موسم میں مراسم حج ادا کیے اس کے لئے دعا کی امام ﷺ کو اس کے حالات سے آگاہ کیا امام ﷺ بہت خوشحال ہوئے پوچھا کیا اس سے آپ بھی خوشحال ہیں امام ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم اس نے ہم کو خوشحال کیا امیر المؤمنین امام علی ﷺ رسول اللہ اور خدا تعالیٰ کو خوش کیا ہے۔

## تواضع بھی اور ضرورت کے لئے ذخیرہ

امام موسیٰ کاظم ﷺ ایک بادیہ نشین کے پاس سے گزرے اس کو سلام کیا کافی دیر تک اس کے پاس بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے جب جانے لگے تو فرمایا اگر کوئی کام ہو تو میں حاضر ہوں انجام دوں کچھ لوگوں نے امام ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا بن رسول اللہ ایسے بد صورت آدمی کے پاس بیٹھ رہے پھر اس کے کام کرنے کے لئے آمادگی کا اظہار بھی کیا؟ امام ﷺ نے فرمایا:

عبد من عبید اللہ ورح فی کتاب اللہ و جارفی بلاد اللہ

یجمعنا وایاہ خیر الایاء آخرو الفضل الادیان الاسلام ولعل

الدھر یورد من حاجتنا الیہ بعد الذھو فتوافقین بین یدئہ .

ان کے جواب میں حضرت نے فرمایا وہ خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہے قرآن نے ہم کو بھائی چارے کا حکم دیا ہے دونوں ایک دین اسلام رکھتے ہیں اس کے علاوہ زمانہ ایسا کر دے کہ ہم اس کے محتاج ہوں اگر آج تکبر کریں اس دن دیکھو گے کہ کس طرح اس کے سامنے پست و حقیر اور محتاج ہیں۔

## مسیب سے امام ﷺ کی وصیت

کتاب میون اخبار الرضا ﷺ میں عمر بن واقد سے محفل ہے کہ موسیٰ کاظم ﷺ نے مسیب کو بلایا کہ جو امام ﷺ کے دوستوں میں سے تھا فرمایا اے مسیب میں مدینہ جا رہا ہوں کہ اپنے جد کو الوداع کروں اپنے عہد کو کہ جو اپنے باپ سے لیا تھا اپنے بیٹے رضا ﷺ کے سپرد کروں اسے امام ﷺ اور اپنا دوسرا فراروں اسے امر کروں ان چیزوں کے متعلق کہ جس میں

## الذمعة السابعة

میں مامور ہوں مسیب کہتا ہے کہ میں نے کہا مولا میں کیسے ان سب دربانوں یا سب نوکروں کو کیسے راضی کروں اور کیسے یہ سب دروازے کھولوں؟

امام عیسیٰ نے فرمایا اے مسیب اپنے عقیدہ کو کمزور نہ کرو اپنا یقین خدا پر اور ہمارے بارے میں قوی کرو میں نے کہا آپ دعا فرمائیں کہ خدا مجھے یقین پر ثابت قدم رکھے امام عیسیٰ نے دعا کی کہ اے اللہ اسے یقین پر ثابت قدم رکھ اس کے بعد فرمایا وہ نام کہ جو آصف نے پڑھ کر تخت بلقیس کو سلیمان کے پاس حاضر کیا میں پڑھو گا خداوند مجھے اپنے بیٹے کے پاس پہنچا دے گا۔ پھر امام عیسیٰ نے اپنے لب مبارک کو حرکت دی۔

جب دیکھا تو زنجیریں پڑی ہیں امام عیسیٰ میری نظروں سے غائب ہیں میں حیران و پریشان تھا کہ اچانک دیکھا امام عیسیٰ اپنے مقام پر ہیں زنجیریں بھی پہنے ہوئے ہیں۔ میں نے سجدہ شکر کیا پھر امام عیسیٰ نے فرمایا:

اے مسیب جان لے کہ میں آج سے تیرے دن خدا کے ہاں چلا جاؤں گا، پھر میں یہ سن کر گریہ کرنے لگا امام عیسیٰ نے فرمایا گریہ نہ کرو میرا بیٹا امام علی عیسیٰ تمہارا امام عیسیٰ ہے ان کے دامن سے متسک رہنا میں نے خدا کی حمد بجالائی۔

پھر تیسری شب مجھے بلایا اور فرمایا رطلت کا وقت آچکا ہے جب میں تجھ سے پانی مانگوں تو مجھے پانی دینا جب میری طبیعت میں تبدیلی دیکھے تو کسی کو خبر نہ دینا جو میرے پاس ہو اس سے گفتگو نہ کرنا ورنہ سندی ملعون گمان کرے گا کہ مجھے غسل و کفن دے ہرگز نہیں دے سکے گا مجھے قبرستان قریش میں لے جایا جائے گا میری قبر چار انگلیوں سے زیادہ بلند نہ بنانا میری قبر کی مٹی کو نہ اٹھانا ہر مٹی حرام ہے سوائے تربت حسین بن علی کہ حق تعالیٰ نے اس میں شفاء رکھی ہے اسی وقت امام عیسیٰ کے پہلو میں کوئی بیضا ہے جو امام عیسیٰ سے بمقام ہے امام عیسیٰ کے فرمان کو سن رہا ہے۔

## امام عیسیٰ کا سندی بن شاہک کو بلانا

کتاب غیبت طوسی میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم عیسیٰ نے اپنی وفات کے وقت سندی بن شاہک کو بلایا اور اس سے فرمایا: اور کہا اپنے غلام کہ جو عباس بن محمد کے گھر تھا۔ امام عیسیٰ کے پاس حاضر کرے سندی ملعون کہتا ہے کہ میں نے امام عیسیٰ سے چاہا کہ اجازت دیں کہ اپنے مال سے کفن خریدیں لیکن امام عیسیٰ نے قبول نہیں فرمایا اور جواب میں فرمایا ہم ایسے خاندان سے ہیں کہ عورتوں کا حق مہر، پہلے حج کا خرچ اور اپنے مردوں کا کفن سب اپنے پاک مال سے خریدیں اور میرا کفن میرے پاس موجود ہے۔

جب امام عیسیٰ نے دعوت حق کو لبیک کہی تو فتہاء بغداد اور معروف شخصیتوں کو کہ اس میں ہشتم بن عدی وغیرہ کو امام عیسیٰ کے جنازہ پر حاضر کیا تھا کہ گواہی دیں کہ ان پر کسی زہر یا کسی اور چیز کا اثر نہیں بلکہ اپنی طبعی موت سے جان دی ہے انھوں نے

## الذی معہ النساء کبہ سیدہ

بھی جھوٹی گواہی دی امام عیسیٰ علیہ السلام کے جنازے کو قبل بغداد کی طرف لے جا رہے تھے کہ ایک سندھی ملعون کا آدمی آواز دے رہا تھا کہ یہ موسیٰ بن جعفر اپنی طبیعت سے جان دی ہے کہ جو رافضی گمان کرتے ہیں کہ ان کو موت نہیں آئی۔ آؤ دیکھو تو اس وقت لوگ گروہ کے گروہ آئے اور امام عیسیٰ علیہ السلام کے چہرہ اقدس کی زیارت کرتے اور زور سے گریہ کرتے فرمان کو بھول کر چاہا سوال کرو کہ تم کون ہو؟ امام عیسیٰ علیہ السلام نے آواز دی فرمایا تھے نہیں کہا تھا کہ مجھے نہ بلانا میں متوجہ ہو کر خاموش رہا کہ یہ خبر سندھی کو پہنچ گئی پس نے غصہ دینے کا ارادہ کیا خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ امام عیسیٰ علیہ السلام کسی کا ہاتھ نہیں پہنچا رہا تھا سوائے امام عیسیٰ علیہ السلام کے فرزند رضا علیہ السلام کے سب کام انھوں نے انجام دیئے کوئی بھی انہیں دیکھ نہیں رہا تھا جب فارغ ہوئے مجھ سے فرمایا:

میرے کام میں شک نہ کرنا تمہارا اپنے باپ کے بعد امام عیسیٰ علیہ السلام حق ہوں، حجت خدا ہوں اے مستب میرا حال حضرت یوسف کی طرح ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو پہنچانا تھا اسے کسی نے نہیں دیکھا نہ پہچانا۔

شیخ عمر بن واقد سے روایت ہے کہ ایک رات سندھی بن شاہک نے کسی کو بھیج کر مجھے بلایا اور بغداد میں تھا تو میں ڈر گیا کہ کوئی برا ارادہ میرے بارے میں نہ رکھتا ہو کہ مجھے رات کے اس وقت میں بلارہا ہے۔ پس میں نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی ان چیزوں میں کہ جن کی مجھے ضرورت تھی اور میں نے کہا:

انا لله وانا اليه راجعون

اور سوار ہو کر سندھی بن شاہک کے پاس گیا جس وقت میں اس کے سامنے گیا تو کہنے لگا اے ابو حفص شاہد ہم نے تمہیں خود ہی پریشانی میں مبتلا کیا ہے میں نے کہا ہاں وہ کہنے لگا یہ بلانا اچھائی کے لئے ہے۔

میں نے کہا کہ پھر کسی کو میرے مکان پر بھیجو جو میرے اہل خانہ کو میری اطلاع کرے کہنے لگا ہاں پھر اس نے کہا اے ابو حفص کیا تھے معلوم ہے کہ میں نے تجھے کیوں بلایا ہے میں نے کہا کہ نہیں کہنے لگا کیا موسیٰ بن جعفر کو پہنچاتے ہو۔

میں نے کہا ہاں خدا کی قسم میں انہیں جانتا ہوں اور کچھ مدت تک میرے اور ان کے درمیان دوستی و رفاقت رہی ہے۔

کہنے لگا بغداد میں کون سے ایسے لوگ ہیں جو انہیں پہچانتے ہیں ان لوگوں میں سے جن کا قول ان کے بارے میں

قابل قبول ہے۔ میں نے کچھ لوگوں کے نام بتائے اور میرے دل میں خیال آیا کہ موسیٰ بن جعفر فوت ہو گئے ہیں۔ اس سے

کسی کو بھیجا اور ان لوگوں کو بلوایا گیا جیسے مجھے بلایا گیا اس وقت وہ ان سے پوچھنے لگا کہ تم ایسے لوگوں کو جانتے ہو کہ وہ موسیٰ

بن جعفر کو پہچانتے ہوں۔ انہوں نے بھی کچھ لوگوں کے نام لیے اس نے بھیجا اور ان لوگوں کو بھی بلایا گیا جب صبح ہوئی تو

پچاس اور کچھ افراد سندھی کے گھر میں جمع ہو چکے تھے۔

ان میں سے جو امام عیسیٰ علیہ السلام کو پہچانتے تھے اور ان کی مصاحبت سے شرف ہو چکے تھے پھر سندھی کھڑا ہوا اور مکان کے



## الذمعة السابعة جلد سوئم

اندر چلا گیا اور ہم لوگوں نے نماز ادا کی اس وقت اس کا منی کچھ کاغذات لے کر باہر آیا اور اس نے ہمارے نام اور اڈرس، علامات اور مشاغل و کردار لکھے اس کے بعد وہ سندی کے پاس گیا اور سندی باہر آیا اور مجھ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا اے ابو حفص موسیٰ بن جعفر کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ میں نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکے تھے میں رو یا انا اللہ کہا اس کے بعد باقی لوگوں سے اس نے کہا کہ تم بھی دیکھ لو ایک آیا اور اس نے دیکھا پھر سندی کہنے لگا تم گواہ ہو یہ موسیٰ بن جعفر ہیں ہم نے کہا ہاں کہنے لگا

اے غلام اس کے مقام مخصوص پر کپڑا اڑال کر باقی جسم کو برہنہ کر دو اس نے ایسا کیا کہنے لگا آیا اس کے جسم پر کوئی ایسا نشان نظر آتا ہے کہ جو تمہیں معلوم ہو ہم نے کہا کہ ہم کچھ نہیں دیکھ رہے سوائے ان کے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں کہنے لگا اس جگہ رہتا کہ اسے غسل دو، کفن دو اور دفن کر دو ہم وہیں رہے یہاں تک کہ آپ کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا اور آپ کا جنازہ اٹھا سندی بن شاہک نے آپ پر نماز جنازہ پڑھا اور آپ کو دفن کر کے ہم واپس لوٹ آئے۔

مرحوم صدوق حسن بن عبد اللہ صر فی سے وہ اپنے باپ سے نقل کرتا ہے۔ جنازہ وہاں لائے جہاں مجلس شرط قائم تھی یعنی رات کو پہرہ دینے والوں اور شہر کے حاکم کے نوکروں کی جگہ تھی اور چار افراد کو مقرر کیا کہ وہ منادی کریں کہ اے لوگو موسیٰ بن جعفر ہارون کے چچا کا محل دریا کے کنارے پر واقع تھا جب اس نے لوگوں کے گھر و محل کی آواز سنی یہ ندا اس کے کان میں پہنچی تو وہ اپنے قصر سے نیچے اتر اس نے اپنے غلاموں کو حکم دیا۔

انہوں نے شور و غل کرنے والوں کو دور ہٹایا سلیمان نے اپنا عمامہ سر سے پھینک دیا گر بیان چاک کیا اور پابریہ آپ کے جنازہ کے ساتھ روانہ ہوا اور حکم دیا کہ جنازہ کے آگے آگے یہ منادی کی جائے جو حفص طیب بن طیب کی طرف دیکھنا چاہے تو وہ موسیٰ بن جعفر کے جنازہ کو آ کر دیکھے پھر بغداد کے سب لوگ جمع ہو گئے اور آواز زمین سے آسمان تک جانے لگی۔ جب آپ کا جنازہ مقابلہ قریش میں لے آئے تو بحسب ظاہر سلیمان خود حضرت کے غسل و تحوط و کفن کی طرف متوجہ ہوا اور جو کفن اس نے اپنے لیے بنا رکھا تھا اور جس پر دو ہزار پانچ سو دینار خرچ کیے تھے اور اس پر پورا قرآن لکھا گیا تھا امام ۱۵۷ کو پہنایا اور پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو مقابلہ قریش میں دفن کر دیا۔

جب یہ خبر ہارون کو ملی تو بحسب ظاہر لوگوں کے طغیان و تفسخ کو دور کرنے کے لئے سلیمان کو تحسین کا خط لکھا اور تحریر کیا کہ سندی بن شاہک ملعون نے جو کچھ کام کیے ہیں وہ میری رضامندی کے بغیر ہوئے ہیں اور تم سے میں خوش ہوا ہوں کہ اس کے کام کو تکمیل نہیں ہونے دیا۔

اصول کافی میں علی بن ابراہیم سے وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ مسافر سے نقل کیا کہ مسافر نے امام ۱۵۷ سے بیان کیا کہ ایک رات حسب معمول ہم نے امام رضا ۱۵۷ کا بستر بچھا دیا لیکن آپ تشریف نہ لائے اور اتنی دیر ہو گئی کہ گھر والے متوحش

دہریشان ہو گئے اور اس تاخیر کی وجہ سے سب خوفزدہ ہو گئے اتنے میں دیکھا کہ آپ بخیر اجازت گھر میں داخل ہوئے اور ام حمیدہ کو بلا کر کہا۔ میرے باپ نے جو امنیتیں آپ کے حوالے کی ہیں وہ مجھے لا کر دیجئے پھر آپ نے ہرمانت کا نام بھی بتایا اتنا سننا تھا کہ ام حمیدہ زور زور سے رونے لگیں منہ پر طمانچے مارنے لگیں اور گریبان چاک کر ڈالا اور کہا بخدا میرے آقا مولا کا انتقال ہو گیا امام رضا علیہ السلام نے ان کو خاموش کیا اور کہا یہ بات اس وقت تک چھپائیے۔

جب تک والی مدینہ کے پاس بغداد سے خبر نہ آجائے اور لوگوں کو دوسرے ذرائع سے پتہ نہ چل جائے پھر ام حمیدہ نے ایک صندوق دیا جس میں امنیتیں تھیں اور چھ ہزار دینار دیئے اور اس راز کو چھپا ڈالا گیا یہاں تک کہ والی مدینہ کے پاس اطلاع آئی اب ہم نے جب حساب لگایا تو ٹھیک وہی رات تھی جب امام رضا علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

احمد بن عمر حلال وغیرہ امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب میں نے امام علیہ السلام سے کہا کہ وہ امام علیہ السلام کو غسل دینا چاہتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا امام علیہ السلام کو غسل نہیں دے سکتا مگر خود امام علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا جائیں کہ امام علیہ السلام کو کس نے غسل دیا ہے۔

میں نے عرض کیا مولا کس نے غسل دیا میں آپ پر خدا ہو جاؤں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا میرے بابا کو میرے رب کے عرش کے نیچے غسل دیا گیا اگر کہے زمین کے ستارے پر غسل ہوا تو یہ سچ ہو امام علیہ السلام نے فرمایا ان سے کہو میں نے ان کو غسل دیا ہے تو میں نے ان سے کہا امام علیہ السلام نے امام علیہ السلام کو غسل دیا ہے۔ اسی طرح یونس بن طلحہ کہتا ہے کہ مجھ سے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امام علیہ السلام کو امام علیہ السلام ہی غسل دیتا ہے پھر امام علیہ السلام نے فرمایا تم کیا جانو کہ کون غسل دینے کے لئے آیا ہے وہ آیا کہ سب سے افضل ہے۔ یوسف علیہ السلام آئے کہ جو قید میں رہے اپنے باپ اور بھائیوں سے غائب تھے۔

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ کشف الغمہ وغیرہ میں امیر بن علی سے روایت ہے کہ جس سال امام رضا علیہ السلام حج کے لئے مکے اور خراسان کی طرف متوجہ ہوئے تو امام محمد تقی علیہ السلام کو بھی حج پر لے گئے اور جب امام رضا علیہ السلام طواف و دار کر رہے تھے تو امام محمد تقی علیہ السلام حضرت کے غلام موفقی کے کندھے پر سوار تھے اور انھیں بھی طواف کرا رہے تھے۔

جب حجر اسماعیل کے پاس پہنچے تو کندھے سے اتر کر بیٹھ گئے اور آٹا غم و اندوہ آپ کے چہرے انور پر ظاہر ہوئے اور دعا میں مشغول ہوئے اور دعا کو بہت طول دیا موفقی نے امام رضا علیہ السلام سے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں اٹھئے میں اس جگہ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک میرا خدا کو منظور نہ ہو۔ موفقی امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور ان کے فرزند سعادت مند کے حالات عرض کیے حضرت اپنے آنکھوں کے نور کے پاس آئے اور فرمایا اے حبیب اٹھو اس نہال حدیقہ امامت نے کہا اے پدر بزرگوار اس طرح میں کھڑا ہو جاؤں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ خدا سے ایسے رخصت ہوئے ہیں کہ پھر اس

کی طرف بلند کئے گئے تھے آپ کے بچے اپنے باپ کے ہمگی اطاعت کرتے ہوئے اٹھ کر روانہ ہوئے اور آپ خراسان کی طرف تشریف لے گئے۔ بعد میں متوجہ ہوئے اور مشہور روایت کے مطابق اس وقت امام تقی علیہ السلام کی عمر مبارک سات سال تھی۔ جب آپ اسی سفر کی طرف متوجہ ہوئے تو ہر منزل میں بہت سے معجزات و کرامات اس مخزن اسرار سے ظاہر ہوئے اور ان میں سے اکثر کے آثار تو اب بھی موجود ہیں۔

## دست بند لو اور خدا کا شکر کرو

ایک آدمی ابو عبد اللہ علیہ السلام کے غلاموں میں سے نقل کرتا ہے کہ جب امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو بصرہ لے جا رہے تھے ہم بھی امام علیہ السلام کی خدمت میں تھے کہ جب بصرہ کے نزدیک پہنچے کشتی پر سوار ہوئے اس کے بعد دریا کی موجیں بلند ہونے لگیں اس کے پیچھے ایک اور کشتی متحرک تھی کہ اس پر سوار نے تازہ شادی کی ہوئی تھی اس کا شوہرا سے گھر لے جا رہا تھا۔ اسی اثناء میں شادی کی رسومات اور تالیاں بجانا خوشی و شادمانی کے غبارے بک رہے تھے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ شور دار اوازیں کیا ہیں عرض کیا کہ یہ دلہن کو لے جا رہے ہیں تھوڑی دیر بعد اس کشتی سے گریہ و نالہ و شیون کی آوازیں بلند ہوئیں امام علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا کیسی ہے؟ عرض کیا کہ دلہن کا دست بند دریا میں گر گیا ہے یہ دست بند کے قیمتی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک شوی کیفیت کی وجہ سے فریاد کر رہے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کشتی کو روکو کشتی روکی گئی امام علیہ السلام نے کشتی پر ٹپک لگا کر آہستہ سے کچھ کلام کیا اس کے بعد فرمایا کہ تا خدا کو کہو ایک کپڑا باندھ کر دست بند کو اٹھالے ہم یہ تمنا شاد کچھ رہے تھے پانی اچانک کم ہونے لگا خدا آیا اور دست بند کو اٹھا کر لایا حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ دست بند دلہن کو دو اور کہو کہ وہ خدا کا شکر ادا کرے اس کے بعد ہماری کشتی چلی۔

## حدیث امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کتنا برا وہ شخص ہے۔ جو دو چہرہ اور دو زبان والا ہو۔ یعنی منافق ہو سامنے اپنے برادر مومن کی تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے غیبت کرے۔ اگر برادر مومن کو کچھ مل جائے۔ تو اس سے حسد کرنے لگے۔ اور اگر مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اکیلا چھوڑ دے (تحد الحول)

## خاتمہ

## امام حسن کی اولاد اور ان کے نام اور علم و حکم

مرحوم شیخ مفید ارشاد میں نقل کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ۳۷ فرزند تھے ان میں سے ایک امام رضا علیہ السلام، ابراہیم، عباس، قاسم یہ سب ایک ماں سے تھے۔

اسماعیل، جعفر، ہارون، حسن یہ ام ولد سے تھے، احمد، محمد، حمزہ بھی ام ولد سے ہیں۔ عید اللہ، اسحاق، محمد اللہ، زید، حسن، فضل سلیمان یہ ایک اور ماں سے تھے، قاطبہ کبریٰ، قاطبہ صغریٰ، کلثوم، ام جعفر، لبابہ، زینب، خدیجہ، علیہ، رقیہ، حکیمہ، آمنہ، حسنہ، وحیدہ، عائشہ، ام سلمہ میمونہ اور ام کلثوم امام علیہ السلام کی بیٹیاں ہیں امام علیہ السلام کی اولاد میں سے افضل حضرت ابوالحسن امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام ہیں کہ جو امام معصوم ہیں احمد بن موسیٰ کریم اور متقی تھے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے محبت کرتے تھے ان کا شمار علماء اور فضلاء سے ہے انھوں نے امام رضا علیہ السلام کی امامت پر لوگوں کو دعوت دی اور خدا کی راہ میں ایک ہزار غلام آزاد کیے۔

ابوالحسن بن محمد بن یحییٰ نے اپنے جد سے انہوں نے کہا کہ میں اسماعیل بن موسیٰ سے سنا کہ کد ایک دفعہ والد مدینہ کے باہر اپنے دوستوں کے پاس گئے اور انھوں نے میرے والد کو مال دیا میرے والد نے یحییٰ کو دیا اور وہ نام بھول گیا اور ہم اس وقت اسی جگہ احمد بن موسیٰ کے ساتھ تھے کہ جن کے ۲۰ غلام تھے اگر احمد کھڑے ہوتے تو وہ سب خادم کھڑے ہو جاتے اگر وہ بیٹھ جاتے تو وہ بھی بیٹھ جاتے۔

اس کے علاوہ میرے باپ کی نظر اس پر تھی وہ ان کا لحاظ و احترام کرے ان سے غفلت برتتے تھے اور ہم واپس نہیں لوٹے کہ جب تک احمد نہیں لوٹے اور محمد بن موسیٰ اہل فضل و اصلاح پر در تھے۔

ارشاد میں ہے ابو محمد الحسن بن محمد بن یحییٰ اپنے جد سے اور وہ رقیہ بنت موسیٰ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت رقیہ فرماتی ہیں محمد بن موسیٰ مسلسل وضو نماز میں رہتے رات کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک گھنٹہ استراحت کرتے پھر جب نیند سے بیدار ہوتے تو وضو نماز میں مشغول ہو جاتے حضرت رقیہ بنت موسیٰ نقل کرتی ہیں کہ کسی وقت بھی محمد بن موسیٰ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ قرآن سے اس آیت کو تلاوت کر رہے ہوتے،

كانوا قليلاً من الليل ما يهجعون

ابراہیم بن موسیٰ کریم و شجاع تھے مامون کے زمانہ میں وہ یمن کے گورنر تھے محمد بن زید بن علی سے پہلے جس کی بیعت

## الذمعة السابعة جلد سوئم

ابوالسرایانے کوفہ میں کی ابوالسرایانے کے زمانہ میں زید نے خروج کیا زید نے بصرہ جا کر بنی عباس کے گھر چلا دیا ابوالسرایانے  
ہو گیا زید پکڑا گیا مامون نے زید امام رضا علیہ السلام کو دے دیا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہر ایک صاحب  
فضیلت و منزلت تھے امام رضا علیہ السلام کو ان پر زیادہ فضیلت تھی۔

ہمارے مناقب سے نقل ہے کہ امام علیہ السلام کی اولاد فقط تیس فرزند تھے ایک قول ہے کہ ۳۷ سے اٹھارہ بیٹے بقیہ بیٹیاں ہیں۔  
**بیٹے:** ابراہیم، عباس، قاسم، عبداللہ، زید، حسن، فضل ایک ماں سے۔  
اسماعیل، جعفر، ہارون، حسن ایک ماں سے کہ جن کا نام ام ولد ہے۔

احمد، محمد، حمزہ بھی ام ولد سے ہیں،  
ابراہیم، عباس، اسماعیل، محمد، عبداللہ، عبید اللہ، حسن، جعفر، اسحاق اور حمزہ ایک ماں سے تھے۔  
عقیل، عبدالرحمن تیرہ بھائی ہیں۔

**بیٹیاں:** امام علیہ السلام کی ۱۹ بیٹیاں تھیں، خدیجہ، ام فروہ، ام المویزا، علیہ، فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ، زینبہ، کلثوم،  
ام کلثوم، زینب، ام القاسم، حکیمہ، رقیہ صغریٰ، ام رجبہ، ام سلمہ، ام جعفر، لبابہ اسماء، امامہ، میمونہ، مادری اولاد ہیں۔  
کشف الغمہ میں ابن اثرب کہتا ہے کہ امام علیہ السلام کے ۲۰ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں ہیں۔

**بیٹوں کے نام:** حضرت امام رضا علیہ السلام زید، ابراہیم، عقیل، ہارون، حسن، حسین، عبداللہ، اسماعیل،  
عبید اللہ، عمر، احمد، جعفر، یحییٰ، اسحاق، الیاس، حمزہ، عبدالرحمن، قاسم، جعفر اصغر، کہ جن کو عمر محمد کی جگہ جعفر اصغر کہا جاتا تھا۔

**بیٹوں کے نام:** خدیجہ، ام فروہ، اسماء، علیہ، فاطمہ، ام کلثوم، ام کلثوم، آمنہ، زینب، امامہ، میمونہ، ام  
عبداللہ، زینب، صغریٰ، ام القاسم، حکیمہ اسماء صغریٰ، محمودہ۔

ہمارے عبدالطالب سے منقول ہے کہ امام علیہ السلام کے ساتھ فرزند تھے ان میں سے ۲۷ بیٹیاں اور ۲۳ بیٹے ہیں کہ  
جن میں پانچ بیٹوں سے نسل نہیں بڑھی اس میں سب کا اتفاق ہے وہ عبدالرحمن، عقیل، قاسم، یحییٰ، داود ہیں اور تین سے فقط  
بیٹیاں نکلیں ہیں ان میں اختلاف ہے وہ سلیمان فضل اور احمد ہیں پانچ بیٹوں سے سلسلہ نسب چلنے میں علماء کا اختلاف ہے۔  
وہ پانچ یہ ہیں حسین، ابراہیم، اکبر، ہارون، زید اور حسن۔ ان میں سے دس بیٹوں کی اولاد کا سلسلہ بڑھا اس میں سب  
کا اتفاق ہے وہ یہ ہیں علی، ابراہیم اصغر، عباس، اسماعیل، محمد، اسحاق، حمزہ، عبداللہ، عبید اللہ، جعفر اس روایت کو ابو نصر بخاری  
نے بھی نقل کیا ہے۔

تاج الدین کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اولاد کی تعداد تیرہ بیٹے کہ جن میں چار کی اولاد زیادہ تھی وہ امام علی رضا علیہ السلام  
ابراہیم، مرتضیٰ، محمد عابد اور جعفر ہیں، عبداللہ، عبید اللہ اور حمزہ ہیں پانچ کی اولاد بہت کم تھی وہ عباس، ہارون، اسحاق، اسماعیل



## الذمعة السابعة جلد ۱۰

اور حسن ہیں حسین بن کاظم علیہ السلام کی اولاد ابوالحسن، عمر کے قول کے مطابق امام علیہ السلام کی زندگی تک تھی پھر ختم ہو گئی۔  
فروع کافی میں محمد بن یحییٰ سے وہ موسیٰ بن حسین سے وہ سلیمان جعفری سے نقل کرتے ہیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے بیٹے قاسم سے فرمایا اے بیٹے اٹھو اور اپنے بھائی کے سر ہانے سورہ صافات کی تلاوت کرو قاسم نے جب سورہ صافات کی تلاوت شروع کی جب آیت

اھم اشد خلقاً ام من خلقنا (سورہ صافات ۱۱)

تک پہنچا تو ان کی روح قفس معصری سے آسانی کے ساتھ پرواز کر گئی یعقوب بن جعفر نے ان سے کہا کہ جب آدمی پر موت کا وقت سخت ہو تو سوزہ بسین پڑھتے ہیں اور آپ نے ہم کو سورہ صافات کا حکم دیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا اے بیٹا جب سورہ صافات کو موت کے وقت پڑھا جائے تو خدا اھراس کی روح کو آسانی جلدی سے نکالے۔

اکثر اصحاب نے کہل بن زیاد سے اور وہ ابن محبوب سے وہ یونس بن یعقوب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بغداد سے واپس تشریف لائے فید کے مقام پر امام علیہ السلام کی بیٹی کا انتقال ہو گیا اسی جگہ دفن کیا اور حضرت نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا قبر کو بند کرنے کے بعد اس پر اسی بیٹی کا نام لکھ دو۔

## قتل وغارت کا خطرناک حکم

مرحوم صدوق علیہ السلام اپنی کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں عبید اللہ بن ازنیثا پوری سے نقل کرتے ہیں کہ جو اچھا بیٹا بڑھے تھے کہتے ہیں کہ میرے اور حمید بن قصبہ طوسی کے درمیان کاروباری معاملات رہے ایک دن میں ان کے گھر گیا اور اپنے آنے کا بتایا کہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں میں نے اپنے سفر کے کپڑے بھی نہیں اتارے تھے ماہ رمضان نماز ظہر کا وقت تھا میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو ان کے گھر میں پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا۔

میں نے اسے سلام کیا اور بیٹھ گیا وہ پانی اور ایک خلی برتن لایا پھر مجھے حکم دیا کہ ہاتھ دھوؤں میں ہاتھ دھوئے پھر دسترخوان بچھایا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں نے اپنے ہاتھ روک لیے حمد نے مجھ سے کہا تم کیوں نہیں کھاتے میں نے کہا اے امیر یہ رمضان کا مہینہ ہے اور میں نہ مریض ہوں نہ کوئی اور عذر ہے شاید امیر کے پاس کوئی عذر ہوگا جس سے وہ افطار کر سکتے ہیں اس نے کہا میرے پاس بھی کوئی عذر نہیں کہ کھانا کھاؤں میرا جسم صبح و سالم ہے پھر میری آنکھوں سے آنسو آ گئے اور وہ بھی رویا پھر میں نے کھانے کے بعد کہا اے امیر تم کیوں گریہ کرتے ہو کہا:

ہارون نے طوس میں مجھے ایک رات بلایا اور میں اس کے حضور پہنچا تو دیکھا اس کے ہاتھ میں ایک چرائی اور ایک تیز تلوار ہے ایک درباریوں میں سے اس کے پاس کھڑا ہے جب اس کے رو برو کھڑا ہوا اس نے میری طرف اپنا سر بلند کیا اور

کہا کس حد تک اپنے امیر (ہارون) کی اطاعت پر آمادہ و تیار ہو میں نے کہا اپنی جان و مال کی حد تک اطاعت کر سکتے ہوں نے کہا پھر مجھے جانے کی اجازت دی گھر واپس آیا تھوڑی دیر بعد گھر ہارون کا مسورا یا اور کہا ہارون بلا رہا ہے ہارون کے پاس گیا خود سے کہا:

## إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿۱۵۶﴾ (بقرہ: ۱۵۶)

میں نے کہا جب کہ مجھے مل رہا ہے سب دیکھ کر کہا کس حد تک اطاعت کر سکتے ہو میں نے کہا اپنی جان، مال اور ناموس کی حد تک ہارون مسکرایا اور مجھے واپس جانے کی اجازت دے دی گھر واپس لوٹا پھر کچھ دیر بعد تیسری دفعہ بلایا میں ہارون کے پاس گیا اس کو خشم و غصے میں دیکھا میری طرف دیکھ کر کہا کس حد تک اپنے امیر (ہارون) کی اطاعت پر تیار ہو میں نے کہا جان، مال، ناموس اور اپنے دین کی حد تک ہارون مسکرایا اور مجھے تلواری اور کہا یہ لو تلواری اس خادم کے ساتھ جاؤ جو حکم دے اسے انجام دو خادم کے ہمراہ ہارون کے محل سے باہر نکلا ایک گھر کے دروازے پر پہنچے جو بند تھا خادم سے دروازہ کھولا مجھے ایک کمرے میں لے گیا۔

میں جب کمرے میں داخل ہوا تو ایک دم ۲۰ سرسبز جوان کو دیکھا کہ جو زنجیروں میں جکڑے تھے خادم نے مجھ سے کہا امیر کا حکم ہے ان کو قتل کر دو میں نے سب سادات علوی کو قتل کر دیا خادم ہر ایک کے سر کو اٹھا کر ایک کنویں میں پھینکنا رہا پھر دوسرے کمرے کو کھولا اس میں بھی میں سادات اور امام زادے دیکھے۔

خادم نے حکم دیا میں نے ایک ایک کے سر کو تن سے جدا کیا اس نے کنویں میں سر دلوں کو پھینکا پھر ایک اور کمرے کا دروازہ کھولا وہاں بھی میں زندانی و قیدی تھے ان سب کو قتل کیا جب آخری آدمی کہ جو بوڑھا تھا باقی بچا مجھ سے کہا تم پر ہلاکت ہو قیامت کے دن ہمارے جد رسول اللہ کو کیا جواب دے گا اگر انہوں نے پوچھا کہ ساتھ آدمی کہ جو میری اولاد سے تھے اور امام علی علیہ السلام و فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے تھے کیوں ناحق خون بہایا اس وقت مجھ پر خوف و لرزہ طاری ہو گیا۔

خادم غصے سے مجھے ڈانٹنے لگا مجبور اس بوڑھے کو بھی قتل کر دیا خادم نے ان کے سروں کو کنویں میں پھینک دیا۔ جب میں نے یہ سب کچھ کر دیا اور ساتھ سادات اولاد رسول کو قتل کر دیا میں مجھے روزہ و نماز کیا قائدہ دیں گے اور مجھے کوئی شک نہیں کہ میں جہنمی و دوزخی ہوں۔



# امام علی رضا علیہ السلام کے حالات زندگی

## دسواں باب

### کلیات

مادر گرامی، ولادت، القاب و کنیت اور انکوش و نقش

مرحوم صدوق عیون میں حاکم ابی علی الحسین بن احمد بیہقی م ۳۵۲ھ کہتا ہے: ہم کو محمد بن یحییٰ صولی نے بتایا کہ امام رضا علیہ السلام جن کا نام امام علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن امام علی بن الحسین بن امام علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے ان کی مادر گرامی ام ولد جن کا نام نکتم تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ان کے مالک ہوئے۔

عیون میں صولی کہتا ہے: مجھ سے عون بن محمد کندی نے کہا کہ میں نے ابو الحسن علی بن مہشم سے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا کہ جس طرح میں ائمہ علیہ السلام کے امور اور اخبار و نکاح کو پہچانتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ حمیدہ خاتون نے (جو اشراف و بزرگان عجم میں سے تھیں) ایک کینز خریدی اور اس کا نام نکتم رکھا اور وہ کینز سعادت مند عقل و دین، شرم و حیا میں بہترین زنان تھیں۔

اور اپنی خاتون جناب حمیدہ کی بڑی تعظیم کرتی تھیں اور جس دن سے اسے خریدا کبھی بھی ان کے پاس ان کی تعظیم و جلال کی وجہ سے نہ بیٹھی پھر حمیدہ خاتون نے ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا اے فرزند گرامی نکتم ایک ایسی لڑکی ہے کہ میں نے محاسن اخلاق میں اس سے بہتر کسی کو نہیں پایا اور میں جانتی ہوں جو نسل اس کے وجود میں آئے گی وہ پاک و پاکیزہ ہوگی وہ آپ کو بخش دیتی ہوں اور آپ سے التماس کرتی ہوں کہ اس کی حرمت کا خیال رکھنا جب امام رضا علیہ السلام اس سے پیدا ہوئے تو اسے طاہرہ کا نام دیا گیا اور امام رضا علیہ السلام زیادہ دودھ پیتے تھے ایک دن طاہرہ نے کہا کہ ایک دودھ پلانے والی میری مددگار مہیا کی جائے۔

کہا گیا کیا تمہارا دودھ کم ہے کہنے لگی میں جھوٹ نہیں بول سکتی خدا کی قسم دودھ تو میرا کم نہیں لیکن وہ نوافل اور جواز کار میں پہلے سے انجام دیتی تھی اور جن نوافل کی عبادت کرتی ہوں دودھ پلانے سے کم ہو گئے اس وجہ سے میں معاون چاہتی ہوں تاکہ اپنے اولاد کو ترک نہ کروں۔

حاکم ابوی نے کہا ہے کہ صوفی کہتا ہے اسی دلیل سے ان کا نام تم تھا شاعر نے امام رضا علیہ السلام کی اس شعر میں مدح کی۔

لا ان خیر النحاس نفسا والدا

ورہطاً واحد اداً علی المعظم

اتنابہ للعلم والحلم ثامنا

اماماً یؤدی حجة اللہ تکتا

آگاہ ہو جاؤ کہ لوگوں میں سے بہترین نفس و ولادت و قبیلہ اور اجداد کے اعتبار سے امام علی رضا علیہ السلام معظم و محترم

ہیں ہمارے پاس ان کی بدولت علم و علم آیا کہ آٹھویں امام علیہ السلام ہیں نکتہ اپنی ماں کے وجود سے جہ اللہ ہیں۔

اس شعر میں ایک قوم نے ابوالبرہیم بن عباس کے چچا کی طرف نسبت دی ہے۔

مجھے کوئی روایت اس پر نہ ملی ہے نہ میں نے سنی ہے نہ میں نے اس کی تحقیق کی ہے اور نہ اسے جموٹ کہتا ہوں بلکہ اس

میں کوئی شک نہیں کہ ابوالبرہیم بن ابوالعباس کے چچا کے اشعار یہ ہیں:

کفی بفعال امری عالم

علی اہلہ شاہدا شاہداً

اری لہم طارفاً موقفاً

ولا یشبہ الطارف التالدا

لمن علیکم باموالکم

ویقظون من مائة واحد

فلا یحمد اللہ مستبصراً

یکون لا علائکم حامداً

فضلت قسیمک فی متعدد

کما فضل الولد الوالد

صولی کہتا ہے کہ میں نے یہ اشعار ابوعلی کے خط میں ان کے رجسٹر پر دیکھے اور پائے ہیں کہ جن میں وہ کہتا ہے کہ یہ میرے بھائی علی نے اپنے چچا یعنی امام علی رضا علیہ السلام پر لکھے کہ جس میں قسیمہ فی العدد سے مامون ہیں کہ جو عبدالمطلب کے اعتبار سے انھوں نے امام رضا علیہ السلام اور ان کی ماں نکتہ جو عربوں کی عورتوں کے مامون میں سے ہیں اکثر اشعار عرب میں ان کا تذکرہ آیا ہے جیسے یہ شعر۔

## طاف الخیالان فہاہا سقما

## خیال تکفی و خیال تکما

صولی کہتا ہے کہ ابراہیم بن العباس صولی میرے باپ کے چچا نے امام رضا علیہ السلام کی مدح میں بہت اشعار کہے ہیں ان میں یہ کہ جن کا اظہار کرنے پر مجبور ہوا اور ہر ایک نے ان کی ابتاع کی اور اشعار کہے صدوق سے فرماتے ہیں کہ ایک قوم کی روایت ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی ماں کا نام نوبیہ ہے ایک نام اردی ایک نجمہ ایک سانہ کنیت ام العنین ہے۔

ہمارے مناقب سے منقول ہے کہ امام علیہ السلام کی مادر گرامی ام ولد ہے کہ جنہیں نوبیہ اور خیزران مرہیہ کہا جاتا ہے اور نجمہ صفری، اور ام العنین ہے جب امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کا نام طاہرہ رکھا گیا۔

عیون میں علی بن میثم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حمیدہ خاتون امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ماں نے نجمہ کو خرید تو ایک دن خواب میں رسول خدا کو دیکھا کہ وہ انہیں فرما رہے ہیں کہ اے حمیدہ یہ (نجمہ) اپنے بیٹے موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بخش دو کہ اس سے عنقریب ایک بیٹا متولد ہوگا کہ جو اعلیٰ زمین سے بہتر و برتر ہوگا۔

تو میں نے یہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بخش دی اس سے امام رضا علیہ السلام متولد ہوئے تو ان کا نام طاہرہ رکھا گیا۔ ان کے اور نام نجمہ، اردی، سکن، سامان اور نکتہ ہیں نکتہ ان کا آخری نام ہے علی بن میثم کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ نجمہ خاتون باکرہ (غیر شادی شدہ) تھیں کہ جب حضرت حمیدہ خاتون نے انہیں خریدا تھا۔

ہشام بن احمر کہتا ہے کہ ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے کہ مغرب کے بردہ فروشوں میں سے کوئی آیا ہے میں نے کہا نہیں آیا آپ نے فرمایا: بلکہ آیا ہوا ہے چلو اس کے پاس چلیں پھر امام علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور میں بھی امام علیہ السلام کی خدمت میں سوار ہوا جب ہم معین جگہ پر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی مغرب کے تاجروں میں سے آیا ہوا ہے اور بہت سی کنیریں اور غلام لے کر آیا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ اپنی کنیریں ہمارے سامنے پیش کر دو تو کنیریں لے کر آیا اور ہر ایک کے متعلق امام علیہ السلام فرماتے کہ یہ مجھے نہیں چاہیے پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اور لے آؤ وہ کہنے لگا اور میرے پاس نہیں ہے امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ



## الذمعة السابعة جلد

تمہارے پاس موجود ہے اور اسے لے آؤ اس نے عذر کیا کہنے لگا خدا کی قسم سوائے ایک مریض کنیز کے اور میرے پاس نہیں ہے۔

امام رحمہ اللہ نے فرمایا: وہی لے آؤ اس نے عذر کیا اور امام رحمہ اللہ واپس آگئے دوسرے دن مجھے اس کے پاس بھیجا اور فرمایا: کہ جو قیمت وہ کہے اس سے وہ بیمار کنیز میرے لئے خرید کر لے آؤ جب میں گیا اور وہی کنیز نے اس سے طلب کی تو اس نے اس کی قیمت بہت بتائی میں نے کہا کہ میں نے اس قیمت پر خرید کی اور کہنے لگا میں نے اسے فروخت کیا لیکن یہ تاؤ کدہ آدمی کون ہے؟

جو کل تمہارے ساتھ آیا تھا میں نے کہا کہ سنی ہاشم میں سے ایک ہے وہ کہنے لگا سنی ہاشم کی کس شاخ سے ہے میں نے کہا اس سے زیادہ میں نہیں جانتا وہ کہنے لگا واضح ہو کہ میں نے یہ کنیز مغرب کے آخری شہروں سے خریدی ہے ایک دن اہل کتاب میں ایک عورت نے جب میرے پاس یہ کنیز دیکھی تو کہنے لگی کہ اسے کہاں لائے ہو۔

میں نے کہا: اسے میں نے اپنے لئے خریدا ہے کہنے لگی کہ مناسب نہیں کہ یہ کنیز تجھ جیسے آدمی کے پاس رہے اس کنیز کو بہترین اہل زمین کے پاس ہونا چاہیے جب اس کے تصرف میں آئے گی تو تھوڑے زمانہ کے بعد اس سے ایک ایسا بیٹا پیدا ہوگا کہ جس کی اہل مشرق و مغرب اطاعت کریں گے پھر کچھ عرصے کے بعد امام رضا رحمہ اللہ اس کے کطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ امام رحمہ اللہ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے مرحوم صدوق عیون میں عتاب بن رسید سے نقل کرتا ہے کہ میں نے اہل مدینہ کی ایک جماعت سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ امام رضا رحمہ اللہ کی ولادت مدینہ میں جمعرات کے دن گیارہ ارذی القعدہ سن ۱۵۳ ہجری کو ہوئی امام صادق رحمہ اللہ کے وقت شہادت سے پانچ سال پہلے۔

ایک قول ہے ۱۵۱ ہجری کو ولادت ہوئی شیخ مفید نے ۱۴۸ھ کہا ہے اصول کافی میں بھی ہے کہ ۱۴۸ ہجری میں امام رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی۔

کشف الغمہ میں جناب ذی کہتا ہے کہ ۱۵۳ھ ہے۔

جمال الدین کہتے ہیں کہ محمد بن طلحہ شافعی مطالب السؤل میں نقل کیا ہے کہ امام رحمہ اللہ کی ولادت گیارہ ذی الحجہ ۱۵۳ھ کو ہوئی اپنے جدا امام صادق رحمہ اللہ کے دور میں پانچ سال کے تھے کہ جیسا کہ جب امام رحمہ اللہ کی شہادت ہوئی۔

دروس میں ہے کہ مدینہ میں ۱۴۸ھ میں ولادت ہوئی ایک قول ہے کہ ارذی القعدہ کو ہوئی ہے۔

روضة الواعظین میں ہے کہ جمعہ کے دن امام رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی ایک اور روایت میں ہے کہ جمعرات کے دن ارذی القعدہ سن ۱۴۸ ہجری میں ہوئی امام رحمہ اللہ کی ولادت ہے۔

صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ بعض ولادت کی روایات کا ذکر امام رحمہ اللہ کی شہادت کی فصل میں ذکر کریں گے۔

## الذی معہ النساء کبہ سورہ

شیخ صدوقی نے سند معتبر کے ساتھ جناب نجمہ خاتون امام رضا علیہ السلام کی والدہ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے فرزند عظیم سے حاملہ تھی تو کسی قسم کا وضع حمل میں اپنے جسم میں محسوس نہیں کرتی تھی۔

جب میں عالم خواب میں ہوتی تو آواز تسبیح و تحمیل و تجید پروردگار میں اپنے شکم سے سنتی اور خائف و ترساں ہو جاتی اور جب بیدار ہوتی تو وہ پھر آواز سنائی نہ دیتی اور جب وہ فرزند میرے شکم سے پیدا ہوا تو اس نے اپنے ہاتھ زمین پر لٹک دیئے اور اپنا سر مٹھ کر آسمان کی طرف بلند کیا اور اپنے لب ہائے مبارک کو حرکت دی اور کچھ کہا کہ جسے میں نہ لکھ سکی اسی صفت میرے پاس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: گوارا ہو تیرے لئے اے نجمہ تیرے پروردگار کی کرامت پھر میں نے اس فرزند سعادت مند کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر امام علیہ السلام کو دیا۔

امام علیہ السلام نے اس بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور فرات کا پانی منگو لیا اور اس کے تالو کو اونچا کیا پھر اس بچے کو میرے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا: اسے لے لو کہ یہ یقیناً الارض ہے زمین میں میرے بعد خدا کی جنت ہے۔

مرحوم صدوقی نے سند معتبر کے ساتھ محمد بن زیاد از دی سے اکمال میں روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا جس دن امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے تھے آپ فرما رہے تھے کہ میرا یہ بیٹا ختنہ شدہ اور پاک و پاکیزہ ہے اور تمام امت کی طرح پیدا ہوتے ہیں لیکن ہم ختنہ کی جگہ پر سنت کی اجازت کرتے ہوئے استراحت بھی لیتے ہیں۔

مرحوم کلینی اصول کافی میں حسین بن محمد سے وہ بعض اصحاب سے اور وہ ابن ابی عمیر سے وہ حریج سے وہ زرارہ سے وہ ابو جعفر سے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: امام علیہ السلام کی بہت سی نشانیاں ہیں:

۱. پاک و پاکیزہ پیدا ہوتا ہے۔
۲. ختنہ شدہ۔
۳. جب زمین پر آتا ہے تو اس کی خوشبو زمین کو محسوس کر دیتی ہے۔
۴. بلند آواز سے کلمہ شہادتین زبان پر جاری فرماتا ہے۔
۵. اس کی آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن دل کو نیچر نہیں آتی ہے۔
۶. تھوکتا نہیں۔
۷. ناک سے غلاط نہیں نکالتا۔
۸. جس طرح وہ آگے دیکھتا ہے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہے۔
۹. اس کا پیٹ کستوری کی طرح خوشبودار اور زمین ان کے پاخانہ کو نگل جاتی ہے۔

## اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

(۱۰) جب رسول ﷺ کی زبردستی ہوئی ہے لیکن جب اس کا خیر لوگوں میں سے پہنچے یا تو چھوٹی ہوگی یا ایک بالشت بڑی۔

(۱۱) گزشتہ واسندہ کے حوادث کو بیان فرماتا ہے۔

مروم صدوق عیون میں فرماتے ہیں کہ فضل بن عمر کہتا ہے کہ جب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس گیا تو انھوں نے اپنی گود میں امام رضا علیہ السلام پر بیٹے کو بٹھائے ہوئے بوسے لے رہے تھے اور انھیں اپنی زبان چوسا رہے تھے۔ اپنے سینے سے لگا کر فرمایا:

بہیشتی اہل وادی میرے ماں باپ خدا ہوں۔

کس طرح اچھی خوشبو تم سے آ رہی ہے اور پاکیزہ پیدا ہوئے اور اپنے فضل و کرم کو بیان کیا تو میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا میں آپ پر خدا ہو جاؤں میرے دل میں اس بچے کی موت نے گھر کر لیا ہے جو کسی ایک کے لئے نہیں کی سوائے آپ کے تو مجھ سے فرمایا:

اے منضل!

ہو منی بمنزلتی من ابی وہ مجھ سے وہی منزلت رکھتا ہے جو میرے باپ کی ہے۔

## ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سبحانہ علیم

راوی کہتا ہے کہ میں نے سوال کیا کہ کیا آپ کے بعد صاحب الامر (امام) ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! من اطاعہ و شدد و من عصاہ کفر جس کی اطاعت جاہل اور جس کی نافرمانی کفر ہے۔ سلیمان بن جعفر مروزی کہتا ہے کہ موسیٰ بن جعفر نے اپنے بیٹے کا نام علی رکھا امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نام پر اور فرمایا: میرے بیٹے رضا کو بلاؤ میں نے امام رضا علیہ السلام کو بلا یا تو مجھے فرمایا: یہ میرا بیٹا رضا ہے۔ جب انھیں بلائے تو یا ابوالحسن کے نام سے خطاب کرتے تھے۔

## امام رضا علیہ السلام کو رضا کیوں کہتے ہیں

علی الشرائع میں احمد بن محمد بن ابی نصر برقی کہتا ہے:

کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے حاشین میں سے ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ آپ کے والد بزرگوار کو مامون نے رضا علیہ السلام کے لقب سے ملقب کیا ہے جب کہ آپ کو ولایت عہد کے لئے انتخاب کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں بلکہ خداوند تعالیٰ نے انھیں رضا کا لقب دیا ہے کیونکہ وہ پسندیدہ خدا تھے۔

## اللہ تعالیٰ کا کب سونہ

آسمان میں اور رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ ان سے زمین پر خوش تھے اور انہوں نے انہیں امامت کے لئے پسند فرمایا:۔  
میں نے عرض کیا کیا آپ کے تمام آباء و اجداد خدا کے پسندیدہ نہیں فرمایا: ہاں! میں نے کہا پھر کیوں اور کس طرح سے ان  
میں سے آپ کو ہی اس لقب گرامی سے مخصوص کیا ہے۔

امام علیؑ نے فرمایا: اس لئے کہ انہیں دشمنوں اور منافقین نے بھی پسند کیا اور ان سے راضی تھے جیسا کہ منافقین اور  
دوست ان سے خوش و راضی ہیں اور دوست دشمن کا اتفاق ان کی خوشنودی پر یہ انہیں سے مخصوص تھا پھر اس لئے انہیں اس  
نام کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے۔

علامہ مجلسیؒ بحار میں مناقب سے نقل کیا ہے کہ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام  
ان کا نام تھا اور کنیت ابوالحسن اور آپ زیادہ مشہور لقب رضا ہے اور آپ کو سراج اللہ، نور الہدیٰ، مومنین کی آنکھوں کی شفا  
، قرۃ عین المومنین، مکیۃ اللوح بن کے مکر کو توڑنے والے، کوا الملک، و کافی الخلق، رب السریر، رب الدبیر، فضل، صابر،  
صدیق اور راضی ہے احمد بن نصر کہتا کہ آپ کو رضا اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نام سے راضی ہے۔

اور رسول خدا ﷺ اور ائمہ معصومین بھی اس کے بعد راضی تھے۔ ایک قول ہے کہ مخالف و موافق سب راضی تھے  
ایک قول ہے کہ مامون ان سے راضی تھا۔

محمد بن طلحہ شافعی مطالب السؤل میں کہتا ہے کہ: "ان کا نام علی ہے وہ تیسرے امام علیؑ، امیر المومنین اور زین  
العابدین اور امام علی رضا علیہ السلام ہیں۔"

کشف الغمہ میں ابن اثرب کہتا ہے کہ ابوالحسن رضا علی بن موسیٰ کہ جسے امین ابن صادق بن محمد باقر بن علی زین  
العابدین بن الحسن بن علی بن ابی طالب کی کنیت ابوالحسن اور لقب رضا، صابر، راضی اور وفی ہے۔

مرحوم صدوقؒ عیون میں ایک اور حدیث ہے کہ محمد بن امین سے ان کی وفات کے باب میں ذکر کرتے ہیں کہ امام  
رضا علیہ السلام کو رضا، صادق، صابر، فاضل، قرۃ المومنین اور غیۃ المجدین کہا جاتا ہے۔

حسین بن خالد صیرفی کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک آدمی اپنی انگلی میں انگلی پہنتا ہے کہ  
جس پر لا الہ الا اللہ نقش ہے اور اس سے استغناء کرتا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں اس کو ناپسند کرتا ہوں تو میں نے عرض کیا کہ آپ پر خدا ہو جاؤں کیا رسول خدا اور آپ کے ابا  
واجداد میں سے اپنی انگلی میں انگلی نہیں پہنتے تھے امام علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن وہ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنتا  
کرتے تھے اللہ سے ڈرو اور اپنے نفوس میں ٹکر کر دو جب انگلی کی بات چلی تو تمام ائمہ اور رسول خدا کی انگلی کے نقش بتائے  
اور امام رضا علیہ السلام کی انگلی پر جی اللہ نقش تھا۔

حسین بن علیؑ کا نام رضا علیہ السلام کے پاس دو انگوٹھیاں تھیں ایک اپنی تھمبی دوسری انگوٹھ کے والد بزرگوار کی  
جس کا رخ کبھی نے مٹی کی عمارت میں سے روایت کی ہے کہ میں نے انگوٹھ سے سوال کیا کہ آپ کی اپنی انگوٹھی اور  
آپ کے والد بزرگوار کے نقش کے متعلق تو فرمایا: میری انگوٹھی کا نقش ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور میرے والد بزرگوار کی انگوٹھی  
کا نقش حبیبی اللہ تھا یہی انگوٹھی ہے جو میری انگلی میں ہے۔

بھار میں کتاب عمدة القوۃ علی بن یوسف بن مطہر علیؑ نے نقل کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش ولی اللہ تھا۔

## حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی احادیث

■ جو خدا کی تشبیہ اس کی مخلوق سے دے وہ مشرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی ممانعت کی گئی  
ہے وہ کافر ہے (وسائل الشیعہ)

■ ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ افضل ہے اور نبی آدم کو یقین سے افضل کوئی چیز  
نہیں دی گئی۔ (بحار الانوار)

■ ایمان فرائض کی ادائیگی اور عمرات سے اہتمام کا نام ہے۔ ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے پہنچانے، اعضاء و  
جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں۔ (تحف العقول)

■ ایمان کے چار رکن ہیں۔

۱) خدا پر بھروسہ

۲) قضا (قدر) الہی پر راضی رہنا

۳) امر الہی کے سامنے سرے تسلیم فرم کرنا

۴) تمام امور کو خدا کے سپرد کرنا۔

☆ ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا! خدا کے بندوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ فرمایا:

وہ لوگ کہ جو اچھا کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں۔ اور بُرا کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں۔ جب ان کو کچھ ملتا ہے تو شکر  
کرتے ہیں اور جب جملائے مصیبت ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں۔ اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے  
ہیں (تحف العقول)



## مہینہ شوال

### امامت کی بات پر روایات

اگر روایت شیخ فاضل محمد بن عمر بن عبدالحق بن کشی اپنی رجال میں صدوق ۷ اپنی میون میں دونوں اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن سنان سے نقل کرتے ہیں۔

کہ امام موسیٰ کاظم ۷ کے عراق آنے سے ایک سال پہلے ان کی خدمت میں گیا اور امام رضا ۷ کے پاس بیٹھے تھے امام ۷ نے مجھے کچھ فرمایا: اے محمد اس سال ایک حرکت ہوگی تم اس پر جزع و فزع نہ کرو میں نے عرض کیا قربان جاؤں وہ کیا حرکت ہوگی؟

اس جزع نے مجھے وحشت زدہ کر دیا فرمایا: میں ان خالموں کے پاس جاؤں گا پھر فرمایا: جو آدمی میرے اس بیٹے کے حق پر ظلم کرے اور میرے بعد ان کی امامت کا انکار کرے وہ ایسا ہی ہے کہ گویا اس نے رسول خدا کے بعد حضرت امام علی ۷ کے حق پر ظلم کیا اور ان کی امامت کا انکار کیا تو میں نے جان لیا کہ امام ۷ کے بعد ان کے بیٹے امام ۷ ہیں میں نے عرض کی اللہ کی قسم اگر خدا نے مجھے ایسی خبر دی تو میں ضرور ان کے حق کو تسلیم کروں گا اور ان کی امامت کا اقرار کروں گا۔

اشھد انہ من بعدک حجة اللہ علی من خلقہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے بعد وہ حجت خدا ہے سب مخلوق پر اور دین کی طرف بلانے والے ہیں۔

پھر امام ۷ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد خدا آپ کو کچھ خبر دے گا اور تم میرے بیٹے اور ان کے قائم مقام کہ جو اس کے بعد ہے ان کی امامت پر دعوت دو گے میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں کون آپ کے بیٹے کے بعد امام ۷ ہے فرمایا: محمد ان کا بیٹا میں نے کہا میں تسلیم کرتا ہوں اور راضی ہوں کہ

امام ۷ نے فرمایا: تو کتاب امیر المؤمنین میں پائے گا البتہ ہمارے شیعہ کبھی کی طرح تاریک راتوں میں بھٹکے ہوئے پھر فرمایا: اے محمد مفضل بھول گیا تم بھی بھول جاؤ گے پھر فرمایا: اے محمد جان لو کہ جہان سے شمشک ہو اس پر ہمیشہ ہمیشہ حرام ہے۔

مرحوم صدوق میون میں عبد الرحمن بن حجاج سے وہ اسحاق و علی سے کہتا ہے کہ میرا بیٹا امام صادق ۷ کے پاس گیا اسحاق امام علی ۷ دونوں عبد الرحمن بن اسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ میں اس حال کہ جب ان کے پاس امام موسیٰ کاظم ۷ کا خط تھا کہ جس میں ضروریات کا ذکر تھا ان دونوں نے باہم امام موسیٰ کاظم ۷ کے بیٹے علی سے ملنا ہے جب خط دیکھا تو کھسا

## الذمعة السابعة

تھا کہ ابام علی رضا علیہ السلام میرا بیٹا اور خلیفہ اور ان سب امور کا عالم ہے اس دن سے یہاں دن بعد امام کاظم علیہ السلام کو نیا سے رخصت فرما گئے۔

اسحاق و علی نے حسین بن علی بن احمد مغیری اسماعیل بن عمر حسان بن معاویہ اور حسین بن محمد کے سامنے گواہی دی کہ ابوالحسن رضا امام علیہ السلام کاظم علیہ السلام کے وحی برحق اور خلیفہ مسلمین ہیں۔

ان دونوں کی گواہی حفص بن غیاث قاضی کے پاس قبول کی گئی مرحوم شیخ طوسی ۱۱۰۰ھ کتاب غیبت میں ابویوسف بن نوح سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ کہتا ہے کہ میں نے علی بن جعفر علیہ السلام سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میرا بھائی امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاس تھا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی حجت زمین میں میرے بعد میرے بیٹے رضا ہیں اے علی یہ تمہارا صاحب و امام علیہ السلام یہ مجھ سے اسی طرح منزلت رکھتا ہے جیسے میں اپنے باپ سے رکھتا تھا یعنی امام علیہ السلام تھا خدا تجھے دین پر ثابت قدم رکھے میں نے گریہ کیا اور عرض کیا خدا کی قسم میں بھی یہی پوچھنے آیا تھا۔

پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اے علی علیہ السلام اسوت کا وقت قریب ہے میرے لئے رسول خدا اسوہ حسنہ ہیں اور امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کا طہر سلام علیہما حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام اس وقت فرمایا: کہ جب ہارون نے دوسری بار امام علیہ السلام کو قید کیا۔ عیون میں بکر بن صالح سے کہ میں نے ابراہیم بن ابوالحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے کہا تیرا قول تیرے باپ کے بارے میں کیا ہے؟

اس نے کہا وہ زندہ ہیں میں نے کہا تیرا بھائی امام رضا علیہ السلام کے بارے میں کیا نظریہ ہے کہنے لگا وہ باحساد و صادق ہے میں نے کہا تیرے باپ کی وصیت ہے؟ کہنے لگا ہاں میں نے کہا کون وحی ہے کہنے لگا میرے باپ نے ہم سے پانچ کا نام لیا اور امام علی رضا علیہ السلام کو ہم پر مقدم کیا۔

اسول کافی میں احمد بن مہران سے وہ محمد بن علی سے وہ ابوالقاسم ارغسی سے وہ عبداللہ بن ابراہیم بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ یزید بن سلیمان زیدی سے کہ ابوالقاسم کہتا ہے کہ مجھے عبداللہ بن محمد بن عمار جری نے کہا کہ یزید بن سبط کہتا ہے کہ میں عمرہ بجالانے مکہ جا رہا تھا راستے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات کی میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس جگہ کو آپ پہنچاتے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! تم بھی اس جگہ کو پہنچاتے ہو؟ عرض کیا ہاں میں نے اپنے والد کے ہمراہ آپ اور آپ کے والد صاحب امام صادق علیہ السلام سے اس جگہ ملاقات کی تھی اس وقت آپ کے دوسرے بھائی آپ کے ساتھ تھے میرے والد نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہو جائیں آپ ہی ہمارے امام علیہ السلام

ہیں اور کوئی موت سے آزاد نہیں ہے آپ ایسی چیز ارشاد فرمائیں کہ میں دوسروں کے لئے بیان کر سکوں اور گمراہ نہ ہوں۔  
امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ابو حماد یہ سب میرے فرزند ہیں اور ان میں سب سے بزرگ یہ ہیں یہ کہہ کر  
آپ کی طرف اشارہ فرمایا: تھا۔

ان میں علم، حلم، فہم اور سخاوت ہے وہ تمام چیزیں جن کی ضرورت لوگوں کو پیش آئے گی ان سب کا انہیں علم ہے اور وہ  
تمام دینی و دنیاوی امور جن کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہے ان سب سے یہ آگاہ ہیں۔  
بہترین اخلاق کے مالک ہیں اور خداوند تعالیٰ کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں۔

اس وقت میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی:

میرے والدین آپ پر ثار ہو جائیں آپ بھی مجھے اپنے والد ماجد کی طرح اس حقیقت سے آگاہ فرمائیں اور آپ  
کے بعد امام علیہ السلام کون ہوگا اس کی معرفت فرمائیں امام علیہ السلام پہلے تو آپ نے امامت کے بارے میں بیان فرمایا: اور اس کی  
حقیقت کی وضاحت فرمائی کہ امامت ایک امر الہی ہے خدا و رسول کی طرف سے اس کا معین ہونا اس وقت ارشاد فرمایا:

الامر الی النبی علی سیدی علی و علی

میرے بعد میرے فرزند علی ہوں گے وہ امام علیہ السلام اول امام علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام کی جتنے علی بن الحسین کے ہم  
نام ہو گئے۔ اس وقت اسلامی معاشرہ پر سخت پابندیاں و دشواریاں حکم فرماتیں اس لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی گفتگو  
کے آخر میں یزید بن سلیط سے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے اس کو امامت کی طرح اپنے پاس محفوظ رکھنا اور صرف ان لوگوں  
سے بیان کرنا جن کی صداقت کا تمہیں یقین ہو۔

یزید بن سلیط کا کہنا ہے کہ امام کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے  
کہ میں کچھ عرض کرتا امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے یزید میرے ساتھ عمرہ کرنے کیلئے چلو گے؟

عرض کیا میرے والدین آپ پر ثار ہو جائیں جیسا آپ فرمائیں لیکن اس وقت میرے پاس سفر کا خرچ نہیں ہے۔  
امام علیہ السلام نے فرمایا: تمام اخراجات میں برداشت کرونگا حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا جس  
جگہ امام صادق علیہ السلام اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات کی تھی وہاں پہنچا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات اور ان سے جو  
گفتگو ہوئی تھی وہ سب میں نے تفصیل سے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔

مرحوم صدوق علیہ السلام جیون میں علی بن حکم سے وہ حیدر بن ایوب سے کہ وہ کہتا ہے کہ ہم مدینہ میں معروف جگہ تباہیں  
تھے اس میں محمد بن زید بن علی تھا وہاں بیٹھے تھے کہ ہم سے اس وقت کہا ہم آپ پر فدا ہوں۔

## الذی معہ المصابیہ

آپ کے بعد امام علیؑ کون ہے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے سزا دی اولاد امام علیؑ وفاق طبرستان سے بنائے اور فرمایا: ہمارے بیٹے امام علی رضاؑ کے مسمیٰ وکیل میری زندگی اور موت کے بعد کی گواہی دے پھر فرمایا: خدا کی قسم اسے کے بعد آج سے یہ امام علیؑ ہیں میرے بعد شیعوں کو کہہ دینا حیدر نے کہا کیا یہ حق ہے اللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ خود وصیت کریں گے علی بن حکم کہتا ہے کہ جب حیدر مر تو شک میں تھا کہ یہ حق ہے اللہ ہیں۔

شیخ ابو عمر محمد بن عمر بن عبد العزیز کشی اپنی رجال میں حمدویہ سے نقل کرتا ہے کہ حسن بن موسیٰ سے محمد بن اسمعٰل نے ان سے ابراہیم سے ان سے عثمان بن قاسم نے کہا کہ مجھے منصور بن یونس نے کہا کہ مجھے امام کاظمؑ نے فرمایا: اے منصور آج میں کیا کہو نکاح میں نے کہا میں نہیں جانتا امام علیؑ فرمایا: امام علیؑ میرا بیٹا میرا وصی اور میرے بعد تمہارا امام علیؑ ہے جاؤ ان کو مبارک دو۔ ان سے مسائل پوچھو بروای کہتا ہے میں امام رضاؑ کو مبارک دی تو فرمایا: تم جان لو کہ جو میرے باپ نے حکم دیا ہے اس کا انکار کر دے پھر منصور امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد امام رضاؑ کی امامت کا اسی لئے انکار کیا کہ اس کے پاس بیت المال تھا۔

عیون میں علی بن عبید اللہ ہاشمی سے منقول ہے کہ اسحاق بن یونس نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے بیٹے رضاؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہوں ہم نے عرض کیا آپ ہمارے سردار و بزرگ ہیں تو فرمایا: میرا نام اور میرا نسب بتاؤ ہم نے کہا آپ موسیٰ بن جعفر بن محمد علیؑ ہو تو فرمایا: یہ میرے ساتھ کون ہے ہم نے کہا یہ علی بن امام موسیٰ بن جعفر علیؑ ہیں امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: پس شہادت دینا کہ یہ امام علیؑ وکیل میری زندگی میں اور میرا وصی میری موت کے بعد ہے۔

عیون میں محمد بن زید ہاشمی سے منقول ہے کہ امام رضاؑ نے شیعوں سے فرمایا: کہ میرے باپ نے میرے بارے میں کیا وصیت کی تو کہنے لگے امام موسیٰ کاظمؑ نے آپ کے بارے میں امام علیؑ و وصی ہونے کی وصیت کی۔

عیون میں عبد الرحمن بن حجاج سے منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے بیٹے امام رضاؑ کے بارے میں وصیت کی اور ایک وصیت پر ساتھ آدمیوں سے دستخط اور گواہی دلو انی مدینہ کے جو معروف لوگ تھے۔

عیون میں حسین بن شیمیر کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس ان کا بیٹا امام علی رضاؑ کھڑا تھا تو امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: کہ جس طرح میرا بیٹا امام علی رضاؑ کھڑا ہے اسی طرح غدیر میں رسول خداؐ نے امام علیؑ کو کھڑا کیا اور فرمایا: اے اہل مدینہ اے اہل مسجد ہذا وصی من بعدی میرے وصی ہیں۔

عیون میں عبد اللہ بن حارث اور اس کی ماں اولاد جعفر بن ابی طالب علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظمؑ نے ہم سب کو جمع کر کے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم لوگوں کو کیوں اکٹھا کیا گیا ہے ہم نے کہا نہیں فرمایا: تم لوگ گواہ



رہتا کہ میرا بیٹا میرا اسی میرا خلیفہ میرے امور کا قیم ہے جس کا فرض میرے اوپر ہو اس سے لے لے اور اگر میں نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ بھی اچھائے وعدہ کا اقتضائے ہے کرنے اور اگر کسی کو مجھ سے ملنا ضروری ہے تو پھر بغیر ان کے خط کے مجھ سے ملاقات نہ کرے۔

عیون میں عبداللہ بن مرحوم کہتا ہے کہ میں بصرہ سے مدینہ کی طرف نکلا تو راستے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی وہ بصرہ کی طرف جا رہے تھے۔ مجھے ایک خط دیا اور حکم دیا کہ اسے مدینہ پہنچانا میں نے عرض کیا کس کدوں میں آپ پر قربان جہاؤں؟ فرمایا: میرے بیٹے امام علی رضا علیہ السلام کو کہ وہ میرے دوسری میرے امور کے قیم اور میری اولاد میں بہترین طریقہ ہیں۔

عیون میں حسن بن علی غراز کہتا ہے کہ ہم مکہ کی طرف نکلے تو ہمارے ساتھ علی بن ابو حمزہ اور ان کے پاس بہت مال و متاع تھا ہم نے اس سے کہا کہ یہ کسی کا ہے کہنے لگا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا مال ہے انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے بیٹے امام علی رضا علیہ السلام کو پہنچاؤں اور مجھے وصیت کی ہے کہ میرے بعد تمہارے امام علیہ السلام ہیں۔

مرحوم عہدوق فرماتے ہیں کہ علی بن ابو حمزہ نے موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بعد مال سے انکار کیا اور امام رضا علیہ السلام کو نہیں دیا۔

رجل کشی میں ضحاک بن اسحق سے وہ داؤد زری سے نقل کرتا ہے داؤد زری کا بیان ہے کہ میں مکہ مال لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کچھ مال لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا میں نے عرض کیا اس مال پر جتنی مال مجھ سے کیوں نہیں لیا تو فرمایا: اس کا مالک تم سے خود طلب کرے گا جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو ابو الحسن المرضا علیہ السلام نے مجھ سے اس مال کو طلب کیا اور میں نے ان کے سپرد کر دیا۔

عیون میں سلیمان بن خضع مروزی کہتا ہے کہ میں امام علیہ السلام امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں گیا کہ امام علیہ السلام سے سوال کروں کہ آپ کے بعد کون امام علیہ السلام ہے؟

نقل اس کے کہ سوال کروں امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: اے سلیمان جان لے کہ امام علیہ السلام میرا بیٹا میرا اسی اور جنت خدا ہے مخلوق میرے بعد افضل و اعلیٰ ہے میرے باقی بیٹوں سے اگر تو میرے بعد وعدہ رہے تو میرے شیعوں کے سامنے گوئی دیا کہ امام رضا علیہ السلام میرے اہل بیت سے ہے اور میری طرف سے میرے بعد امام علیہ السلام اور خلیفہ ہیں۔

کافی میں محمد بن اسحاق بن عمار کہتا ہے کہ میں نے ابو الحسن اول سے عرض کیا میری رہنمائی فرمائیں کہ میں اپنے دینی مسائل کو کس سے حاصل کروں؟



امام علیؑ نے فرمایا: میرے بیٹے امام علی رضا علیہ السلام سے کہ اللہ کا فرمان ہے مٹی جی جی فی الارض خلیفہ جب یہ فرمایا: تو مجھے پورا پورا پہچان گیا۔

کافی میں حسین بن قسیم صحاف کہتا ہے کہ میں، وشم بن حکم اور علی بن یقطین بغدادی ایک ساتھ تھے کہ علی بن یقطین نے فرمایا: کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام عبد صالح کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک بچہ داخل ہوا جس کا نام علی تھا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

یا علی بن یقطین هذا علی ومسید ولدی

اے ابن یقطین یہ امام علی رضا علیہ السلام میرے بیٹے امام علیؑ اور سردار ہیں جب میں نے ان کی کنیت سنی تو وشم بن حکم نے چہرے پر ہاتھ لگا کر کہا: تجھ پر وہی ہو کیسے تو کہہ رہا ہے علی بن یقطین نے کہا خدا کی قسم میں نے امام علیؑ سے ایسے ہی سنا ہے وشم نے کہا تیری خبر میرے بعد ہے یعنی پہلے میری بات ہے۔

رجال کشی میں ہے کہ نصر بن قابوس کہتا ہے کہ میں ابو الحسن کاظم علیہ السلام کے ساتھ ایک گھر میں تھا۔

انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر آئے تو اپنا دروازہ کھٹکھٹایا تو دروازے پر ایک بچہ آیا جس کا نام علی اس کے ہاتھ ایک کتاب تھی۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

اے نصر اس کو بیچنا ہے میں نے کہا ہاں یہ علی رضا علیہ السلام ہیں پھر فرمایا: اے نصر یہ جانتا ہے کہ اس کتاب میں کیا ہے میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا امام علیؑ نے فرمایا: اس میں علم جفر ہے کہ جس کو کوئی نہیں سمجھ سکتا مگر یانی یا وصی نبی پھر حسن بن موسیٰ نے کہا میری اپنی جان کی قسم اے نصر شک نہ کرنا یہاں تک کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور نبی سے رحلت فرما گئے۔

مفسر بصائر میں عبد اللہ بن محمد اشعری سے وہ حسن بن موسیٰ سے وہ قسیم بن قابوس سے نقل کرتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس تھا کہ فرمایا: بن میرا بڑا بیٹا اور میرا وصی ہے سب سے زیادہ اسے دوست رکھتا ہوں وہ میرے ساتھ جفر میں نگاہ کرتا ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے اسی جفر میں نظر کرتا مگر نبی یا وصی نبی۔

مرحوم صدوق علیہ السلام عیون سلمہ بن جمر سے نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے میں ابابعد اللہ سے کہا کہ ایک آدمی قبیلہ محلیہ سے مجھ سے کہا ہے اسی شیخ کے کتنے سال باقی ہیں۔ کہ وہ ایک سال یا دو سال کے بعد مر جائے گا پھر آپ چلے گئے کوئی ایک بھی وہاں آپ کا منظر نہ تھا امام علیؑ ابو عبد اللہ نے فرمایا: کیا تو نے یہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن جعفر علیہ السلام کے لئے کیا ہے تم ان کے زمانہ کو دور کر دو گے میں نے ان کے لئے ایک کینز خریدی ہے کہ جس کا بیٹا انشا اللہ فقیر عالم ہو گا میرے بعد

## اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَائِرِ رُسُلِكَ

مفتی ارشاد میں حسین بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ کہتا کہ میرے پاس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک نوشتہ ہے جب وہ زندان میں قید تھے کہ جس میں لکھا تھا میرا ایک بڑا بیٹا رضا علیہ السلام کو دنیا میں آئے گا کہ تم کسی سے کچھ طلب نہ کرنا یہاں تک ان سے تیری ملاقات ہوگی اور اللہ مجھے موت دے دے گا۔

مرحوم صدوق علیہ السلام نے بیون میں اسی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ جب میں ابوالحسن کاظم علیہ السلام سے بصرہ میں ملاقات کی تو مجھے ایک خط دیا کہ جس میں امام رضا علیہ السلام کے بارے میں لکھا تھا کہ یہ میرا بیٹا امام علیہ السلام اور میرا ولی مہدی ہے۔

شیخ طوسی علیہ السلام کتاب فہیت میں ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی سے وہ سعد بن عبد اللہ سے وہ ہمارے اصحاب کی جماعت سے جن میں محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور حسن بن موسیٰ الخطاب و محمد بن عیسیٰ بن عبد اللہ و محمد بن سنان حسن بن حسن سے میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا آپ سے سوال ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: امام علیہ السلام کے بارے سوال کرو میں نے کہا: آپ کی مراد کیا ہے تو آپ کے سوا کسی غیر کو امام نہیں مانتا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرا بیٹا امام علیہ السلام تھا ہمارا میرے بعد امام ہے میں نے عرض کی: میرا مولا آپ مجھے جہنم کی آگ سے بچائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کتاب میرے قائم ہیں اس امر میں امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں قائم نہیں پھر فرمایا: اے حسن ہر امام علیہ السلام اپنی امت کا قائم ہے جب وہ حجت غائب ہو تو ان کے بعد دوسرا امام علیہ السلام آتا ہے جو مجھ سے معاملات و سوالات کرتا تھا اب میرے بیٹے امام علیہ السلام سے رابطہ رکھنا خدا کی قسم خدا ان کو دوست رکھتا ہے۔

کتاب فہیت میں احمد بن اور لیس سے وہ علی بن محمد بن قتیبہ سے وہ فضل بن شاذان غیثا پوری سے وہ محمد بن سنان و صفوان بن یحییٰ سے وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ موسیٰ بن بکر سے نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ تھا تو مجھ سے فرمایا: کہ میرے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تم خوش بخت آدمی ہو اس وقت تک موت تمہیں نہیں آئے گی کہ جب تک اپنی نسل سے امام علیہ السلام کو نہ دیکھ لے پھر اشارہ کیا امام رضا علیہ السلام اپنے بیٹے کی طرف اور فرمایا: خدا نے مجھے یہ فرزند دیا کہ جو میرے بعد میرا ولی ہے۔

فہیت میں سعد بن عبد اللہ سے وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ علی بن حکم سے وہ علی بن حسن بن نافع سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ کہتا ہے کہ مجھ سے ہارون بن سعد مجلی نے کہا کہ جب اسماعیل کی موت واقع ہوئی تمہاری گردنیں ان پر چکی ہوئیں تمہیں اور سوچ رہے تھے کہ امام صادق علیہ السلام بہت بوڑھے ہیں کل اگر ان کا انتقال ہو جائے تو بغیر امام علیہ السلام کے رہ جائیں گے میں نہیں جانتا کہ میں کیسا کہوں تو مجھے امام صادق علیہ السلام نے اس گفتگو سے خبر دی اور فرمایا: ادھر آؤ میری موت نہیں ہوگی کہ جب تک یہ شب و روز ختم نہ ہوں جب میں نے ان کے بیٹے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا تو امام علیہ السلام نے

## الدر المنثور في مناقب علي بن أبي طالب

فرمایا: موسیٰ بن جعفر بڑا ہو گیا ہے ہم اس کی شادی کرتے ہیں مقرر یہ ان کے ہاں ایک بیٹا ہوگا کہ جو ان کا موسیٰ ہوگا کہ جسے یہ میرے موسیٰ ہیں۔

شیخ ایک اور حدیث میں کہتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے ایک طولانی حدیث میں ہمارے لئے ظاہر کر دیا کہ یہ (موسیٰ کاظم علیہ السلام) ان کے بعد امام علیہ السلام ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف کہ ان کی اولاد سے ایک صاحب الامر ہیں کہ جو دنیا کو ظلم و جور سے پر ہونے کے بعد عدل و انصاف سے مجروح کرے۔

غیرت میں احمد بن محمد بن سعید بن مقدس سے وہ محمد بن احمد بن نصر عقیلی سے وہ کہتا ہے کہ میں نے حرب بن حسن طحان سے سنا کہ وہ یحییٰ بن حسن عصری سے وہ یحییٰ بن مساور سے وہ کہتا ہے کہ شیعوں کی ایک جماعت کہ جس میں علی بن ابو حمزہ تھا میں نے سنا کہ جب علی بن عقیلین امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا اس نے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا امام علیہ السلام نے اسے جواب دیا تو فرمایا: اے ابن عقیلین تیرا صاحب مجھے قتل کرے گا علی بن عقیلین روئے لگا لگا کہائیں آپ کے ساتھ ہو لگا فرمایا: نہیں بلکہ تم میرے قتل کی کوئی نسیبہ ان عقیلین نے کہا ہمارے لئے آپ کے بعد کون امام علیہ السلام ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: میرا بیٹا امام علی رضا علیہ السلام وہ میری اولاد میں سب سے بہتر ہے وہ مجھ سے ہی نسبت و شرافت رکھتا ہے جو میں اپنے باپ سے رکھتا ہوں یعنی امام علیہ السلام ہیں ان کے پاس وہ سب کچھ ہے کہ جو شیعوں کو ضرورت ہے دنیا و آخرت میں یہ سید و سر دار ہے اور یہ خدا کے مقررین سے ہے یحییٰ بن حسن حرب سے کہا علی بن ابو حمزہ نے جو کچھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا مال رکھا اس سے انکار کیا ہے۔

یحییٰ بن مساور نے کہا کہ ابو حمزہ نے اپنا مال کچھ کر دیا و آخرت میں بد بختی مولیٰ لی پھر جب بعض بنی ہاشم امام علیہ السلام کے پاس آئے تو امام علیہ السلام خاموش ہو گئے۔

شیخ مفید ارشاد میں داؤد رقی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا آپ پر قربان جاؤں میں بوڑھا ہو گیا میرا ہاتھ پکڑو مجھے جہنم سے بچاؤ کون آپ کے بعد آپ کا موسیٰ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے بیٹے رضا کی طرف اشارہ کیا فرمایا: یہ تمہارا صاحب و امام علیہ السلام ہے میرے بعد۔

شیخ مفید علیہ السلام کہتے ہیں کہ یہی حدیث اشارے والی امام رضا علیہ السلام کی امامت پر بہت سے ثقہ و اہل ورع و تقویٰ و علم نے داؤد بن رقی سے نقل کی ہے اور محمد بن اسحاق بن عمار اور علی بن عقیلین، فضیم قاپوسی حسین بن عمار، زیاد بن مروان مغربی داؤد بن سلیمان، نصر بن قاپوسی داؤد بن یزید بن سلیمان نے اور خاصہ و عامہ کا اس پر اجماع بھی ہے اور کاظم کی نص اور آپ ہی کے لئے اشارہ فرمایا: یہ سب آپ کی امامت کو صحت کرتی ہیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ذکر وہ اصحاب و معتقد اور صاحب علم و روح شیعہ فقہاء نے امام رضا علیہ السلام کی امامت پر نص کی تشریح اور اشارہ ذکر کیا ہے۔

## اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عقبت کچھ عین کہ روایات منظور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے امامت امام رضا علیہ السلام کے بارے میں اس سے کئی روایات اور ایک دوسرے سے ملنے جلتے مضامین پر مشتمل ہیں کہ جن کو میں نے مکرر کے خوف سے ذکر نہیں کیا۔

اور بعض روایات کہ جو شخص ہیں امام رضا علیہ السلام کی امامت پر ان کو ولادت امام رضا علیہ السلام کی فصل میں پہلے ذکر کر دیا ہے جو بعض امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حالات زندگی میں بھی ذکر کیا اور مختصر یہ بعض انہوں میں روایات کا رضا علیہ السلام ہمارے اماموں کی امامت کے ضمن میں اور اثبات غیبت امام علیہ السلام کا زمانہ اور کثرت حیرت کے ضمن میں ذکر کریں گے جو روایات امام علیہ السلام کی امامت پر کئی عین سے امام علیہ السلام کی امامت کا وجوب اور ان کا جہت اہل بیت ہے۔

مکتوب امام علیہ السلام کے جہات اور دعاؤں کے قبول ہونے کے ضمن میں ذکر کریں گے کہ امام علیہ السلام کا غائب کی خبر دینا کائنات کے حالات علیہ السلام اور مردوں کو زندہ کرنا اور مریموں کو شفاء دینا تمام لوگوں کی زبانوں میں گھنٹو کرنا اور پرندوں و جانوروں سے ہم کلام ہونا وغیرہ سب وہ ملائیں ہیں کہ جو انبیاء اور رسول خدا سے صادر ہوئے۔

ان میں ایک قصہ صاحبہ ابوالولید کا کہ جو امام رضا علیہ السلام کے زمانہ تک باقی رہی مگر جب مری تو اسی کو امام رضا علیہ السلام کی قیاس میں کفن دیا گیا۔

دوسرا اقدام قائم ان کے علاوہ اور بھی واقعات کہ جن سے ہر صنف امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کی امامت اور باقی ائمہ ہدیٰ کی امامت کو ان انہوں سے قبول کرنا ہے۔



# تیسری فصل

امام علیؑ کے مجرے شمار کرنے سے زیادہ ہیں ہم چند مجرعوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ سرخوم صدوقیہ: میمون بن رمان بن حلیہ سے نقل کرتے ہیں کہ کتاب ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور میرے دل میں یہ خیال تھا کہ امام علیہ السلام سے اپنے لئے لیا میں اللہ ان سے وہ درہم مانگوں جس پر امام علیہ السلام اسم مبارک کندہ ہے میرے حاضر ہوتے ہی امام علیہ السلام نے اپنے غلام سے فرمایا کہ یہ لیا میں اور دیکھ چاہتے ہیں انہیں دو لیا میں اور میرے نام کے تیس درہم دے دیں کہ میں چاہتا تھا کہ امام علیہ السلام کے تیس دہاں سے چاہتا تھا کہ ان اور دہاں سے اپنی غنیمتوں کے لئے لگوں لیا میں اور ایک روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے اپنے تن کی قمیض اتار کر دو معصی کے پیچھے سے بکھڑا درہم دیئے جن کو میں نے گنا تو وہ تمیں تھے۔

مؤلف صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ میری، کشی، قلب، راوندی اور علی بن مصطفیٰ ہر علی اس حدیث کو ریاں بن حلیہ سے کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے کہ سب میں منہم یکا ہے۔

۲۔ بصائر میں احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن حسن بن عثمان سے وہ محمد بن ابو جعفر ثقفی سے نقل کرتے ہیں کہ میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا مجھے پیاس نے بڑھال کیا اور میں نے پانی پیا کہ ان کی مجلس میں پانی طلب کروں امام علیہ السلام نے پانی منگوایا اور فرمایا: اے محمد پانی پیو یہ بہت خشک اور پسندیدہ ہے۔

۳۔ میمون بن احمد بن محمد بن ابی ہریرہ نقلی کہتا ہے کہ میں امام حسی کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد ملک میں تھا۔

اور امام رضا علیہ السلام کو خط لکھا کہ مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ میرے ذہن میں کچھ سوال ہیں۔ امام علیہ السلام نے خط کا جواب دیا کہ جس میں لکھا تھا۔

عافا بالله وایاک اماما طلبت من الاذن علی، فان الرسول

علی صعب وهو لاء قد ضیقوا علی ذلک فلست تقدر

علیه الان وسیکون ان شاء الله

کہ خدا مجھے اور تم کو عافیت عطا کرے میرے پاس آنے کا تقاضا کیا کہ اجازت دوں میرے پاس آنا اور تیرا حاضر



۴۔ عیون میں محمد بن حنفیہ کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کہتا ہے کہ میں اور ایک جماعت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ راستے طے کر رہے تھے کہ سخت پیاس سے دوچار ہو گئے اور ہماری سواریاں پیاس سے بڑھ چکی تھیں یہاں تک کہ ہماری ہانہیں تنگ ہونے کا خوف ہونے لگا تو ہم امام رضا علیہ السلام نے ایک مقام بتایا کہ جہاں پر پانی تھا اس مقام پر پہنچے وہاں سے پانی پیا اور پیاس بجھائی اور جانوروں کو بھی پانی سے سیراب کر لیا پھر ایک اور قافلہ آیا تو ہم نے ان کے لئے وہی چشمہ تلاش کیا کہ جس سے سیراب ہوئے تھے ہمیں انہیں ملا تو ہم نے اولاد حضرت قمر کے جس کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال تھی بتایا کہ فلاں جگہ پانی کے ہونے کا گمان ہے اور میں ان کے ساتھ امام علیہ السلام کے پاس آیا اور خراسان کے کسی پیرائے پر چڑھے امام علیہ السلام کے پاس آئے تو پانی کا مقام بتایا پھر پانی دوبارہ ان کے لئے لایا گیا۔

۵۔ کئی اپنی رجاں میں حمدیہ سے وہ علی بن خطاب سے نقل کرتا ہے کہ میں عرض مقام میں ٹھہرا ہوا تھا امام رضا علیہ السلام اور ان کے بعض رفیقہ دار ساتھ آئے میرے سامنے کھڑے ہوئے میں پیار تھا سخت بخار میں تھا تو امام رضا علیہ السلام نے غلام سے فرمایا: اس کے لئے پانی لاؤ جب وہ پانی لایا اور میں نے پیا تو میرا بخار اتر گیا۔

۶۔ خراج میں ریان بن حلت کہتا ہے کہ میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے دل میں خیال آیا تھا کہ امام علیہ السلام سے کچھ وہ دینا طلب کروں گا کہ جن پر امام علیہ السلام کے نام کا سک ہے پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنے غلام سے فرمایا: کہ ابوجہ ان دیناروں کو چاہتا ہے کہ جن پر میرا نام ہے ان میں سے تمہیں دینار لے آؤ وہ غلام لے آیا میں نے لئے اور میں نے دل میں کہا کہ کاش اپنے بدن کے کپڑوں میں سے مجھے دیتے جب یہ خیال میرے دل میں آیا تو حضرت اپنے غلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے کپڑے دھو کر اس طرح میرے پاس لے آؤ ظاہر ایسا ہونا چاہیے کہ میرے کپڑے نہ دھو اور جس طرح وہ ہیں انہیں لے آؤ پھر امام علیہ السلام ایک بڑا امن، چادر اور شلواریاں مجھے دے دیوے۔

۷۔ عیون میں حسن بن علی بن فضال کہتا ہے کہ مجھے عبداللہ بن مغیرہ نے کہا کہ میں داعی مذہب پر تھا جب خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوا تو میرا شک حزنزل ہو گیا ایک دن خوب گریہ کیا اور خدا سے دعا کی کہ مجھے راہ راست کی ہدایت فرما اسی اثنا میں خیال آیا کہ مدینہ جاؤں مدینہ آیا زیارت قبر رسول خدا کے بعد امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کے

## اللہ معہ الساجدین

نوکر سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہو کہ ایک آدمی عراق سے آپ کو ملے آیا ہے امام علیہ السلام نے اجازت دی اور داخل ہوا سلام کیا اور مجھ تک پہنچا کر امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے میری دعا قبول کر لی ہے تم اب ہدایت پاؤ گے میں نے عرض کیا آپ جنت خدا ہیں مخلوق پر اور خدا کے امین ہیں۔

۸۔ رضا بصائر و روایات میں احمد بن محمد سے وہ محمد بن ابی نصر سے نقل کرتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا وہ میرے پاس پر سلام کیا تو مجھ سے فرمایا: میرے لئے ایک کمرہ کرایہ پر لو کہ جس کے دو دروازے ہوں ایک داخل ہونے کے لئے اور دوسرا نکلنے کے لئے اور کسی کو یہ نہ بتانا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے امام علیہ السلام نے ایک خورجین دی کہ جس میں دینار اور مصحف تھے میرے پاس ان کا فرستادہ آیا تو میرے لئے جو کچھ حکم تھا فرمایا:

کہ پھر میں مصحف کھول کر پڑھوں تو میں نہیں پہچان سکا تو قلم لے کر چاہا کہ لکھ کر امام علیہ السلام سے سوال کروں تو ایک مسافر ان کی طرف سے آیا کہ جو میرے لئے نوشتہ لایا ان کے ساتھ رومال، دھانے اور انگوٹھی تھی پھر کہا آپ کے مولا فرماتے ہیں کہ مصحف کو اس رومال میں رکھو اور اس پر ہر گز اور بھیج دو تو میں نے ایسے ہی کیا۔

۹۔ بصائر میں حشم صوفی ذات ہے مہدی محمد بن فضل میری سے نقل کرتا ہے کہ میں امام کے پاس گیا کہ کچھ چیزوں کے متعلق سوال کروں میں اسلمہ کے بارے سوال کرنا بھول گیا تو میرے پاس ان کا قلام حسین بن بشیر آیا کہ جو امام علیہ السلام کا رقعہ لایا جس پر لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اپنے باپ کی جگہ ان کا وارث ہوں میرے پاس وہی کچھ ہے کہ جو ان کے پاس تھا۔

۱۰۔ بصائر میں صوفی بن عمرو احمد بن عمیر حلال سے نقل کرتا ہے کہ میں نے مکہ میں ایک گھوٹے سے امام علیہ السلام کو برا بھلا کہتے سنا تو میں مکہ میں آیا اور ایک چھتری کہ جب سہرے دو ٹکڑے کاٹل کر دوں گا کہ امام علیہ السلام کو کہیں نازیبا الفاظ کہے ہیں جب میں کھڑا ہوا کہ سہرے ٹکڑوں امام علیہ السلام کا خط ملا کہ میرے حق کی قسم اس گھوٹے کو کچھ نہ کہو مجھے خدا پر اعتماد ہے وہی میرے لئے کافی ہے۔

۱۱۔ خراج میں ابو ہاشم جعفری کہتا ہے کہ ایک مجلس میں امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا حضرت عباس کا احساس ہوا امام علیہ السلام کی بیعت سے پانی مانگنے کی جرات نہ کی امام علیہ السلام نے فرمایا: اسے ابو ہاشم یہ پانی پانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: خادم پانی کی طرف گیا لا کر مجھ تک آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ گئے کا شربت ہے مگر اس کے بعد مجھے پیاس کا احساس نہ ہوا۔

۱۲۔ خراج میں محمد بن ابی نصر بن علی کہتا ہے کہ میں امام علیہ السلام کے عین اور اصحاب کے ہمراہ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم ایک مدت تک امام علیہ السلام کی خدمت میں رہے جب ہم لوگ واپس جا رہے تھے تو امام علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ اسے احمد تم بیٹھے ہو میرے ساتھی چلے گئے اور میں امام علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا رہا میرے ذہن میں جو سوالات

## الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين

تھے وہ میں نے امام عظیم الشان حضرت شیخ الاسلام علامہ ابن سب کے جہاں بات مرحمت فرمائی اس وقت حالت کا کافی طے کر رہا تھا میں نے چاہا کہ میں امام عظیم الشان سے اجازت لوں اور شخص ہوں امام عظیم الشان نے مجھ سے فرمایا کہ اس وقت جاؤ گے یا ہمارے پاس رہو گے عرض کیا جیسا آپ ارشاد فرمائیں اگر حکم دیں تو میں یہیں رہ جاؤں اور اگر فرمائیں تو چلا جاؤں فرمایا: رہ جاؤ اور یہ ہے ہجر (ایک طرف کی طرف اشارہ کیا) امام عظیم الشان اپنے کمرے میں تشریف لے گئے میں مارے حقوق کے مجھ سے میں گر گیا اور مجھ سے میں کہنے لگا:

خدا یا شکر ہے میرا کہ میری حجت علوم انبیاء کے وارث لے ان تمام لوگوں میں مجھ سے اتنا زیادہ اعتبار محبت فرمایا: ابھی میں مجھ سے میں تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ امام عظیم الشان میرے کمرے میں داخل ہو کر تشریف لے آئے ہیں میں اٹھ کھڑا ہوا امام عظیم الشان نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور دایا اور فرمایا اے احمد امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام محمد بن صوفیان (جو مولائے کائنات کے نزدیک ترین افراد میں سے تھے) کی عبادت کے لئے تشریف لے گئے جب امیر المؤمنین علیہ السلام وہیں آئے لگے تو فرمایا: اے مصدق!

یہ جو میں تمہاری عبادت کے لئے آیا ہوں اس سے اپنے دوسرے بھائیوں میں غرور نہ کرتا میری عبادت اس بات کا سبب قرار نہ پائے کہ تم اپنے گود دوسروں سے بہتر سمجھو گے لگو خدا سے اور اور تقویٰ اختیار کرو خدا کے لئے تواضع اور انکساری کرو تا کہ تمہیں بلندی اور عظمتیں عطا کرے (امام عظیم الشان نے اپنی اس گفتار اور عمل سے یہ نصیحت کی کہ کوئی چیز بھی تربیت نفس اور پاکیزگی اخلاق سے بہتر نہیں ہے کوئی بھی امتیازی حیثیت غرور و تکبر کا سبب نہ بنے پائے یہاں تک کہ امام عظیم الشان سے نزدیکی اور قرب بھی اس بات کا سبب نہ ہو کہ انسان اس کے ذریعہ دوسروں پر غرور و مباہات کرے اور اپنے میں برتری کا احساس کرنے لگے۔

## ایک مقروض پر خاص عنایت

۱۳: عیون میں محمد بن عبد الرحمن بن عبد الوہاب سے وہ ابو محمد عطار بنی سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے: کہ میں قائدان ابوطر میں رافع کا مقروض تھا وہ قرض پر حاضر کرنے لگا تو میں نے نماز صبح مسجد مدینہ میں پڑھی اور ارادہ کیا کہ امام رضا علیہ السلام کے پاس جاؤں پھر یہ سوار ہوا اور جب امام عظیم الشان کے کمرہ پہنچا تو دیکھا امام عظیم الشان سو رہے ہیں۔

شرم محسوس کی کہ امام عظیم الشان کے پاس جا کر عرض کروں امام عظیم الشان میری طرف آئے اور میری طرف دیکھا تو میں نے سلام عرض کیا رمضان کا مہینہ تھا عرض کیا کہ بولا آپ پر قربان جاؤں آپ کا عظام طمس مجھ سے قرض خواہ ہے اور حاضر کر رہا ہے میں نے دل میں سوچا کہ امام عظیم الشان سے فرمائیں گے کہ ہجر کرو میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ کتنے پیسے وہ مجھ سے طلب

## الَّذِي مَعَالِيَ سَائِبِهِ

کر رہا ہے امام عطاء نے فرمایا: بیشو جب تک میں آتا ہوں نماز مغرب پڑھی روزے سے تھا ابھی تک انتظار نہیں کیا تھا کہ سوچا کہ وہاں پلٹ جاؤں دیکھا امام رضا عطاء کو خیراتہ کوں نے گھیرا ہوا ہے اور امام عطاء کو پیسہ دے رہے ہیں مگر کچھ ملے مجھے بلایا اور اپنے پاس بیٹھا فرمایا: ابھی تک انتظار نہیں کیا میں نے عرض کیا نہیں کھانا کھولیا اور غلام سے فرمایا:

اس کے ساتھ کھانا کھاؤ کھانے کے بعد فرمایا: اس بستر کو اٹھاؤ میں نے اٹھا لیا تو فرمایا: جو کچھ اس کے نیچے ہے اٹھاؤ میں نے دوبارہ اٹھا لیا امام عطاء نے چار آدمی میرے ساتھ بھیجے کہ مجھے گھر چھوڑ آئیں میں نے عرض کیا میں اکیلا چلا جاؤں گا کہ اتنی مشیت کے غلام اسے کو کھیں دیکھتے ہیں۔

امام عطاء نے فرمایا: کچھ کہا ہے۔ غلام سے فرمایا: کہ جب یہ کہہ دو اسے چھوڑ کر واپس آجانا میں ملوں کے ساتھ گھر آیا جب قریب آیا تو کہتا ہوں چلے جاؤ میرا کمر آگیا ہے میں کمر میں داخل ہوا چراغ اٹھا کر دیار گئے تو ۵۰۰ تھے وہاں میں طس کے قرض کے دیئے اور چھ مہینے تک کے ایک خرچہ صوبہ دیار دیکھا کہ جس پر لکھا تھا کہ ۱۲۶ تھیں دے دو جیسا ہے میال پر خرچ کر دو اور خدا کی قسم میں نے امام عطاء کو نہیں بتایا تھا کہ میرے اوپر ۲۶ دیار قرض کے ہیں امام عطاء خود دلی خدا تھے کہ جنہوں نے میری مشکل حل کی قرض بھی ادا ہو گیا اور دیار بھی خرچ کے لئے نکالے گئے۔

۱۴۔ خراج میں محمد بن حسن بن علی بن یحییٰ سے کہ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس دو کپڑے تھے کہ جو احرام میں پہننے دل میں خیال آیا کہ کیا یہ احرام میں پہن سکتا ہوں یا نہیں ان کو اتار کر دوسرے پہنے جب کہ پہنچا تو میں نے خود امام عطاء کو بھیجا اور پھر بھول گیا کہ ان کپڑوں کے بارے میں پوچھتا تھا امام عطاء کا جوابی خط ملا تو آخر غلطی میں لکھا تھا کہ وہ دو کپڑے کہ جن کے بارے میں تم شک میں ہو لیکن کہتے ہو ان کو احرام میں پہنا جاسکتا ہے۔

۱۵۔ عیون میں حسن بن علی و شا کہتا ہے کہ میں نے عباس بن محمد بن احمد سے سوال کیا کہ امام رضا ع سے پوچھوں کہ اس کے خطوط کو کیوں جلا دیتے ہو؟

پڑھنے کے بعد و شا کہتا ہے جب امام عطاء کے پاس سے پوچھنے گیا تو قبل اس کے کہ وہ سوال کروں تو امام عطاء نے پہلے فرمادیا کہ تم کوئی غیر اس سے مطلع نہ ہو۔

۱۶۔ عیون میں احمد بن محمد بن ابی نصر بن علی کہتا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ جب امام رضا عطاء کے پاس جاؤں تو اپنے سن کے بارے میں پوچھوں کہ جب امام عطاء کے پاس بیٹھا تو قبل اس کے سوال کروں امام عطاء نے میرے چہرے کی طرف نگاہ کی پھر فرمایا: کتنے سال کے ہو میں نے عرض کیا آپ پر قربان میں آپ سے سن میں بڑا ہوں میری عمر ۳۲ یا ۳۳ سال ہے میں نے عرض کیا آپ پر قربان میں نے یہی سوال کرنے کا ارادہ کیا تھا امام عطاء نے فرمایا: تم کو میں

نے خبر دی۔



## الذی یصلیٰ علیہ وسلم

۱۸۔ عیون میں یحییٰ بن مالک مدائنی ذوالان مدائنی سے نقل کرتا ہے کہ جب امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا تو ارادہ کیا کہ عبداللہ بن جعفر صادق علیہ السلام کے بارے میں پوچھوں گا امام علیہ السلام نے مجھے میرے سوال کرنے سے پہلے فرمایا: اے محمد بن آدم عبداللہ امام نہیں تھے بلکہ امام صادق علیہ السلام کے خطہ بیٹے یہ فرما کر مجھے شک سے نکال دیا۔

۱۹۔ عیون میں عمر بن یزید سے منقول ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا وہ آدمی امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نماز قصر کے بارے میں سوال کیا آپ نے ان میں ایک کے جواب میں فرمایا: حیرے اور واجب ہے کہ نماز کو قصر پڑھے کیونکہ تو مجھ سے ملنے کی نیت سے آیا ہے اور دوسرے سے فرمایا: حیرے اور واجب ہے کہ تو پوری نماز پڑھے کیونکہ تو نے سلطان (امام علیہ السلام) سے ملنے کا قصد کیا ہے حیرے اس سفر حرام ہے اس لئے پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔

۲۰۔ عیون میں محمد بن یحییٰ یقطینی کہتا ہے کہ میں نے ہشام عباسی سے سنا کہ وہ کہتا ہے ہشام عباسی اس لئے کہا کہ ایک دن ہامون نے ہشام کی گود میں اپنے بیٹے کو بیٹھایا اور کہنے لگا اس کو ادب سکھاؤ تو ہشام امام علیہ السلام کے صحابی تھے لیکن اسی وجہ سے ہشام عباسی معروف ہو گئے۔

کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ (صداع) بیماری مجھے اذیت کر رہی ہے کہ وہ مجھے دو کپڑے دیں کہ جن سے احرام باندھا ہو جب میں امام علیہ السلام کے پاس آیا اپنے مسائل کے جواب امام علیہ السلام نے دیکھے تو میں وہ بات عرض کرنا بھول گیا جب کھڑا ہوا اور ان کا ارادہ کیا تو امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا امام علیہ السلام نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا پڑھی۔ میری بیماری دور ہو گئی اور مجھے دو احرام کے کپڑے عنایت کیے اور فرمایا: اس میں میں نے احرام باندھا ہے۔ یقطینی کہتا ہے کہ میں نے جس قدر امام علیہ السلام سے سوالات کیے اور امام علیہ السلام نے مجھے ان کے جواب دیئے ان سب کو جمع کیا تو چہرہ (۱۵) ہزار مسائل تھے ایک اور روایت کے مطابق اٹھارہ (۱۸) ہزار مسائل پوچھے علامہ طبری ابو صلت ہروی سے نقل کرتے ہیں کہ ابو صلت نے کہا۔

قد رایت اعلم من علی بن موسیٰ الرضا والارادہ عالم الا

شہد بمثل شہادتہ :

کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عالم ترکی کو نہیں دیکھا اور کسی عالم و دانشور نے دیکھا جب ان کو مگر میری طرح ان کے علم کی گواہی دی ہے۔

۲۱۔ عیون میں حسن بن علی وشا کہتا ہے کہ میں نے بہت سے لکھے ہوئے خطوط امام رضا علیہ السلام کی طرف جانے سے پہلے اٹھائے اور سواری پر رکھے جب خراسان پہنچا تو امام علیہ السلام کی طرف سے ایک آدمی آیا کہ وہ سواری امام علیہ السلام فرماتے



ہیں میری طرف بھیج دو کہ جو ہمارے لئے ہے میرے ذہن میں نہیں تھا میں نے مدد خواہی کی کہ میں آپ کا سامان نہیں لایا خادم چلا گیا پھر واپس آیا اور کہنے لگا البتہ تلاش کرو۔

میں اٹھا اور اپنے غلاموں کے ساتھ تلاش کرنے لگا لیکن پیدا نہ کر سکا خادم سے کہا مجھے یاد نہیں اور نہ میرے مال میں ان کا سامان ہے اگر ہوتا تو جس قدر تلاش کیا ہے پیدا کر لیتا خادم امام عجلالہ واپس چلا گیا پھر واپس تیسری بار آیا اور کہنے لگا کہ امام عجلالہ نے فرمایا: کہ وہ صندوق کہ جو تو نے چوری کیا ہے اس میں تلاش کرو جب جستجو کی تو سامان پیدا کر لیا امام عجلالہ کے پاس خود لے کر حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی اطاعت واجب ہے اور آپ کی امامت کا اقرار کرتا ہوں اسی طرح میں مذہب و اقلیہ کو چھوڑ کر ہدایت پا گیا۔

۲۱. عیون میں حسن بن علی دشا کہتا ہے کہ امام رضا عجلالہ نے میری طرف غلام بھیجا کہ جس کے پاس میرے نام رقمہ تھا کہ جس میں لکھا تھا کہ میری طرف فلاں جگہ کے کپڑے بھیجو میں نے غلام کو رقمہ دیا کہ میرے پاس نہیں امام عجلالہ نے پھر بھیجا کہ تو نے حسن کو پہنچانا چاہا کہ جس کا میں نے حکم دیا تو بھول گیا ہے تو اس وقت دیکھا وہ تھے۔

۲۲. کشی اپنی رجال میں خلف بن حامد سے وہ ابوسعید خدری سے وہ حسین بن بشار سے نقل کرتا ہے کہ جب امام موسیٰ عجلالہ دنیا سے رحلت فرما گئے تو میں علی بن موسیٰ الرضا عجلالہ کے پاس آیا اور میرے عقیدے میں امام موسیٰ کاظم عجلالہ کی موت واقع نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی امام رضا عجلالہ کی امامت کا اقرار کرتا تھا مگر دل میں خیال آیا کہ ان سے کچھ سوال کروں اگر جواب دیں تو پھر ان کی تصدیق کروں۔

جب میں مدینہ روانہ ہوا اور امراء کے مقام پر پہنچا اور امام عجلالہ سے طلب اجازت طلب کی اور ارادہ کیا کہ ان سے بزرگوار کے بارے سوال کروں تو امام عجلالہ نے مجھ سے پہلے گفتگو شروع کی اور فرمایا: اے حسین اگر تو خدا کو بغیر حجاب کے دیکھے تو دیکھ سکتا ہے لیکن خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

یعنی خدا کو تو نہیں دیکھ سکتا پس آل محمد کو ولایت دی ہے کہ وہ ولی امر جو ان میں سے ہے اسے دیکھے میں خدا کو دیکھ سکتا ہوں۔ اس کی طرف سے ولی ہوں حسین نے کہا میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے والد کی موت اور آپ کی امامت کے بارے پوچھوں امام عجلالہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تو شدت امر سے ہے تو میں تجھے بتاؤں کہ تو مجھ سے کیا پوچھنا چاہتا ہے پھر تھوڑے سے خاموش ہوئے اور فرمایا: تیرے امر کی خبر دوں میں نے عرض کیا ہاں تو امام عجلالہ نے میرے دل کی بات بتادی میں نے واقعی مذہب چھوڑ کر حق کو قبول کر لیا۔

۲۳. قطب راوندی خراج میں محمد بن زید رازی کہتا ہے کہ میں امام رضا عجلالہ کی خدمت میں تھا کہ جب باموں نے امام عجلالہ کو ولی عہدی کے لئے بلایا تو ایک آدمی خوارج سے اپنے ہاتھ زہر آلودہ آیا امام عجلالہ نے اپنے اصحاب سے

فرمایا: اس سے ان کی حجت کے بارے میں سوال کروا کر بتا دے تو اجازت دیں ورنہ ہمیں پھر اس سے پوچھنا مناسب نہ ہوگا۔  
نے کہا میں پوچھتا ہوں اگر وہ مجھے درست جواب دے تو ٹھیک ورنہ وہ مامون کا سپاہی ایک برا نقشہ بنا کر آیا ہے۔

امام علیؑ نے فرمایا: اے خارجی اگر تجھے درست جواب دوں تو جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے اور آستین میں رکھ کر آیا ہے تو زور دے گا تو وہ خارجی تمہیر ہو اور اس نے آستین سے نکال کر پھینک دی اور کہنے لگا آپ امین رسول ہیں۔

امام علیؑ نے فرمایا: کیا نہیں پہچانتے کہ یوسف نبی کا بیٹا نبی تھا اور عزیز مصر کا فرقا رجعتی علی خزان الارض انہ علیہم تو میں رسول کی اولاد سے ہوں تو وہ امام علیؑ پر ایمان لایا اور کہنے لگا آپ صادق ہیں۔

۲۴۔ خراج میں اسماعیل بن مہران کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس ایک دن آیا اور حریا کے مقام پر احمد بن علی سے عمر دن کے بارے میں بحث کرنے لگے احمد نے کہا ہم امام علیؑ کے پاس چلتے ہیں کہ وہ بتائیں گے ہم امام علیؑ کے پاس آئے سلام کیا چیتے گئے دوسری باتیں یہ پوچھتا بھول گئے امام علیؑ نے احمد سے فرمایا: اے احمد تمہاری عمر کتنی ہے۔ اس نے کہا ۳۹ سال امام علیؑ نے فرمایا: لیکن میری عمر ۴۳ سال ہے۔

۲۵۔ کشف الغمہ میں ہے کہ دلائل صحیری میں سلیمان بن جعفر جعفری کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کہ میرے لئے کنیز خریدو کہ جو فلاں فلاں خصوصیات کی حامل ہو میں نے کنیز خریدی اور امام علیؑ کے پاس لے آیا ابھی کچھ دن ہی گزرے تھے کہ صاحب کنیز نے مجھے دیکھا اور کہنے لگا کہ میں کنیز کے فراق و جدائی میں بے آرام ہوں میں اس کی دوری سے خل نہیں کر سکتا اس حال میں دیکھا کہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے مجھ سے کہا کہ امام رضا علیہ السلام سے کہو کہ وہ کنیز مجھے واپس کر دیں پیسے واپس لے لیں۔

سلیمان جعفری کہتا ہے کہ میں نے اس سے کہا تو دیوانہ ہے کہ کس طرح میں امام علیؑ سے یہ کہوں وہ خود امام علیؑ کے پاس میرے ساتھ آیا امام علیؑ نے قبل اس کے کہ وہ کہے فرمایا: سلیمان صاحب کنیز کنیز کو واپس لینا چاہتا ہے اس سے پیسے لے لو اور کنیز لوٹا دو میں نے عرض کیا کیا ہاں ایسے ہی عرض کیا میں شرم کر رہا تھا کہ کیسے آپ سے عرض کروں اسی طرح کنیز واپس دے دی کچھ دنوں کے بعد صاحب کنیز واپس پھر سلیمان کے پاس آیا اور کہا کہ ہم کنیز سے استفادہ نہیں کر سکتے پھر امام علیؑ کے پاس آیا قبل اس کے کہ کہے امام علیؑ نے فرمایا: کہ وہ چاہتا ہے کہ کنیز دے اور پیسے لے تو ہاں کوئی مانع نہیں کنیز لے لو اور پیسے دے دو میں نے ایسے ہی کیا۔

۲۶۔ حسن بن علی و شا کہتا ہے کہ حجر زے میں نے سنا کہ امام صادق علیہ السلام قبل از جماع وضو کرتے تھے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس کا جواب ارشاد فرمائیں حسن و شا کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا امام علیؑ نے قبل اس کے کہ مسئلہ عرض کروں فرمایا: ہاں میرے جدا امام صادق علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا کہ جب جماع کا ارادہ کرتے تو پہلے وضو کرتے

گھر کی صورت میں وضو کا بھی حکم رکارتے راوی کہتا ہے۔ کہ میں فلان بن حرز کے پاس واپس آیا اور جواب دیا کہ امام رضا علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا: ہے قبل اس کے کہ سوال کروں جواب دیا ہے۔

۲۷۔ بحار میں میون العجرات سے روایت حسن بن علی و شافعی نقل کرتا ہے کہ ایک آدمی خراسان کے ارادہ سے نکلا اسے اس کی لڑکی نے ایک حلہ دیا کہ اسے فروخت کر کے فیروزہ لے آنا وہ کہتا ہے کہ جب میں مقام مرو میں پہنچا تو امام رضا علیہ السلام کے ایک خادم نے مجھ سے کہا کہ ایک دوست دار اہلبیت کا انتقال ہو گیا ہے کہ ایک کفن کی ضرورت ہے تو اپنا حلہ میرے ہاتھ فروخت کر دو تا کہ اسے اس کے ساتھ کفن کے لئے استعمال کروں اس مرد کوئی نے کہا کہ میرے پاس کوئی حلہ برائے فروخت نہیں ہے۔

خادم نے امام رضا علیہ السلام سے واقعہ بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: کہ اسے جا کر میرا سلام کہہ دے اور اسے میرا یہ پیغام پہنچا کہ تیری لڑکی نے جو حلہ فروخت کرنے کے لئے دیا ہے کہ وہ فیروزہ اس کے بدلے خریدے تو وہ فیروزہ وہ خرید کر لے یہ سن کر بڑا تعجب کرنے لگا اور حلہ نکال کر اس کے ہاتھ فروخت کر ڈالا اس کوئی کا بیان ہے کہ میں نے یہ سوچ کر وہ بڑے باکمال ہیں۔ ان سے چند سوالات کرنا چاہا اور اسی ارادہ سے ان کے مکان پر گیا۔

لیکن اتنا اڑدہام تھا کہ ان تک نہ پہنچ سکا دور کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ ایک غلام نے ایک پرچہ لا کر دیا اور کہا امام رضا علیہ السلام نے یہ پرچہ عنایت فرماتے ہوئے کہا ہے کہ تیرے سوالات کے جواب اس میں مرقوم ہیں چوں نگاہ کردم جواب مسئلہ من بود جب میں نے اسے دیکھا تو اتفاقاً میرے سوالات کے جوابات تھے میں نے کہا اشد اللہ ورسولہ امام علی علیہ السلام میں گواہی دیتا ہوں خدا اور اس کے رسول کی اور آپ جتہ خدا ہیں اور خدا سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں پھر میں کھڑا ہوا اور اپنے دوست سے کہا کہ کیسے تیری طرف جلدی کروں میں نے کہا میری حاجت و ضرورت پوری ہو گئی ہے اس وقت میں لوٹ گیا کہ ان کی زیارت کروں۔

پھر میں نے اس کے بعد ان کی زیارت کی۔

۲۸۔ بحار میں مناقب سے نقل ہے کہ سلیمان جعفری کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا ان کا گھر لوگوں سے پر تھا لوگ ان سے سوالات کر رہے تھے اور امام علیہ السلام ان کو جواب دے رہے تھے میں نے خود سے کہا کہ یہ انبیاء سے ہیں جب لوگ چلے گئے تو امام علیہ السلام نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے سلیمان آئمہ معصومین علماء ہیں (پڑھے لکھے ہیں) جاہل ان کو انبیاء خیال کرتے ہیں حالانکہ وہ انبیاء نہیں ہیں۔

۲۹۔ اسی طرح بحار میں ہے کہ ایک آدمی اولاد انصار سے آیا اس کے پاس صندوق تھا کہ اسکی مثل میں نے نہیں

دیکھا تھا اس نے اسے کھولا اور سات بال نکالے اور کہا کہ یہ نبی ﷺ کے بال ہیں

امام رضا علیہ السلام نے ان میں سے چار کو جدا کیا اور چھ گئے پھر امام علیہ السلام نے باقی تین اٹھا کر آگ میں جلادینے پھر چار بالوں کو ہاتھوں میں لیا تو وہ سونے کی طرح چمکنے لگے۔

۳۰۔ اصول کافی میں غفاری سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ رسول خدا کے آزاد کردہ ابو رافع کی آل اولاد میں سے ایک آدمی نے مجھ سے کچھ لینا تھا اس نے مجھ سے بڑے مبالغہ و اسرار کے ساتھ اپنی چیز کے متعلق مطالبہ کیا جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو نماز صبح کے وقت مسجد نبوی میں نماز ادا کی اور امام رضا علیہ السلام کی طرف چلا گیا اور اس زمانہ میں امام علیہ السلام مقام عریض میں رہتے تھے پھر جس وقت آپ کے گھر کے دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے دیکھا امام علیہ السلام گھر سے باہر نکل چکے ہیں اور گدھے پر سوار ہیں۔

آپ کے بدن پر قمیص اور رداء ہے جب میری طرف نگاہ کی مجھے شرم آئی کہ امام علیہ السلام سے کچھ کہوں جب امام علیہ السلام میرے قریب آئے تو کھڑے ہو گئے اور مجھ پر نگاہ کی میں نے امام علیہ السلام کو سلام کیا اور وہ ماہ رمضان کا زمانہ تھا پھر میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ پر قربان جاؤں آپ کے فلاں غلام نے مجھ سے کچھ لینا ہے اور خدا کی قسم اس نے مجھے رسوا کر دیا ہے میں نے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام اس سے فرمائیں گے کہ وہ مجھ سے مطالبہ نہ کرے۔

خدا کی قسم میں نے امام علیہ السلام کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ مجھ سے کتنا طلب کار ہے اور میں نے اس کے قرض یا کسی چیز کا نام بھی نہیں لیا پھر مجھے امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ میرے واپس آنے تک بیٹھے رہو میں وہاں شام تک بیٹھا رہا نماز مغرب وہیں پڑھی۔

امام علیہ السلام آئے اور میں روزے سے تھا میرا سینہ تنگ ہوا اور میں نے چاہا کہ واپس چلا جاؤں کہ اچانک میں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام آ رہے ہیں اور امام علیہ السلام کے ارد گرد لوگوں کی ایک جماعت تھی اور سائل و فقراء امام علیہ السلام کے راتے پر بیٹھے تھے آپ نے انہیں صدقہ دیا اور گزر کر گھر چلے گئے پھر باہر آئے اور مجھے بلایا میں کھڑا ہو گیا امام علیہ السلام کے ساتھ مکان کے اندر گیا اور آپ بیٹھ گئے اور میں بھی بیٹھ گیا اور میں ابن مسیب امیر مدینہ کی باتیں کرنے لگا اور اکثر امام علیہ السلام کے ساتھ ابن مسیب کے متعلق گفتگو کرتا رہتا تھا جب میں باتوں سے فارغ ہوا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے افطار کیا ہو میں نے عرض کیا کہ نہیں پھر حکم دیا میرے لئے کھانا لایا گیا اور میرے سامنے رکھا گیا اور امام علیہ السلام نے ایک غلام کو حکم دیا کہ میرے ساتھ کھانا کھائے میں نے اور اس غلام نے مل کر کھانا کھایا جب ہم فارغ ہوئے تو فرمایا: کہ اس بکریہ کو اٹھاؤ اور جو کچھ اس کے نیچے ہے وہ لے لو۔

میں نے بکریہ اٹھایا اور اس کے نیچے چند دینار تھے میں نے وہ دینار اٹھا کر تھیلی میں رکھ لیے اور آپ نے اپنے غلاموں میں سے چار افراد سے کہا کہ وہ مجھے گھر تک چھوڑ آئیں۔

۳۱۔ ہمارے روح سے عبداللہ بن ابراہیم غفاری ایک طولانی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مجھے گریہ کرتے ہوئے کہا کہ میں بہت مقروض ہوں اور مجھے قرض لینے والا اذیت دے رہا ہے۔

جب میں اسے امام رضا علیہ السلام کے پاس لے گیا اور جب ہم امام علیہ السلام کے پاس آئے تو ان کے سامنے دسترخوان بچھا ہوا تھا مجھ سے فرمایا: کھانا کھاؤ میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا جب دسترخوان اٹھالیا گیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس فصلے کو اٹھاؤ میں نے اٹھایا تو تین دینار تھے پھر ان میں اور دیناروں کا اضافہ کر کے دیا کہ جن پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد و رسول اللہ دوسری جانب لکھا تھا ہم تجھے یہ دینار مسکوک دیتے ہیں تو تیرا قرض ان سے پورا ادا ہو جائے گا باقی ان دیناروں کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔

میں نے عرض کیا آپ پر قربان جاؤں ایک پہرہ اور زرات کو ابن مسیب کی طرف سے گردش کرتا ہے میں پسند نہیں کرتا کہ مجھے آپ کے غلاموں کے ساتھ دیکھے فرمایا: ٹھیک کہتے ہو اصحاب اللہ لک الا رشاد خدا تجھے شر سے ہدایت تک پہنچائے اُن سے فرمایا: کہ اس جگہ تک وہ میرا ساتھ دیں جب تک میں نہ کہوں کہ وہ واپس چلے جائیں۔

پھر وہ میرے ساتھ آئے یہاں تک کہ میں اپنے مکان کے قریب پہنچ گیا اور مانوس ہوا تو میں نے انہیں واپس کر دیا میں نے چراغ منکولایا اور اس رقم کو دیکھنے لگا تو وہ ۳۸ دینار زر سرخ تھے اور اس آدمی نے مجھ سے ۳۸ دینار لینے تھے اور ان دیناروں کے درمیان ایک دینار تھا جسے میں نے دیکھا کہ وہ چمک رہا ہے اس کا حسن مجھے بھلا لگا اسے لے کر میں نے چراغ کے قریب کیا تو میں نے دیکھا کہ واضح خط میں اس آدمی کا حق تیرے ذمہ ۳۸ دینار ہے اور باقی تیرے لئے ہیں لکھا خدا کی قسم میں نے آدمی کی طلب کو جو میرے ذمہ تھی معین نہیں کیا تھا۔

لیکن امام علیہ السلام نے میرے بتائے بغیر مجھے اس دینار کے ذریعہ بتایا۔

۳۲۔ علی بن ابراہیم اپنے باپ سے اور وہ بعض اصحاب سے نقل کرتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام حج کے ارادہ سے مدینہ سے روانہ ہوئے جس سال ہارون حج کے لئے گیا تھا جب امام علیہ السلام اس پہاڑ کے قریب پہنچے جو راستہ کی بائیں طرف ہے اور اس کا نام قارغ ہے۔ امام علیہ السلام نے اس کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: قارغ کا بتانے والا اور اس کا خراب کرنے والا کھڑے کھڑے ہو جائیں گے راوی کہتا ہے کہ ہم امام علیہ السلام کے کلام کا مضمون نہ سمجھ سکے یہاں تک کہ ہارون اسی جگہ پہنچا تو وہاں اترا اور جعفر بن یحییٰ برکی اس پہاڑ کے اوپر گیا اور حکم دیا کہ اس پر ہارون کے لئے ایک بیٹھنے کی جگہ درست کریں پھر جب مکہ سے واپس آیا تو اس پہاڑ کے اوپر چڑھا اور حکم دیا کہ اس بنی ہوئی جگہ کو خراب کر دیں پھر جب ہارون عراق میں پہنچا تو جعفر بن یحییٰ برکی قتل ہوا اور اسے کھڑے کھڑے کر دیا گیا۔

۳۳۔ رچال کشی میں نصر بن صباح سے وہ اسحاق بن محمد سے وہ محمد بن عبداللہ مهران سے وہ احمد بن محمد بن مطر اور



## الدعوة السابعة جلد

ذکر یا لولوی سے کہ ابراہیم بن شعب کہتا ہے کہ میں مسجد رسول اللہ میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اہل مدینہ کا میرے ایک جانب آکر بیٹھا اور گفتگو کرنے لگا میں نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو تو کیا میں اہل عراق سے ہوں میں نے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا میں امام رضا علیہ السلام کا غلام ہوں مجھ سے کہا میں تیرے پاس ایک کام کے لئے آیا ہوں پوچھا کیا کام ہے کہا یہ رقعہ علیہ السلام نے دیا کہ تمہیں دلوں میں نے کہا ہاں جب وہ جانے لگا تو میں نے ایک خط لکھ کر دیا کہ امام علیہ السلام کو دینا اس طرح لکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

آپ کی طرف سے مجھے خط ملا اور مجھے ان چیزوں کے بارے میں دلائل و براہین کی خبر معلوم ہوئی اب مجھے میرے نام میرے باپ اور بیٹے کا نام بتاؤ راوی کہتا ہے پھر میں نے خط اسے دیا تو دوسرے دن مجھے خط امام علیہ السلام کا لکھا ہوا جب میں نے کھول کر پڑھا تو اس میں میرا نام اور باپ کا نام اس طرح لکھا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ان من ابائک شیعیا و صالحا .

کہ آپ کے باپ کا نام شعیب اور صالح اور تیرے آباء و اجداد محمد اور فلاں فلاں ہیں اس میں اور نام بھی تھے کہ جن سے میں ناواقف تھا بعض اہل مجلس نے اس سے کہا کہ جان لے کہ جس طرح لکھا ہے امام علیہ السلام نے لکھا وہ سب کچھ سچ ہے۔ ہمارے مناقب سے اسی طرح لکھا ہے اور اس آخر میں لکھا ہے لوگوں نے کہا ہے حیران خبیث نام ہے یعنی تو ولد زنا ہے کہ تو نہیں جانتا امام علیہ السلام نے تجھے تیرا تعارف کرایا ہے۔

۳۴۔ مرحوم صدوق عیون میں محمد بن داود کہتا ہے کہ میرا بھائی امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا اس نے آکر بتایا کہ محمد بن جعفر موت کی کفکش میں تھا امام رضا علیہ السلام اور ہم ان کے ساتھ اس کے پاس گئے اس کے پاس اسحاق بن جعفر اس کا بھائی اور ان کو دیکھ کر مسکرائے اہل مجلس نے برا محسوس کیا بعض نے کہا کہ امام علیہ السلام و غشی کی وجہ سے مسکرائے اپنے عم (چچا پر) راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا آپ پر قربان کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ کا مسکرانا ان کو برا لگا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اسحاق کے رونے سے تعجب کیا اور مسکرایا کہ وہ مر جائے گا خدا کی قسم محمد بن جعفر زندہ رہے گا راوی کہتا ہے کہ ایسے ہی ہوا کہ محمد بن جعفر ٹھیک ہو گیا اور اسحاق پر موت آگئی۔

۳۵۔ رجال کشی میں حمدیہ۔ حسن بن موسیٰ سے وہ حسین بن قاسم سے کہتا ہے بعض اولاد جعفر علیہ السلام پر موت کا وقت آگیا امام رضا علیہ السلام دیر سے آئے میں غمگین ہوا کہ امام علیہ السلام اپنے چچا کے پاس آنے سے کیوں دیر کر رہے ہیں۔ پھر جب آئے تو تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھے اور اٹھ کھڑے ہوئے تو حسین کہتا ہے میں بھی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا آپ پر قربان

آپ کا چچا اس حال میں ہے اور آپ جانا چاہتے ہیں؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: میرا چچا غلام دن و دن ہوگا راوی کہتا ہے خدا کی قسم جس طرح امام علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح ان کو اسی دن و دن کیا کہ جس دن کا فرمایا: تھا حسن بن خطاب کہتا ہے کہ حسین بن قاسم نے اس کے بعد امام علیہ السلام کی امامت اور حق کا اعتراف کیا۔

۳۶۔ عیون میں حسین بن موسیٰ بن جعفر بن محمد علوی کہتا ہے کہ ہم امام رضا علیہ السلام کے پاس تھے اور ہم سب قبیلہ شعبان بن ہاشم سے تھے تو جعفر بن عمر علوی کا ہم سے گزر ہوا تو وہ پرانے کپڑے پہنے ہوئے غریب و نادار قسم کی حالت میں تھا۔ ہم میں سے بعض بعض اس کو دیکھ کر مسکرانے لگے جعفر بن عمر کی حالت پر تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب اسے ثروت مند دیکھو گے کہ وہ کثیر المال و اولاد ہوگا۔

چند ماہ گزرے تھے کہ وہ والی مدینہ بن گیا اور ان کے حالات بہتر ہو گئے۔

۳۷۔ عیون میں اسحاق بن موسیٰ کہتا ہے کہ میرے چچا محمد بن جعفر مکہ کی طرف گئے اور لوگوں سے اپنی بیعت لی اور وہاں کے گورنر کو اپنی بیعت کی دعوت دی پھر امام رضا علیہ السلام کے پاس ہم کو لے کر چلے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے چچا اپنے باپ و بھائی پر جھوٹ نہ بولو یہ امر تمام نہیں ہوگا پھر وہ مدینہ گیا تو میں بھی ساتھ تھا کہ تھوڑے سے عرصہ میں عیسیٰ جالودی آیا اور اس نے اس کو شکست دی اور منبر پر جا کر کہا کہ اس امر خلافت کے حق دار مامون ہیں اس میں مجھے بھی حق نہیں پھر وہ خراسان کی طرف گیا تو جرجان کے مقام پر ان پر موت واقع ہوئی یعنی محمد بن جعفر جرجان جا کر فوت ہو گئے۔

۳۸۔ عیون میں محمد بن ائرم سے منقول ہے کہ جو محمد بن سلیمان علوی مدینہ کا سپاہی ہے کہ ابوسرایہ کے زمانہ میں اس نے سب کو جمع کیا کہ جو قریش سے تھے ان سب نے اس کی بیعت کی تو ان سے کہا ہم جب امام رضا علیہ السلام کے پاس جائیں تو سب ساتھ چلتا پھر ہم کو حکم دیا محمد بن سلیمان نے کہ امام رضا علیہ السلام کے پاس جاؤ میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ آپ کے اہل بیت نے اجتماع کیا اور سب نے آپ کی بیعت پر اتفاق کیا ہے۔

اگر مجھے وہاں دیکھو گے کہ میں حراء کے مقام پر آ جاؤں گا میرا سلام کہنا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کہ جب میں دن گزریں گے تو میں تمہارا پاس آ جاؤں گا ہم وہاں حراء کے مقام پر چند دن ٹھہرے جب اٹھارہ دن گزرے تو ہمارے پاس امام علیہ السلام کی طرف سے قاصد آیا اور کہا امام علیہ السلام نے پیغام دیا ہے۔ عیسیٰ جالودی ہمارے پاس آ کر ہم سے جنگ کی اور ہم کو شکست دی ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہے کہ میں دن ہو گئے یا نہیں۔

۳۹۔ عیون میں حسین بن بشار سے منقول ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کہ عبداللہ مامون محمد امین کو قتل کر دے گا میں نے عرض کیا عبداللہ ہارون کا بیٹا محمد ہارون کے بیٹے کو قتل کرے گا تو مجھ سے امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں عبداللہ مامون

خراسان میں محمد بن زبیدہ کو کہ جو بغداد میں ہے قتل کرادے گا۔

بحار میں مناقب سے حسین نے اسی طرح اس روایت کو نقل کرنے کے بعد اس شعر کو بھی نقل کیا ہے۔

وان الصفن بعدا لصفن يفسوه عليك ويخرج الدار

والذفينا .

عیون میں عبداللہ الرحمن بن ابی بجران اور صفوان بن یحییٰ دونوں کہتے ہیں کہ حسین بن قیامہ کے واقفین کا دشمن تھا ہم سے پوچھا کہ ہم امام رضا علیہ السلام کے پاس جا کر اجازت لیں اور ہم چلے تو ان کے سامنے جب گئے تو اس نے کہا کیا تم امام علیہ السلام ہو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امام علیہ السلام نہیں ہو راوی کہتا ہے کہ ہم سے امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ امام صادق علیہ السلام تھے اور امام علیہ السلام ولد نہیں ہوتا تو اس نے کہا امام علیہ السلام کی زیادہ عمر تھی ان کے ہاں کوئی بیٹا نہیں تھا امام علیہ السلام نے سر پیچے کیا تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا:

خدا کی گواہی دیتا ہوں کہ کچھ زمانے تک اولاد نہیں تھی پھر خدا نے انہیں ایک بیٹا عطا کیا عبدالرحمن بن ابی بجران کہتا ہے کہ ہم نے کچھ ماہ گزر گئے ابھی پورا سال نہیں ہوا تھا کہ خدا نے امام صادق علیہ السلام کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بیٹا عطا کیا اور حسین بن قیامہ اس وقت طواف میں کھڑا تھا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف دیکھا اور امام علیہ السلام نے فرمایا:

کیا بات ہے کہ اس دعوت کے بعد بھی تو واقف ہے یعنی واقعی نہ سب پر ہے عیون میں موسیٰ بن مہران کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے ہر شرمہ کو دینہ میں دیکھا کہ جو امام علیہ السلام کو ہارون کے پاس لے گیا کہ وہ قتل کر دے جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۴۱۔ احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ محمد بن عیسیٰ بن حبیب نیامی سے کہ محمد بن عیسیٰ نے خواب میں دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ میرے شہر کی مسجد میں تشریف فرمائیں اور میں نے ان کی خدمت میں حاضری دی تو ان کے سامنے خرمہ کا ایک ٹشت رکھا تھا میں نے خرما طلب کیا تو آپ نے ایک ٹشتی خرے دے دیے جن کی تعداد اٹھارہ تھی میں سمجھا کہ اب میری زندگی میں ۱۸ سال باقی ہیں چند دن بعد خبر ملی کہ امام رضا علیہ السلام تشریف لائے ہیں میں اشتیاق ملاقات میں دلہند مسجد ہوا تو بیعت ایسا ہی منظر دیکھا اور امام علیہ السلام سے خرما کا مطالبہ کیا آپ نے ایک ٹشتی خرے دے دیے جن کی تعداد اٹھارہ تھی تو مجھے سخت حیرت ہوئی اور میں نے امام علیہ السلام سے عرض کی مولا! کچھ اور لطف فرمائیے تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اگر میرے جد رسول اللہ ﷺ نے زیادہ دیے ہوتے تو میں بھی کچھ اور عنایت کر دیتا جس کو دیکھ اور سن کر ابن عیسیٰ اور حیرت زدہ رہ گئے اور نبوت اور امامت کے اتحاد عمل کردار منظر عام پر آ گیا۔

مولف فرماتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام کا واقعہ بھی اسی طرح کا ہے کہ جسے معجزات میں ذکر کیا ہے۔

۳۲۔ عیون میں بجی بن یسار کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہو چکی تھی تو میں نے بعض کلمات کھنے کی غرض سے عرض کیا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے خط لکھا (اس میں بھی ہے) تو مجھ کو دیکھ کر امام علیہ السلام مسکرائے۔

۳۳۔ حسن بن موسیٰ بن عمر بن بزیج کہتا ہے کہ میری دو کنیزیں حاملہ تھیں میں نے امام رضا علیہ السلام کو خط لکھا کہ میرے لئے خدا سے دعا کریں کہ خدا مجھے ان دو سے بیٹے عطا فرمائے امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا انشاء اللہ پھر خط میں لکھا۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ ہم کو عافیت دنیا و آخرت عطا فرمائے۔

اور خدا کے فیصلے پر راضی رہو خدا تم کو ایک کنیز سے بیٹا دے گا اس کا نام محمد رکھنا۔ اور ایک سے بیٹی دے گا جس کا نام فاطمہ رکھنا خدا تجھے برکت دے گا جس طرح امام علیہ السلام نے لکھا ایسے ہی ہوا ایک سے بیٹا اور ایک سے بیٹی ہوئی۔

۳۴۔ حسن بن موسیٰ کہتا ہے کہ ہم امام رضا علیہ السلام کے ساتھ بعض املاک کی طرف ایک دن نکلے اس وقت کوئی بادل نہیں تھے پھر ہم پر ظاہر ہوئے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا کوئی بادل برسنے والے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں ہمیں بارش کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی بادل ہے نہ بارش کا خوف ہے امام علیہ السلام نے فرمایا: لیکن عنقریب بارش ہوگی ہم تھوڑی دیر ہی چلے تھے کہ اوپر بادل آیا اور ہم پر برسنے لگا یہاں تک کہ ہم بھیگ گئے۔

۳۵۔ محمد بن یحییٰ بن موسیٰ بن مہران سے منقول ہے کہ امام علیہ السلام کو خط لکھا کہ خدا سے دعا کریں کہ خدا سے بیٹا دے امام علیہ السلام نے اس کی طرف جواب میں تحریر فرمایا: اللہ تجھے ایک بیٹا دے گا خدا نے اسے بیٹا دے دیا جب وہ مرا تو اس کا ایک نیک بیٹا تھا۔

مہشم بن ابی مسروق ہندی محمد بن فضل سے نقل کرتا ہے کہ محمد بن فضل کہتا ہے کہ میں بنی مر میں اترا تو مجھے پہلو اور پاؤں میں عرق مٹی نکل آئی اور اس کو علت رشتہ کہتے ہیں جو اس کی طرح جن پر ظاہر ہوتی ہے وہ عاتلہ پاؤں پر نکلتی ہے پھر مدینہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا امام علیہ السلام نے فرمایا: میں تجھے تکلیف میں دیکھ رہا ہوں عرض کیا کہ بنی مر پہنچا تو عرق مٹی پہلو اور پاؤں میں نکل آئی ہے امام علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ کیا جو پہلو میں نکل کے نیچے تھی اور کچھ پڑھا اور اپنا لعاب دہن اس پر لگایا۔

اس کے بعد فرمایا: تیرے لئے اس سے کوئی وجہ نہیں اور اس کی طرف دیکھا کہ جو پاؤں میں تھی پھر فرمانے لگے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہے کہ ہمارے شیعہ میں جو کسی بلاء و مصیبت میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو خدا اس کے لئے ہزار شہید کا اجر لکھ دیتا ہے میں نے دل میں سوچا کہ خدا کی قسم میں اس بیماری سے نجات نہیں پاؤں گا ہاشم کہتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کے

پاؤں میں لکھتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

۴۷۔ عیون میں ابن محمد شری کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ مولانا مجھے اجازت ہے کہ میں مصر تجارت کرنے کے لئے چلا جاؤں امام علیہ السلام فرمایا: اور لکھ دیا کہ تم وہاں دو سال قیام کرو پھر قیام کیا تیسرے سال اجازت کے لئے لکھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: وہاں سے لکھتا تمہارے لئے مبارک و برکت کا باعث ہے اور اب وہاں رہنا درست نہیں تو میں وہاں سے خیر و سلامتی کے ساتھ نکلا اور بغداد کے حالات بھی خراب ہو گئے میں الحمد للہ قند و سلام سے بچ گیا۔

۴۸۔ عیون میں احمد بن محمد بن یحییٰ عطار اپنے باپ سے وہ محمد بن اسحاق کوئی سے کہ احمد بن عبد اللہ بن کرخی کہتا ہے کہ میرے بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے تھے تقریباً دس بیٹے پیدا ہو کر مر گئے میں وہاں سے نکلا اور ارادہ کیا کہ امام علیہ السلام سے کچھ مسائل پوچھوں گا اور بچوں کی قلت و بقا کی دعا کرواؤں گا میں نے سب راستے طے کیا امام علیہ السلام کے پاس پہنچا مرنے والوں کا جواب دریافت کیا اور پھر امام علیہ السلام نے میرے لئے دعا کی کہ خدا تجھے اولاد دے گا جب تو لوٹے گا تو ایک بیٹا پیدا ہوگا پھر مسلسل بچے کے بعد بچہ پیدا ہوگا تم اپنی زندگی میں ان سے فائدہ اٹھاؤ گے خدا نے امام علیہ السلام کے صدقہ میں دعا قبول کی میں نے اپنی زندگی میں ان سے فائدہ حاصل کیا حج کے بعد جب واپس آیا تو ایک بیٹا ہوا اس کا نام ہر اجمہ رکھا پھر دوسرے کا نام محمد۔

۴۹۔ مرحوم کلینی اصول کافی میں حسین بن محمد سے وہ علی بن جعفر سے وہ مسافر سے وہ شام سے مسافر کہتا ہے کہ جب ہارون بن سینب نے چاہا کہ وہ محمد بن جعفر سے جنگ کرے تو امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تم اس کی طرف جاؤ اور اسے کہو کہ کل جنگ کے لئے نہ نکلے اگر کل نکلے گا تو شکست کھائے گا اور اس کے ساتھی قتل ہو جائیں گے اگر تجھ سے سوال کرے کہ تم کہاں سے جانتے ہو تو اس کو کہنا میں خواب میں دیکھا ہے مسافر کہتا ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور اسے کہا آپ پر قربان جاؤں کل جنگ کے لئے نہ لکھنا اگر نکلے گا تو شکست سے رو برو ہو گے اور تیرے اصحاب مارے جائیں گے۔

انہوں نے مجھ سے کہا تم کہاں سے جانتے ہو میں نے کہا خواب میں دیکھا ہے تو محمد بن جعفر نے کہا غلام کا خواب اور وہ بھی حمل کے بغیر ملائی کر کے کہا پھر جب اس کے مقابلے میں نکلا تو اسے شکست اور اس کے اصحاب قتل ہو گئے۔

۵۰۔ مسافر کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا امام علیہ السلام منیٰ میں تھے پھر یحییٰ بن خالد وہاں سے گزرا جب کہ اس نے اپنی ناک غبار کی وجہ سے پکڑی ہوئی تھی امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بیچاروں کو یہ مظلوم نہیں ہے کہ اس سال ان پر کیا وارو ہونے والا ہے فرمایا: اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ میں اور ہارون ان دو انگلیوں کی طرح ہیں اور اپنی دو انگلیوں کو ملا دیا (مراد امام علیہ السلام کی قبر ہارون کی قبر کے نزدیک ہے) مسافر کہتا ہے کہ خدا کی قسم اس حدیث کا مطلب نہ سمجھ سکا یہاں تک کہ امام علیہ السلام کو ہارون کے پاس دفن کیا گیا۔

۵۱۔ حمیری قرب الاسناد میں محمد بن عبد الحمید سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ حسن بن جهم سے وہ کہتا ہے کہ امام



## الذی معہ السحابہ

رضا علیہ السلام نے میرے مکہ سے واپس ہونے کے بعد خط لکھا کہ چار ماہ تم سے پہلے محمد بن ابراہیم اور اہل بغداد کی جنگ میں اصحاب مارے گئے اور ان کو گسٹ کا سامنا کرنا پڑا امام علیہ السلام نے پہلے بتایا اسی طرح ہوا جیسے خبر میں لکھا تھا۔

۵۲۔ ابراہیم بن ابی اسرائیل کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے مجھ سے کہا گیا کہ تجھے چالیس سال تک اولاد نہیں ہوگی یہاں تک کہ چالیس سال بعد میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا جو خوبصورت اور موٹا تازہ تھا۔

۵۳۔ عیون میں سعد بن سعد کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ سے وصیت کرو جس چیز کی چاہے کیونکہ اس کو موت کے لئے تیار رہنا چاہیے راوی کہتا ہے ٹھیک تین دن بعد وہ مر گیا۔

۵۴۔ عیون میں صفوان بن یحییٰ سے منقول ہے کہ میں ابو الحسن رضا علیہ السلام کے پاس تھا تو امام علیہ السلام کے پسر حسین بن خالد صیرفی آیا کہنے لگا آپ پر قربان میں (جگہ کا نام ہے) عرض جانے کا ارادہ رکھتا ہوں امام علیہ السلام نے فرمایا: تم عافیت سے روکے تمہارا سفر کامیابی کے ساتھ ہے جاؤ اس پر قناعت نہیں کرنا یعنی وہاں زیادہ دیر نہ رہنا وہ عرض مقام کی طرف نکلا تو راستہ طے کیا اپنا سارا مال لے گیا اور کامیاب رہا۔

۵۵۔ خرائج و جرائع میں علی بن حسن بن یحییٰ سے منقول ہے کہ ہمارا ایک بھائی مرجع مذہب رکھتا تھا اس کا نام عبداللہ تھا وہ مجھے طعن و تشنیع کرتا رہتا میں نے امام علیہ السلام کو خط لکھا اور اس میں اس کی شکایت اور دعا کرنے کا سوال کیا تو امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا عنقریب اس کی حالت وہی ہو جائے گی جو تم چاہتے ہو وہ ہرگز نہیں مرے گا۔

مگر اللہ کے دین پر عنقریب ام ولد سے ایک بچہ پیدا ہو گا علی بن حسین بن یحییٰ کہتا ہے کہ ایک سال سے کم عرصہ میں وہ میرا بھائی حق کی طرف لوٹ آیا آج وہ میرے اہلیت سے بہترین ہے مگر امام رضا علیہ السلام امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بعد ام ولد سے پیدا ہوئے لن کی امامت کا اس نے اقرار کیا۔

۵۶۔ خرائج میں ابو محمد مصیر سے وہ ابو محمد رقی سے نقل کرتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا ان کو سلام کیا ان سے جب سوال کیا تو مجھے فرمایا: اے ابو محمد خدا جب کسی مومن کو کسی بلاء و مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو خدا اسے ایک شہید کی مثل اجر عطا کرتا ہے راوی کہتا ہے کہ اس سے پہلے کبھی مرض و درود کا ذکر نہیں کیا۔

میں نے اس سے انکار کیا جو فرمایا: میں نے کہا کہ کتنے شرم کی بات ہے کہ میرے اور اس آدمی کے درمیان کہ جو میرے ساتھ ساتھ تھا پھر میں اس سے غیب رہا جب مجھے درود الم نے آلیا میں گھر سے نکلا اور اپنے دوست کے ساتھ جا ملا اس رات مجھے پاؤں میں درود تھا میں نے درود کی شکایت کی کہ پہلے نہیں تھا صبح اٹھا تو سوچن و دیکھن میں نے امام علیہ السلام کے اس قول کا ذکر کیا جب میں مدینہ پہنچا تو زخم بڑھ چکا تھا کہ جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی تھی میں نے جان لیا کہ یہ درود اس حدیث

کے انکار کی وجہ سے ہے میں اس میں ہنسنے بہتر پر ہمارا وی کہتا ہے مگر جب کچھ واقعہ ہوا تو وہ مر گیا۔

۵۷۔ خراج میں روایت ہے کہ دراصل خراجی نے امام عطاء کا قصیدہ پڑھا اس کی طرف رضوی درہم بھیجے تو وہ واپس لوٹا تو امام عطاء نے فرمایا: لے لو تجھے ان کی ضرورت پڑے گی

۵۸۔ بصرہ میں معاویہ بن حکیم سلیمان بن جعفر جعفری سے نقل کرتا ہے کہ میں حمیراء کے مقام پر امام رضا عطاء کے پاس تھا دسترخوان بچھا ہوا تو سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک آدمی جلدی سے آیا اور امام عطاء کے سامنے ہاتھ بڑھا کر کھانا اٹھایا اور چلا گیا۔

امام عطاء سے عرض کیا کہ آپ پر قربان زہیری مر گیا ہے اور زمین چھوڑ گیا اس کا رنگ خضیر تھا اور چہرہ ہز تھا مگر سر اٹھا کر دیکھا تو امام عطاء نے فرمایا: اس کو قیدی کر دیتی کرو آج کا گناہ اس فعل سے بڑا نہیں خدا کی قسم اس نے خطا کی ہے پھر امام عطاء کا غلام آیا اور امام عطاء سے عرض کیا کہ مولا زہیری مر گیا ہے امام عطاء نے فرمایا: اس کی موت کا کیا سبب ہے کہنے لگا شراب ہے۔

۵۹۔ خراج میں احمد بن عمر کہتا ہے کہ میں امام رضا عطاء کے پاس گیا اس وقت میری بیوی حاملہ تھی امام عطاء سے عرض کیا کہ دعا کریں خدا مجھے بیٹا دے امام عطاء نے فرمایا: اس کا نام عمر رکھنا میں نے عرض کی کہ مولا میں نے دل میں اس کا نام امام علی عطاء رکھا ہے اور اپنے گھر کہہ کر آیا ہوں امام عطاء نے پھر فرمایا:

عمر رکھنا جب میں کوفہ میں وارد ہوا تو میرا بیٹا پیدا ہو چکا تھا اس کا نام امام علی عطاء رکھا گیا میں نے اس کا نام عمر رکھا مجھے میرے پڑوسی نے کہا اس کے بعد اب کو تیری تصدیق نہیں کرتے کہ تو شیعہ ہے میں نے جان لیا کہ واقعہ کیا ہے۔

۶۰۔ خراج میں بکر بن صالح کہتا ہے کہ میں امام رضا عطاء کی خدمت میں گیا اور عرض کی کہ میری بیوی باردار ہے (یعنی حاملہ) میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے بیٹا دے امام عطاء نے فرمایا: خدا تجھے دو فرزند دے گا ایک کا نام امام علی عطاء اور ایک کا نام ام عمر رکھنا میں نے عرض کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ ایک کا نام محمد ایک کا نام علی رکھوں گا۔

پھر مجھے فرمایا: ایک کا نام محمود اور ایک کا نام ام عمر رکھنا جب کوفہ پہنچا تو پتہ چلا کہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی خدا نے امام عطاء کے دعا کے صدقہ دی ہے اور میں نے اس ماں سے پوچھا کہ امام عطاء نے ام عمر کیوں فرمایا: تو کیا میں نہیں جانتا تو کہنے لگی کہ میری ماں ام عمر کے نام سے تھی۔

۶۱۔ خراج میں وشا مسافر سے نقل کرتا ہے کہ میں نے امام رضا عطاء سے عرض کیا کہ خرابر میں ایک زمیں پر بنجرہ دیکھا کہ جس میں چالیس اٹھ تھے تو امام عطاء نے فرمایا: سچ کہتا ہے کہ میری اولاد سے ایک آدمی چالیس دن زندگی کرے گا جب محمد بن ابراہیم طہطہائی نے جنگ کی تو چالیس دن بعد قتل ہو گیا۔

۶۲۔ خراج میں حسن بن علی وشا کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ ایک مرد میں آدمی تھا کہ جو داہمی مذہب رکھتا تھا میں نے اس سے کہا کہ خدا سے ڈرو میں تیری مثل تھا پھر فرزند میرے دل کو نور سے منور کیا کہ میں نے بدھ، جمرات، جمعہ کو غسل کیا

روزہ رکھتا رہا اور دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی کہ مجھے امرِ امامت کی رہنمائی فرمائے تو میری دعا قبول ہوئی میرے پاس امام رضا علیہ السلام کا خط آیا اور لکھا تھا کہ خدا نے تیرے دل کو نورِ ایمان سے منور کیا ہے اور تیرے روزے اور نماز و دعا سب دعا قبول ہوئی ہے میں ہفتے کو صبح کے وقت امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی اطاعت واجب ہے کہنے لگا کیسے یہ ہوا تو میں نے کہا میرے پاس امام رضا علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا: اے امیرِ اہم خدا کی قسم خدا نے تجھے حق کی طرف ہدایت کی اور اس پر میرے علاوہ اور خدا کو کوئی مطلع نہ تھا۔

۶۳۔ خراج میں حسن بن سعید فضل بن یونس سے نقل کرتا ہے کہ ہم مکہ کے ارادہ سے نکلے اور جب مدینہ پہنچے تو وہاں سے دیکھا کہ ہارون رشید نے بھی حج کا ارادہ کیا ہوا ہے میرے ساتھ اور ساتھی بھی تھے ہارون کے پاس بیٹھے تھے کہ غلام آیا اور ہارون سے کہا کہ ایک آدمی دروازے پر ہے کہ جن کی شکل ابو الحسن کی طرح ہے وہ آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو میں نے غلام سے کہا اگر تم نے سچ کہا ہے تو تو آزاد ہے میں باہر نکلا تو دیکھا کہ امام رضا علیہ السلام ہیں میں نے اندر آنے کو عرض کیا امام علیہ السلام اندر آئے کھانے کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: اے فضل امیر المومنین نے حسین بن زید کے لئے دس ہزار دینار لکھے ہیں ان کو دو۔

## ایک واقعہ کا انجام

۶۴۔ بحار میں مناقب سے منقول ہے کہ حسن بن علی دشا کہتا ہے کہ ایک دن مرد میں امام رضا علیہ السلام نے مجھے بلایا اور مجھ سے فرمایا: آج علی بن حمزہ بطائی کہ جو واقفوں کا رئیس تھا مر گیا ہے اور آج ہی اسے قبر میں دفن کیا گیا اور دو فرشتے (مکرو نکیر) اس کے پاس آئے اور سوال پوچھے کہ تیرا پروردگار کون ہے تو کہا محمد علیہ السلام تیرا ولی کون ہے تو کہا امام علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام پوچھا اس کے بعد کہا حسن پھر حسین ان کے بعد علی بن حسین پوچھا اس کے بعد کہا محمد بن علی پھر پوچھا کہا جعفر بن محمد اس کے بعد کون؟ کہا موسیٰ بن جعفر اس کے بعد کون امام علیہ السلام ہے تو اس کی زبان بند ہو گئی ان دو فرشتوں نے سختی سے کہا موسیٰ بن جعفر کے بعد کون امام علیہ السلام ہے تو وہ چپ رہا تو انھوں نے کہا کیا موسیٰ بن جعفر نے چپ کرنے کا حکم دیا پھر اس کو آگ کے گز مارے ان کی قبر میں آگ کے شعلے بلند ہوئے اسی طرح قیامت تک آگ کے شعلے اسے جلاتے رہیں گے۔

دشا کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے رخصت ہوا باہر گیا اس دن کی تاریخ اور وقت کو یادداشت کر لیا کچھ دنوں میں کوفہ کے ایک دیہات سے خط آیا کہ علی بن حمزہ بطائی اس دن اور اسی وقت فوت ہوا ہے کہ جو امام رضا علیہ السلام نے بتایا تھا۔

۶۵۔ مرحوم کلینی روضۃ الکافی میں محمد بن سنان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا ہارون

کے زمانہ میں کہ اپنے والد بزرگوار کے بعد اپنے امرا مات کو لوگوں پر ظاہر کر دیا ہے جبکہ ہارون کی نگوار سے خوف رہتا تھا۔  
امام عیسیٰ نے جواب میں فرمایا: کہ رسول خدا ﷺ کے قول نے مجھے یہ جرات دی ہے کہ جب فرمایا: اگر ابو جہل  
میرے سر کا ایک بال بیکا کرے تو میں رسول نہیں ہوں۔

انا القول لكم ان اخذ هارون من رأسي شعرة فاشهد اني

ليست بامام

اگر ہارون میرے سر کے ایک بال کو بھی لے لے تو گواہی دینا کہ میں امام عیسیٰ نہیں ہوں۔

۶۱. روضۃ الکافی میں حسین بن احمد بن جلال سے وہ یاسر سے نقل کرتا ہے کہ یاسر غلام نے کہا کہ میں نے امام رضا عیسیٰ  
سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں ایک بنجرہ دیکھا ہے کہ جس میں سترہ (۷۱) اٹھارے تھے جب بنجرہ کرا تو وہ سب ٹوٹ  
گئے امام عیسیٰ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے کہ میری اہلبیت عیسیٰ سے ایک آدمی سترہ دن بعد خروج کرے گا پھر قتل ہو جائے گا  
تو محمد بن ابراہیم نے کوفہ میں اہلبی سراپا سے جنگ کی تو سترہ دن جنگ لڑی آخر میں قتل ہو گیا۔

۶۲. رجال کشی میں حمدویہ حسن بن موسیٰ سے وہ علی بن عمر زیاد سے وہ ابن ابی سعید مکاری سے کہ میں امام رضا عیسیٰ  
کے پاس گیا تو ان سے کہا کہ اپنا دروازہ کھول کر لوگوں کے لئے بیٹھ جائے اور انہیں فتویٰ دیا کرو۔ تیرا باپ تو اس طرح نہیں  
کرتا تھا؟

پھر فرمایا: مجھے ہارون سے کوئی خوف نہیں اور اس سے کہا خدا تیرے دل کے نور کو بجھا دے اور تیرے گھر فخر داخل  
کرے تم پر ویل و ہلاکت ہو گیا تو جانتا ہے کہ اللہ نے مریم کو وحی کی کہ تیرے شکم میں بیٹا ہے پھر عیسیٰ پیدا ہوئے پس مریم  
عیسیٰ سے اور عیسیٰ مریم سے ہیں میں اپنے باپ سے اور میرا باپ مجھ سے ہے پھر اس سے فرمایا: کہ جو سوال پوچھنا چاہتا ہے  
پوچھ اس نے کہا کہ ایک آدمی پر موت آگئی اور اس کا پہلے جو غلام ہے وہ آزاد ہے یا غلام امام عیسیٰ نے فرمایا: اگر پہلے سے  
ہے تو آزاد وہ ورنہ غلام کیا تو نے اس آیت کو نہیں پڑھا۔

والذین .....

راوی کہتا ہے کہ جب وہ وہاں سے نکلا تو اس پر مصیبت نازل ہوئی اور فقر و شجستگی نے اس کے گھر ڈیرہ جمالیا۔  
مولف فرماتے ہیں کہ یہی حدیث داود بن محمد نہدی کے بارے بعض اصحاب سے روایت علی بن عمر زیات نے  
تھوڑے سے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا کہ امام عیسیٰ نے فرمایا:

ان من ابی و ابی منی یا انا و ابی لی واحد

میں اور میرا باپ ایک چیز ہیں۔

رجال کشی میں حمزہ بن نصیر علی بن حسین بن عبد اللہ سے نقل کرتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوالات کیے اور اپنی عمر کے بارے میں سوال کرنا بھول گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ تو خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ تجھے وہ بخش دے گا اور امام علیہ السلام نے جو وقت بتایا اسی مدت میں فوت ہوا کہ ۲۳۹ ہجری تھی۔

۶۸۔ مرحوم کلینی اصول کافی میں محمد بن یحییٰ حسین بن عمر بن یزید سے نقل کرتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا اس وقت میں واقعی تھا میرے باپ نے ان کے باپ سے جو سوال کیا میں نے وہی سوال امام رضا علیہ السلام سے کیا انہوں نے وہی جواب دیا جو میرے باپ کو امام علیہ السلام کے والد بزرگوار نے دیا کہ میں دوا دیا یا کا اضافہ نہیں تھا تو میں نے امام علیہ السلام سے کہا کہ میں گمان کرتا تھا کہ آپ اللہ کے عبادت گزار بندے ہیں نہ امام علیہ السلام پھر چاہا چھ گردن پر رکھا اور کہا مجھ پر اللہ کے ہاں آپ احتجاج کر سکتے ہیں میں گناہ کار ہوں جب میں نے خدا حافظی کی تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں پر کوئی مصیبت نہیں آتی مگر یہ کہ وہ صبر کرے تو خدا سے ایک ہزار شہید کا ثواب دے گا۔

میں نے خود سے کہا کہ خدا کی قسم ان سے اپنی اس مشکل کا ذکر کرتا کہ میرے پہلو میں جو بیماری ہے کہ جو پاؤں سے یہاں تک پھیل گئی جب مدینہ میں امام علیہ السلام کے پاس حج ادا کرنے کے بعد آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا ہے کہ تجھے درد میں مبتلا دیکھ رہا ہوں عرض کیا کہ میری نفل میں ایک پھوڑا ہے امام علیہ السلام نے ایسا لعاب دیا کہ اس پر لگا کر فرمایا: اب تجھے کوئی درد نہیں ہوگا۔

۶۹۔ اصول کافی میں احمد بن معمران سے وہ ابن قیامہ واسطی کہ جو واقعی تھا کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا کیا دو امام ایک وقت ہو سکتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ ایک ساکت رہے میں نے کہا پھر آپ امام علیہ السلام نہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ابھی ہیں تو مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم خدا نے مجھے اس امر حق پر ثابت رکھا ہے کہ باطل و باطل باطل کو ختم کیا ہے۔ پھر امام تقی علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابن قیامہ سے فرمایا: کیا یہ آیت تیرے لئے کافی نہیں تو اس نے کہا خدا کی قسم یہ آیت بڑی ہے لیکن کیا کروں جو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے۔

اصول کافی میں حکیمہ بنت موسیٰ علیہ السلام کہتی ہیں کہ میں امام رضا علیہ السلام کو بیت الخطب کے دروازہ پر دیکھا کہ وہ کسی کو بلا رہے ہیں میں نے کسی کو نہیں دیکھا تو عرض کیا امام علیہ السلام نے فرمایا: حاضر زہرائی کو کہ وہ آئے گا مجھ سے سوال کرے گا میں نے کہا میں ان کی گفتگو سنا چاہتی ہوں امام علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اگر تو اس کی گفتگو سنے گی تو ایک سال بیمار رہے گی میں نے



## الدعاء السالك به سنة

کہا میں سنا چاہتی ہوں مجھ سے فرمایا: سنجوب میں نے سنا تو اس کی آواز ایک سیٹی کی طرح تھی تو میں ایک سال تک بخار میں مبتلا رہی۔

۷۰۔ غیبت طوسی میں محمد بن عبداللہ بن حسن اطمس کہتا ہے کہ ایک دن مامون کے پاس تھا اور وہ شراب پی رہے تھے۔ پھر میں پردہ کسی نے خطاب کیا یعنی اے گانے والی کنیز و مرثیہ کو ہمارے لئے کہ جو طوس میں ہے یعنی امام رضا علیہ السلام کہ طوس میں دفن کیا جائے گانے والی عورت نے مرثیہ یوں شروع کیا۔

سقیّا طوس و من الصحنی بها قطننا

من عشرة املصطفی ابقی لنا حزنا

اغنی ابا الحسن المامون ان له

حقا امام علی کل من اضحی بها شجنا

یعنی باران رحمت طوس پر اور جو طوس میں ہے (امام رضا علیہ السلام) سیراب کرے وہ اولاد مصطفیٰ کہ جو چلے گئے اور ہم کو غم اندودہ میں چھوڑ گئے۔

ہاشمی کہتا ہے کہ پھر مامون گریہ کرنے لگا اور مجھ سے کہا اے عبداللہ کیا میرے اہل بیت اور میرے اہل بیت تھے اس پر ملامت کریں گے کہ امام رضا علیہ السلام کو نصب کیا یعنی خدا نے عالمین کے لئے امام علیہ السلام بنایا خدا کی قسم تھے حدیث بتاتا ہوں کہ تم تعجب کرو گے کہ ایک دن ان کے پاس آیا۔

بصرہ و کوفہ میں ورود، مختلف مذاہب کے علما سے مناظرہ، ہر زبان میں

کلام کرنا اور تورات، انجیل، زبور کی تلاوت

شیخ امام قطب الدین سعید بن ہیت اللہ راوندی اپنی کتاب خراج میں محمد بن فضل ہاشمی سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام شہید ہو گئے تو میں مدینہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا سلام کیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: میں بصرہ جا رہا ہوں وہاں لوگوں میں امام علیہ السلام

کے بارے میں کافی اختلاف ہے عنقریب لوگ مجھ سے امام علیہ السلام کے دلائل پوچھیں گے اگر تم آنا چاہو تو آؤ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھ پر کوئی خوف نہیں کہ میں اپنے دوستوں تک بصرہ میں پہنچوں پھر امام علیہ السلام اپنے تمام وہ وسائل

کہ رسول ﷺ سے ان تک پہنچے تھے جیسے تلواریں، عباد غیرہ ساتھ لیے تو میں نے عرض کیا بعمرہ کب پہنچو گے امام ﷺ نے فرمایا: تین دن میں تیرے پاس بعمرہ پہنچ جاؤ گا۔

میں نے عرض کیا مولا آیا تھا کہ آپ کے بارے میں پوچھوں؟ میں امام کاظم ﷺ کی شہادت سے ایک دن پہلے ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا: میں اس دنیا سے جانے والا ہوں جب تم مجھے قبر میں دیکھو تو مدینہ چلے جانا میری امامتیں و اسرار امامت میرے بیٹے امام علی رضا ﷺ کے پاس ہیں میں نے پانچواں دن وہ میری طرف سے دینی اور میرے بعد صاحب الامر ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ امام ﷺ ٹھیک تین دن بعد میرے پاس بعمرہ تشریف لائے اور فرمایا: لوگوں سے کہو جو چاہیں پوچھیں تو پہلے عمرو بن ہذاب نے قوم کی طرف ابتداء کی کہ جو نامی تھا جیسے زیدی و معتزلہ ہیں کہنے لگا اے محمد حسن بن محمد اہل بیت کے فاضل آدمیوں میں سے ہے درع و زہد و علم میں سب سے افضل ہے اور وہ مثل علی بن موسیٰ الرضاؑ جھوٹا نہیں اگر اس سے سوالات کریں تو وہ سب کے جواب دے گا حسن بن محمد نے کہا میں اس کی مجلس میں حاضر تھا تو اس نے کہا اے عمر کچھ نہ کوٹلی بن موسیٰ الرضاؑ فاضل ہیں اور یہ محمد بن فضل کہتا ہے کہ امام ﷺ تین دن تک جاتے ہیں ان کی دلیل تمہارے لئے کافی ہے لوگ چلے گئے۔

محمد بن فضل ہاشمی کہتا ہے کہ جب تین دن مجھے بعمرہ میں آئے ہوئے گزرے تو امام ﷺ بعمرہ وارد ہوئے اور حسن بن محمد کے گھر آئے اس نے بھی اپنا گھر امام ﷺ کی خدمت میں دے دیا اور حسن بن محمد خود امام ﷺ کی خدمت میں تھا اور امام ﷺ کے حکم کی تعمیل میں رہا امام ﷺ نے فرمایا: اے حسن بن محمد کہ جو محمد بن فضل کے پاس جمع ہوئے تھے ان سے کہوں جو چاہو پوچھو حسن بن محمد نے سب کو بلایا زید یا زید اور معتزلہ کو دعوت دی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ کس لئے حسن بن محمد نے ہم کو دعوت دی ہے۔

جب سب جمع ہو گئے تو امام ﷺ انکیہ کو ڈبل کر کے اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: تم پر خدا کی برکات نازل ہوں کیا جانتے ہو کہ میں نے کس لیے درود سے آغاز گفتگو کیا کہنے لگے نہیں امام ﷺ نے فرمایا: تاکہ تمہارے دل آرام و سکون حاصل کریں کہنے لگے خدا آپ پر رحمت کرے بتاؤ آپ کون ہیں امام ﷺ نے فرمایا: میں علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ﷺ ہوں فرزند رسول ہوں آج نماز صبح والی مدینہ کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ میں پڑھی نماز کے بعد خلیفہ نے مجھ سے کچھ ارادہ لیں میں نے ان کو سفارش کی کہ اور ان سے شام کو ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تاکہ خلیفہ کے سوالات کا جواب دوں میرے سامنے لکھا کہ میں نے جو کیا عمل کرو گا۔

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

حاضرین نے کہا اے فرزند رسول ہم ان دلائل کے باوجود کوئی اور نہیں چاہتے ہم آپ کو صادق جانتے ہیں مگر سب اٹھ کھڑے ہوئے مجلس پر غصہ ہوئی لیکن امامؑ نے فرمایا: پراگندہ اور منتشر نہ ہوں کیونکہ میں نے تم کو بلا پایا ہے کہ تمہارے سوالات کا جواب دوں۔

آمار نبوت و امامت کی علامات میرے علاوہ کسی میں نہیں پاسکو گے پوچھو عمر بن خطاب کہ جو یہ یزید غیب رکھتا تھا آواز کھٹکوں کی اور کہنے کا محمد بن فضل ہاشمی تم سے مسائل نقل کرتا ہے کہ جن پر یقین نہیں کر سکتے امامؑ نے فرمایا: کوئی مسائل؟

ہذاب نے کہا کہتا ہے کہ تم ہر چیز کہ جس کو خدا نے نازل کیا جانتے ہو اور سب زبانوں سے آگاہ ہو امامؑ نے فرمایا: محمد بن فضلؑ کہتا ہے جس نے خود اس سے کہا ہے تم سوال پوچھو حداب نے کہا پہلے آپ کو مختلف زبانوں میں آزماتا ہوں یہ آدمی آدمی وہی وہی وہ فارسی وہ ترکی ہیں

ان کو اکٹھا کیا امامؑ نے فرمایا: ہر زبان میں پوچھیں میں بھی باذن اللہ سب زبانوں میں جواب دوں گا ہر ایک نے اپنی زبان میں سوال کیا امامؑ نے کہا میں نے بھی ہر ایک کو اس زبان میں جواب سے نوازا حاضرین تعجب کرنے لگے سب نے اقرار کیا کہ امامؑ ہر زبان میں فصیح تر ہے پھر امامؑ نے ہذاب کی طرف توجہ کی اور فرمایا: اگر تم سے کہوں کہ ان ایام میں تجھ سے اپنا ایک رشتہ دار قتل ہوگا میری تصدیق کرو گے؟

ہذاب نے کہا نہیں کیونکہ تھا خدا ہے کہ جو غیب جانتا ہے امامؑ نے فرمایا: کیا خدا نے نہیں فرمایا:

عالم الغیب اللہ یظهر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من

رسول؟

رسول خدا خدا کے نزدیک برگزیدہ رسول ہے ہم ان کے وارث ہیں میں وہ ہوں کہ خدا نے غیب کا ارادہ کیا ہے کہ آگاہ کرے خدا نے مجھ میں قیامت تک کے حالات کا علم رکھا کیا تجھے آگاہ کریں؟

اے ہذاب میں تجھے خبر دے رہا ہوں کہ تجھ سے یہ کام پانچ دن کے اندر واقع ہوگا میں جھوٹا ہوں گا اگر میری پیش بینی اس مدت میں حقیقت پذیر نہ ہو لیکن اگر درست کہا ہے تو جان لے خدا اور رسول کا انکار تو نے کیا دوسری پیش بینی یہ کہ کچھ دنوں میں آنکھ کی بیماری میں مبتلا ہوگا اور اندھا ہو جائے گا پھر کبھی پہاڑ و بیابان اور سرسبز اشیاء کو نہ دیکھ سکے گا ایک اور بات بتاؤں تم جلدی جھوٹی قسم کھاؤ گے اس سبب سے ایک اور مرض میں مبتلا ہو گے۔

محمد بن فضلؑ کہتا ہے کہ خدا کی قسم جو کچھ امامؑ نے فرمایا: تھا ہذاب پہ نازل ہوا ہذاب سے لوگوں نے کہا کیا امام

رضا ؑ نے حج کہا تھا یا صوم؟ اس نے کہا خدا کی قسم اس وقت میں جانتا تھا کہ امام ؑ کی کلام حج ہو کر رہے گی لیکن۔ ضد وہ نہ دہری سے قبول نہیں کیا۔

پھر امام ؑ نے جاثیق سے فرمایا: کیا انجیل میں نبوت محمد ﷺ کے بارے میں اشارہ نہیں کیا اس نے کہا اگر کوئی اشارہ کیا ہوتا تو ہم انکار نہ کرتے امام ؑ نے فرمایا: اگر ثابت کر دوں کہ محمد ﷺ کا نام عیسیٰ ؑ نے ذکر کیا اور انکا اقرار کیا اور بنی اسرائیل کو ان کے ظہور کی بشارت دی تو تو اقرار کرے گا اور اپنے انکار کو چھوڑ دے گا۔ جاثیق نے کہا اگر طاقت ہے تو ثابت کر کے عیسیٰ آپ کی گفتگو کو قبول کر لوں گا۔

کیونکہ میں انجیل کا انکار نہیں کر سکتا امام ؑ نے فرمایا: تیسری سفر انجیل میں عیسیٰ نے محمدؐ کے ظہور کی بشارت دی ہے جاثیق نے کتاب امام ؑ کو دی امام ؑ نے وہاں سے تلاوت شروع کی جب محمد ﷺ کے نام پر پہنچے تو فرمایا: اے جاثیق یہ کون ہے۔

جاثیق نے کہا ان کی خصوصیات کو میرے لئے بیان فرمائیں امام ؑ نے فرمایا: میں ان کی خصوصیات نہیں بیان کر رہا خدا نے ان کی توصیف بیان فرمائی وہ صاحب نادر، صاحب مآثر اور نبی الہی ہے جس کا نام تورات، انجیل میں آیا ہے۔ وہ نبی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے رزق روزی حلال کو حلال اور اموال ناپاک کو حرام قرار دیتا ہے وہ لوگوں کو ایمان دے اور راہ

راست پر دعوت کرتا ہے اے جاثیق تجھے عیسیٰ ؑ کے حق کی قسم دیتا ہوں کیا یہ خصوصیات انجیل میں نہیں ہیں؟ جاثیق نے آنکھوں کو زمین کی طرف گاڑ دیا اور وہ جانتا تھا کہ اگر انجیل کو رد کرے تو کافر ہوگا لہذا اسی طرح جواب دیا ہاں یہ صفات انجیل میں ہیں عیسیٰ ؑ نے انجیل میں اس یا مبرکی توصیف بتائی ہے۔ لیکن عیسیٰ لوگ محمد ﷺ کو تمہارا پیغمبر نہیں جانتے امام ؑ نے فرمایا: اگر انجیل کا انکار نہیں کرتا تو پھر رسول خدا کی صفات کا انکار نہیں کر سکتا اب میں اور محمد ﷺ کی خصوصیات اور ان کے جانشین اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہؑ اور حسن و حسین ؑ کو دوسرے سفر انجیل سے تمہارے لئے پڑھتا ہوں جب جاثیق اور اس الجالوت نے یہ گفتگو سنی تو جان لیا کہ امام ؑ تورات و انجیل سے کاٹا آگاہ ہیں لہذا کہنے لگے خدا کی قسم ایسے دلائل پیش کیے کہ جن کا انکار کرنا تورات و انجیل کے انکار کے مترادف ہے۔

موسیٰ ؑ و عیسیٰ ؑ نے رسول خدا ﷺ نے کے بارے میں ایسی بشارت دی ہے لیکن ہم پر ثابت نہیں ہو سکا کہ محمد ﷺ وہی محمد ﷺ ہیں کہ جو تمہارے رسول ہیں لہذا ہم اقرار نہیں کرتے ہمیں شک ہے یہ وہی محمد ﷺ ہیں امام ؑ نے جواب میں فرمایا: اب شک و شبہ کر رہے ہو کیا خدا نے نفل ار بھی بھیجا اس کے بعد اب تک کوئی نبی بھیجا ہے کہ جو امام محمد ﷺ ہے یا ایسا تا دوسرے یا مبروں کے لئے نازل ہوا ہے کہیں تم نے دیکھا ہے؟

سب جواب دینے سے عاجز آ گئے اور کہنے لگے ہم اقرار نہیں کر سکتے کہ محمد ﷺ دعوہ ﷺ میں کیے گئے اگر اقرار کریں اس کے مطابق جو آپ نے فرمایا: ہے تو پھر ان کے جانشین ان کی بیٹی اور حسن و حسین ؑ کا بھی اقرار کریں اس توریث سے پھر اسلام لے آئیں امام ؑ نے فرمایا: اسے جاثیق تم خدا و رسول کی امان میں ہو جس چیز سے تم ڈر رہے ہو پرہیز کرو ہم سے کوئی ضرر تم کو نہیں پہنچے گا جاثیق نے کہا حالانکہ ہم کو امان دی ہے تو میں کہتا ہوں کہ نام محمد ﷺ ان کے جانشین امام علی ؑ ان کی بیٹی فاطمہ ؑ ان کے لواحقین حسن ؑ حسین ؑ توریث و انجیل و زبور میں موجود ہیں۔

امام ؑ نے فرمایا: کیا انکا نام ان کتب میں عدالت و حق پرستی ہے یا دروغ و ناحق ہے؟ جاثیق نے کہا خدا کی عدالت و حق اور حق پر ہے خدا حق کے سوا کچھ نہیں کہتا جب امام ؑ نے جاثیق سے اقرار لے لیا تو اس الجالوت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اس الجالوت ابھی تیرے لئے زبور سے تلاوت کرتا ہوں کہ نام محمد ﷺ علی ؑ و فاطمہ ؑ و حسن ؑ و حسین ؑ ہیں امام ؑ نے زبور کی پہلی سرف سے تلاوت کیا اور فرمایا: کیا یہ زبور میں ہے یا نہیں تم بھی جاثیق کی طرح امان میں ہم اس الجالوت نے کہا ہاں یہ نام زبور میں ہیں امام ؑ نے فرمایا: تم کو ان دس فرشتے کہ جو خدا نے موسیٰ بن عمران پر نازل کیے قسم دیتا ہوں کہ کیا محمد ﷺ امام علی ؑ و فاطمہ ؑ و حسن ؑ و حسین ؑ کو توریث میں مدد و نصیحت کی طرف منسوب جانتا ہے؟

اس الجالوت نے کہا ہاں اگر کوئی انکا انکار کرے تو خدا و رسول سے لڑ کر کیا امام ؑ نے اس سے فرمایا: اب فلاں سفر کو توریث سے سنو امام ؑ نے تلاوت شروع کی اس الجالوت امام ؑ کی فصاحت و بلاغت، حرمت میں ڈوب گیا جب امام ؑ دعوہ ﷺ پر پہنچے تو اس الجالوت سے کہا ہاں اعداد و شمار و شمیرہ ہے کہ جن کی عربی میں تفسیر دعوہ ﷺ امام علی ؑ، حسن ؑ و حسین ؑ ہیں امام ؑ نے آخر تک تلاوت فرمائی جب فارغ ہوئے تو اس الجالوت نے اس طرح کہا: اے فرزند محمد ﷺ۔

خدا کی قسم اگر سب یہودیوں کا ربیخ نہ ہوتا تو محمد ﷺ پر ایمان لے آتا اور میرا حق و کار و خدا کی قسم توریث کو دینی ؑ برزخ و کو داؤد پر خدا نے نازل کیا لیکن ان کو آپ نے ایسی فصاحت و بلاغت میں پڑھا ان سے پہلے کبھی کسی نے نہیں پڑھا اور نہ انکی شفاف و صاف تفسیر کرے گا۔ امام ؑ اسی طرح مشغول گفتگو کا ایک نماز ٹہر کا وقت ہو گیا امام ؑ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں پھر میں مدینہ چلا جاؤں گا تاکہ اپنا وعدہ والی مدینہ سے پورا کروں کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ خلیفے کا جواب میرے حضور میں لکھے انشاء اللہ کل و اہل آجاؤں گا راوی کہتا ہے کہ عبداللہ بن سلیمان نے اذان و اقامہ کی امام ؑ نے نماز پڑھی اور امام ؑ راہی مدینہ ہوئے دوسرے دن امام ؑ اسی جگہ میں تشریف لائے ایک کثیر کو امام ؑ کے پاس حاضر کیا کہ جو مدنی زبان میں گفتگو کرتی تھی امام ؑ نے بھی روئی زبان میں اس سے گفتگو کی جاثیق نے امام ؑ کی گفتگو سنی امام ؑ نے روئی عورت سے پوچھا کون سا ایک نبی تمہارے نزدیک محبوب تر ہے محمد ﷺ یا عیسیٰ ؑ؟



## اللہ تعالیٰ کا حکم

اس کثیر نے کہا جب محمد ﷺ کو نہیں جانتی تھی تو عیسیٰ کو زیادہ دوست رکھتی تھی لیکن اب محمد ﷺ کو پہچان لیا اس وقت جاٹین نے کہا اگر دین محمد ﷺ پر ہوا اور عیسیٰ ؑ کو دیکھ لے تو کیا قہقہہ ہوگی کثیر نے کہا خدا کی پناہ جانتی ہوں میں عیسیٰ کو بھی دوست رکھتی ہوں اس پر میرا ایمان ہے لیکن محمد ﷺ کو زیادہ دوست رکھتی ہوں امام ؑ نے جاٹین سے فرمایا: اس کثیر کے سوال و جواب کو لوگوں کے سامنے ترجمہ کرو۔

جب امام ؑ کی گفتگو لوگوں سے پوری ہو گئی تو اس طرح فرمایا: کیا جو کچھ محمد بن فضل نے میری طرف سے تم کو نقل کیا تھا درست تھا کہنے لگے ہاں خدا کی قسم جو کچھ اس نے کہا اس سے زیادہ ہم پر ثابت ہو گیا آپ کو خراسان لے جا رہے ہیں امام ؑ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے لیکن مجھے حکرم و عزت سے لے جا رہے ہیں محمد بن فضل کہتا ہے کہ سب نے امام ؑ کی امامت کا اقرار کیا امام ؑ رات میرے پاس رہے حاضرین سے خدا حافظی کی اور صبح تک امام ؑ نے بہت سی سفارشات مجھے کیں۔

پھر صبح جب امام ؑ چلے تو پہلے چار رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: اے محمد تم واپس چلے جاؤ خدا حافظ امام ؑ نے فرمایا: آگھیں بند کرو بند کیں تو پھر فرمایا: کھولو کھولیں تو بصرہ کے دروازے پر تھا اور میں نے امام ؑ کو نہیں دیکھا) قلب راوندی کہتا ہے کہ محمد بن فضل نے کہا کہ امام رضا ؑ جب بصرہ سے واپس جانے لگے تو مجھ سے فرمایا: تم کو فدا جاؤ اور وہاں کے شیعوں کو اکٹھا کرو سارے مذاہب کہ میں آ رہا ہوں اور مجھے حکم دیا کہ میں حفص بن ریمہ عسیری کے گھر آؤنگا میں کو فدا کیا شیعوں میں اعلان کیا کہ امام رضا ؑ آرہے ہیں میں اس دن بصرہ میں حرام کے پاس تھا کہ مجھے امام رضا ؑ کے خادم نے سلام کیا اور بتایا کہ امام ؑ آچکے ہیں میں جلدی بصرہ بن عیسر کے گھر آیا تو امام ؑ صبح کے گھر میں تھے۔ میں نے سلام عرض کیا پھر فرمایا: شیعہ کے لئے کھانے کا بندوبست کرو میں نے پروگرام کیا جب قاریغ ہوا تو فرمایا: الحمد للہ علی تو فیک خدا تیری توفیق پر حمد و شکر ہے پھر ہم شیعوں کے کھانے کے بعد جمع ہوئے۔

تو فرمایا: اے محمد دیکھو کو فدا سے متکلمین اور علماء کو حاضر کرو ہم نے ان کو حاضر کیا تو امام ؑ نے ان سے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں جس طرح بصرہ والوں سے ملا اور بتایا کہ خدا نے مجھے ہر کتاب کا علم دیا ہے یہاں بھی یہی کچھ کہہ رہا ہوں پھر امام ؑ جاٹین نصاریٰ کی طرف متوجہ ہوئے کہ جو عالم عدل و انجیل کا عالم معروف تھا فرمایا: اے جاٹین کیا تو عیسیٰ ؑ کے پیچھے سے جاتا ہے کہ جس میں پانچ نام ہیں۔

اگر ان کو اپنی گردن میں ڈال لے تو جب مغرب کی طرف ہو اور مشرق کا ارادہ کرے تو مشرق پہنچ جائے اور اللہ کو اگر ان میں سے ایک نام کی قسم دے تو طی الارض ہو جائے مغرب سے مشرق پہنچ جائے مشرق سے مغرب کی طرف چھ لٹکوں میں پہنچ جائے جاٹین نے کہا میں نہیں جانتا امام ؑ نے فرمایا: وہ پانچ نام ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا سے سوال کر کے یا

## الذمعة السابعة جلد

ان میں سے ایک کو پکارے تو اللہ اس کے صدقہ میں ان سب سوالوں کا حکم دے کہنے لگا اللہ اکبر جب تو ان کا انکار کرے  
میں نے جتنے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا اگر ان کا اقرار کرے یا انکار اس کی قول کو ایسی دو گھر فرمایا: اے لوگو! کیا انصاف نہیں  
کرتے کہ جو اپنے مخالف سے آپ کی ملت، کتاب، نبی اور شریعت کے ساتھ مناظرہ کرے؟ سب نے کہا ہاں امام رضاؑ  
نے فرمایا: پس جان لو کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی امامؑ نہیں مگر یہ کہ ان کا قائم مقام ہے سب سے سزاوارتہ سے تفویض کیے گئے ہیں  
امامؑ صلاحیت نہیں رکھتا مگر امتوں کے مناظرہ پر براہین و دلائل امامت کے دفاع کے لئے رکھتا ہے اس اہمیت نے کہا  
امامؑ ہونے پر کیا دلیل ہے امام رضاؑ نے فرمایا: اگر توریت، انجیل، زبور و قرآن کا عالم کوئی مناظرہ کرے تو میں توریت  
والے کو توریت سے انجیل والے کو انجیل سے زبور والے کو زبور سے اور اہل قرآن کو قرآن سے ایسا جواب دوں کہ وہ عالم  
و کتاب میری تصدیق کرے یہاں تک کہ امامؑ پر کوئی زبان غلی نہیں ہر قوم اپنی زبان میں مجھ سے پوچھے میں جواب دوں  
یہ صفات تقویٰ ہر پلیدی کی صفاتی پر مشتمل ہیں امامؑ ہر عیب سے پاک ہوتا ہے عادل۔

منصف حکیم، بروقت، درجیم، غفور، عظیم، صادق، مشفق

نیک، امین مامون ہوتا ہے امامؑ کی طرف نصر بن حزام اٹھا اور کہنے لگا کہ آپ جعفر بن محمد کے بارے میں کیا  
فرماتے ہیں فرمایا: میں کہتا ہوں امامؑ کے حق میں امت محمد ﷺ کی کوئی قطعی ہے کہ وہ اہم زبان تھے پھر کہا آپ امام  
موسیٰ بن جعفرؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں فرمایا: وہ بھی ان کی مثل تھے راوی کہتا ہے لوگ یہ سن کر تعجب تھے کہ امام  
موسیٰ بن جعفرؑ ایک زمانہ میں تھے پھر امامؑ نے ہر اہل زبان سے ان کی زبان میں کلام کی اہل خراسان سے خراسانی  
میں اہل روم سے رومی میں عجم سے عجمی زبان میں ایسے جواب دیے کہ پورے جہاں کے یہود و نصاریٰ کے علماء کو رد کر دیا اور  
ان کی کتب و زبان میں جواب دیئے اور فرمایا: میرے باپ نے مجھے امامت کی وصیت کی۔

جب رسول خدا کی رحلت کا وقت آیا تو امام علیؑ کو بلا یا دوسی بنایا انہیں مجھ دیا کہ جس میں وہ اسلما تھے کہ جن کو خدا  
نے انبیاء و اوصیاء کے منصب سے خاص کیا ہے پھر فرمایا: اے امام علیؑ میرے قریب آؤ رسول خدا نے امام علیؑ کے سر  
پر عمامہ رکھا پھر ان کے لئے فرمایا: اپنی زبان نکال کر ان کو چوسانی اپنی انگلی ان کی انگلی میں پھرتی پھر فرمایا: اے امام  
علیؑ اپنی زبان کو میرے منہ میں دے دو فرمایا: اب ابلاغ کرو ہر وہ چیز جو تیرے پاس موجود ہے امام علیؑ نے  
ایسے ہی کیا رسول خدا نے فرمایا:

حیرانم میرا فہم ہے تیری بصارت میری بصارت ہے جو تجھے علم عطاء دیا مجھے بھی وہی علم عطاء ہوا مگر تم ہی نہیں ہوا لا نبی  
بعدی پھر امامؑ کے بعد امامؑ آئے اب امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد میں امامؑ ہوں اور ہر زبان و ہر کتاب کا علم  
میرے پاس ہے۔

میں ان اخبار الرضا میں ابو محمد جعفر بن علی بن احمد قزینی نے کہا کہ ہم کو ابو محمد الحسن بن محمد بن حسن علی بن صدوقی نے خبر دی کہ ابو محمد محمد بن عمر بن عبد الصخر انصاری کہی اس سے حسین بن محمد ثوبی ہاشمی نے روایت کی کہ جب امام رضا ؑ مامون کے پاس تشریف لائے تو مامون نے فضل بن بہل کو حکم دیا کہ وہ اصحاب مقالات و گفتگو کو جمع کرے جس جاطین کے جو انصاری کا سردار ہے اور اس الملوک کو جو یہودیوں کا بڑا عالم ہے اور روضہ سا ضائیں کو اور یہ وہ لوگ ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ وہ حضرت نوح ؑ کے دین پر ہیں اور ہر بڑا کبر کو جو کہ آتش پرستوں کا بزرگ ہے اور اصحاب زرقشت و سحاس رومی و مشکئین کو تاکہ وہ امام رضا ؑ اور ان لوگوں کی گفتگو میں فضل بن بہل نے ان سب کو جمع کیا اور مامون کو ان کے اجتماع کی خبر دی۔

مامون نے کہا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ اور جب وہ مامون کے ہاں اکٹھے ہوئے تو اس نے انہیں میرا کہا اور ان پر نوازش کی اور کہنے لگا کہ میں نے تمہیں خبر کے لئے جمع کیا ہے اور میں دوست رکھتا ہوں کہ تم میرے چاراد بھائی کے ساتھ جو کہ مدینہ سے میرے پاس آئے ہوئے ہیں مناظرہ کرو پھر جب صبح ہو تم میرے پاس آنا اور تم میں سے کوئی خلاف دہدی نہ کرے وہ کہنے لگے سعادۃ الامیر المومنین ہم کل مع انشاء اللہ حاضر ہوں گے راوی حسن بن نوفل

کہتا ہے کہ ہم امام ؑ جو الحسن رضا ؑ کے پاس بیٹھے کسی حدیث کا ذکر ہو رہا تھا کہ چانک یا سر جو کہ امام رضا ؑ کے معاملات کا متولی تھا اندر آیا اور کہنے لگا اے میرے سیدو کا امیر المومنین آپ کی خدمت میں سلام کہہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کا بھائی آپ پر قربان ہو جائے اصحاب مناظرہ و گفتگو اور اہل ادیان و مشکئین تمام فن کے میرے پاس جمع ہوئے ہیں اگر آپ ان سے گفتگو کرنے کی رغبت رکھتے ہوں تو کل صبح میرے پاس تشریف لے آئیں اور اگر ناپسند کرتے ہیں تو اپنے آپ کو زحمت بندیں اور اگر آپ کی خواہش ہو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں تو یہ بھی ہمارے لیے آسان ہے۔

امام رضا ؑ نے اس سے فرمایا: کہ مامون سے کہنا کہ میں تمہارے ارادہ کو جانتا ہوں میں کل انشاء اللہ تمہاری مجلس میں آؤں گا راوی کہتا ہے کہ جب یا سر چلا گیا تو حضرت نے میری طرف رخ کیا اور فرمایا: اے نوفل تو عراق کا رہنے والا ہے اور اس وقت عراقی غلیظ و خث نہیں ہے تیری نظر میں کیا ہے؟

امام رضا ؑ ہوا ز میں

جب امام رضا ؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوا ز پہنچے تو وہاں مریض ہو گئے طبیب کو بلایا گیا امام رضا ؑ نے اس سے فرمایا: میرے لئے گنا لے آئیں تو طبیب نے کہا گئے کا موسم نہیں ہے ابھی تو گرمیوں کا موسم ہے۔

یہاں تک کہ ایک نادان بیابان کا رہنے والا کہنے لگا یہ تو عرب بیابانی ہے ان کو نہیں معلوم کہ گرمیوں میں گنا نہیں ہوتا امام رضا ؑ نے فرمایا: تلاش کرو ضرور پیدا کر لو گئے جنہو تلاش کی تو آخر میں اسحاق بن محمد کے پاس گنا تھا لے آئے۔

## الذی معذرتاً لسا کبہ سیدہ

حقل ہے کہ طیب نے پوچھا کہ امام رضا ؑ کن کا بیٹا ہے کہا گیا رسول خدا ﷺ کا فرزند ہے کہنے لگے یہ بھی غیبر ہے کہا نہیں یہ وہی غیبر ہے یہ سوال طیب کیلئے پرستی و مطلب تھا کہ جس سے وہ تعجب میں پڑ گیا طیب کا تعجب علت امام رضا ؑ کے لئے تھا رہا بن ابی شحاک کو خبر دی وہ خطرہ محسوس کرنے لگا بغیر سوچے اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا فوراً اسوار گھڑی کریں اگر امام رضا ؑ یہاں پر رہے تو کئی لوگ ان کے گردیدہ ہو جائیں گے اس وقت ابوازی سے حرکت کی کہتے ہیں کہ ابوالحسن صاحب امام رضا ؑ کے ساتھ قافلہ کرتا ہے کہ کچھ ماہ امام رضا ؑ کی اقتداء میں نماز پڑھی واجب نمازوں کی پہلی رکعت میں ہمیشہ وہم کے بعد اذان ازیں لیا۔ پڑھا کرتے دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ قل حوالہ۔ پڑھتے تھے۔

عرض کیا آپ پر قریب تیرے آباء و اجداد کا علم آپ کے پاس ہے کہ مجھے آپ سے ایک حاجت درکار ہے امام ؑ نے فرمایا: بتاؤ میں نے عرض کیا کہ میں ذہر یہ صفیہ (جو ان کی کنیز تھی) کو عورتوں میں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں اور کسی کنیز کو اس پر اولیت نہیں دیتا کئی بار حاملہ ہوئی اور بچے سقط ہو گئے اب حاملہ ہے کیا میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا کروں کہ حمل سالم رہ جائے فرمایا: بندہ رو یہ بچہ سالم رہے گا اور بیٹا ہوگا۔

اور اپنی ماں سے زیادہ مشابہ ہوگا اور اس کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی نیا دہ ہوگی اس کے بائیں پاؤں میں بھی مین نے دل میں کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے مگر ذہر یہ سے کچھ پیدا ہوا کہ جو اس سے زیادہ مشابہ تھا جو اوصاف امام رضا ؑ نے بتائے تھے وہ اس میں تھے۔

غیبت طوسی میں ہے راوی کہتا ہے کہ میں مامون کے پاس گیا سلام کیا پھر اس نے کہا کہ خدا امام رضا ؑ پر رحم کرے کہ وہ اہم ترین زمانہ تھے کہ ایک دن مین نے تعجب کیا کہ لوگوں نے اس کی معصیت کی کہ جب خراسان محرف لائے تو مسکرا کر فرمایا: خراسان کے درجات بلند ہیں ہماری وجہ سے یہاں پر مجھے موت آئے گی اور یہاں سے مشہور ہوگا۔

مین نے امام ؑ سے عرض کیا آپ کو کہاں سے علم ہوا ہے تو فرمایا: میرا علم میرے مرنے کے بارے میں ایسے ہے کہ جیسے تجھے مگر کا پتہ ہے میں نے عرض کیا میرا مکان کہاں ہے فرمایا: میں مشرق میں رحلت کروں گا اور تم مغرب میں میں نے کہا آپ نے کج فرمایا ہے آپ عالم آل محمد ہیں تو اس وجہ سے میں نے خلافت میں طبع کیا اور انہیں ذہر سے شہید کیا۔

صاحب کتاب ثاقب السائق عینی بن موسیٰ عمالی سے نقل کرتا ہے کہ امام رضا ؑ جب مامون کے پاس آئے تو غمگین تھے تو اس نے کہا امام ؑ آپ غمگین نظر آ رہے ہیں تو مامون نے کہا ہاں سائے بال اٹھا کر کہنے لگا کہ گمان ہے کہ یہ رسول خدا کی وادھی کے بال ہیں اگر لانے والا سچا ہے تو اس کو انعام دوں گا ورنہ جھوٹا قرار دوں گا۔

امام ؑ نے دیکھ کر سوچا تو فرمایا: یہ چار رسول کی وادھی کے بال ہیں اور یہ نہیں ہیں مامون نے کہا کیسے پتہ چلے امام ؑ نے فرمایا: آگ میں ڈال کر دیکھو جب آگ میں ڈالے گئے تو تین جل گئے چار بال نہیں جلے، مامون نے جہ سے کہا تجھے قل



## الذی سئل عنہ

کہتا ہوں کہنے لگے کیا گناہ ہے تجھ پر میری دلیلی ہے کہ میں اسے  
مرحوم صدوق عیون اور کتاب توحید میں حسن بن محمد زوئی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ سلیمان مروزی حکیم خراسان مامون  
کے پاس آیا تو اس نے اس کا بڑا اکرام کیا اور پھر اس سے کہا کہ میرے ابن عم امام علی بن موسیٰ رضا ع مجھ سے میرے پاس  
تشریف فرما ہیں اور وہ اہل کلام اور اس کے اصحاب کو دوست رکھتے ہیں تو ترویج کے دن ان سے آپ مناظرہ کریں سلیمان  
نے کہا اے امیر المومنین میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ آپ کی مجلس میں بنی ہاشم کی جماعت میں ان سے سوال کروں میں نہیں  
چاہتا کہ وہ اپنی قوم کے نزدیک رسوا ہو کہ جب وہ میرے سوال کا جواب نہ دے سکے مامون نے کہا میں چاہتا ہوں آپ کی  
قوت علم سے آگاہ ہو جاؤں ایک حجت ان پر قاطع ہو جائے سلیمان نے کہا میں ان سب کو صحیح کڑواؤں ایک جگہ تجاویز کر  
مناظرہ کریں۔

مامون امام رضا ع کی طرف متوجہ ہوا کہا یہاں میرے پاس اہل مزدک کا ایک عالم آیا ہے کہ جو علم کلام میں بگاہ ہے  
مجھے خوف ہے کہ وہ آپ پر غالب نہ آجائے امام ع اٹھے وضو کیا ع حضرت مالکہ کے پاس اور میرے پاس عمران صابی آیا  
ہے ہم آ رہے ہیں پھر ہم چلے آگے باسر اور خالد نے استقبال کیا اور مامون کے پاس پہنچے جب سلام کیا تو مامون نے کہا  
کہاں ہے میرا بھائی ابو الحسن اللہ ان کو ہمارے لئے باقی رکھے میں نے کہا امام ع اس کو کہنا کہ آ رہے ہیں ہم کو حکم دیا ہے کہ  
آپ چلے جائیں۔

پھر میں نے کہا اے امیر المومنین عمران صابی اور مولانا ع ساتھ دروازے پر بیٹھیں مامون نے کہا عمران میں  
نے کہا صابی کہ وہ امام ع کے ہاتھ میں مسلمان ہوا ہے مامون نے کہا انہیں اللہ تعالیٰ اور امام ع اور مامون نے  
استقبال کیا پھر کہا اے عمران تم نہیں مرے بلکہ ایک نیا ہاشم ہے جو مجھے یعنی سلیمان اس نے کہا الحمد للہ الذی شرفی بالکے یا  
امیر المومنین خدا نے آپ کے ذریعے مجھے یہ شرف بخشا ہے۔

مامون نے تعارف کرایا کہ یہ سلیمان مروزی ہے اے عمران کہ جو خراسان کے اہل کلام ہے جس کا تعلق ہے عمران  
نے کہا اے امیر المومنین تو خیال کرتا ہے کہ یہ ایک ہے کہ جو بداد کا منکر ہے اس نے کہا تجھ سے مناظرہ نہیں کرتا یہاں تک  
امام ع داخل ہوئے اور فرمایا تم کسی چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو عمران نے کہا یہ سلیمان مروزی ہے پھر مامون نے کہا  
سلیمان کیا تو راضی ہے کہ امام رضا ع کے ساتھ بداد پر گفتگو کرے عمران نے کہا میں نے کہا میں نے بداد کے بارے میں ابو الحسن  
رضا ع کا قول قبول کیا ہے انہوں نے مجھے اپنے نظریات سے شکست دی ہے۔

مامون نے کہا: یا ابابکر آپ کیا فرماتے ہیں اس نظریہ میں؟

امام ع نے فرمایا:-



## الَّذِي خَلَقَ سَكْبَةَ سُرُورٍ

اولم ير الانسان انا خلقنا من قبل ولم يك شيئا او هو الذي

الذي آخره ...

اللہ کے پاس دو علم ہیں ایک کھون دستور جس کو کوئی نہیں جانے مگر یہ کہ وہ ہمارے ظاہر کرے اور ایک علم مٹا گئے اور رسول کا علم ہے ظاہر مٹا دیتا اس کو جانتے ہیں۔

سلیمان نے کہا کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میرے ساتھ قرآن سے متاثرہ کریں امامؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا:

فصلى عنه فما انت بمعلوم

اس سے عرض اللہ کا ارادہ ہے کہ وہ ان کو ہلاک کرے پھر ظاہر کرے۔

وذكر فان الذكر تنفع المؤمنين

سلیمان نے کہا میرے لئے حریص و مباحثہ فرمائیے۔

امام رضاؑ نے فرمایا:

مجھے میرے آباء و اجداد نے خبر دی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے خدا نے وحی نازل کی کہ انبیاء میں سے ایک نبی کو خدا نے موعود بنا چاہا تو جب وہ تخت پر سوئے تو کہا خدا یا مجھے کچھ زندہ رہنے کی مہلت دے تو خدا نے اسے چھ دنہ سال زعمہ رکھا اس نے خدا سے کہا اے خدا لوگ مجھے جہنم کہیں گے کہ میں نے ان کو موت کا تپا تو اللہ نے فرمایا: تو فقط مبلغ اللہ ابلاغ کرنے والا ہے پھر امام رضاؑ سلیمان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ یہودی اس بارے میں کیا کہتے ہیں سلیمان نے کہا: میں خدا سے اس بارے میں پتا چاہتا ہوں یہودی کہتے ہیں:

يد الله مغلوله

کہ خدا اکھٹا ہے:

غلت ايديهم .....

میں نے سنا ہے کہ ایک قوم نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سوال کیا ہمداء کے بارے میں تو فرمایا: لوگ ہمارا انکار کرتے ہیں پھر سلیمان نے کہا: اللہ کے اس قول،

انا انزلناه في ليلة القدر

## الذی یثابرت علیہ

کی خبر دو کہ اس رات کیا نازل ہوا۔ فرمایا: اے سلیمان لیلۃ القدر وہ بات ہے کہ جس میں خدا پر سے سال کی دعائی موت، خیر و شر، اور رزق کو مقدر کرتا ہے اور یہ محترم رات ہے امام رضا ؑ نے کہا: عرب یہ بیان فرماتے ہیں۔ امام نے فرمایا: اے سلیمان یہ ایسے امور ہیں جو خدا کے پاس ہیں وہ خدا جو گذشتہ اور آئندہ کے حالات سے واقف ہے، اے سلیمان علی ؑ نے فرمایا: ہے کہ علم دو ہیں کہ اللہ کا علم اور فرشتوں اور رسولوں کا علم جو خدا کے پاس ہے جس پر کوئی مطلع نہیں مگر یہ کہ جن کو عطا کرے، جس کو چاہے جو ختم کر دے، جس کو چاہے ثابت رکھے، سلیمان نے مامون سے کہا: اب میں اس کے بعد بدام سے انکار نہیں کر سکتا اس کے بعد کچھ سوالات کئے امام ؑ نے اس کا ایسا جواب دیا کہ سلیمان فوراً آپ کی امامت کا اقرار کرنے لگا پھر اس کے بعد مامون نے منظرہ کیا۔

## مامون کے سوالات امام رضا ؑ کے جوابات

مامون نے فقہاء اور فلاسفہ مختلف فرقوں سے جمع کیے اور امام رضا ؑ سے سوالات کیے خود مامون بھی اس مجلس میں تھا کہ ایک عالم نے امام ؑ سے پوچھا کہ مقام امامت پر آپ کا ادعا ہے کس سے ثابت کرتے ہو امام ؑ نے فرمایا: پیغمبر کی تصریح اور اپنی دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔

عالم: امامت کے صدق پر کون سی دلائل ہے؟

امام ؑ: علم اور دعا کی استیجابت میں۔

عالم: آپ کس طرح حوادث کی خبر دیتے ہیں۔

امام ؑ: اس بنیاد پر کہ جو رسول خدا اور صلوات پر درمیان ہے

عالم: آپ لوگوں کے دلوں سے کس طرح خبر لیتے ہیں؟

امام ؑ: کیا رسول خدا کا فرمان تم تک نہیں پہنچا کہ فرماتے ہیں:

اتقوا لفرأستہ المومن فانہ ینجز نور اللہ

کہ مومن سے بچو کہ وہ تیرے نظروں کو کھلا لک ہے خدا کا نور اس کی مدد کرتا ہے

عالم: ہاں یہ بات تو ہم تک پہنچی ہے

امام ؑ: کوئی مومن نہیں مگر یہ کہ عہد باہوش اور فروغ میں ہوتا ہے خدا کے نور سے اپنے ایمان کے اعجاز پر وہ چیزوں

کی شناخت کر لیتا ہے آخر موصوفین میں تمام مومنین کے درمیان کی صفات موجود ہوتی ہیں قرآن آیت ۵ سورہ حجر میں خدا فرماتا ہے۔

## الذین ظلموا أنفسهم

ان فی ذلک لآیات للمعتمدين

عذاب قوم لوط میں عذاب اور ہوشیار لوگوں کے لئے عبرت ہے سب سے پہلے ہوشیار خبر خدا تھے پھر امام علیؑ اور امام حسن پھر امام حسینؑ اور ان کے فرزند ایمان باقیامت ہوشیار ہیں اس وقت مامون نے امام رضاؑ کی طرف نگاہ کی اور کہا اے ابی الحسن مجھ سے ملو ہمارے لئے وضاحت فرمائیں اور ہمیں بہرہ مند کریں اور خصوصیات امامؑ کہ جو خدا نے ظاہر کیا ہیں ان پر ہمیں امامؑ نے فرمایا: خدا نے ہم کو انہی روح دئی کہ جس کی اس نے تائید فرمائی روح پاک و مطہر یہ روح فرشتوں سے جس سے ہرگز نہ گزشتہ لوگوں میں سے کسی کے پاس تھی مگر رسول خدا اور ہم آئمہ معصومین کے پاس ہے۔

## مامون کا امام رضاؑ سے عدم عصمت انبیاء پر مناظرہ

مروجہ صدوق و معتمد اور امامی میں ایضاً ہر دو سے نقل کرتا ہے کہ مامون اہل اسلام وادیان دیگر بیون نصاریٰ، مجوسی، اور صابئین کو ایک مجلس میں حاضر کیا کہ امام رضاؑ سے مناظرہ کریں تو علی بن محمد بن جهم کھڑا ہو گیا اور کہا کیا آپ عصمت انبیاء کے قائل ہیں امامؑ نے فرمایا: ہاں تو کہنے لگا اسی آیت کے بارے آپ کیا جواب دیں گے۔

وعصی ام ربه، وذلنون اذهب..... الی آخره

امام رضاؑ نے جواب دیا کہ خداوند چارک آدم سے فرمایا:

عصی آدم ربه ففوی الله تعالیٰ

آدمؑ کو زمین کے لئے جنت بنا کر پیدا کیا کہ وہ زمین میں طیف ہے جنت کے لئے خلق نہیں کیا۔ آدمؑ کی عصمت جنت میں ہے نہ زمین پر اور عصمت کا تعلق زمین سے ہے تاکہ خدا کے امر و عقاید پر پایہ تکمیل کو پہنچیں امامؑ نے فرمایا: اے ابن جهم وائے ہوتم پر تو اللہ سے ڈرو اور انبیاء خدا کی طرف برائی کی نسبت خود اور تم اللہ کی کتاب کو اپنی رائے سے تاویل مت کرو اللہ تعالیٰ اور راہنمون فی العلم اس کی تاویل کو جانتے ہیں

وما یعلم تأویلہ الا للہ والراسخون فی العلم (سورہ آل عمران ۷)

جب حضرت آدمؑ نے زمین پر آئے تو جنت خدا اور معصوم بن کر آئے کہ خدا کا قول ہے

ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً و آل ابراہیم و آل عمران علیٰ

العالمین

## الذین یسألونہ

تھرا اس قول سے استدلال

وَالَّذِينَ أَذْهَبَ.....

یہاں عن کا معنی یقین ہے اللہ تعالیٰ کسی پر رزق کو کھٹ نہیں کرتا۔ کیا تو نے اللہ کا قول سنا ہے

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ

یعنی ضیق علیہ رزقہ

اگر عن کے معنی میں ہو تو پھر انبیاء اللہ اللہ اس پر قدرت نہ رکھتا تو اس وقت تم کافر ہوتے۔

تیسرا حضرت یوسفؑ کے بارے میں اس آیت کو پیش کرنا

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَ بِهَا

یعنی معصیت کا ارادہ کیا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی

وَكَذٰلِكَ لَنُصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ

یعنی قتل و فحشاء یعنی زنا سے منحرف تھے۔

یہ انصاف ان کی عصمت کی دلیل ہے نہ معصیت پر تم داؤدؑ کو محراب میں کیا کہتے ہیں تو علی بن محمد بن جهم نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ داؤد محراب میں نماز پڑھ رہے تھے تو شیطان خوبصورت صورت میں بن کر آیا تو داؤدؑ نے نماز توڑ دی اور کمرے ہوئے کس پرندے کو پکڑ لیا تو پرندہ دروازے پر گر داؤدؑ نے پکڑنا چاہا وہ چھت پر چلا گیا وہاں اوپر چڑھے کہ پکڑ لیں تو وہ اوپر کسی کے گھر جا گرا داؤدؑ کو معلوم ہوا کہ اور پاس کے گھر ہے تو اور پاس کی بھٹی چھل کر رہی تھی جب اس پر داؤدؑ کی نظر پڑی تو خواہش نے اس کا پایا اور پاس کی جنگ چڑ گیا ہوا تھا اس نے اپنے شوہر کو دھکے لگائے اور باغیچہ کا امیر تھا اس کو شرکین پر فتح ہوئی تو اس نے داؤد پر سختی کی پھر دوسری دفعہ دھکے لگائے اور باغیچہ میں دوسری دفعہ کیا تو وہ قتل ہو گیا داؤدؑ نے اس کی بھٹی سے شادی کی۔

امام رضاؑ نے اپنا ہاتھ اس کی بیٹھائی پر مارا اور کہا:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

تم نے اللہ کے انبیاء کی طرف نماز میں سستی اور ٹوٹنے کی نسبت دی کہ اس نے نماز کو چھوڑ کر پرندے کا پیچھا کیا پھر برائی نے اس کا پاؤں قتل پر شیطان نے اس کا پایا۔

## الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

امام ۴؎ نے فرمایا: تم پر ہلاکت ہو، داؤد ۴؎ کو خدا نے خلق کیا وہ مخلوق میں اس وقت سب سے زیادہ عالم تھے اللہ نے ان کی طرف دو فرشتے بھیجے جو حراب میں آئے اور کہا:

خَصَمَانِ يَهْيُ، يَهْيَا عَلَيَّ بِعَضْنَا يَعْضُ فَاَحْكُم بَيْنَا بِالْحَقِّ وَلَا

تَشْطُطْ وَاهْدِنَا اِلَى سَوَاعِدٍ... لِلْمَصْرَاطِ ص ۲۲

یعنی ان دو فرشتوں نے جھگڑے کی شکایت کی۔ تاکہ داؤد کا ان کے درمیان فیصلہ کریں کیا تم نے اس آیت کو نہیں سنا ابن جیم۔

يَا دَاوُدُ اَنَا جَعَلْنَاكَ

اس نے کہا: یا بن رسول اللہ اور یا کا قصہ سنا ہے امام رضا ۴؎ نے فرمایا: داؤد کے زمانہ میں اس کی عورت کا شوہر اور یا فوت ہو گیا تھا یا قتل ہو چکا تھا ان کے بعد لوگ بیوہ سے شادی نہیں کرتے تھے سب سے پہلے خدا نے مہاجر قرہ اور یا کہ جس کا شوہر قتل کیا گیا اس سے شادی کر داؤد ۴؎ نے اور یا کی بیوی سے شادی اس وقت کہ جب وہ قتل ہو چکا تھا اور اس کی عدت وفات پوری ہو چکی تھی رسول خدا کے بارے میں حیر اس آیت کو پیش کرتا

تَخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا لِلّٰهِ..... اِلَى آخِرِهِ

اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو ان کی ازواج کے نام کو دنیا اور آخرت میں پہنچاتا ہے کہ رسول کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں ان میں سے ایک کا نام زینب بنت جحش ہے اس وقت زید بن حارثہ کے ماتحت تھی اور اس کا نام بھی رکھا تھا اور ظاہر نہیں کیا کہ منافقین میں سے کوئی ایک نہ رہے اور رسول کو منافقین کے قول سے خوف تھا تو اللہ نے فرمایا:

تَحْشَى النَّبَا وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَحْشَاهُ

یعنی سب سے پہلے آدم کی حوا سے شادی ہوئی اور زینب کی زید سے نفوت ہونے کے بعد شادی ہوئی۔

اور آیت: وَزَوْجَتَهَا

اور قاضی ۴؎ کی شادی امام علی ۴؎ سے ہوئی تو یہ سن کر علی بن محمد بن جهم گریہ کرنے لگا اور کہنے لگا یا بن رسول اللہ میں توبہ کرتا ہوں کہ میں نے انبیاء سے جو نسبت دی ہے اس کے بعد کبھی ایسا نہیں کہہ گا۔ بعد میں کتابہ فرج الکھوم بمعرفۃ مہج انحلال والحرام سے علم نجوم کے بارے میں علی بن طاہر سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کتابہ نوادر الحکمت تالیف محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران بن عبد اللہ قتی میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ امام رضا ۴؎ سے روایت ہے کہ امام ۴؎ نے حسن بن کمال کو



## الذی یستأجرکم

فرمایا: کیسے تم نجوم سے حساب کرتے ہو کہنے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دیا ہے امام رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سورج کے نور کو چاند کے نور پر کتنے درجہ کی فضیلت ہے اس طرح چاند کو مشتری پر مشتری کو زہرہ پر تو اس نے کہا میں نہیں جانتا امام رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے بارے میں جانتا ہوں یہ تو بہت آسان ہے۔

معارف میں ہے کہ میں نے کتاب مسائل الصبار بن نصر ہندی امام رضا رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کو دیکھا کہ جس کی مجلس احسان بن لوح اور عبداللہ محمد بن احمد صفندی اصل کتاب حقیق سے نقل کیا ہے ان دونوں نے اپنی زندگی میں لکھا اور بہان بن حلت سے نقل کیا کہ علماء مامون کے پاس بیٹھے تھے کہ امام رحمۃ اللہ علیہ کا حجت ہونا سب علماء پر ظاہر ہو گیا اور صبار بن نصر بن ہندی نے امام رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سے سوالات کیے ان میں سے ایک علم نجوم کا سوال کہ امام رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح فرمایا اس کا درجہ اور کج علم سب سے پہلے اور پس کے پاس تھا اور بخارزد و القزین ماہر تھے اصل اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور کیا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ستارے کو آدمی کی اصل میں بھیجا وہ مشتری ستارہ تھا جو زمین پر آدمی کی صورت میں بھی شہر میں آیا ایک آدمی کو تعلیم دی وہاں سے علم نجوم کا سلسلہ چل پڑا۔

ایک قوم کہتی ہے نجومی انبیاء کے علم سے زیادہ عالم ہیں کہ علق اشیا کا علم رکھتے ہیں حالانکہ علم نجوم تو درست اور حق درک نہیں کر سکتے حق کو جھوٹ کے ساتھ ملا دیا یا آخر میں امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ تھے اس روایت طویل میں امام رضا رحمۃ اللہ علیہ قول تو کون پر حجت ہے اگر کہیں پر چل امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو جانیں سے تکیہ کرتے ہوئے فرمایا: اور کبھی امام رحمۃ اللہ علیہ نے قبول اپنی فرمایا: اور کبھی روئی عن رسول اللہ

## امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک منکر خدا سے مناظرہ

ایک منکر خدا امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا ایک گروہ پہلے امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا۔ امام رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا: اگر حق حیرے ساتھ ہے اگر چاہیں انہیں اس صورت میں ہم اور تو برابر ہیں ہمارے نماز، روزے اور ایمان سے کوئی نقصان نہیں اگر حق ہمارے ساتھ ہو جیسا کہ ہے اس صورت میں ہم کامیاب تم ناکام و نقصان میں ہو اور ہلاک ہوں گے۔

منکر خدا مجھے سمجھاؤ کہ خدا کیسے ہے اور کہاں ہے؟

امام رحمۃ اللہ علیہ تم پر دوائی ہو تم غلط روایت پر جا رہے ہو خدا کے کہنے ہوئے کو خدا نے کیا کیا ہے بغیر اس کے کس سے کہے سے متصف کیا جائے اس نے مکان کو مکان کیا بغیر اس کے کہ وہ مکان کا کس طرح نہیں ہے اس بنا پر خدا کیسے اور کہاں ہے سے تو صیغہ نہیں کیا ہاں کہ اس کہ مکان سے نہیں ہو سکتا جو اسکا وہ محسوسات سے درک نہیں ہوتا اور کسی سے تشبیہ نہیں ہو سکتی۔

## الذی یطالی اس کے ہاں

مگر وہاں گھر کی مومن خیر سے درگ نہیں ہو سکتا اس ہاں ہو سکتا ہے۔  
 امامؑ خیر ہوا کی تیری جس اس کو دیکھ کر ہر سے اس صبر و شکر کا طریقہ کار کیا ہے جو اس کی ذات کو  
 درگ نہیں کر سکتے اس پر ایمان ہے اور یقین ہے کہ وہ ہمارا خدا ہے کی چیز جسے شائبہ نہیں۔  
 مگر وہاں چھتے ہاں خدا کے ہاں سے تھا۔

امامؑ چھتے ہاں کہ ہاں کے ہاں سے نہیں تھا تا کہ ہر قسم کو ہاں کے ہاں سے ہاں سے تھا۔  
 مگر وہاں خدا کے ہاں پر کیا دلیل ہے؟  
 امامؑ میں جب اپنے وجود کو دیکھتا ہوں تو اس کے طول و عرض کو دیکھ کر سکا ہوں نہ زیادہ اور ہاں سے نقص وغیرہ  
 کو دور کر سکا ہوں اور ہاں سے ہوا سکا ہوں اس موضوع کے یقین کرنا ہوں کہ یہ اس کا ہر کسی ہاں سے ہاں سے تھا ہے تو  
 اس وجود سے اس مطالعے کے ہر ہاں کا اعتراف کیا اس کے علاوہ سیاروں کی گردش باطن کو پیدا کرتا۔ ہواؤں کو چلاتا، سورج،  
 چاند، ستارے یہ سب اسی کی تخلیق ہیں اور وہ پوری کائنات کو چلا رہا ہے تو یہ سن کر وہ مسلمان ہو گیا۔

## امام رضاؑ اور شیر قالمین

امام رضاؑ کی دلی بھدی کے زمانہ میں ایک دفعہ شہر حرمین میں امام مومن حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض  
 کی ہوا کوئی تدبیر کیجئے اور کسی صورت سے دعا فرمائیے کہ خداوند زندوں پر باران نازل کرے اب ملک کی ہوا کی حالت ہو گی  
 بھوک و پیاس سے لوگ جان بحق ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اے بادشاہ۔ گھر انہیں میں سوموار  
 کے دن طلب باران کے لئے دعا کروں گا مجھے اپنے خدا سے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حق ہو گا ملک خدا کی پریشانی  
 دور ہو گی عرض کہ وقت مقررہ آیا اور امامؑ صبح کی طرف لئے آپ نے صبح کو بچھایا اور دعا پڑھ کر دعا کی ابھی دعا  
 کے چیلے تمام نہ ہونے پائے تھے کہ شہر کی ہوا کے چھوٹے چلے گئے بادل چھائے ہوئے میں پڑنے لگیں اور اس قدر بارش  
 ہوئی کہ جل جل ہو گیا۔

بادشاہ بھی خوش ہوا پبلک بھی آسودہ ہوئی لوگ اپنے اپنے کمروں کو واپس چلے گئے اس کراحت خاص اور استجاب  
 دعا کی وجہ سے بہت سے حاسد جل کر خاکستر ہو گئے ایک دن جب دربار آراستہ تھا انہیں حاسدوں میں سے ایک نے کہا  
 آپ کے بارے میں لوگ بہت سی صفات نشر کرتے ہیں اور آپ کو بلا لائن کی کئی میں ہنک ہیں۔

سب جانتے ہیں کہ آپ کا پایہ بادشاہ کے پایہ سے بلند ہے اور نیچے صبر سے بڑی کرامت جو آپ کی اس وقت  
 مشہور ہے وہ یہ ہے کہ دعا کر کے بارش کرا دی میں کہتا ہوں کہ جبکہ بارش عرصہ سے نہیں ہوئی تھی وہ آپ کی دعا کرنے سے

نہیں بلکہ بارش نے تو ہونائی تھا لہذا میری نظر میں آپ کی یہ کرامت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

ہاں کرامت اور معجزہ تو یہ ہے کہ پیش نظر قالین اور مسند پر جو شیر کی تصویر بنی ہے اسے مجسم کر دیجئے اور حکم دیجئے کہ مجھے پھاڑ کھائے امام ؑ نے فرمایا: کہ دیکھ میں نے کسی سے نہیں کہا کہ میری کرامت بیان کرے اور نہ یہ کہا کہ مجھے بڑھانے کی کوشش کرے اب رہ گیا آپ باری کا واقعہ وہ خدا کی مہربانی سے عمل میں آیا ہے اور اسے دنیا نے دیکھا ہے میں اس میں ہی اپنی کوئی تعریف نہیں چاہتا یہ سب خدا کی عنایت ہے البتہ جو تجھے یہ حوصلہ ہے کہ شیر قالین مجسم ہو جائے اور تجھے پھاڑ کھائے تو ابھی کئے دیتا ہوں یہ فرما کر آپ شیر کی تصویروں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا: اس فاسق و فاجر کو چیر پھاڑ کر اس طرح کھا جاؤ کہ اس کا نشان تک باقی نہ رہے امام ؑ کا فرمانا تھا کہ دونوں شیر کی تصویریں مجسم ہو گئیں انھوں نے بڑھ کر کافرازی پر حملہ کر دیا جن کا نام حمید بن مہران تھا اسے پارا پارا کر کے کھا ڈالا اس ہنگامہ کو دیکھ کر مامون بے ہوش ہو گیا امام ؑ نے اسے ہوش میں لاکر شیروں کو حکم دیا کہ اپنی اصلی حالت میں ہو جاؤ پھر قالین کی تصویریں بن گئیں۔

## مامون رشید اور امام رضا ؑ

امام رضا ؑ کے والد ماجد امام موسیٰ کاظم ؑ کو ۱۸۳ھ میں ہارون رشید نے زہر سے شہید کروایا اور خود ۱۹۳ھ جری میں فوت ہو گیا اس کے مرنے کے بعد جمادی الثانی ۱۹۳ھ جری میں اس کا بیٹا امین خلیفہ ہوا چونکہ اپنے بیٹوں میں سلطنت تقسیم کر چکا تھا اور اس کے اصول معین کر چکا تھا۔

اس لیے ایک کی بجائے دو حکمران رشیدی حدود سلطنت پر حکمرانی کرنے لگے۔

امین چونکہ عیاش آدمی تھا اس لئے وہ اپنی وسعت اختیار کی وجہ سے مامون پر جبر کرنے لگا بالآخر دونوں بھائیوں میں جنگ ہوئی اور امین چار سال آٹھ ماہ سلطنت کرنے کے بعد ۲۳ محرم ۱۹۸ھ جری میں قتل کر دیا گیا امین کے قتل کے بعد بھی مامون چار سال تک مرد میں رہا سلطنت کا کاروبار تو فضل بن سہل کے سپرد کر رکھا تھا اور خود مامون، فاضلوں سے جو اس کے دربار میں بھرے رہتے تھے فلسفی مباحثوں میں مصروف رہتا تھا عراق میں فضل کا بھائی حسن بن سہل گورنر تھا الجزائرہ میں نصر بن شیبہ عقلی نے بغاوت کی اور وہ پانچ سال تک شامی فوجوں کا مقابلہ کرتا رہا عراق میں بدوؤں، لہجوں بد معاشوں کو بلا کر حسن بن سہل کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا یہ حالت دیکھ کر حضرت امام علی ؑ اور حضرت جعفر طیار کے بعض بلند نظر نوٹھالوں نے شاید یہ خیال کیا کہ ان کے حقوق واپس ملنے کا وقت آ گیا ہے چنانچہ جمادی الثانی ۱۹۹ھ جری مطابق ۸۱۳ع میں ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم المعروف یہ طالع بن حسن بن علی بن ابی طالب علوی نے جو مذہب زید یہ کہتے تھے کوفہ میں خروج کیا اور لوگوں کو آل رسول کی بیعت کی دعوت دی۔

بنی ہیمان کا سردار ابو السرایا شریں منصور شیبانی جو ہر شہر کے فوجی سرداروں میں سے تھا اٹھ کھڑا ہوا انھوں نے اپنی متحدہ افواج سے حسن کی فوج کو کوفہ سے باہر شکست دے کر تمام جنوبی عراق پر قبضہ کر لیا فتح کے دوسرے دن محمد بن ابراہیم مرک مفاہات سے فوت ہو گئے ابوسرایا نے ان کی جگہ محمد بن زید سعید کو امیر بنالیا حسن نے پھر فوج بھیجی اور جابجا شہروں میں پھیل گئے۔

ابوسرایا نے اسے بھی وار کر کے گرفتار کر دیا اس دوران علوی ہر چار جانب سے ابوسرایا کی مدد کو جمع ہو گئے جابجا شہروں میں پھیل گئے اور ابوسرایا نے کوفہ میں امام رضا ؑ کے نام کے درہم و دینار مسکوک کرائے اور ہصرہ واسطہ اثن کی طرف فوج روانہ کی اور عراق کے بہت سے شہر فتح کر لیے علویوں کی قوت و شوکت بہت بڑھ گئی انھوں نے عباسیوں کے گھر جو کوفہ میں تھے چھوٹک دیے اور جو عباسی ملا اسے قتل کر ڈالا اس کے بعد موسم حج آیا تو ابوسرایا نے حسین بن حسن بن امام زین العابدین کو خلیفہ افسس کہتے ہیں کہ کا گورنر مقرر کیا اور ابراہیم بن موسیٰ کاظم ؑ کو یمن کا عامل بنایا اور فارس پر اسماعیل بن موسیٰ کاظم ؑ کو گورنر کیا اور عائن کی طرف محمد بن سلمان بن حسن ثنی کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ جانب شرقی سے بغداد پر حملہ کرے۔

اس طرح ابوسرایا نہروان کے قریب شکست کھا کر مارا گیا اور محمد بن محمد بن زید مامون کے پاس مرو بھیج دیے گئے ابوسرایا کا دور دورہ کل دس ماہ وہاں ابوسرایا کے قتل ہو جانے کے بعد قجاز میں لوگوں نے محمد بن جعفر کو امیر المومنین بنایا افسس نے بھی ان کی بیعت کر لی اور یمن میں ابراہیم بن موسیٰ کاظم ؑ نے سر اٹھایا اسی طرح ایران کی سرحد سے یمن تک تمام ملک میں خانہ جنگی پھیل گئی ابوسرایا کے قتل کے بعد تتر مغرب کے حالات بیان کرنے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا کیونکہ وزیران تمام حالات کو بادشاہ سے مخفی رکھتا تھا کہ حالات بیان کرے وہ بادشاہ کے پاس سے واپس آ رہا تھا کہ وزیر نے راتے میں اسے قتل کر دیا۔

یہ واقعہ ۲۰۰ھ کا ہے ہر شہر کے قتل کی خبریں کر بغداد کے سپاہیوں نے جو اسے دوست رکھتے تھے بغاوت کر کے خود کھل کو نکال دیا اور منصور بن صدی کو اپنا گورنر بنالیا مامون کو جب باغیوں کی کثرت اور علویوں کے طلب خلافت میں اٹھنے کی خبر پہنچی تو گھبرا گیا اور اس نے یہی مصلحت دیکھی کہ امام رضا ؑ کو اپنا ولی عہد بنالے چنانچہ مدینہ سے بلا کر ۲۲ رمضان ۲۰۱ھ ہجری کو باوجود ان کے سخت انکار کے اپنا ولی عہد بنالیا ان سے اپنی بیٹی ام حبیبہ کی شادی کر دی اور اوران کا نام ورہم و دینار میں مسکوک کر کے بادشاہی وردی سے عباسیوں کا سیاہ ورنگ دور کر کے بنی فاطمہ کا سبز رنگ اختیار کیا۔

ابن جرید بن رستم طبری احمد بن علی طوسی سے وہ اپنے اساتذہ سے نقل کرتا ہے کہ امام رضا ؑ سے ایک قوم نے مامون کے پاس مناظرہ کیا اس میں یحییٰ بن ضحاک سر قندی کو نمائندہ بنایا امام رضا ؑ نے فرمایا: اے یحییٰ سوال کرو یحییٰ نے

## الذّٰی مَعَهُ السَّكْبَةُ جلد سونہ

کہا بلکہ آپ سوال کریں امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے بچی! اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ جو اپنے سچے ہونے کا ادعا کرے اور بھول کو جھوٹا کہے؟ کیا وہ اپنے دین حق پر سچا ہے یا جھوٹا تو اس نے کافی دیر تک جواب نہ دیا مامون نے کہا اے بچی! جواب دو بچی! نے کہا اے امیر المومنین میں جواب سے قاصر ہوں تو پھر مامون امام رضا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا آپ اس مسئلہ کو بیان فرمائیں۔

تو امام علیہ السلام نے فرمایا: بچی! کا خیال ہے بھول کی تصدیق کی جائے ہیں یعنی وہ اس امامت کے لائق نہیں ہے کہ جو اپنے نفس میں عاجزی کی گواہی دے اور پھر منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر کہے تم نے مجھے موسیٰ بنیامین میں تم میں بہتر نہیں ہوں امیر رعایا سے بہتر ہوتا ہے اور اگر بچی! کا گمان ہے کہ صاحبین سچے ہیں تو پھر وہ آدمی امامت کا حقدار نہیں کہ جو منبر رسول پر اقرار کرے کہ مجھ پر شیطان سوار ہوتا ہے اس میں شیطان کو کوئی راہ نہیں ہے کہ بچی! نے کہا ابو بکر کی امامت اچانک تھی خدا اس کے شر سے بچائے۔

پس وہ امامت کا حقدار نہیں ہے کہ اس طرح اقرار کرے اور کہے کہ جو میں نے اقرار کیا ہے۔ اگر کوئی اس کا اعادہ کرے اس کو قتل کر دو مامون ان پر برس پڑا وہ متفرق ہو گئے پھر وہ بنی ہاشم کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم اس حجت خدا بے فتح نہیں پاسکو گے اور تم اس پر اجماع نہ کرو کیونکہ ان کا علم رسول کے علم سے ہے۔ عیون میں علی بن حسین بن شاذویہ المودب سے وہ جعفر بن محمد بن مسرور سے ان دونوں نے کہا: ہم سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے نقل کیا وہ اپنے باپ سے ورمیان بن حلت سے کہ وہ کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام مامون کی مجلس میں مرو کے مقام میں حاضر تھے تو علماء عراق اور خراسان بھی تھے مامون نے کہا آپ مجھے اس آیت کے معنی بتائیں،

### ثم اورثنا الكتاب الذین اصطفینا من عبادنا

آپ علماء نے کہا اس سے اللہ کی مراد یہی پوری امت ہے مامون نے کہا: اے ابو الحسن آپ کیا فرماتے ہیں: امام علیہ السلام نے فرمایا:

میں اس طرح نہیں کہتا جیسے وہ قائل ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ اللہ کا ارادہ اس آیت سے عزت اطہار ہے۔ مامون نے کہا کیسے اس آیت سے عزت مراد ہے امام رضا علیہ السلام نے اے فرمایا: اگر امت مراد ہو تو پوری امت جنت میں جائے اللہ کے اس قول کی بنا پر:

فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم ..... الی آخرہ

حالانکہ امت کے تین گروہ اس آیت کی رو سے ہیں کچھ ظالم وغیرہ پھر سب کے سب لوگ جنتی ہوں حالانکہ خدا فرماتا ہے۔



جنات عدن يدخلونها يحلون فيها من أساور من ذهب

پس اس کتاب کے وارث فقط عترت اہل بیت ہیں کہ ان کے علاوہ نہیں مامون نے کہا عترت طاہرہ سے آپ کی کیا مراد ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی صفات کا تذکرہ اپنی کتاب میں اس طرح فرماتا ہے:

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهر كم تطهيرا

روایت ابی جارد میں کہ جو ابو جعفر سے اس آیت کے بارے میں ہے اس کی تفسیر رسول اللہ نے فرمائی کہ اس آیت کے مصداق امام علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ جب رسول خدا نے ام سلمہ کے گھر میں تھے تو امام علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام کو بلایا اور کساء کے نیچے جب یہ جمع ہو گئے تو کہا:

اللهم هولا اهل بيتي

خدا یا یہ میرے اہل بیت ہیں اور تیرا وعدہ ہے کہ کہ،

اللهم اذهب عنهم الرجس وطهر هم تطهيرا

خدا یا ان سے رجس کو دور رکھ تو یہ آیت نازل ہوئی ام سلمہ نے کہا میں بھی آسکتی ہوں فرمایا: تم خیر پر ہو ابو جارد کہتا ہے کہ نہ نہ علی بن حسین علیہ السلام نے کہا کہ بعض جاہل لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس آیت سے اللہ کی مراد ازواج نبی علیہم السلام ہیں وہ جھوٹے ہیں اگر ازواج نبی علیہم السلام ہوتے تو۔

عنكم الرجس ويطهر

کی ضمیر مونث ہوتی اس آیت سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جن کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا:

اني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي اهل بيتي

..... الى آخره

اے لوگ میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کتاب اور اہل بیت۔۔۔۔۔

تم ان کو نہیں جانتے میں ان کو تم سے بہتر جانتا ہوں علماء نے کہا اے ابوالحسن ہمیں بتائیں عترت سے مراد آل ہے یا آل کے علاوہ امام علیہ السلام نے فرمایا: آل سے مراد ہے علماء نے کہا آل سے تو رسول متاثر تھے ایک عالم نے کہا رسول نے فرمایا: آلی اتھی وحولاء اصحابہ یعنی آل سے مراد امت ہے۔

روایات میں آیا ہے مقالہ ایک ہے اس کو رد کرنا ممکن نہیں امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: مجھے بتاؤ کہ آل پر صدقہ حرام ہے

## الذمعة السابعة سورة

کہنے لگا ہاں فرمایا: امت پر حرام کہا نہیں امامؑ نے فرمایا: یہی فرق ہے آل اور امت میں تم پروای ہو تم اس ذکر سے منہ موڑ کر (اعراض) کر رہے ہو بلکہ تم قوم سرفین ہو۔

کیا تم جانتے ہو یہ وراثت و طہارت ان ہادیان منتخب کے لئے ہے کہ جن کو خدا نے انتخاب کیا نہ ان کے علاوہ انھوں نے کہا یہ مطلب کہاں سے بیان کر رہے ہو؟ اے ابوالحسن امام رضاؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

ولقد ارسلنا نوحا وابراهيم وجعلنا في ذريتهما النبوة

والكتاب فمنهم مهتد وكثير منهم فاسقون

ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی ذریت و اولاد میں نبوت رکھ دی اور صاحب کتاب قرار دیا ان میں سے کچھ ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔

پس اس آیت کی رو سے وراثت نبوت اور کتاب مہتدین کے لئے ہے نہ فاسقین کیلئے کیا تم جانتے ہو کہ نوح نے جب اللہ سے سوال کیا:

فقال رب ان ابني من اهلي وان وعدك الحق وانت احکم

الحاکمین (سورہ ہود ۴۵)

اے میرے رب یہ میرا بیٹا میری اہل سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے پس تو احکم الحاکمین ہے پس اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ نجات دے کہ نوح کا بیٹا اس کی اہل سے ہے تو اللہ نے فرمایا:

يا نوح انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح . فلا تسئلن

ماليس لك به علم . اني اعطتك ان تكون من الجاهلین .

(سورہ ہود ۴۵)

اے نوح یہ تیری اہل سے نہیں ہے پس تم سوال نہ کرو اس چیز کا کہ جس کا علم نہیں ہے میں پناہ دیتا ہوں کہ تم جاہلوں سے نہ ہو جاؤ۔

ما مون: کیا اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو سب لوگوں پر فضیلت دی ہے؟

امام رضاؑ: اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کی فضیلت کو سب لوگوں پر ظاہر فرمایا: قرآن میں ہے کہاں قرآن میں ہے۔

امام رضاؑ:

## اللہ مع التائبين

ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل عمران علی

العالمین ذریعہ بعضہا من بعض

ایک اور مقام پر ہے۔

ام یحسدون الناس علی ما اتاہم اللہ من فضله فقد اتینا آل

ابراہیم الكتاب والحکمة و اتیناہم ملک عظیم

پھر خدا نے سب مومنین پر فضیلت دی ہے خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر

منکم

یعنی خدا نے جن کو حکمت اور کتاب دی اور لوگ ان پر حسد کرتے ہیں

ام یحسدون الناس علی ما اتاہم اللہ ...

یعنی اطاعت فقط ان کی ہے کہ جن کو خدا نے انتخاب فرمایا: اور ملک بھی ان کو ان کی اطاعت کے لئے دیا گیا ہے علماء نے کہا ہمیں بتائیں کہ اللہ نے اسطفاء کی تفسیر قرآن کہاں کی ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کہ خدا نے اسطفاء کی تفسیر ظاہری قرآن میں بارہ مقامات پر کی ہے۔

(۱) خدا نے اس آیہ میں فرمایا: ہے:

وانذر عشیرتک الاقربین .... الی آخرہ

یہ آیت الہی بن کعب کی قرات میں اس کے مصحف میں عبد اللہ بن مسعود کے مصحف میں اس کی تفسیر میں موجود ہے اور یہ بڑی منزلت اور بڑی فضیلت ہے اور یہ بلند شرف خدا سے آل کو دیا کہ وہ انداز کریں پس خدا نے پہلا مقام رسول کے لئے یہ ذکر کیا کہ وہ منذر ہیں۔

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

(۲) اس فضیلت سے کوئی بھی جاہل نہیں مگر یہ کہ عناد و دشمنی سے اس کو قبول نہ کرے کیونکہ طہارت جیسی فضیلت کسی

کو ان کے سوا حاصل نہیں ہے۔

(۳) جب خدا نے اللہ بیت ﷺ طہار کو دوسری مخلوق سے ممتاز فرمایا: تو اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا مباحلہ کا کہ جو

آیت احتمال میں فرماتا ہے:

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا

ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا

وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین۔

تو نصاریٰ سے مبارزہ کے لئے امام علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو ساتھ لے گئے امام علیؑ کو اپنا نفس قرار دیا کیا جانتے ہو اس کا معنی کیا ہے انفسنا و انفسکم علماء نے کہا اس سے انکار اپنا مراد ہے امام رضاؑ نے فرمایا: تم غلطی پر ہو اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ اس پر رسول خدا کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ جب بنو یہود سے فرمایا: کہ خدایا میرے پاس اس کو بھیج کہ میرے نفس کی طرح ہو یعنی علی بن ابی طالبؑ بناء سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں نساء سے مراد فاطمہؑ ہیں یہ خصوصیت کسی ایک کو بھی نصیب نہیں ہے اور اس فضیلت میں کوئی بشر ان کے ساتھ شریک نہیں ہے ایسا شرف ہے کہ مخلوق میں ہے کسی کو سبقت نہیں ہے جبکہ اس میں نفس امام علیؑ نفس رسول ہے۔

۴۔ مسجد سے سب کو نکالنا سوائے عزت کے یہاں تک کہ لوگوں نے باتیں کیں عباس نے کہا یا رسول اللہ امام علیؑ کو چھوڑ کر ہم سب کو نکال دیا۔

رسول خدا نے فرمایا:

میں نے امام علیؑ نہ چھوڑا نہ تم کو نکالا ہے بلکہ خدا نے ان کو چھوڑا اور تم کو نکال دیا ہے رسول خدا کے اس بیان سے بھی ان کی فضیلت اور واضح ہوتی ہے کہ فرمایا:

انت منی بمنزل قہارون من موسیٰ

علماء نے کہا یہ کہاں ہے قرآن میں امامؑ نے فرمایا: تم نے قرآن میں کیا پڑھا نہیں ہے۔

انہوں نے کہا لاؤ۔

امامؑ نے فرمایا: خدا کا یہ قول قرآن میں ہے کہ

واوحینا الی موسیٰ واخیہ ان بنوء لقومکما مصر بیوتا

واجعلوا بیوتکم قبلة

اس آیت میں ہارون کی منزلت موسیٰ سے بیان ہوئی اور اس میں امام علیؑ کی منزلت رسول اللہ ﷺ سے اس دلیل کے ساتھ ظاہر ہے قول خدا کے اس قول میں کہ تب فرمایا: کہ مسجد میں کسی بھب کے لئے جائز نہیں کہ وہ رہے سوائے محمد ﷺ و اس کی آل کے۔

علماء نے کہا یا ابوالحسن یہ تشریح و بیان فقط تم اہل بیتؑ رسول کرتے ہو امامؑ نے فرمایا: جو ہمارے اس مقام کو رسول ﷺ سے انکار کرے تو پھر رسول خدا ﷺ کا یہ فرمان ہے

### انا مدينة العلم و علی بابها فمن اراد العلم فليأتها من باب

اس میں ہم نے وضاحت و تشریح کر دی فضل و شرف اور تقدم و اصطفاء اور طہارت کی کہ جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر معاند و دشمن خدا اور رسول ہو۔

۵. وَاَلَيْهِ الْقُرْبَىٰ حَقُّهُ بِهٖ خُصُوصِيَّةٌ خُدا عَزَّ وَجَبَّارٌ لِّهٖ فَطَرُ الْهَلِيَّةِ كُودِي اَوْرَانِ كُوجِن لِيَا اَوْرُفُضِيَّةِ دِي اَمْتِ پَرِ جَبِ يَآيْتِ نَازِلِ هُوِي رَسُوْلِ پَرِ تُو فرمایا: فاطمہؑ کو بلاؤ جب بلایا گیا تو فرمایا: فاطمہؑ فاطمہؑ

کہا: لیبیک یا رسول اللہ ﷺ

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

یہ مذک کی سر زمین تیرے لئے ہے جو جنگ کے ذریعہ لی گئی نہ فدیہ سے یہ فقط ہمارے لئے نہ مسلمانوں کے لئے جب ہمارا حق ہے تو خدا نے حکم دیا ہے کہ مجھے واپس کر دو کہ جس طرح رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے۔ اے فاطمہؑ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ یہ تیرے لئے قرار دوں اور یہ تیرے لئے اور تیری اولاد کے لئے ہے یہ پانچویں فضیلت ہے۔

۶. قُلْ لَا اسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اجْرًا اِنْ اَجْرِي الْاَعْلٰی الَّذِی

فَطَرْنِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (دوسری آیت . قُلْ لَا اسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ

اَجْرًا اِلَّا الْمُوْدَةَ فِی الْقُرْبٰی .

خدا نے ان کی مودت کو سب پر واجب کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ان سے مودت نہ کرے وہ دین سے مرتد ہے اور پھر یہ حکم بھی اسی لئے کہ لوگ ضلالت و گمراہی سے بچ جائیں دوسرا یہ کہ ایک آدمی دوسرے سے مودت کرے لیکن ان



کے اہلیت سے دشمنی رکھے اور دل سے ان کو قبول نہ کرے اس لئے خدا نے فرمایا: کہ رسول ﷺ کے دل میں مومنین پر کوئی چیز نہیں اللہ نے ان کی مودت پر فرض کی جو ان سے مودت کرے تو رسول ﷺ سے مودت کی خدا کا حکم اہلیت کی مودت کے لئے اس لئے کہ رسول ﷺ کسی سے بغض نہیں رکھتا مگر جو اہل بیت سے بغض رکھے اور اللہ کے اس فریضے کو ترک کرے۔ پس کونا فریضہ اور شرف اس سے مقدم اور دین کے قریب ہے۔

پس اللہ اس آیت کو نبی ﷺ پر نازل فرمایا:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

پس رسول خدا ﷺ نے اپنے اصحاب کو خطبہ دیا حمد پروردگار کے بعد فرمایا: اَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو! اللہ نے میرا فرض تم پر فرض کیا ہے۔

کیا تم ان سے مودت کر دے تو کسی ایک نے جواب نہیں دیا پھر فرمایا: - اے لوگو! میں تم سے نہ سونا چاہتا ہوں نہ چاندی نہ کھانے پینے کی چیز انہوں نے کہا پھر کیا چاہتے ہیں تو رسول خدا ﷺ نے اس آیت کو ان پر تلاوت کیا انہوں نے کہا یہ ہے تو پھر نعمت ہے پس اکثر نے اس پر وفانہ کی۔

خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر وحی کی کہ اپنی قوم سے اجر کا سوال نہ کرنا کیونکہ انبیاء کو اجر خدا نے دیا کہ تم محمد ﷺ کی اطاعت کرو اور ان کی قربت و محبت کو ان کی امت پر فرض کیا اور حکم دیا کہ ان کا اجر ان سے مودت ان کی معرفت اور ان کی فضیلت کو ماننا ہے اور اللہ نے مودت کو فضیلت قرار دی ان کی معرفت کے لئے کہ جو جس قدر رسول خدا ﷺ کی معرفت رکھے گا وہ نبی اسی قدر فضیلت پائے گا اللہ نے جب بیٹاق لیا تو اس بیٹاق کو انبیاء نے پورا کیا اہل غفاق و ہدایت لوگوں نے دشمنی کی اور لحد ہو گئے اور اللہ کی حدود سے تجاوز کیا انہوں نے کہا قربت رسول سب عرب سے ہے اور اہل دعوت ہیں۔

پس دو جاتیں تھیں ہم نے جان لیا کہ مودت قربت سے مراد ہے کہ جو نبی ﷺ سے زیادہ قربت اولاد وغیرہ رسول ﷺ کی ہے اور جو قربت سے زیادہ قریب ہوگا اس کی مودت اسی مقدار ہوگی۔

اور نبی ﷺ نے انصاف کیا اللہ نے امت پر احسان کیا کہ جو اس کے شکر سے عاجز ہے ذریت و اولاد رسول ﷺ کو اذیت نہ دیں ان کی منزلت رسول سے ایسے ہے جیسے سر کی جسم سے یا آنکھ کی سر سے۔

رسول خدا ﷺ کے مقام کی حفاظت کرتے ہوئے۔ ان سے محبت کریں پس کیسے قرآن و روایات سے ان کی مودت ثابت ہوتی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کی مودت کو خدا نے فرض کیا ہے۔

اور اس پر جزا کا وعدہ کیا ہے اور کوئی مومن مخلص اس مودت کو پورے طور پر انجام نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اس کا مستحق

قرار پائے گا اللہ کے اس فرمان کی رو سے:

والسیدین امنوا وعملوا الصالحات فی روضات والجنان لهم  
ما یشاءون عند ربهم ذلک هو الفضل الکبیر  
اور یہی خدا کی طرف سے اپنے شیعوں کے لئے بشارت ہے کہ جو مومن اور عمل صالح کرنے والے ہیں:

قل لا اسئلكم علیه اجرا الا المودة فی القربی

کی تفسیر اور بیان ہے:

پھر امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: میرے باپ میرے جد سے وہ اپنے آباء و اجداد سے وہ امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کہ انصار و مددگارین رسول کے پاس جمع ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا خرچ آپ کے نقد سے اور جو آپ کے پاس خود و فد کی جمع آتے ہیں یہ سب خرچ ہمارے اموال سے اپنی جانوں کے ساتھ حاضر ہے آپ اس میں تنگی اور اجڑائیں اور جس کو چائیں عطا کریں اور جس کو چائیں نہ دے آپ کی مرضی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح الامین نازل ہوا اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

قل لا اسئلكم علیه اجرا الا المودة فی القربی

یعنی وہ ادا کرے میرے قربت داروں کو میرے بعد تو منافق اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا پہلے ہم رسول کے مددگار تھے اور ہم کو چھوڑ رکھا تھا اب اپنے قریب داروں کو ہم پر اپنے بعد مسلما کر کے جا رہا ہے یہ نہیں مگر افتراء محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں یعنی رسول نے خود پہلے سے یہ پروگرام بنایا ہے بیان کا قول بڑا عظیم تھا کہ خدا نے اس آیت کو نازل فرمایا:

ام یقولون افتراء قل ان افتراءہ فلا تملکون لی من اللہ

شیئاً ہوا علم بما تفیضون فیہ کفی بہ شہیدا بینی و بینکم

و هو الغفور الرحیم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقین کے پاس ایک آدمی بھیج کر بلایا اور ایک منافق نے کہا کیا کوئی پیغام آیا ہے؟ پھر منافقین نے کہا یا رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ایک ایسی بڑی بات کی ہے کہ جس کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر آیت مذکور کو تلاوت فرمایا: تو وہ رونے لگے اور ان کا گریہ بہت بلند تھا تو اللہ یہ آیت نازل فرمائی:

وهو الذي يقبل التوبة من عباده ويعفو عن السيئات ويعلم ما تفعلون .

یعنی خداوند ذات ہے کہ توبہ کو اپنے بندوں سے قبول کرتا ہے اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم انجام دیتے ہو۔

۷. ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً .

معاندین جانتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ پر سلام کو جان لیا پس کیسے آپ پر درود بھیجیں تو فرمایا: ہے

اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت على

ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد

کیا تم میں سے کوئی ہے کہ جو اس میں اختلاف رکھتا ہو تو سب علماء نے امام رضاؑ سے کہا نہیں مامون نے کہا میں تو اصلاً اختلاف نہیں بلکہ اس پر امت کا اجماع ہے۔

کیا آپ کے پاس اس سے زیادہ واضح چیز قرآن میں ہے؟

امام رضاؑ نے فرمایا: ہاں مجھے اللہ کے اس قول کی خبر کا علم ہے۔

يسين والقرآن الحكيم انك لئن المرسلين على صراط

المستقيم .

یسین سے مراد کون ہے؟

علماء نے کہا یسین سے مراد محمد ﷺ ہیں اس میں کسی کو شک نہیں ہے تو امام رضاؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد و آل محمد کو یہ فضل عطا کیا جو کسی ایک کو بھی نہیں ملا اللہ تعالیٰ نے کسی پر سلام نہیں کیا سوائے انبیاء کے۔

اسلام على نوح في العالمين . سلام على ابراهيم وقال

سلام على موسى وهارون .

## الذی لا یاتیکہ الباطل من بین یدیه ولا من خطبہ تنزیل من

اللہ نے یہ نہیں فرمایا: کہ سلام علی آل نوح یا آل ابراہیم اور نہیں فرمایا: سلام امام علیؑ آل موسیٰ و ہارون بلکہ فرمایا:  
ہے سلام علی آل یسین یعنی آل محمد ﷺ پر

ماہون نے کہا میں نے جان لیا کہ آپ ہی معدن نبوت (نبوت کی کان) ہیں

۸. واعلموا انما غنتم من شی فان لله خمسہ وللرسول

ولدی القربی

خدا نے اپنے حصے کے ساتھ رسول و آل رسول کے حصے کا ذکر ساتھ ساتھ کیا یہی فضیلت ہے کہ جو فرق بیان کرتی  
ہے امت اور آل میں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اپنے ساتھ قرار دیا اور لوگوں کو ہمارے علاوہ اللہ آل پر راضی ہوا اور آل اس  
سے راضی ہے۔

پس اللہ نے ان کو اس مقام کے لئے جن لیا ہے پہلے نمبر پر خدا کا ذکر پھر رسول کا ذکر دوسرے نمبر پر پھر ذی القربى کا  
ذکر تیسرے نمبر پر کہ ان کا ذکر کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے فقی اور غنیمت میں سے ہے سنو فرمایا: وہی آل کے لئے علاوہ  
کسی کے لئے حق نہیں ہے جس چیز کو خدا نے اپنے لئے پسند فرمایا: وہی آل کے لئے پسند کیا پس قول خدا حق ہے۔

واعلموا انما غنتم .....

یہ آیت تاکید پر تاکید ہے اور اس کا اثر قیامت پر اللہ کی کتاب میں قائم ہے اور رہے گا ایسی کتاب جس کی توصیف  
اس طرح ہے۔

الذی لا یاتیکہ الباطل من بین یدیه ولا من خطبہ تنزیل من

حکیم حمید .

البتہ بتائی و مساکین کا ذکر کہ یتیم غنیمت کے حق سے خارج ہے اس کا کوئی حصہ غنیمت میں نہیں ہے اور نہ ہی اس  
کے لئے جائز ہے کہ شخص کا مال لے ذی القربى کا حصہ قیامت تک سب امیر و غریب پر واجب ہے کہ وہ ان کا حق دیں کیونکہ  
کوئی بھی اللہ و رسول سے بے نیاز نہیں ہے اللہ نے اپنے حصے کے ساتھ رسول و آل رسول کا حصہ ذکر فرمایا: وہ رسول و آل  
رسول پر راضی ہے۔ جس طرح آل کا اجر غنیمت میں ہے خدا نے پہلے اپنا ذکر کیا پھر رسول و آل رسول کا اس طرح اطاعت  
کے باب میں بھی فرمایا:

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم

## الذمعة السابعة جلد سونہ

پہلے اللہ کی اطاعت پھر رسول کی پھر اولی الامر کی اطاعت اسی طرح یہ ولایت میں جینے کی ذکر ہے۔

انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة  
اللہ نے ان کی اطاعت کو رسول کی اطاعت کے ساتھ اور اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کر کیا ہے کہ جس طرح غص  
و غیبت میں اپنے ساتھ ذکر فرمایا۔

خدا تعالیٰ نے کس قدر عظمت اہلبیت کا اہتمام فرمایا: ہے کاش لوگ بھی خدا کی طرح ان کی عظمت کو مان لیتے اور خدا  
کے فرمان کی اطاعت کرتے (پھر صدقات میں خدا نے اپنے آپ کو منزه فرمایا: رسول اور آل رسول کو بھی فرمایا:

انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين والمؤلفة  
قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله فريضة  
من الله .

کیا زکات کے مستحقین میں خدا اور رسول و آل رسول کا ذکر ہے؟ خدا اور رسول و آل رسول کا اس میں ذکر نہیں اور خدا نے  
حرام کیا صدقہ و خیرات کو محمد ﷺ وال محمد پر کیونکہ زکات لوگوں کے ہاتھوں کی میل پچیل ہے ان کے لئے جائز نہیں ہے کہ  
ظاہر و پاک ہیں ہر پلیدی سے جب اللہ نے ان کو ظاہر و اصطفیٰ قرار دیا اور ان پر راضی ہوا اور ان کے لئے ناپسند کیا کہ جو  
اپنے لئے ناپسند کیا۔

۹. امام رضاؑ نے فرمایا: ہم اہل بیت ذکر ہیں کہ جن کے بارے میں خدا کا کلام ہے

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون

ہم اہل ذکر ہیں ہم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے علماء نے کہا اس سے مراد تو یہ یہود و نصاریٰ ہیں۔

امام رضاؑ نے فرمایا: سبحان اللہ کیا ان کے لئے جائز ہے کہ وہ ہم کو اپنے دین کی طرف دعوت دیں اور وہ ہمیں کہ یہ  
دین اسلام سے افضل ہیں۔

ہم نے کہا۔ اے ابوالحسن کیا علماء کے قول کے خلاف کوئی دلیل ہے کہ جس کی آپ وضاحت فرمائیں امام رضاؑ  
نے فرمایا: ہاں ذکر سے مراد رسول خدا ہیں اور ہم اس کی آل ہیں وہ ذکر اور ہم اہل ذکر ہیں اس سے واضح ایت اور طلاق میں

ے

فاتقوا الله يا اولي الابواب الذين امنوا قد انزل الله اليكم



ذکر رسول یتلوا علیکم آیات اللہ بینات .

پس ذکر رسول ہے اور ہم اہل ذکر ہیں یہ

۱۰ . حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم وایحواکم

کیا میری بیٹی میری بیٹی کی بیٹی اور میرے مہرب کی اولاد سے رسول خدا کے لئے جائز ہے کہ وہ ازدواج کریں اگر وہ

زندہ ہوتے؟

سب علماء نے کہا نہیں امام ۱۱ھ نے فرمایا: مجھے بتاؤ کہ کیا تم میں سے کسی ایک کی بیٹی سے رسول خدا ﷺ شادی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو سب نے کہا ہاں امام ۱۱ھ نے فرمایا: اس بیان میں رسول کی آل سے ہم ہیں تم رسول کی آل سے نہیں ہو اگر تم رسول کی آل سے ہوتے تو رسول پر تمہاری بیٹیاں حرام ہوتیں جیسا کہ ان پر میری بیٹیاں حرام ہیں پس میں ان کی آل سے ہوں اور تم ان کی امت سے یہ فرق ہے آل اور امت میں کہ آل رسول سے ہے امت رسول سے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قول سورہ مومن میں اس آدمی کے واقعہ میں کہ جو مومن آل فرعون ہے۔

(۱۱) قَالَ رَجُلٌ مَّوْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ

رَبِّيَ لِلَّهِ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ۔ (مومن ۲۸)

فرعون کے آدمی کو یعنی اس کے مامور کا بیٹا، فرعون کی طرف سے نسبت دی گئی کہ اس کے دین کی طرف اس طرح ہمارا اختصاص کہ ہم آل رسول ہیں ہماری ولادت کا سلسلہ رسول سے ہے اور دوسرے لوگوں کا سلسلہ رسول کے دین سے ہے سبکیں فرق ہے آل اور امت میں۔

اس آیت میں خدا فرماتا ہے

(۱۲) وَأَمْرٌ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاضْطُرَبَ عَلَيْهَا .

خدا نے ہم کو اس خصوصیت کے ساتھ خاص فرمایا کہ ہم امت کو نماز کا حکم دیں کہ امت کا خاصہ ہے کہ وہ آل کو نماز کا حکم دیں رسول خدا ﷺ اور قاطرینہ کے دروازے پر آتے ہیں اس آیت کے نزول کے بعد نو ماہ تک ہر روز ہر نماز بیجا گانہ کے وقت اور فرماتے ہیں۔ الصلوة رحمکم اللہ خدا نے انبیاء کی ذریت میں سے کسی کو یہ عظمت و مقام نہیں دیا کہ جو ہم کو رسول خدا کے ذریعہ دیا ہم خاص ہیں تم عام ہو۔

ما مومن اور علماء کہنے لگے جزاکم اللہ اہلبیت ۱۱ھ نبی ناعن الامۃ خیر (خدا ہمارے نبی کیا اہلبیت ۱۱ھ کو اچھی جزا دے ہم

نے اس بیان میں کوئی اشتباہ و خطائیں پائی ہم پر آپ نے حق واضح کر دیا ہے۔

ہمارے باب الشمس و قمر، لیل و نہار اور ان دونوں کے حالات کتاب السماء والاعمال میں کتاب نجوم سید بن طاووس سے ان اسناد کے ساتھ منقول ہے محمد بن ابراہیم نعمانی کتاب دلائل میں محمد بن ہمام سے کہ ابن ذوالریاسین نے کہا کہ میں خراسان میں مامون کی مجلس میں تھا کہ امام رضا ع تشریف لائے تو اس وقت بلا تعارف دن رات میں سے کس کو پہلے خلق کیا گیا ہے بحث ہو رہی تھی سب اختلاف کرتے ہیں پھر ذوالریاسین نے امام رضا ع سے سوال کیا کہ ان کے نزدیک کس کو پہلے خلق کیا امام رضا ع نے فرمایا: کیا دوست رکھتا ہے قرآن سے جواب دوں یا حساب سے؟ ذوالریاسین نے کہا پہلے حساب سے۔

امام رضا ع نے فرمایا: کیا تم نہیں کہتے کہ سرطان دنیا کا ستارہ ہے اور دوسرے ستارے اس کے شرف میں ہیں کہنے لگا ہاں امام ع نے فرمایا: پس اصل میزان میں مشتری سرطان میں مرغ ہدی میں زہرہ حوت میں قمر ثور میں خس آسمان کے وسط میں حمل میں اور یزدن کے ستارے نہیں کہنے لگا ہاں پھر امام ع نے کتاب سے فرمایا: اللہ کا قول ہے۔

لا الشمس ينبغي لها ان تدرک القمر ولا الیل سابق النهار

کہ دن پہلے خلق ہوا۔

راوی کہتا ہے:

سید نے کہا یہ روایت یعنی ابن جمہور عی سے ہے کہ جو کتاب سواحدۃ میں ذکر کرتا ہے ذوالریاسین کے مسائل کہ جو امام رضا ع سے مامون کے سامنے کیے گئے بعض نے کہا دن کو خدا نے رات سے پہلے خلق کیا بعض نے کہا رات کو دن سے پہلے خلق کیا۔

آخر میں امام رضا ع سے سوال ہوا تو فرمایا: خدا نے دن کو رات سے پہلے خلق کیا روشنی کو تاریکی سے پہلے خلق کیا اگر تم چاہو تو قرآن سے جواب دو اگر چاہو تو نجوم سے خبر دو ذوالریاسین نے کہا دو جہات سے امام ع نے فرمایا: نجوم سے تم جانتے ہو کہ اس دنیا کا ستارہ سرطان ہے اور سورج اس کے شرف میں ہوتا ہے کہ جب دن نصف النہار میں ہو۔ اور قرآن ان سے کیا تم نے نہیں ان کہ خدا فرماتا ہے۔

لا الشمس ينبغي لها ان تدرک القمر

کتاب فصول میں سید مرتضیٰ اپنے استاد شیخ مفید سے نقل کرتا ہے کہ روایت میں ہے کہ مامون جب خراسان کی طرف چلا اور اس کے ساتھ امام رضا ع تھے۔ اور راستہ چلتے ہوئے مامون نے کہا اے ابوالحسن میں فکر کرتا ہوں تو میری فکر

## الذممة السابعة

درست ہوتی ہے میں اپنے اور تمہارے امور اور منصب میں لگ کر کیا تو میں نے تمہا آپ کو اپنے سے فضیلت والا پایا اور ہمارے شیعوں میں اختلاف فقہ سوہن اور تعصب کی بنا پر ہے امام رضا ؑ نے جواب میں فرمایا: اگر چاہے تو اس کی وجہ بتاؤں اگر نہ چاہے تو نہ بتاؤں مامون نے کہا میں کچھ نہیں کہتا اور میں نہیں جانتا کہ آپ کے پاس کیا علم ہے؟ امام رضا ؑ نے فرمایا: اسے امیر خدا تم کو ہدایت کرے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو نبوت کے لئے مبعوث فرمایا: تو ہم ان کی آستین میں تھے یعنی ان کے حلق میں تھے تو فرمایا:

تیرے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کرو؟ مامون نے کہا سبحان اللہ کون رسول سے نہیں چاہے گا امام ؑ نے اسے فرمایا: کیا رسول پر اس طرح کا افتراء و بہتان باندھتا ہے۔

مامون چپ ہو گیا کہنے لگا تم خدا کی قسم رسول خدا کے رشتہ دار ہو شیخ مفید ؒ فرماتے ہیں۔ اس کلام میں مطلب یہ ہے کہ اولاد امیر المومنین امام علی ؑ اور فاطمہ ؑ سے ہے۔ اور حضرت زینب ؑ رسول کی بیٹی کی بیٹی ہے وہ مامون پر حرام ہے کیونکہ حقیقت اولاد رسول ہے کہ باپ کے ساتھ ملحق ہے زیادہ قربت رسول سے امام ؑ کی ہے بہ نسبت عباس بن عبدالمطلب بغیر کسی شک کے ہیں کیسے درست ہے کہ فضل و قربت میں رسول سے زیادہ مامون قریب ہو۔

امام رضا ؑ نے اس مطلب کی وضاحت فرمائی ہے یہ سید مرتضیٰ فرماتے ہیں میرے استاد شیخ مفید ؒ فرماتے ہیں کہ مامون نے اس دن کہا مجھے بتائیں کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب ؑ کی بڑی فضیلت قرآن میں کوئی ہے؟ امام رضا ؑ نے فرمایا: مہلبہ میں امام علی ؑ کا نفس رسول بن کر جانا کہ قرآن میں ہے

فمن حاجك من بعد جاءك من العلم فقل تعالوا ندع

ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسكم

ثم نتعلم فنجعل لعنة الله على الكاذبين . (ال عمران ۶۱)

رسول خدا نے امام ؑ حسن، امام حسین کو اپنے بیٹے فرمایا: اور حضرت فاطمہ ؑ کو عورتوں کی جگہ لے گئے اور حضرت امام علی ؑ کو اپنا نفس۔ پس یہ فضیلت سوائے امام علی ؑ کے کسی کے لئے نہیں ہے کہ وہ نفس رسول ہیں جب رسول سب سے افضل ہیں امام علی ؑ بھی سب سے افضل ہیں۔

مامون نے کہا کیا ابناء جامع کا صیغہ نہیں ہے کہ رسول نے خاص ان دو کو بلایا۔

اور نساء کا لفظ جمع کا ہے رسول نے اپنی بیٹی کو بلایا اور کیسے جائز ہے کہ اپنے نفس کے لئے امام علی ؑ کو بلایا کہ جب وہ خود نفس نہیں مہلبہ میں تشریف لے گئے۔ پس امام علی ؑ کی فضیلت کا اس میں ذکر ہی نہیں ہے۔

امام رضا ؑ نے فرمایا: کیسے امام علی ؑ کا ذکر اس میں درست نہیں جب رسول نے قاسم علی ؑ کو بلایا کیونکہ یہ درست نہیں کہ اپنے آپ کو دعوت دینا اور انفساً جامع کا صیغہ ہے ہر رسول تمنا تھے اپنے علاوہ کوئی مردوں کی جگہ اگر گیا تو امام علی ؑ تھے پس ثابت ہے کہ وہ نفس رسول ہیں اور ان کی حکمت تخریل قرآن میں یہی ہے مامون نے کہا جب جواب آگیا تو اب سوال ساقط ہے مرحوم مؤلف فرماتے ہیں یہ روایت شریفہ اہل سنت میں زیادہ مشہور ہے۔ اور ہم نے تفصیل کے بعد اس سے زیادہ دلالت کے تمام ہونے کے علاوہ کوئی سند میں یا کتب معتبر سے کہ جو ہمارے پاس ہیں قطع نظر اس کے کہ اگر کوئی وجدان و عقل نہیں رکھتی تو وہ اس کے عدم امکان پر کہہ سکتا ہے۔

مرحوم صدوق عیون میں ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی سے وہ ابو احمد طاہر بن محمد بن علی ہادی سے وہ ابو حامد عمران بن موسیٰ بن ابراہیم سے وہ حسن بن قاسم رقام سے وہ قاسم بن مسلم سے وہ اپنے بھائی عبدالعزیز بن مسلم سے کہ ہم امام رضا ؑ کے ساتھ مروی مسجد جامع میں جمعہ کے دن آئے اور لوگوں نے امامت کے بارے میں اختلاف کیا امام رضا ؑ نے فرمایا: میں جانتا ہوں لوگوں میں سے کون زیادہ امامت کا مستحق ہے پھر سکرائے پھر فرمایا: اے عبدالعزیز جاہل قوم نے لوگوں کو ان کے ادیان سے دھوکہ میں رکھا ہے اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی روح کو قبض نہیں کیا یہاں تک کہ دین کو اکمل نہیں کیا اور ان پر قرآن کو پورا نازل فرمایا: اس میں دین تفصیل سے ہے کہ حلال و حرام اور حدود و احکام اور ہر اس چیز کا ذکر ہے کہ جس کی طرف لوگ محتاج ہیں۔

مرحوم صدوق عیون میں ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی سے وہ ابو احمد قاسم بن محمد بن امام علی ہادی سے وہ ابو حامد عمران بن موسیٰ بن ابراہیم بن حسن بن قاسم رقام سے وہ قاسم بن مسلم سے وہ اپنے بھائی عبدالعزیز بن مسلم سے نقل کرتے ہیں کہ عبدالعزیز بن مسلم کہتے ہیں کہ ہم لوگ مروی امام رضا ؑ کے ساتھ تھے ایک دن شہر کی جامع مسجد میں ہم لوگ جمع ہوئے تو لوگ امام ؑ کے بارے میں محو گفتگو تھے اور ان تمام اختلافاتی نظریات کو بیان کر رہے تھے جو ان کے درمیان موجود اس حال میں میں اپنے مولاد و سردار امام رضا ؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس موضوع کے بارے میں کہ جس میں لوگ بری طرح الجھے ہوئے تھے ان سے عرض کیا امام رضا ؑ نے بہت معنی خیز انداز میں سکرائے اور فرمایا: اے عبدالعزیز! لوگ دین کے معاملے میں دھوکہ میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک اپنے پیغمبر کی روح کو قبض کرنے کا حکم نہیں دیا جب تک کہ دین کو اکمل نہ کر لیں قرآن کو ان پر نازل فرمایا: جس کے اندر ہر چیز کا بیان موجود ہے حلال، حرام اور تمام وہ احکام جن کے لوگ محتاج ہیں اللہ نے واضح طور پر بیان کر دیا ہے اور فرمایا: ہم لوگوں نے قرآن کے اندر کسی چیز کو فروگزار نہیں کیا ہے اور آخری حج کے موقع پر جب رسول خدا اپنی زندگی کے آخری مرحلے میں تھے خدا نے اس آیت کو ان پر نازل فرمایا:۔

الیوم اکملت لکم دینکم۔ اس دن (علیہ السلام) کو خلیفہ معمری کرنے کے بعد) میں نے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کیں تمہارے دین کو پسند کیا اور راضی ہوا کہ اسلام (علیہ السلام) کی ولایت کے ساتھ (تمہارا دین ہو) امامت سے دین کامل ہوتا ہے۔

پیغمبر نے اس وقت تک دنیا کو ترک نہیں کیا جب تک انھوں نے دین کی نشانیوں کو اپنی امت پر واضح نہیں کر دیا اور اس راہ کی نشاندہی نہیں کی جس پر اس کی امت کا مزن ہو ان کو صحیح راستے پر لگایا اور امام علی (علیہ السلام) کو سرور و امام بنایا جن چیزوں کی امت کو ضرورت تھی ان کو فروگزار نہیں بلکہ ان کو صاف صاف بیان فرما دیا پس جو یہ سوچتا ہے کہ خدا کو رو کرے وہ واقعتاً کافر ہے جو لوگ امام (علیہ السلام) کے بارے میں اپنی رائی کا اظہار کرتے ہیں یا جو لوگ اپنی طرف سے امام (علیہ السلام) تعیین کرتے ہیں کیا وہ مقام امامت اور امام (علیہ السلام) کے وظائف سے واقف ہیں کہ ان کا یہ انتخاب درست اور جائز ہو بے شک امامت ایک ایسا مقام ہے جس کو خدا نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) خلیل اللہ کو اس وقت عطا کیا جب وہ نبوت و خلق خدا کی دوستی کے مقام پر پہنچے اور یہ مقام ان کے لئے تیسرا درجہ تھا ایک ایسی فضیلت جس کو خدا نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو بخشی اور ان کے نام کو دنیا میں مشہور کیا اس مناسبت سے خدا نے فرمایا: ہے۔

یاد کرو اس وقت جب خدا نے ابراہیم (علیہ السلام) کو چند کلمات کے ذریعہ فرمایا: اور انھوں نے سب احکام بجالائے اور اپنی لیاقت کو ثابت کر دیا پھر خدا نے فرمایا: میں نے تم کو لوگوں کا امام (علیہ السلام) اور راہبر بنایا۔ ابراہیم نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد میں سے بھی اللہ نے فرمایا: میرا عہد مقام امامت ہرگز ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

### انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریعتی قال لا ینال عهد الظالمین

اس آیت نے قیامت تک مقام امامت کو ظالموں پر باطل کر دیا اور اس کو مخصوص برگزیدگان کیا اس کے بعد خدا نے ان کی عزت افزائی فرمائی کہ اس کی اولاد کو امامت کے لئے انتخاب کیا جو برگزیدہ و پاکیزہ ہیں اور خدا نے فرمایا: اور اس کو ابراہیم (علیہ السلام) اسحاق اور یعقوب اس کے پوتے عطا کیے اور سب کو صالح بنایا اور ان لوگوں کو امام (علیہ السلام) مقرر کیا تاکہ میرے حکم کے مطابق لوگوں کو ہدایت کریں اور نیک کام کرنے، نماز پڑھنے، زکات دینے، کے بارے میں ان پر وحی نازل کی کہ اس کی اور وہ میری عبادت کرنے والے تھے۔

پس ان کی نسل سب پر درود ہو یکے بعد دیگرے سال بہ سال امامت کی وارث ہوئی یہاں تک کہ امامت پیغمبر اسلام تک پہنچی خدا کا اس بارے میں فرمان ہے بے شک لائق ترین افراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے ابراہیم کی پیروی کی اور اس پیغمبر کی اور جن لوگوں نے ایمان لایا لہذا امامت ان لوگوں کے لئے مخصوص تھی اور یہاں تک کہ پیغمبر تک آئی اور انھوں نے



## الذمعة المساكبة جلد سوئم

امام علیؑ کے سپرد کی اور پھر ان کی برگزیدہ اولاد کے درمیان آئی بے شک اللہ نے ان لوگوں کو علم اور ایمان عطا کیا اور یہ خدا کا فرمان ہے کہ جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا (بدکاروں سے) کہتے ہیں کتاب خدا کے مطابق تم لوگوں کو قیامت تک فضیلت ملی ہے اور وہ قیامت آج کا دن ہے لیکن تم لوگ جہالت کی وجہ سے نہیں جانتے تھے۔

امامت کو اسی طرح خدا نے اس کی اولاد کے درمیان قیامت تک مقرر کر دیا کیونکہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

بس یہ جاہل لوگ امامت کو کس طرح اپنی رائے سے انتخاب کرتے ہیں۔

بے شک مقام امامت پیامبروں اور ان کے وارثوں کا حق ہے حقیقت میں یہ مقام امامت اور خلافت خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے ہے اور یہ مقام امیر المومنین امام علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کا ہے بے شک امامؑ نہ امامؑ دار دینی اور مسلمانوں کے نظام، دنیا کی بھلائی، مومنوں کی عزت کا باعث ہے امامؑ اسلام کے تادور درخت کی بنیاد اور اس کی اہم شاخ ہے کمال نماز، زکات، روزہ، حج، جہاد، افیض امدنی، صدقات اور اجرائی حدود، احکام، سرحدوں کی حفاظت اور اسلامی ملک پر حملہ کرنے والوں سے حفاظت صرف امامؑ کی ذات سے وابستہ ہے۔

یہ امامؑ جو خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال رکھتا ہے اور حرام کو حرام، احکام الہی کی پابندی کرواتا ہے خدا کے دین کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی حکیمانہ باتوں، بہترین نصیحتوں اور روشن دلیلوں سے لوگوں کو خدا کی راہ پر لگاتا ہے اور راہنمائی کرتا ہے امامؑ لوگوں اور زمین کے درمیان خدا کا امین ہے بندوں پر اس کی محبت ہے اور شہروں میں اس کا جانشین ہے خدا کی طرف سے ہدایت اور حرمت کی حفاظت کرنے والا ہے۔

امامؑ گناہوں سے پاک اور عیوب سے دور ہے صحیح علم صرف اس کو حاصل ہے وہ مبرہہ حکمائی کا مکمل نمونہ ہے نظام و آراستگی دین، سرفرازی مسلمین شتم منافقین اور نابودی کفار ہے۔

امامؑ اپنے زمانہ کا یگانہ ہے کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہیں ہے کوئی عالم اس کی برابری نہیں کر سکتا اس کا کوئی بدل، مانند اور نظیر نہیں مل سکتا تمام فضل اس کو دیا گیا ہے بغیر کسی طلب یا کوشش کے بلکہ خداوند بخشنده مہربان نے بطور مخصوص یہ مقام ان کو عطا ہے لہذا کون ہے؟ جو امامؑ کی صحیح پہچان و شناخت اور اس کی صفت و وصف بیان کر سکے اور ان کی ان صفات کی تہنیک پہنچ سکے؟

اور کس طرح امامؑ انتخاب کر سکتے ہیں امامؑ ایسا عاقل ہے جو جہالت سے دور ہے ایسا سر پرست ہے جو نیرنگ اور دھوکہ نہیں جانتا نبوت کا خزانہ ہے اس کے سبب کو کوئی طعن اور آلودگی نہیں پہنچ سکتی وہ شان و شوکت والا ہے اور اچھے خاندان والا بھی اس کے مقام کو کوئی نہیں پہنچ سکتا اس کا خاندان قریش بنی ہاشم خاندان کی سر بلندی حاصل ہے اور رسول خدا

کے خاندان اور قرہی رشتہ داروں میں سے ہے وہ اشرفوں کے لئے شرف اور تمدن اور سردار عہد مناف ہے۔ اس کا علم بے پناہ اور علم کامل ہے اپنے عمل میں طاقتور اور سیاست پر حکمرانی میں عاقل ہے۔

ریاست و سرداری کے لئے شائستہ سزاوار ہے اس کی اطاعت واجب قرار دی گئی ہے وہ خدا کے بندوں کے امور اس کی خیر خواہی کے لئے انقلاب کرنے والا ہے بے شک خدا پیغمبروں اور اس کے جانشینوں کو جن پر خدا کی رحمت ہو تو فیض عنایت کرتا ہے اور مدد فرماتا ہے اپنے علم و حکمت سے خزانہ سے ان کو مال مال کرتا ہے جو کسی اور کو نہیں دیتا لہذا اس کا علم اس کے ہم عصر لوگوں سے بالاتر ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا وہ آدمی جو لوگوں کو ہدایت کرتا ہے پیروی کرنے کے لائق ہے یا وہ جو حق کی راہ سے گمراہ ہو گیا ہے کس طرح تم فیصلہ کرتے ہو۔ پھر خدا نے طاقت کے قصہ کے دوران فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے لئے منتخب کیا اور اس کے علم و جسمانی طاقت میں اضافہ کیا اور خدا جس کو چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے پھر خدا داؤد علیہ السلام کی داستان میں فرماتا ہے داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے اس کو بادشاہی اور فضیلت عطا کی اور کچھ چاہا اس کو تعلیم دیا۔

پھر اپنے پیغمبر ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: خدا نے کتاب قرآن اور حکمت کو تم پر نازل کیا اور جو تم نہیں جانتے تھے تم کو سکھایا اور خدا کا فضل پر بہت زیادہ ہے اور مامون کے بارے میں جو رسول کے خاندان اور اس کے سب قرہی رشتہ داروں میں سے ہیں فرمایا: لوگ پیغمبر اور اس کے خاندان کے افراد نسبت جو ان کو فضیلت عطا کی ہے حسد کرتے ہیں ہم نے بھی آل ابراہیم علیہم السلام کو کتاب و حکمت دی۔

اور بہت بڑی سلطنت جب خدا بندہ کو دنیاوی امور کے ادارہ کے لئے منتخب کرتا ہے تو اس کے دل کو اس کام کو انجام دینے کے لئے وسعت عطا کرتا ہے اور حکمت کے چشمہ کو اس کے دل میں ڈالتا ہے اور قوت کو باطنی عطا کرتا ہے اور وہ پھر جو اب مدینے میں قاضی نہیں ہوتا اور سوائے سچ و حقیقت کے کوئی اور بات اس کی زبان سے اور دل سے نہیں نکلتی میں وہ کامیاب سچا قوی، خطا و لغزش سے محفوظ ہے خدا اس کو فضیلت عطا کرتا ہے خدا کا فضل ہے بے حساب کیا وہ لوگ جو امام علیہ السلام کے بارے میں اظہار نظر کرتے ہیں اس طرح کا آدمی انتخاب کر سکتے ہیں۔

تاکہ ان کو اپنا امام بنائیں اور ان کا منتخب امام علیہ السلام اس خصوصیت کا مالک ہو۔ لوگوں نے اللہ کے حق میں تہاؤ کیا اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا وہ اسی سے کچھ نہیں جانتے۔ اللہ کی کتاب ہدایت و شفا ہے لوگوں نے اسے چھوڑ کر خواہشات کو اپنایا اللہ نے ان کی مذمت کی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے کہ قرآن میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ تَبِعَ هَوَاهُ بَغِيرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ اللَّهُ لَا يَهْدِي

## القوم الظالمین . . . . . الی آخره

سید احمد بن علی بن ابی طالب طبری نے احتجاج میں روایت میں قاسم بن حلیم سے وہ اپنے بھائی عبدالعزیز بن مسلم سے مذکور روایت کو تھوڑے سے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مرحوم صدوق ۷ کتاب تو حید میں محمد بن ہارون سے وہ عبد اللہ بن جعفر حمیری سے وہ اپنے باپ سے وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ علی بن سعید سے وہ حسن بن خالد سے وہ ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا ۷ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ لوگ ہماری طرف تشبیہ اور جبر کی نسبت دیتے ہیں اور آپ کے آباء و اجداد سے روایات نقل کرتے ہیں؟ امام ۷ نے فرمایا:

اے ابن خالد کیا تو نے نبی ﷺ کی روایات میں اکثر اس کو دیکھا ہے؟ تو کہنے لگا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا تشبیہ و جبر کے قائل ہیں اور کچھ لوگ اس کے قائل ہیں کہ رسول خدا جبر و تشبیہ کے قائل نہیں امام رضا ۷ نے فرمایا: لوگ میرے آباء و اجداد اور رسول خدا کی طرف تشبیہ و جبر کی نسبت دیتے ہیں ان پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں۔

پھر امام ۷ نے فرمایا: جو تشبیہ و جبر کا قائل ہے وہ کافر و مشرک ہے اور ہم اس سے دنیا و آخرت میں بری ہیں اے ابن خالد جبر و تشبیہ کی روایات عالیوں نے گھڑی ہیں اللہ ان کو ذلیل و رسوا کرے جو ان کو دوست رکھے ہم اس کے دشمن ہیں اور جو ان کو دشمن رکھے ہم اس کے دوست ہیں جو ان سے محبت کرے ہم اس سے دشمنی کرتے ہیں جو ان سے عداوت دشمنی رکھتے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ جو ان سے صلہ رحمی کرے ہم سے وہ قطع رحمی کرتا ہے جو ان کا احترام کرے وہ ہماری توہین کرتا ہے جو ان کی توہین کرے وہ ہمارا احترام کرتا ہے جو ان کو قبول کرے وہ ہم کو رد کرے وہ ہم کو قبول کرتا ہے جو ان کو اچھا سمجھے وہ ہم کو برا سمجھتا ہے جو ان سے برا ہے وہ ہم سے اچھائی کرتا ہے جو ان کی تصدیق کرے وہ ہماری تکذیب کرتا ہے جو ان کی تکذیب کرے وہ ہماری تصدیق کرتا ہے جو ان کو عطا کرے وہ ہم کو محروم رکھتا ہے جو ان کو محروم رکھے وہ ہم کو عطا کرتا ہے اے ابن خالد ہمارا ماننے والا ان کو اپنا دوست و مددگار نہ پائے۔

اے ابن خالد ہمارا شیعہ ان سے دوستی نہیں کرتا اور نہ ان سے مدد لیتا ہے۔

مرحوم طبری ۷ احتجاج میں خالد بن ابوالثیم فارسی سے نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے امام رضا ۷ سے عرض کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ زمین میں ابدال ہیں وہ ابدال کیا ہیں؟ امام ۷ نے فرمایا: لوگ سچ کہتے ہیں ابدال وہ اوصیاء ہیں کہ جن کو خدا نے زمین میں انبیاء کے بدلے میں قرار دیا ہے آخری ابدال رسول خدا کے ہم ہیں۔

طبری ۷ فرماتے ہیں کہ ابوالحسن رضا سے عالیوں کی خدمت اور ان کے کفر و رسوائی اور ان سے برأت پر روایت ہے

کہ جو ان کو دوست رکھتا ہے وہ عقیدہ باطل و فاسد رکھتا ہے کہ جس کا ذکر پہلے کتاب میں ہو چکا ہے اسی طرح روایت امام رضا - کے آباء و اجداد سے غالیوں پر لعنت و بدانت پر ہے تاکہ شیعہ لوگ ان کے کمزور عقائد اور ان کے فریب سے بچے رہیں اور شیعوں کے عقائد کمزور نہ ہوں جو لوگ ان کے عقائد سے بچے ہوئے ہیں وہ شیعہ ہیں خدا ہم کو ان کے برے عقائد سے اپنی پناہ میں رکھے۔

## (۱) امام رضا علیہ السلام کا نیشاپور میں ورود

رجب ۲۰ھ میں حضرت رضا علیہ السلام مدینہ منورہ سے مرو و خراسان کی جانب روانہ ہوئے اہل و عیال اور متعلقین سب کو مدینہ منورہ ہی میں چھوڑا اس وقت امام محمد تقی علیہ السلام کی عمر پانچ سال تھی آپ مدینہ سے روانگی کے وقت کوفہ اور قم کی سیدی راہ چھوڑ کر بصرہ اور اسوا کا غیر متعارف راستہ اس خطرہ کے پیش نظر اختیار کیا کہ کہیں عقیدت مند ان امام علیہ السلام مزاحمت نہ کریں غرض قطع مراہل اور طے منازل کرتے ہوئے یہ لوگ نیشاپور کے قریب جا پہنچے مورخین لکھتے ہیں کہ جب آپ کی مقدس سواری نیشاپور کے قریب پہنچی تو جملہ علماء و فضلاء شہر نے بیرون شہر حاضر ہو کر آپ کی رسم استقبال ادا کی داخل شہر ہوئے تو تمام خورد و بزرگ شوق زیارت میں اٹھ آئے مرکب عالی جب مرید شہر (چوک) میں پہنچا تو جھوم خلافتی سے زمین پر تل رکھنے کی جگہ نہ تھی اس وقت امام محمد ثین حافظ ابو زر رازی اور محمد بن اسلم طوسی آگے آگے اور ان کے پیچھے اہل علم و حدیث کی ایک عظیم جماعت حاضر خدمت ہوئی اور ان کلمات سے امام علیہ السلام کو مخاطب کیا۔

اے جمیع سادات کے سردار اے تمام اماموں کے امام امام علیہ السلام اور اے مرکز پاکیزگی آپ کو رسول اکرم کا واسطہ آپ اپنے اجداد کے صدقہ میں کہیں اپنے دیدار کا موقع دیں اور کوئی حدیث اپنے جد نامدار کی بیان فرمائیں یہ کہہ کر محمد بن احمد بن حارث، یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن راہونہ آپ کے پھر کی ہاگ تمام لی ان کی استدعا سن کر آپ نے سواری روک دیے جانے کے لئے اشارہ فرمایا: اشارہ کیا کہ حجاب اٹھا دیئے جائیں فوراً قبیل کی گئی حاضرین نے جو نبی وہ نورانی چہرہ اپنے پیارے رسول کے جگر گوشہ کا دیکھا سینوں میں دل بے تاب ہوا دو زلفیں روئے انور پر ہانڈ گیسوئے مشک بوئے جناب رسول خدا چھوٹی ہوئی تھیں کسی کو یارائے ضبط باقی نہ رہا وہ سب بے اختیار دھاڑیں مار کر رونے لگے بہتوں نے اپنے کپڑے پھاڑ دیئے کچھ زمین پر گر کر لوٹنے لگے بعض سواری کے گرد و پیش گھومنے لگے آخر مرکب عالی کی لگام چومنے لگے عماری کا بوسہ دینے لگے غرض عجیب طرح کا دلولہ تھا کہ جمال، نکال کو دیکھنے سے کسی کو سیری نہیں ہوئی تھی ٹھٹکی لگائے رخ نور کی طرف مگر ان تھے یہاں تک کہ دو پہر ہو گئی اور ان کے موجودہ تنہا کی پر جوشیوں میں کوئی کی نہیں آئی اس وقت علماء و فضلاء کی جماعت نے آواز بلند پکار کر کہا اے مسلمانو ذرا خاموش ہو جاؤ اور فرزند رسول کے لئے آزار نہ ہو ان کی استدعا پر

قدرے شوق تھا تو امامؑ نے ارشاد فرمایا:-

حدثني ابي موسى الكاظم ع عن ابيه جعفر الصادق ع عن  
ابيه محمد الباقر ع عن ابيه زين العابدين ع عن ابيه الحسين  
الشهيد بكر بلا عن ابيه علي المرتضى قال حدثني حبيبي  
وقرة عني رسول الله قال حدثني جبرائيل قال حدثني رب  
العزت سبحانه قال لا اله الا الله حصني فمن قالها حصني

ومن قالها حصني ومن دخل حصني امن من عذابي

یہ فرما کر پردہ کھنچوا دیا اور چند قدم بڑھنے کے بعد فرمایا:- بشرطها وشروطها واما من شروطها - علماء  
نے مرحوم طبری ساہتہ اسناد سے ابو محمد حسن عسکریؑ سے نقل کرتا ہے کہ مامون نے حضرت رضاؑ سے کہا اے ابوالحسن مجھے  
خبر ملی ہے کہ ایک ایسا گروہ ہے کہ جو آپ کو اپنے مقام سے بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے اور افراط سے کام لیتا ہے امام رضاؑ  
جواب میں فرمایا: میرے والد نے امام کاظمؑ اپنے آباؤ اجداد اور وہ سب حضرت امام علیؑ سے نقل قول کرتے ہوئے  
فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: کہ رسول خدا کا ارشاد ہے کہ مجھ کو میرے جائز مقام اور رتبہ سے بڑھا کر نہ مانو کیونکہ قبل اس  
کے کہ خدا مجھے پیغمبری کے لئے منتخب کرے اس نے مجھ اپنی بندگی کے لئے قبول فرمایا ہے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا: کسی ایسے آدمی کے لئے روانہ نہیں کہ خدا اس کو کتاب احکام اور نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں سے  
یہ کہے کہ خدا کے بدلے میری عبادت کرو اور نبوت کا شایعہ دہیہ یہ ہے کہ اس کو کہنا چاہیے کہ خدا پرست خواص طرح جس  
طرح تم کتاب خدا کے ذریعہ دوسروں کو سیکھاتے ہو اور جو مجھ پر اس سے خود بڑھتے ہو۔

حضرت امام علیؑ نے فرمایا: دو گروہ جو میری نسبت زیادہ رومی سے کام لیں گے ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ اس  
میں میرا کوئی قصور نہیں حد سے زیادہ ماننے والے اور حد سے زیادہ دشمنی کرنے والے ہیں ان لوگوں سے ہزار ہوں اور دور  
ہوں جو مجھے میرے رتبہ کی حد سے زیادہ بڑھاتے ہیں جیسا کہ عیسیٰ بن مریمؑ نصرانیوں سے بیزاری کی خدا فرماتا ہے کہ  
یاد کرو اس وقت کہ جب خدا قیامت کے دن فرمائے گا اے عیسیٰؑ کیا تم نے لوگوں سے کہا کہ خدا کی بجائے مجھے اور میری  
ماں کو دو خدا مانو؟ عیسیٰ کہیں گے اے خدا تو شرک و تمثیل سے پاک ہے مجھے ہرگز زیب نہیں دیتا کہ میں ایسی بات کہو جو  
میرے لائق و مطابق نہیں اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو تو خود جاننے والا ہے کیونکہ میرے دل اور ضمیر سے آگاہ ہے مگر میں



تیری ذات سے بے خبر ہوں بے شک تو ہر پوشیدہ چیز کو خوب جاننے والا ہے میں نے ان لوگوں سے ہرگز کوئی ایسی بات نہیں کی جس کا تو نے مجھے حکم نہیں دیا تھا میں نے ان لوگوں سے کہا خدا کی عبادت کرو جو میرا درم لوگوں کا پروردگار ہے میں ان لوگوں کے عمل پر گواہ ہوں جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو خود نگہبان اور ان لوگوں کو دیکھنے والا ہے۔

کشف الغمہ میں عیسیٰ اربلی کہتے ہیں کہ جب امام رضا ؑ خراسان تشریف لائے تو صوفیوں نے امام ؑ سے کہا امیر المومنین مامون کہتا ہے کہ اللہ نے آپ ؑ کو سب لوگوں سے ادنیٰ قرار دیا اور آپ لوگوں کے امام ؑ ہیں آپ کی نظر اپنے اہل بیت کے بارے میں کیا ہے؟ جب کہ لوگوں کے کھانے، پینے کا طریقہ عادی ہے امام رضا ؑ تکیہ پر یک لگا کر بیٹھے پھر فرمایا: یوسف ؑ نبی تھے اور ان کا لباس سونے کی تاروں کا ریشمی تھا اور وہاں فرعون کے تکیہ لپک کر فیصلے کرتے وہ امام عادل تھے جب کہتے توج کہتے حکم عدل سے کرتے وعدہ پورا نبھاتے اللہ نے ان پر لباس دکھانا حرام نہیں کیا اور پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده والطيبات من الرزق

پس اہلبیت بھی اسی طرح ہیں کہ جیسے مامون کہتا ہے۔

مرحوم صدوق ؑ نے علل الشرائع میں علی بن حسن بن علی بن فضال سے وہ اپنے باپ سے وہ امام رضا ؑ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام ؑ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو مختلف انواع و اقسام میں کیوں پیدا کیا ایک قسم میں کیوں پیدا نہیں کیا؟

امام رضا ؑ نے فرمایا: تاکہ لوگوں کے وہم و خیال میں نہ آئے کہ خدا عاجز ہے اور کسی جلد کے وہم میں یہ صورت واقع نہ ہو کہ خدا نے ایک صورت میں کیوں پیدا کیا ہے کہنے والے نے کہا کیا اللہ اس پر قادر ہے کہ وہ ایک صورت میں پیدا کرے امام ؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب مخلوق کی انواع و اقسام کا علم رکھتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بحار میں مناقب سے عنا صفوانی کے حوالے سے ابو اسحاق موصلی نقل کرتا ہے کہ ماوراء النہر سے کچھ لوگ آئے اور امام رضا ؑ سے عرض کیا کہ ہم آپ سے کچھ سوال کرتے ہیں اگر صحیح جواب دیا تو ہم آپ کو عالم مانیں گے سوال کیا کہ حور العین کو کس سے پیدا کیا؟ جنت میں جب لوگ داخل ہو گئے تو کیا کھائیں گے اور خدا کیا تھا؟ کیا اور کس طرح تھا؟ کس چیز کے اوپر تکیہ کیا ہوئے ہے۔

امام ؑ نے فرمایا: حور العین زعفران سے اور تراب (مٹی سے) خلق ہوئی کہ جو فنا نہیں ہوگی مگر باذن خدا جنت میں داخل ہونے والے سے پہلے مچلی کا جگر کھائیں گے اللہ نے چیزوں کی کیفیت کو پیدا کیا اور خود بغیر کسی کیفیت کے ہے۔ ہر

چیز کی جگہ معلوم ہے لیکن وہ خود کسی مکان میں نہیں ہے وہ اپنی قدرت پر تکیہ کئے ہوئے ہے جناب بن کر کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ عالم ہیں۔

تفسیر امام رضاؑ میں ہے کہ جب امام رضاؑ ولی عہد بنے تو ایک قوم دروازے پر آئی اور کہا ہم امام علیؑ کے شیعہ ہیں اجازت طلب کی امام رضاؑ نے فرمایا: میں مشغول و مصروف ہوں۔ وہ چلے گئے دوسرے دن آئے اسی طرح کہا امام رضاؑ نے وہی جواب دیا چلے گئے دو ماہ تک مایوس رہے کہ امام رضاؑ کے پاس کیسے پہنچیں انہوں نے دربان سے کہا امام رضاؑ سے کہیں کہ ہم آپ کے باپ امام علیؑ کے شیعہ ہیں اب دشمن ہم کو قطعہ دیتے ہیں کہ تم کو اجازت نہیں دی اب ہم اپنے شہر میں رہنے کے قابل نہیں رہے اپنے شہر کو چھوڑ رہے ہیں لوگوں کے اعتراض سے عاجز آ گئے ہیں اور ان کی دشمنی بڑھتی جا رہی ہے۔ امام رضاؑ نے ان کو اجازت دی وہ اُٹھ آئے سلام کیا امام رضاؑ نے ان کو جواب نہیں دیا اور نہ ہی بیٹھنے کی اجازت دی وہ کھڑے ہو کر رونے لگے اور کہا یا بنی رسول اللہ ہم پر ظلم عظیم کیا ہے ہمیں بڑی مشکل سے اجازت دینے کے بعد ہم کو حقارت سے کیوں ہم نے کیا گناہ کیا ہے امام رضاؑ نے فرمایا: اس آیت کو پڑھو۔

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كُنْتُمْ آيِدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ . (شوریٰ ۳۰)

خدا کی قسم میں نے اپنے رب کی اقتداء کی اور رسول اللہ اور امیر المومنین اور ان کے بعد کے آئمہ کی پیروی کی ہے انہوں نے کہا کیسے یا بنی رسول اللہ؟

امام رضاؑ نے ان سے فرمایا: تمہارا دعویٰ ہے کہ امام علیؑ کے شیعہ ہیں اور یہ فیصلہ مسلم ہے کہ ان کے شیعہ تو حسنؑ حسینؑ سلطان، المہذور، مقتدا، و محمد بن ابی بکر ہیں کہ جنہوں نے کسی امر میں ان کی مخالفت نہیں کی اور کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا اور کہتے ہو کہ شیعہ ہیں تم تو اکثر اعمال میں مخالف، مقصر ہو اور اکثر فرائض کے تارک ہو ایسے بھائیوں کے بڑے حقوق سے کوتاہی کی وغیرہ تو انہوں نے کہا ہم استغفار کرتے ہیں اور اپنے قول سے توبہ کرتے ہیں جبکہ ہم کہتے ہیں کہ آپ کے دشمن ہیں اور آپ کے دوست ہیں آپ کے دشمنوں کے دشمن ہیں امام رضاؑ نے فرمایا: شاہاں مرجا اے بھائی پھر دربان سے فرمایا: کتنے بار ان کو روکا ہے کہا ساتھ بار امام رضاؑ نے دربان سے فرمایا: ان میں ساتھ مرتبہ جبکہ خلاف ہوا ان پر سلام کرو اور ان کو میرا سلام دو اب ان کے گناہ و معاف ہیں انہوں نے توبہ کر لی ہے اب کرامت کے مستحق ہیں ہم سے محبت کرتے ہیں یہ ہمارے محبت ہیں ان کو کیا نادوان کے عیال کا نقد و خرچ دو۔

عیون اور تفسیر امام رضاؑ میں ہے کہ ہم امام رضاؑ کے پاس تھے کیا ایک آدمی آیا اور کہا یا بنی رسول اللہ آج میں نے ایک عجیب آدمی کو دیکھا ہے کہ جو ہمارے ساتھ تھا اور کہتا تھا کہ میں آل محمد ﷺ کے موالی نہیں ہوں اور ان کے دشمن سے

برائت کرتا ہوں اس کے بعد کل دیکھا تو اس نے یہ لباس اتار دیا تھا یعنی وہ بندہ اس میں تھا ایک منادی سے سنا کہ جو کہہ رہا تھا اے لوگو! سنو اس رافضی کی توبہ پھر لوگوں سے اس نے کہا رسول کے بعد بہترین آدمی ابو بکر تھے جب اس نے یہ کہا تو لوگوں نے ہمارا اور کہا کہ اس نے توبہ کر لی ہے کہا ابو بکر امام علیؑ پر افضل ہے۔

امام رضاؑ نے فرمایا: جب تو تھا ہو تو اس حدیث کو مجھے بتانا جب غلوٹ ہوئی تو اس نے اس حدیث یعنی بات کو امامؑ سے اتحاد کیا وہ بارہ سنایا امام رضاؑ نے اس سے فرمایا: پس کلام کی تفسیر اس آدمی سے پوچھیں کہ جو حقوق کے برعکس ہے ان سے نقل کرو کہ وہ پہنچائیں اور اذیت کریں امامؑ نے فرمایا: اس نے یہ نہیں کہا کہ رسول کے بعد بہترین آدمی ابو بکر ہے رسول کے بعد ابو بکر امام علیؑ پر فضیلت رکھے بلکہ کہا ہے کہ خیر الناس بعد

### رسول اللہ ابابکر فجعلہ نداء لابی بکر

اس نے اس کلام میں ابو بکر کو نداء کی جو اس کے چلے تو رافضی ہو اس کلام سے اس نے جاہلوں سے تو یہ کیا ہے کہ ان کے شر سے بچ جائے اللہ تعالیٰ نے اس تو یہ کہ ہمارے شیعوں اہل عین کی حفاظت کے لئے قرار دیا ہے۔

قرب الاسناد میں احمد بن محمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر بن علی سے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا کہ اہل مصر گمان کرتے ہیں کہ شہر مقدس ہیں امامؑ نے فرمایا: وہ کیسے کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ جب وہ محشور ہو گئے ایک پہاڑ سے تو وہ ستر ہزار ہو گئے کہ جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گئے۔

امامؑ نے فرمایا: مجھے اپنی عمر کی قسم ایسے نہیں ہے اللہ نے بنی اسرائیل پر غضب نہیں کیا مگر ان کو مصر میں داخل کیا اور نہ ان سے راضی ہوا مگر ان کو مصر سے نکالا اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی پھر سفر کے حج کو وہاں سے نکالے اور موسیٰؑ کی رہنمائی اس قبر پر ایک اندھی عورت نے کی۔

موسیٰؑ نے اس سے سوال کیا تو اس نے جواب میں دو عطا تیں بتائیں کہ اللہ سے یہ کہہ کہ اس کی بصارت آجائے اور جنت میں اسے داخل کرے ان کے درجہ میں اس سے بڑی بات یہ کہ خدا نے وحی کی کہ اس کا سوال عظیم ہے کہ تو اسے عطا کرے پھر چاند سے وعدہ کیا کہ اللہ نے چاند کو وہاں روک دیا یہاں تک موسیٰؑ وہاں پہنچے اور یوسف کو نیل سے نکالا وہ ایک مرمی کے پتھروں کے تابوت میں تھے موسیٰؑ نے اٹھایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سروں کو اس مٹی سے نہ دھوؤ اور نہ اس کو لکھاؤ کہ ذات۔ اس کی وارث بن جائے کہ جو نیل و مصر کی مٹی استعمال کرے غیرت چلی جائے گی حج کہا رسول اللہ نے ایسے فرمایا: امامؑ نے فرمایا: ہیں۔

عیون میں حسن بن خالد مہرئی سے منقول ہے کہ امام رضاؑ نے فرمایا: کہ جو خن کا قائل ہو وہ کافر ہے پھر فرمایا: اللہ

عیون میں ہے کہ یاسر خادم کہتا ہے کہ میں نے امام رضا رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تفویض کے مطلق آپ کیا فرماتے ہیں۔  
فرمایا: اللہ نے نبی کو امور دین تفویض کئے اور فرمایا:-

ان الله خالق كل شيء الله الذي خلقكم ثم رزقكم ثم يميتكم ثم يحييكم هل من شر كائكم من يفعل من ذلكم من شيء سبحانه وتعالى عما يشركون

پس نبی کی شفقت سے زیادہ بہامت پر اس لئے رسول بخوانے فرمایا: **لَا تَدْعُوهُ إِلَّا بِمَا عَلَىٰ ۙ**  
 اس امت کے باپ ہیں نبی **ﷺ** منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: جو میں دنیا چھوڑ رہا ہوں یا اہل امام علی **ؑ** اس کے ولی  
 ہیں پس امام علی **ؑ** وارث ہیں پس وہ اپنے آباء و اجداد سے زیادہ اولویت رکھتے ہیں اسی طرح امام علی **ؑ** اسی طرح رسول  
 خدا اور ہم سب امام **ؑ**۔

اصول کافی میں چند اصحاب سے مروان بن عیینہ نے محمد بن زید طبری سے کہ وہ کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس خراسان میں کمر اتھا چند بنی ہاشم تھے ان میں سے اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عرابی تھا امام علیہ السلام نے فرمایا: اے عیسیٰ میری طرف

سے لوگوں کو پیغام پہنچا دو کہ جو کہتے ہیں کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ لوگ ہمارے غلام نہیں اور میری قربت رسول سے نہیں  
میں نے کبھی نہیں کہا نہ میں نے اپنے آباء و اجداد میں سے کسی سے سنا ہے نہ میرے آباء و اجداد سے یہ بات مجھ تک پہنچی ہے لیکن  
میں کہتا ہوں کہ لوگ ہمارے غلام ہیں اطاعت میں دین میں ہمارے موالی ہیں حاضر غائب کو یہ پیغام پہنچا دو۔

## حروف تجہی اور امام رضا

امام رضا ؑ اپنے باپ سے وہ اپنے جد سے اور امیر المومنین علی سے حروف تجہی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں  
کہ حروف تجہی سے قرآن مجید جیسی اعجازی کتاب کو مرتب کیا گیا کہ جس پر کائنات کے اہم و تعظیم کا دار و مدار ہے یہ حروف  
اپنے دامن میں لاتعداد معانی رکھتے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنی ہے حروف کو اپنی معرفت کا وسیلہ قرار دیا ہے امام رضا ؑ سے  
ان حروف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے علی باب العلم کے حوالہ سے ارشاد فرمایا: کہ الف اللہ کی نعمتیں ب سے  
بہاء اللہ خدا کی خوبیاں بکھیرے اللہ خدا کا مومنین سے خوش ہوتا۔

- ت: سے تمام الامور ہائے عالم محمد ؐ کا احکام امام مہدی ؑ کے دور میں ہوگا۔
- ث: سے ثواب المومنین امام علی ؑ اعمال صالحہ مومنین کو اپنے اچھے اعمال کا عمر پر ثواب ملے گا۔
- ج: سے جمال اللہ کا جمال و جلال سے علم اللہ عز و جل مومنین کے گناہ کاروں سے اللہ کا علم۔
- خ: سے قول ذکر اہل العالی عبد اللہ خدا کا گناہ کاروں کے گناہوں سے نکوار و نیکار سے دین اللہ کا دین
- ز: سے ذوالجلال اللہ کا صاحب جلال ہوتا۔
- ر: سے البروف الرحیم اللہ کا صبر و رحیم ہونا سے ذلال القیامہ قیامت کے دن کے عظیم جزوے
- س: سے سناء اللہ اللہ کی اچھائیاں سن۔ سے شام اللہ ماشاء اللہ جو خدا چاہے وہی ہوگا
- ص: سے صادق الود اللہ و دے کا سچا ہے اور لوگوں کو سچ بولنا چاہئے
- ض: سے ضل من کانت محمد ؐ و آل محمد ؑ وہ آدمی گمراہ ہے جو آل محمد کا مخالف ہے
- ط: سے طوبی المومنین مومنین کے لئے جنت کی خوش خبری ہے
- ظ: سے ظن المومنین خیر المومنین کا خدا برا چھائیں و گمان ہونا چاہئے
- ع: سے علم خدا اور علم انسان کے لئے بہترین زیور ہے
- غ: سے غنی خدا سب سے بے نیاز ہے ثروت و عدا کا فقر و پرخرج کرنا
- ف: سے فوج من افواج العار لوگ اگر گناہ کریں گے تو فوج در فوج جہنم میں جائیں گے



## الذم للکافرین علی اللہ الکذب

ق: قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے جو ہدایت کا سرچشمہ ہے

ک: ۰ سے الگ انی خدا بندوں کے لئے کافی ہے۔

ل: ے

## لغو الکافرین فی افتراءہم علی اللہ الکذب

خدا پر جھوٹ کا الزام کا کافروں کا کام ہے جو نہایت لغو ہے۔

م: ۴ سے ملک اللہ الیوم ملک غیر لا ملک غیر و ایک دن صرف اللہ کی حکومت ہوگی اور کوئی بھی ذمہ نہ ہوگا اور نہ اس کے سوا کوئی مالک ہوگا اس دن خدا فرمائے گا لمن الملک الیوم آج کے دن کس کی حکومت ہے تو ارواحِ آخرت حدی جواب دین کے لئے لکھوا حدی آج صرف خدا کے واحد و تبارک کی حکومت ہے۔

نون: ۱۰ سے نوال للہ للمؤمنین و کالہ بالکافرین مؤمنین پر خدا کا کرم اور کافروں پر خدا کا عذاب محیط ہوگا۔

و: ۱۰ سے و یل لمن حصنی اللہ دلیل و ہلاکت ہے اس کے لئے کہ جو اس کی نافرمانی کرتا ہے

ہ: ۱۰ سے ہ ان علی اللہ من حصا پر خدا کا گناہ کرتا ہے وہ اس کی توحید کرتا ہے لا سے لا الہ الا اللہ وہ کلمہ اخلاص ہے کہ جو اسے خلوص و اعتقاد کے ساتھ زبان پر جاری کرے وہ ضرور جنت میں جائے گا یہ اللہ کا ہاتھ جو مخلوقات کو روزی مطا کرتا ہے پھر فرمایا: کہ انہیں حروف پر مشتمل قرآن مجید نازل ہوا ہے اور نزول چونکہ خدا کی طرف سے ہے اسی لئے دعویٰ کر دیا گیا کہ کتاب ہم نے حروف و الفاظ میں نازل کی اس کا جواب جن داس مل کر بھی نہیں دے سکتے

## ولو بعضهم لبعض ظہیروا

مرحوم صدوق رحمہ اللہ میں محمد بن حسن بن احمد بن ولید سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو کا تب نے نقل کیا کہ محمد بن زیاد دلقونی سے وہ محمد بن ابی زیاد جدری سے کہ کتب صاحب الصلاۃ جہدہ میں لکھا کہ محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن ابی طالب سے کہ میں نے ابو الحسن الرضا علیہ السلام سے کہ جب اٹھی کلام کو مامون کے نزدیک توحید کے بارے میں فرمایا: ابن ابی زیاد مجھے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن علی اپنے باپ وہ قاسم بن ایوب علوی مامون سے کہ جب خاندان عباسی مامون کے جواب میں کہنے لگے کہ تو ایسے آدمی کو ولایت و خلافت دے رہا ہے کہ جو علم و آگاہی اس امر کی نہیں رکھتا ان کو دعوت دو کہ جو کچھ تجھے کہا ہے روشن ہو جائے گا مامون نے امام رضا علیہ السلام کے پاس کسی کو بھیجا کہ وہ مجلس میں تشریف لے آئیں جب امام علیہ السلام مجلس میں آئے تو انہیں جو ہاشم نے کہا اے ابو الحسن منبر پر بیٹھیں اور اپنی گفتگو میں ایسی نشانیاں بیان کریں کہ جن سے ہم خداوند متعال کی عبادت کر سکیں۔ امام رضا علیہ السلام منبر پر رونق افروز ہوئے خدا کی حمد و ثناء کے بعد درود و سلام نبی اور آل پر بھیجا پھر فرمایا:

## اللہ تعالیٰ کا ایک سہ سہ

اللہ کی عبادت سے پہلے اس کی معرفت ہے اس کی امان معرفت توحید اس کی توحید اس کا نظام ہے نظام توحید اس سے نفی صفات ہے کہ جس واسطے سے عقل کی گواہی ہے کہ ہر صفت و موصوف مخلوق خدا ہر مخلوق کو اسی پر کہ اس کا خالق ہے کہ جس کی نہ صفت ہے نہ موصوف۔

نیز ہر صفت و موصوف کی گواہی ہے کہ وہ ازلی نہ ہو پس جس نے خدا کو تشبیہ دی اور معرفت حاصل کی وہ اس کی معرفت کی نسبت کو پیدا نہ کر سکا اور جو چاہے کہ ذات کی معرفت حاصل کرے اس کو وحدہ لا شریک قرار نہیں دیا اور جو خدا کے جسم کا قائل ہے اس نے خدا کو جز سے مرکب مانا اس نے خضوع نہیں کیا اس نے تصور کیا اور جس نے اس کا تصور کیا اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا جس نے ارادہ نہیں کیا اس نے اس کی حقیقت کو نہیں پہچانا نہ اس نے اس کی تصدیق اس چیز کی کہ جس سے اس نے منع کیا نہ اس کی حرکی نہ اسے بے نیاز مانا جس نے اس کی طرف اشارہ کیا اسے جسم مانا حالانکہ اس کا نہ جسم ہے نہ مکان اور نہ کسی کے دم و خیال میں آیا ہے۔

امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کے بیان نے تمام حاضرین و مامون کو مغلوب کیا نبی عباس کی دلیل وحدانیت غلط ثابت ہوئی اس وقت مامون نے کہا آپ کے مراتب علمی فضل، علم زہد و عبادت سے ہم آگاہ ہوئے خلافت کے لئے ہم آپ کو اپنے سے شائستہ تر دیکھ رہے ہیں حضرت نے فرمایا: اگر خلافت تیرا ہے تو تیرا ہونا تو دوسرے کو کیوں دیتا ہے اگر کسی اور کا ہے تو تو کیوں پہنچا۔

## امام رضا رحمۃ اللہ علیہ سے خدا کی زیارت کے متعلق سوال

عبدالسلام بن صالح مروی کہتا ہے کہ میں نے علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ کمال حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ جو اہل حدیث روایت کرتے ہیں کہ مومنین اپنے رب کی جنت میں زیارت کریں گے۔  
امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے ابوسلمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق یا عباد اور ملائکہ پر فضیلت دی ہے ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت ان کی اجاب کو اپنی اجاب اور پیلان کی زیارت کو اپنی زیارت قرار دیا قرآن میں ہے۔

من يطع الرسول الله فقط اطاع الله . دوسری جگہ . ان

الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم .

پیغمبر اسلام نے فرمایا: جس نے زندگی میں پیغمبر کی زیارت کی یا پھر موت کے بعد اس نے اللہ کی زیارت کی اور وہ جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ و مقام میں ہوگا تو جو ان کی زیارت کرے گویا خدا کی زیارت کی ہے میں نے عرض کیا یا ابن

رسول اس روایت کا کیا مطلب ہے کہ روایت کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کا ثواب خدا کے چہرے کی طرف دیکھنے کے برابر ہے فرمایا: اے ابوصلت جو خدا کو چہرے سے تعبیر کرے وہ کافر ہے لیکن اللہ کا چہرہ اس کے انبیاء و رسول اور حج اللہ ہیں کہ جو خدا کی طرف اپنے دین و معرفت میں متوجہ ہوتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے۔

کل من علیہا فان یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام .

دوسری جگہ کل شی ہالک الا وجہہ (رژن ۲۷)

ہیں انبیاء کی طرف دیکھا اس طرح کہ حج خدا کو دیکھا اور ان کے درجات انبیاء و رسل کے ساتھ جنت میں ہوتا قیامت کے دن مومنین کے لئے ۱۱۲ جزو ثواب ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا: جو میرے اہلبیت سے نفخہ رکھے وہ مجھے نہیں دیکھے گا اور میں قیامت کے دن ان کی طرف نہیں دیکھوں گا اور امام ۱۱۵ نے فرمایا: اے ابوصلت مجھ سے جدا ہونے کے بعد میرے مجھے زندہ نہیں دیکھے گا اے ابوصلت خدا کو کسی مکان سے متعفف نہ کرو

لا تلدر کہ الا بصار

خدا ان آنکھوں سے درک نہیں ہوتا

میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ مجھے جہنم کے بارے میں بتائیں کہ کیا یہ مخلوق ہیں فرمایا: ہاں رسول خدا جب جنت میں گئے اور جہنم کو دیکھا کہ آسمان کی طرف بلند ہو رہی تھی۔

میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ ایک قوم کہتی ہے کہ جنت و جہنم آج کل مقدر ہیں نہ مخلوق امام ۱۱۵ نے فرمایا: نہ ایسا نہیں نہ ہم سے ہیں نہ ہم ان سے ہیں جو جنت و جہنم کے مخلوق ہونے کا انکار کرے اس نے نبی ﷺ کو جھٹلایا اور ہماری اس نے تکذیب کی ہماری دلائل اس پر نہیں ہے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ہذاہ جہنم التی یکذب بہا المعر مون یطوفون بینہا و بین

حمیم آن . (رژن ۳۳، ۳۴)

نبی ﷺ نے فرمایا: کہ جب مجھے جنت میں لے جایا گیا میں نے اس سے مجبوریں بتا دیں میرے صلب میں نور فاطمہ آیا جب زمین پڑا اور حضرت خدیجہ ۱۱۵ سے نزول کی کی تو فاطمہ ۱۱۵ کے وجود سے خدیجہ ۱۱۵ حاملہ ہوئیں فاطمہ ۱۱۵ حور آئیں ہے جب میں جنت کی خوشبو کے لئے مشتاق ہوتا ہوں تو اپنی بیٹی فاطمہ کو سوگھ لیتا ہوں۔

کتاب توحید میں یہ اسناد ابراہیم بن محمد خزاز اور محمد بن حسین کی طرف دونوں کہتے ہیں کہ ہم علی بن حویٰ الرضا ۱۱۵

## اللہ تعالیٰ کا عجبہ

کے پاس آئے اور ہم نے وہ واقعہ بیان کیا کہ دعوت ہے کہ محمد ﷺ اللہ کو جوانی کی حالت میں موفق دیکھا کہ تیس سال کا سن تھا ان کے پاؤں بھری و شادابی میں ہیں اور ہم نے کہا کہ شام بن سالم، سالم طاق، یثیم اور احمد بن حسن کہتے ہیں کہ وہ اس طرح ہیں یعنی صفات جسمانی بیان کرتے ہیں تو امام - بعدے میں چلے گئے۔

فرمایا: بجا کہ اے اللہ تو پاک و پاکیزہ تھے نہیں جانتے اور نہ تیری کوئی حد بیان کر سکتے ہیں اسی وجہ سے تیری وصف بجا کہ ہے اگر تھے پہنچاتے تو تیرے اوصاف بیان کر کے تیری صفت تیری ذات ہے یعنی تیری صفات تیری ذات ہیں بجا کہ کیف طاعتہم پاک ہے تو اگر یہ جانتے تو تھے بھی تیرے غیر کے ساتھ تشبیہ دیتے۔

اے اللہ میں تیری وصف بیان نہیں کرتا مگر یہ تیری ذات مع صفات ہے اور نہ تھے تیری مخلوق سے تشبیہ دیتا ہوں اور ہر چیز کے اہل ہے اور مجھے ظالمین کی قول سے قرار نہ دینا پھر ہماری طرف صوبہ ہوئے۔ اور فرمایا: جو تم کو ہم کسی چیز کا رکھتے ہو تو تم نے اللہ کو بغیر خیال کیا پھر فرمایا: ہم اہل محروم مانی راہ پر چلتے ہیں (نہ تھا دوزخ سے بچے) نہ ہمیں عالی درجہ کر سکتا ہے اور نہ کوئی وہابی ہم سے سبقت کر سکتا ہے اے محمد رسول خدا جب اپنے آپ کی عظمت دیکھتے ہیں کہ وہ ایک جوان موفق کی شکل میں ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے اطاعت کا حکم دیا ہے تو مجبور نہیں کیا اور نہ اطاعت سے منع کیا ہے اگر تم معصیت کرو تمہاری مرضی اگر اطاعت کرو تمہاری مرضی اور نہ کسی کے فعل میں وہ شریک ہوتا ہے پھر فرمایا: اس کلام کی حدود کو اگر یاد کر لو تو اپنے مخالف پر غالب رہو گے۔

کتاب توحید میں ابو ہاشم جعفری سے وہ امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ میں نے اللہ کی وصف کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: کیا تو نے قرآن پڑھا ہے، میں نے عرض کیا ہاں فرمایا: کیا اس آیت کی قرأت کی ہے ساعد کہ الالبصار۔

میں نے کہا ہاں فرمایا: تم ابصار کو پہنچاتے ہو میں نے عرض کیا ہاں فرمایا: کیا ہے عرض کیا آنکھوں کی بصارت فرمایا: عقول کے ادھام (دھم کی جمع ہے) آنکھوں کی بصارت سے زیادہ ہیں تم اپنے ادھام سے اس کو دور کر نہیں کر سکتے وہ تمہارے ادھام کو دور کر رہا ہے۔

کتاب توحید میں علی بن اسباط سے منقول ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے استطاعت کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: بندہ چار صفات سے استطاعت رکھتا ہے مکلف ہو، صحیح و سالم جسم رکھتا ہو، اعضاء و جوارح سالم ہوں خدا کی طرف سے کوئی سبب انجام دینے کا ہو۔

ملودی کہتا ہے میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں میرے لئے اس کے راز کی وضاحت فرمائیں فرمایا: بندہ

## الدعاء للشيخ محمد بن عبد الله

قد رتب رکھتا ہو جسم سالم اعضاء و جوارح سالم ہوں جیسے کوئی زمانہ ارادہ کرے اور عودت ہو جود نہ ہو تو نہیں کر سکے گا اگر موجود ہو یا تو وہ مصوم ہے جیسے حضرت یوسفؑ کی عصمت مانع تھی کہ ان کے ارادہ اور یوسفؑ کے درمیان غلطی تھی کہ وہ زنا کرے گا اسے جو وہ فراموشی ہے اللہ نے اس کو اپنی اطاعت پر مجبور نہیں کیا اور مصیبت کا ظہر بھی نہیں ہے خود بخود نہیں دیا۔ اصول کافی میں ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے سوال کیا کیا خدا اپنے نفس کا عارف تھا حقوق کی تحقیق سے پہلے؟ فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا وہ دیکھتا اور سنتا تھا فرمایا: وہ کبھی بھی محتاج نہیں رہا نہ ہے نہ ہوگا یہ سوال نہیں کیا جاتا یہ کہ وہ اپنے نفس کو طلب کرتا ہے یا اس کا نفس وہ خود ہے اس کی قدرت کا طے ہے وہ محتاج نہیں کسی نفس کا لیکن وہ اپنے نفس پر اختیار رکھتا ہے کہ اس کے صفات سے اسے نکالا جائے نہ اس کے نام سے نکالا جائے کہ جس سے وہ معروف نہیں ہے۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو ایک جہان میں سالہ لڑکے کی طرح ہے اسے محمد میرا رب اس سے بلند وہاں اور پاکیزہ ہے اس سے کہ حقوق کی صفت میں اس کو دیکھا جاسکے۔  
راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا:

### رجلا فی حضرة

کا کیا مطلب ہے تو فرمایا: محمد ﷺ جب اپنے دل سے رب کی طرف دیکھتے تو ان کا دل نور سے منور ہوتا جیسے حجاب کا نور یہاں تک کہ ان کے لئے حجاب و پردہ نہ ہوتے جاتے کہ اللہ کا نور اس سے زیادہ بزرگ ہے اور اس سے زیادہ سرخ ہے کہ جو بزرگ سرخ تھا یہاں ہے اور سفید سے زیادہ سفید ہے اور اس سے زیادہ سفید ہے ان کے کتب خدا اور سنت رسول میں ہم نے نہیں دیکھا کہ ہم اس کے قائل ہوں۔

میں نے ابراہیم بن الیومر سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ اس حدیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو کہتے ہیں رسول کا قول ہے کہ اللہ ہر جمعہ کی رات کو دنیا کے آسمان پر نازل ہوتے ہیں۔

امام رضاؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کہ جو رسول کی احادیث میں تحریف کرتے ہیں خدا کی قسم رسول خدا نے ایسا نہیں فرمایا: بلکہ فرمایا: ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو دنیا کے آسمان کی طرف نازل کرتا ہے ہر رات کے آخری حصہ میں اور جمعہ کی رات کے پہلے حصہ میں اور اسے حکم دیتا ہے کہ وہ عداوے کے کوئی ساکن ہے کہ جو سوال کرے خدا اسے عطا کرنے کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کرے تو استغفار کرنے والا ہے کہ خدا اسے بخش دے اسے طالب چیز آئے



## الذی معہ النساء کبہ

یوحنا سے غالب شر ہے دُش ہو جاؤ بیچ رات کو طلوع فجر تک یہ خدا کرتا ہے جب طلوع فجر (صبح) ہوتی ہے تو اپنے احکام سے لکھ لکھ جاتا ہے یہ حدیث میرے باپ نے میرے جد سے اور وہ رسول خدا سے نقل کی ہے۔

توحید دین میں سلیمان بن جعفر جعفری سے وہ امام رضا ؑ سے نقل کرتا ہے جب جبریل علیہ السلام کا ذکر امام ؑ کے پاس ہوا تو فرمایا تم اس میں اختلاف نہ کرو میں تمہیں بتاتا ہوں اور کسی سے اس بارے میں جھگڑانہ کرو ورنہ تم افراتفری کے شکار ہو جاؤ گے ہم نے عرض کیا آپ فرمائیں تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی کو اطاعت پر مجبور نہیں کرتا اور نہ معصیت نہ کرتے۔ عہد ظہر کرتا ہے اور رات اپنے ملک میں کسی بندہ کو آزاد چھوڑا ہے وہ ہر مالک کا مالک اور ہر قادر پر قادر ہے۔

اس نے اپنی ذات کے لئے سب سے پہلے اعلیٰ العظیم کو اختیار کیا کیونکہ وہ سب انبیاء سے اعلیٰ و ارفع ہے ان کا معنی اللہ ہے اس کا نام اعلیٰ العظیم ہے یا اس کا سب سے پہلا نام ہے ہر چیز پر اعلیٰ و ارفع ہے۔

کافی میں علی بن محمد حدیث مرسل امام رضا ؑ سے نقل کرتا ہے کہ امام رضا ؑ نے فرمایا تم جان لو کہ خدا ہر شی کا عالم ہے اور اللہ قدیم ہے قدیم اس کی صفت ہے ماقبل آدمی کی رضائی کرتا ہے کہ اس کی ذات سے پہلے کچھ نہیں تھا اور وہ اس کے ساتھ کوئی چیز دائمی ہے پس ہمارے لئے واضح ہے کہ ہم اس کی اس صفت عام کا اقرار کریں کہ اللہ سے پہلے کچھ نہیں تھا نہ خدا کے ساتھ کوئی چیز باقی رہے گی خالق کسی چیز کی جڑ نہیں بنا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے مگر کوئی چیز نہیں تھی اور نہ ساتھ کوئی چیز ہے تو کیسے خالق ہے فرمایا: اگر اس سے پہلے کوئی ہو تو وہ پہلے ہوگی نہ خدا نہ اس کے بعد کوئی چیز ہوگی ورنہ وہ قدیم نہیں رہے گا وہ پہلوں سے پہلے ہے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اس کے ناموں میں سے پہلے خالق ہے جب مخلوق نے اس کی عبادت کی تو وہ سبح و بصیر و قادر و قائم، مطلق، ظاہر و باطن، خیر و اذی، عز و ھکیم، علیم اور جواس کے مشابہ اسماء و نام ہیں۔

جب عالموں نے اللہ کے ان اسماء کو دیکھا تو کذب کرنے لگے انھوں نے ہم سے سنا کہ اللہ کے بارے میں ہم نے کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور نہ مخلوق سے کسی چیز میں شباحت رکھتا ہے انھوں نے کہا ہمیں بتائیں کہ جو آپ خیال کرتے ہیں کہ کوئی چیز اس کی مثل نہیں ہے اور کسی کے ساتھ شباحت رکھتا ہے تو کیسے تم ان کے اسماء حسی میں شریک ہو اور سب نام کہتے ہو۔ پس یہ دلیل ہے کہ تم اس کی مثل ہو تمام حالات میں یا بعض حالات میں جبکہ تمہارے سب کے نام طیب و پاک ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا کہ اس کے اسماء و نام تلفح حسانی رکھتے ہیں اور تمام اسماء ایک نام محمد ہیں اس پر دلیل لوگوں کا قول کہ جو ان کے نزدیک مشہور ہے کہ اس کو خطاب کرتے ہیں کہ اللہ خالق ہے اور اس دلیل کو جس سے ان کے دلائل رد ہوتے ہیں کہ ایک آدمی کو کہا ہے کہ گدھا ہے، مگر وہ بتلے ہے۔ میں پہلے اور شیر ہے یہ سب حسانی ایک آدمی پر نہیں لے جاسکتے کیونکہ انسان شیر ہے نہ کہ کتا ہے۔

## توحید کے بارے میں امام علیؑ کی گفتگو

ابن عباس کہتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے فرزندِ ایمان عبدالمطلب میں نے تم کو خدا کیلئے چاہا ہے کہ تمہارے نادان و جاہل کو عطا کروں اور جو تم میں سے حقوقِ خدا پر قیام کرے وہ عظمتِ قدم ہے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت کرے تم دلیرونی ہو تم دلسوز و مہربان ہو ہاں خدا کی قسم آدمی اس رکن و مقام کے درمیان نماز بہت نماز ادا کرے لیکن اہل بیت خدا سے دشمنی کرے تو تم میں سے جہنم میں داخل ہوگا۔

محمد بن زید طبری کہتا ہے کہ خراسان میں امام علی رضاؑ کی خدمت میں تھا ایک گروہ بنی ہاشم از جملہ اسحاق بن عباس بن موسیٰ امام کے پاس تھا حضرت نے اسحاق سے فرمایا اے اسحاق مجھے گزارش ملی ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہم معتقد ہیں کہ لوگ ہمارے غلام ہیں؟ نہیں ہم رسول خدا ﷺ کے درشت دار ہیں خدا کی قسم میں نے ہرگز یہ نہیں کہا اور ہمارے آباء و اجداد میں سے کسی نے نہیں کہا ہے نہ میں نے ان سے سنا ہے اور ان میں سے کسی نے نہ خبر دی ہے کہ اس طرح فرمایا ہو لیکن ہم کہتے ہیں کہ لوگ ہمارے بندے و غلام ہیں اطاعت میں اور ہمارے مددگار ہیں دین میں اس مطلب کو ہر سننے والا غائب کو پہنچا دے۔

محمد بن زید طبری کہتا ہے امام رضاؑ سے سنا کہ توحید کے بارے میں فرمایا پرستشِ خدا کا آغاز اسکی معرفت ہے اور معرفتِ خدا کی بنیاد اسکی توحید کی شناخت ہے اور نظامِ توحید یہ ہے کہ اس سے ہر حد و مرز کی نفی کرنا کیونکہ عقل گواہ ہے کہ ہر محدود مخلوق ہے اور ہر مخلوق گواہ ہے کہ اسکا خالق ہے کہ جو مخلوق نہیں ہے۔

وہ ذات کہ جس میں حدوث کو گنجائش نہیں وہ وہی ذات ہے کہ جوازِ لے بھی اور اسکے لئے نابودی و سابقہ عدم تصور نہیں پس خدا کی اس نے پرستش نہیں کی کہ جو اسکی ذات کو متصف کرے کہ مخلوق سے تشبیہ دے اسکو پانچہ و ذائد نہیں پہنچانا جو حقیقت ذات میں جستجو کرے اور اسکی حقیقت کو درک نہیں کیا اسکو تشبیہ دی ہے اسکی تصدیق نہیں کی اور جو اسکے لئے حد و مرز جانے اسکی ذات کی طرف توجہ نہیں کی ہے اور وہ جو اپنے حواس سے اسکی طرف اشارہ کرے (کیونکہ اس کیلئے کوئی خاص جگہ نہیں ہر طرف اسکے جمال کے نظارے ہیں) اسکا اس نے قصہ نہیں کیا اور جو کسی چیز سے تشبیہ دے اسکو نہیں پہچانا اسکو بعض اور جز جانا اور مرکب از اجزا پہچانا اس کو درک نہیں کیا اور جو اسکو اپنے ذہن و خیال میں تصور کرے ہر چیز کی شناخت کو جو مصنوع و مخلوق ہے اور ہر چیز کہ جس کا وجود غیر سے وابستہ ہے وہ معلول ہے کہ اسکی ایک علت ہے خدا کی طرف اشارہ اسکی رہنمائی کرتے ہیں اور عقل کے ساتھ خدا کی شناخت حاصل ہوتی ہے۔

اور توحید کی محبت و دلیل اس پر ثابت ہے خدا کی تخلیق مخلوق اور اسکے درمیان پردہ ہے میزانِ جدائی خدا ان سے جدا

## اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ

ہے اور عدم مناسبت اس ذات کی مخلوق ہے آغاز خلقت اس کی توحید و صفاتی ہونے پر دلیل ہے کہ اس کا کوئی آغاز نہیں ہے۔ کیونکہ وجود کی تخلیق اسکی ابتداء اور مخلوق اسکی مثل تخلیق سے ناتوانی ہے جس اس کے کاموں کی ایک نوع کی تعمیر ہے اسکی ذات سے اس کے اتصال و آثار و تجسیم کی جہت سے اس کے وجود کے اثبات پر دلیل ہیں با حقیق کہ خدا کو نہیں پہنچا کہ جس نے اسے محدود جانا اور اسکی حد شناسائی سے باہر نکل گیا ہے۔

اسکو اپنے وہم کے احاطہ میں نکل گیا ہے اس کے بارے میں خطا کی ہے جو حقیقت ذات کو پہنچانے اور جو کہے کہ وہ کیسے ہے اس نے مخلوق سے اسکو تشبیہ دی ہے اور جو کہے کہ کس لیے وہ تھا اس نے اس کے حصول کو پہنچانا نہ علت کو اور جو کہے کہ کب سے تھا اس نے اسے زمانہ کی حد میں محدود کیا اور جو کہے کہ کب تک رہے گا اس نے اسکی انتہاء کو قبول کیا اس کے ساتھ ایک چیز کا اضافہ کیا ہے جو کہے کہ وہ کیا ہے

اس نے اسکی حدود و زمانہ دی اور جو اس کو عایب جانے اس نے محدود جانا جس نے محدود جانا اس نے الحاد کا ارتکاب کیا طہر بن کیا ذات حق کی شناخت کے بارے میں کہ کیا خداوند مخلوق کی دیگر کوئی سے دیگر کوئی نہیں ہوتا مخلوق کی حد سے وہ حدود محدود کو قبول نہیں کرتا وہ تھا وہاں یہاں نہ ہو گا نہ حد سے انکار ہے نہ معاشرت و خود نمائی کرتا ہے نہ اسکو ایک کے ظہور سے دیکھتا جاتا ہے وہ باطن ہے نہ بطور جدا کسی چیز سے وہ دور ہے نہ مسافت کے ساتھ نزدیک ہے نہ نزدیکی و مکانیت کے ساتھ متصف ہے

وہ لطیف ہے نہ وہ لطافت جسمانی رکھتا ہے موجود ہے نہ موجود کے ساتھ ساتھ رکھتا ہے قائل ہے نہ اولاد و جبر و اختیار کے ساتھ اعزازہ گیر ہے نہ کسی اندیشہ کے ساتھ تدبیر کرنے والا ہے نہ حرکت کے ساتھ مرید ہے نہ عزم و ارادہ کے ساتھ وہ سچ ہے نہ نکان کے ساتھ ہمسیر ہے نہ نگہ کے ساتھ زانہ اس کے ساتھ نہیں ہے (وہ تھا ایک زمانہ بھر نہیں) مکان اسکا احاطہ نہیں کر سکتے اسکو نیند نہیں آتی اور صفاتی مخلوق سے اسکو محدود نہیں کر سکتے آلات و اوزار اسکو قطع نہیں پہنچاتے۔

اسکا وجود ہر زمانہ سے پہلے ہے اسکا وجود عدم سے پہلے ہے اسکی ازلت اسکی ابتداء سے پہلے ہے کہ اسے کسی مخلوق سے تشبیہ دی ہے خود وہ کسی کی شبیہ و نظیر نہیں رکھتا یہ کہ چیزوں کے درمیان تضاد ہیں خود وہ ضد نہیں رکھتا یہ کہ امور میں مقارنت ہے اسکا کوئی قرین و متعلق نہیں ہے روشنی کو تاریکی کے ساتھ گری کو سردی کے ساتھ ضد قرار دیا ہے اشیاء کے درمیان اللت و دوری قرار دی اشیاء ایک دوسرے کے نزدیک و دور پر اکتدہ ہیں اسکی جدائی خود دلالت کرتی ہے وہ ہر چیز کے ساتھ ہے۔

لیکن نہ اشیاء کی طرح ہر چیز میں سما سکتی قرار دی ہے اسکی مخلوق کی سما سکتی پر دال ہے نہ مخلوق کی طرح خدا فرماتا ہے چیز کو جوڑا جوڑا اطلاق کیا شاید وہ یاد کریں (سورہ زاریات آیت ۳۹) خدا کا مہم و مہمی ربوبیت اس میں تھا کہ جب کوئی ربوب و تربیت ہونے والا ہی نہ تھا حقیقت موجود رکھتا تھا اگرچہ کوئی عہد نہ تھا غایت کے معنی رکھتا تھا۔

## الذمعة الساجدة

جب کہ کوئی معلوم نہ تھا خالقیت کا معنی رکھتا تھا کہ جب کوئی مخلوق نہ تھی (بلکہ سب سے مراد سب معلوم مخلوق حادث سے پہلے اس پر حادث صدق کرتی تھی وہ واجب الوجود ہے صفت کمال بذاتہ رکھتا ہے نہ کسی غیر کے واسطے حاصل ہو) زمانہ اس کی تخلیق سے پہنان نہیں (اسکی تخلیق میں زمانہ کو کوئی دخالت نہیں ہے) کوئی زمانے بھی اسکے فعل کو نزدیک نہیں کرتا (یعنی وہ کسی کام کے انجام دینے کیلئے زمان و مکان کا محتاج نہیں) کیونکہ سب زمانہ اسکے فعل میں مساوی ہیں زمانہ ماضی، حال یا بعید و اسکی ذات میں کوئی قطعیت نہیں رکھتے کسی کام کے انجام دینے کی امید اسکو کمال فعل سے روک نہیں سکتی (بلکہ ہر ایسا کام اسکے فرمان کا محتاج ہے)۔

اسکے افعال کسی زمانہ سے محدود نہیں (کب جانتا تھا کب قدرت رکھتا تھا کب مالک بنا کوئی زمانہ بھی اسکی ذات و صفت و فعل کو نہیں لے سکتا اور محدود نہیں کر سکتا) کیونکہ وہ خود زمانہ کا خالق و قائل ہے) کوئی چیز اسکی قرین و ساتھی نہیں ہر خصوصیت و اثر کہ جو مخلوق میں دیکھا جاتا ہے خالق میں موجود نہیں ہے ہر چیز کہ جو مخلوق میں ماسکان پذیر ہے۔

خالق سے متعلق ہے حرکت و سکون اس پر جاری نہیں ہوتے کسی طرح چیز اس میں راسخہ نہیں کر سکتی کہ وہ خود چیز کو جاری کیا ہے یا کسی طرح بازگشت کرتی ہے اس میں کوئی چیز کہ جس کو اس نے پیدا کیا ہے؟ (حرکت و سکون کو اس نے خلق کیا اسکی مخلوق اسکی طرف بازگشت رکھتی ہے نہ اس معنی کے ساتھ کہ وہ اس کا محتاج یا وہ اس پر حاکم ہے؟

اس فرض کے علاوہ تفاوت و تغیر پیدا کر سکے (کبھی متحرک کبھی ساکن اور یہ معلوم جسامیت ہے) اس کے معنی ازلیت سے یہ دور ہیں ازلیت اسکی ذات پر صدق نہ کرتی تو پھر یہ مخلوق خالق کی جز ہوتی اور کوئی چیز باقی نہ رہتی کہ اسے مخلوق کہا جائے ہر چیز خالق ہو جاتی۔

اگر وہ اسکی پشت فرض کریں تو اسے کا حصہ فرض کرنا چاہئے گا اس طرح یہ ازلیت کے معنی سے سازگار نہیں وہ ذات کہ جس پر حادث متعلق ہے اور کس طرح اشیاء کو ایجاد کرتا ہے بلکہ ہر مخلوق سے یہ متعلق ہے؟

اگر مخلوق کے معانی و صفات اس سے متعلق ہوں تو وہ خود کسی اور کے وجود پر موقوف ہوگا یہ حال و خلاف حق ہے اس پر کوئی دلیل حجت نہیں ہے ایسے سوال کا کوئی جواب نہیں رہے گا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند بالا ہے اور دور و خدا ہو محمد و آل محمد پر۔

اصول کافی علی بن محمد سے حدیث مرسل منقول ہے کہ امام رضا ؑ نے توحید کے بارے میں فرمایا: جس کی حمد و تہنیت کرنے والے اور وصف کرنے والے نہ بیان کر سکتے ہیں اور نہ ان تک پہنچ سکتے ہیں جس کی نعمتوں کو شمار کرنے والے شمار نہیں کر سکتے نہ کوشش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں نہ بلکہ پروا نہ ہوتی اسے پا سکتی ہیں نہ گل و جام کی گہرائیاں اس کی جہ تک پہنچ سکتی ہیں۔ اس پر رد و کار کے کمال ذات کی کوئی حد معین نہیں نہ اس کے لئے تو ہمیں الفاظ ہیں نہ



اس کی ابتداء کے لئے کوئی وقت ہے جسے شمار کیا جاسکے۔

ان تمام مخلوق کو اپنی قدرت و توانائی سے خلق کیا اپنی رحمت و لطف سے ہواؤں کو بلایا، بحر قمرانی ہوئی زمین پر پہاڑوں کی تعمیر کاڑیں۔

آقا زین جو اس کی معرفت ہے مکالم معرفت و نہایت اس کی قصد حق ہے مکالم قصد حق تو حید ہے مکالم تو حید کسندو ہے ماضی اس ہے مکالم ماضی یہ ہے کہ اس سے ان صفات کی لٹی کی جائے کیونکہ ہر صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے اور ہر موصوف شاہد ہے کہ وہ صفت کے علاوہ کوئی چیز ہے۔

جب کوئی کسی چیز کی توصیف کرتا ہے تو درحقیقت اس ذات موصوف کے ساتھ ایک صفت، وصف ماضی ہے پس خدا کی توصیف بھی ایسی ہوگی کیونکہ جس نے اس کی ذات کی توصیف ایک الگ صفت سے کی تو کیا اس خدا کو دو چیز (صفت و موصوف) سے مرکب کیا اور اس کے لئے دو عنوان طے کرو یا جس نے اسے مرکب مانا اور دوئی پیدا کی اس نے اس کے لئے جزو تقسیم کی بناء ڈالی خدائے بے نیاز و قدیم و ازل و واجب کے لئے جزو تقسیم محال ہے جس نے خدا کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھا اور اس کے لئے اجزاء کا تصور کیا وہ خدائے واحد کے برعکس معرفت میں پہلے ہی سے دور ہو گیا۔

فصل خیال و نادان ایسا خیال کرتا ہے کہ وہ دوسری موجودات کی طرح قابل اشارہ ہے اور اس کی جانب حس یا عقل اشارہ کیا جاسکتا ہے لیکن وہ توجہ نہیں رکھتا کہ اشارہ کرنا مستلزم محسوس ہے جب تک کوئی چیز محسوس نہ ہو اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاسکتا اور جوشی محسوس نہ ہو جائے اور حدود اطراف کے سبب محسوس نہ ہو جائے وہ قابل تجرید و تقسیم ہے۔

پس سمجھو خدا تم پر دم کرنے اور اس کو تمام اشیاء کا علم ہے اور اس کا علم حادث نہیں کہ جس سے وہ مستقل کے امور کو یادداشت کرے اور سب مخلوق اس کے سامنے ہیں وہ سب کو دیکھ رہا ہے اگر اس کے پاس علم نہ ہو تو وہ جاہل و کمزور ہوگا جیسا کہ ہم نے دیکھا علماء کو کہ ان کا علم حادث ہے ان میں جہالت تھی بعد میں علم آیا اور جہالت با عرض سے وہ علم ان سے جدا ہو جاتا ہے اور اپنی جہالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں اس لئے اللہ کو عالم کہتے ہیں کہ اس میں جہالت کو راہ نہیں وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے پس خالق و مخلوق کا جمع ہونا عالم کے نام کے ساتھ اس کا معنی مختلف ہے کہ جو تم دیکھ رہے ہو۔

ہمارا رب سب سے ہر آواز کو سنتا ہے نہ اس طرح کہ جس طرح ہمارے کان میں سوراخ ہے کہ جس کے اندر آواز داخل ہوتی ہے اگر ہم نہیں تو ہم قادر نہیں کہ دیکھ رہے ہوں نہ سن بھی رہا ہے اور دیکھ بھی رہا ہے لیکن وہ غور و تامل ہے کوئی چیز اس پر غفلت نہیں آوازوں سے۔ کیا اس کی صفیں کہ ہم نام دیں۔ پس ہم نے جمع کیا نام کو سننے کے ساتھ اور معنی مختلف ہے اس طرح آنکھ کو وہ درک کرتا ہے آنکھ اسے درک نہیں کر سکتی۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ازل سے عالم، قادر، متی، قائم، سب، اور بصیر تھا اور ہے میں نے عرض کیا اے فرزند



## اللہ معقولات کا کعبہ

رسول خدا کے بارے میں کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا علم سے قادر، قدرت سے قادر، حیات سے مہی، قدرت سے قدیم، کمال سے کمال، ہر شے سے بڑا ہے اور اس پر عقیدہ رکھے اس نے خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک کیا ہے اور وہ ہم اہلیت کی دوستی سے محروم ہے اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ بالذات عالم، قادر، مہی، قدیم، کمال، ہر شے سے بڑا ہے اور ہے اللہ تعالیٰ ان باتوں سے کہ جو کافر اور خدا سے تشبیہ دینے والے کہتے ہیں بڑی دیر ہے۔ مشکل میں کے درمیان صفات الہی اور اس ذات مقدس سے احتساب کے بارے میں حضرت کا یہ کلام عمل میں آیا اس کی وضاحت یہ ہے کہ معقولات کا کہنا ہے کہ مفعی صفات کو خدا کی ذات سے وابستہ نہیں کرنا چاہیے اس ڈر سے کہ خدا کا کس کی طرح تعدد کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔

لہذا خدا عالم ہے یعنی جاہل نہیں قادر ہے یعنی عاجز نہیں وغیرہ اشعار اور متون کا قول ہے کہ خدا کی صفات یہ معنی قدیم ہے جو اس کی ذات کے علاوہ ہے لیکن اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے پس شیعہ حضرات اپنے آئمہ کی تعلیمات کی رو سے معتقد ہیں کہ صفات خدا تعالیٰ معنی ذات ہیں۔

یعنی خدا عالم بالذات ہے کسی زائد علم سے وہ عالم نہیں ہے یا خدا قادر بالذات ہے یعنی یہ قدرت اس کی ذات پر زائد نہیں اسی طرح کی دوسری احادیث کی معنوی لہر زش کو وہ لوگ جانتے ہیں جو اس طرح گمراہ ہیں بخوشی میں الجھ پکے ہیں امام رضاؑ نے تفصیل سے فرمایا کہ ہم نے اس کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔

پس اگر خدا امور و ماضی و اشارہ میں آجائے تو وہ مرکب و محدود صاحب جسم اور ممکن ہو جائے گا اس کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی معین محیط یا محدود محل و مقام میں ہے یا کسی معلوم محل و جگہ پر ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ وہ کسی معین و محیط حدود میں ہے اور دوسرے مکانات یا موارد پر و دیگر سے خالی ہیں۔

ذات خدا حادث نہیں ہے اس کے وجود پاک پر عدم و نیستی نہیں لازم آتی۔ وہ ہر چیز کے ساتھ ہے لیکن جسمانی اتصال کی طرح نہیں وہ تمام اشیاء سے جدا ہے لیکن جسمانی دوری کی مانند نہیں وہ صالح و قاطل ہے لیکن لوگوں کے مثل حرکات و آلات و خیالات کا محتاج نہیں وہ دیکھنے والا ہے لیکن بصارت و محسوسات کی احتیاج نہیں رکھتا کیونکہ وہ زمانہ پر محیط ہے اور اس کے احاطہ علم و بھاط کے لحاظ سے گزشتہ و آئندہ میں فرق نہیں ہے وہ تمام و بیکانہ ہے کیونکہ اس کا ساتھی و شریک نہیں کہ جس سے وہ مانوس ہو مگر اس کے نہ ہونے سے پریشان ہو جائے اس خدا نے پہلے مخلوقات کو پیدا کیا اور اسی خلقت میں لوگوں کی طرح فکر و نقش و تجربہ و زحمت و کوشش کا معمولی بھی محتاج نہیں تھا خدا نے دنیا اور اہل دنیا کی حقیقت کے بعد اس کے نظم و ضبط کو مرکب کیا اور ہر امور حادثہ ہر موضوع کے لئے وقت معین و مقرر کیا مختلف اشیاء متفاوت موضوعات کے درمیان ربط پیدا کیا اور اپنے تمام موجودات و مخلوقات کو ایک دوسرے سے مربوط کیا۔

موجودات میں سے ہر ایک کی خاطر ایک مخصوص طبیعت و فطرت اور ایک معین اور ایک معلوم اثر کا انتظام کیا اور ان خواص و آثار و طبائع کو ان اشیاء کا ایک ایسا سلسلہ ملازم رکھا کہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں پیدا کر سکتے پروردگار عالم ان تمام مخلوقات و امور کا ان کے حدوث و وقوع اور وجود کے پہلے ہی سے آگاہ تھا اور امور کے تمام حدود و اطراف و آثار و انعامات مطلع تھا اور ہر ان کے تمام قراین خصوصیات اور اثرات کو جانتا ہے۔

مرحوم صدوق میمون و کتاب توحید میں علی بن احمد بن محمد بن ہدایت و قاسم سے وہ محمد بن یعقوب کلینی سے وہ علی بن محمد معروف بھلا سے وہ محمد بن یحییٰ سے وہ حسین بن خالد سے وہ امام رضا ؑ سے اسی حدیث کو تھوڑے الفاظ و معنی کی تبدیلی کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

میمون میں حسین بن خالد سے منقول ہے کہ میں نے امام رضا ؑ سے عرض کیا یا بن رسول اللہ لوگ رسول سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فرمایا اللہ نے آدم کو اپنی صورت میں پیدا فرمایا: امام ؑ نے فرمایا: خدا ان کو قتل کرے انھوں نے حدیث کے پہلے حصے کو حذف کر دیا اصل میں رسول اللہ دو آدمیوں کے پاس گزرے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو کہہ رہا ہے کہ خدا نے تیری شکل حیرے چہرے کو بنا دیا تیری شکل کسی کی شکل کی طرح ہے رسول خدا نے اس سے فرمایا: اے عبد اللہ اپنے بھائی کو ایسا مت کہو اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو اس صورت پر پیدا کیا۔

عیون میں ابراہیم بن ابی حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے امام رضا ؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا۔

### او تو کہتم فی ظلمات لا یبصرون

تو فرمایا: اللہ کے ترک کی ممت، ایسے نہیں جیسے مخلوق کی ممت ہے لیکن جب اللہ جانتا ہے کہ وہ کفر و مخالفت سے واپس نہیں لوٹیں گے تو لطف و تعاون کو ان پر ترک کیا اور ان کو ان کے اپنے اختیار پر چھوڑ دیا۔  
راوی کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا۔

### ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم

فرمایا: مہر ہے کہ جو کفار کے دلوں پر خدا نے ان کے کفر کی وجہ سے لگا لی جیسا کہ اللہ اس آیت میں فرماتا ہے۔

### بل طبع اللہ علیہا بکفرہم فلا یؤمنون الا قلیلاً

راوی کہتا ہے کہ میں نے سوال کیا کہ کہ خدا اپنے بندوں کو مصیبت پر مجبور کرتا ہے؟

فرمایا: نہیں بلکہ خدا ان کو اپنے حال پر اختیار کی وادی میں چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی مصیبت سے توبہ کریں

میں نے عرض کیا کیا خدا بندوں کو طاقت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے فرمایا: کیسے وہ تکلیف دے خدا خود فرماتا ہے و

## الذبح حلال ہے

رہے مظلوم للعبد۔ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

راوی کہتا ہے امام رضا ؑ نے فرمایا: میرے ہاپ امام صادق ؑ سے نقل ہوا ہے فرماتے ہیں کہ جو یہ گمان کرے کہ خدا اپنے بندوں پر جبر کرتا ہے وہ معصیت پر ہیں یا ان کو تکلیف طاقت سے زیادہ دیتا ہے تو ان لوگوں کا وزن خشنود جانور نہ کھائیں ان کی کو اسی قبول نہ کریں ان کے پیچھے نماز کی افتراء نہ کریں ان کو نکالتے نہ دیں۔  
 عیون مکن بن عبد بن محمد بن محمد بن شادی سے منقول ہے کہ جب محمد علی بن موسیٰ الرضا ؑ کے پاس مروی گمان کیا تو ان سے عرض کیا یا بن رسول اللہ ﷺ ہم کو امام صادق ؑ کی روایت ملی ہے کہ فرماتے ہیں:

لا جبر ولا تفویض بل امر بین الامرین

اس کا کیا مطلب ہے تو فرمایا: جو یہ گمان کرے کہ خدا ہمارے افعال کو انجام دیتا ہے۔ مگر ہم پر عذاب کرے گا وہ جبر کا قائل ہے اور جو یہ گمان کرے کہ خدا نے مخلوق کے سب امور ان کے سپرد کیے رزق۔۔۔ تو وہ تفویض کا قائل ہے جو جبر کا قائل ہے وہ کافر ہے اور تفویض کا قائل ہے وہ مشرک ہے۔  
 میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ ﷺ امر بین الامرین سے مراد کیا ہے۔

فرمایا: یہ ایسا راستہ ہے کہ خدا کے امر کو انجام دو اور اس کی نفی سے روک۔ میں نے عرض کیا یا اللہ کا اس میں کوئی ارادہ وحیت ہے۔

فرمایا: اطاعت اللہ کی ارادہ وحیت میں ان کا حکم دیا اور اطاعت سے راضی ہے اور اطاعت پر وہ مدد کرتا ہے معصیت میں وہ نکتہ چاہتا کہ انسان پر ہلکنا راضی ہوتا ہے اور اسے سزا اور عذاب مل کر رہتا ہے۔  
 میں نے عرض کیا کہ اللہ کے لئے امور میں قضا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی فعل نہیں جو ملک خیر و شر سے انجام دے مگر خدا کا اس میں ایک فیصلہ ہے میں عرض کیا اس قضا کا کیا معنی ہے فرمایا: اللہ کا حکم ہے کہ ایسے کاموں پر قلوب دینا اور آخرت میں اور بے فعل پر سزا و عذاب دینا یا آخرت میں عسک۔  
 عیون میں علی بن حسن بن علی بن فضال اپنے باپ سے نقل کرتا ہے کہ انہوں نے امام رضا ؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا۔

کلا انهم عن ربهم یومئذ۔۔۔

فرمایا: اللہ کی مکان میں اپنے بندوں سے پوچھو نہیں کہ ان کی کو کمالی نہیں دیتا اور ان کے کاموں کے ثواب دیتا ہے اس قول خدا کے بارے میں پوچھا: جو چاہو ایک وال ملک صفا صفا۔ تو فرمایا: اللہ تعالیٰ آنے جانے کی مفت سے متصف

## الَّذِي هُوَ السَّامِعُ بِرُوحِهِ

نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ نقل و انتقال سے مبرا و منزہ ہے بلکہ خدا کا نام اور فرمے آتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ ان آیات کے بارے میں پوچھا۔

سبحو الله ..... الى آخره

فرمایا: اللہ نہ ذوق و سکر و کرتا ہے نہ کر دھوکہ لیکن اللہ ان کو سکرے، استہزہ کر اور دھوکے کی سزا دیتا ہے اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے کہ جو ظالمین کہتے ہیں۔

یعون میں عبدالعزیز بن محمدی سے منقول ہے کہ میں نے امام رضا ؑ سے توحید کے حلق سوال کیا تو فرمایا: جو شخص اللہ احد پڑھے اور اللہ پر ایمان لے آئے گو یا توحید کی معرفت دکتا ہے۔

عرض کیا کیسے پڑھے فرمایا:

جس طرح لوگ سورہ توحید پڑھتے ہیں اس میں کذک اللہ ربی تین بار کا اضافہ کرے۔

مرحوم صدوق ؑ نے یعون و کتاب توحید میں حران بن سلیمان نیشاپوری سے نقل کرتے ہیں کہتا ہے میں نے امام رضا ؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

فمن يرد لله ان يهديه يشرح صدره للإسلام .

فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے ایمان کی ہدایت و دنیا میں کرتا ہے اور آخرت میں جنت و کرامت کی طرف اور اس کے دل کو مطمئن کرنے کے لئے کھول دیتا ہے اس کے دل میں احمد و کون پیدا ہوتا ہے ثواب کے وعدے کا اور وہ مطمئن رہتا ہے اور جو کمر لیا ہو خدا کی پرمائی کرے خدا دنیا میں اس کے دل کو گھگ کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے دل میں کھر و اضطراب محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اٹھاتا ہے اور اس کو اپنے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔

ذکرہ دونوں کتابوں میں احمد بن محمد بن ابی نصر برقی امام رضا ؑ سے نقل کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ہمارے بعض شیوخ جبر کے کائل ہیں اور بعض استطاعت و تقویٰ سے کہو مجھ سے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اے ایمان آدم میں نے تجھے اپنی مشیت پر پیدا کیا جو چاہے انجام دے اور میں تجھے فرائض ادا کرنے کی قوت عطا کی اور تو میری نعمتوں کو لے کر میری معصیت پر فرج کرتا ہے جبکہ سچ و صبر میں نے تیرے لئے قرار دیا۔

ما اصابك من حسنة فمن ربه وما اصابك من ميسرة فمن نفسك .

جو نیک کرتا ہے خدا سے اور برائی حیرے اس سے میں نیک کے لئے اولیٰ ہو تو برائی کے لئے،



## الَّذِينَ يَسْأَلُونَكَ

وَذَلِكَ إِنِّي الْإِنشَاءُ يَحْمِلُ فِعْلُ وَهُمْ يَسْأَلُونَ

وہ خدا جو کہ اس سے کوئی شخص پوچھ سکا وہ ہر ایک مخلوق سے سوال کرے گا۔ اللہ فرماتا ہے میں نے چشم کو ایک نظر پر پیدا کیا۔

بخاری باب من یخلاف فی النار ومن یعبر جوفها سے کتاب العدل سے کتاب تخریج خراسانی امیر ایم بن فرات کوئی سے وہ اسامی بن امیر ایم سے وہ پیرہ سے کہہ کہتا ہے کہ میں نے امام رضا ؑ سے سنا کہ فرمایا: اللہ کی قسم تم سے کوئی جنم نہیں ہمیشہ دو دفعہ نہیں جائے گا۔

بخاری باب المسبوبات من کتاب السماء والعالم میں کتاب منتخب لہما سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ امام رضا ؑ سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ساراوی نے کہا:

ان الله خلق هذا نطاق زهر جدة خضراء منها اخضرت السماء  
سے مراد کیا ہے۔

امام ؑ نے فرمایا:

نطاق سے مراد حجاب (پردہ) ہے اللہ کے لئے اس کے علاوہ سات ہزار عالم ہیں جو جن دامن کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ مرحوم صدوق ؑ میمون میں امیر ایم بن ابی محمد کی جن کے ذیل میں روایت کی کہ ابی محمود نے کہا ہے کہ میں نے امام رضا ؑ سے عرض کیا یا بن رسول اللہ ہمارے پاس فضائل امیر المومنین امام علی ؑ کی روایات ہیں اور وہ تمہارے اہل بیت کے فضائل تمہارے خاندان سے منقول ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ ان کی مثل آپ کے پاس بھی ہیں کیا جی ہے ان کو مانیں؟ امام ؑ نے فرمایا: ان سے ابن ابی محمود مجھے میرے باپ نے اپنے اہل بیت سے انہوں نے رسول اللہ سے نقل کیا: کہ رسول خدا نے فرمایا جو کہنے والے اس کی عبادت کی اور اگر وہ کہنے والا اللہ سے ہے تو کو یا اس نے اللہ کی عبادت کی۔

پھر فرمایا: اے ابن ابی محمود ہمارے خاندان سے ہمارے فضائل میں بہت سی روایات گذریں اور وہ عین قسموں پر ہیں ایک عالی دوسرے مقصر تیسرے جو ہمارے دشمنوں کے سامنے ہمارا نقص و عیب بیان کریں جب لوگ ہمارے فضائل میں غلو کو سنتے ہیں تو وہ ہمارے شیعہ ہونے سے انکار کرتے ہیں اور وہ اس قول سے ہمارے اہل بیت کی نسبت دیتے ہیں اور جب مقصر ہمارے عقیدہ رکھنے والے سے ایسی باتیں سنتے ہیں تو وہ ہمارے دشمن ہو جاتے ہیں اور جب ہمارے دشمن سامنے نقص بیان کو شیعہ تو وہ ہمارے ناموں کو ظلم سے مطلب کرتے ہیں کہ اللہ کا فرمان ہے

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ



اے ایمان الہی مود جب لوگ جائیں آجی کو جائیں تو ہم ہمارے طریقے و سنت پر چلتاں مٹم ہے حرکت کرنا ہے  
اپنے لئے ہیں جو جگ سے جدا ہو گئے ہیں اس سے دور رہتے ہیں اس کی گڑی یا کڑی یا پند یا ناپا آخرت ہے۔

صاحبِ کتاب (طائف) فرماتے ہیں بعض مقامات کا ذکر مخدوں میں ہو چکا ہے کہ جب لہذا ۱۹۵۲ء ہجریہ اور کوفہ وغیرہ  
شہر میں داخل ہوئے ہیں۔

شیخ محمد رفیع رحمہ اللہ نے بیان میں عبد الوہاب رحمہ اللہ بن محمد بن غنیظا پوری سے ماہ شعبان میں ۱۰۵۱ ہجری قمری میں یہ حدیث نقل کی ہے۔  
غنیظا پوری سے وہ فضل بن شاذان سے نقل کرتا ہے کہ مامون نے فضل سہل ذوالریضین کو امام رضا ۹۵۰ کے پاس بھیجا اور یہ خط لکھا کہ آپ حلال و حرام شرعی و اجہات و دستوں کو پھر لے لے پھر اور لکھا کہ میں فرمائیں کہ کیا آپ ہی لوگوں پر رحمت خدا ہیں اور آپ ہی علم کے جہن ہیں امام رضا ۹۵۰ نے فضل سے فرمایا: کہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پھر لے لے کر وہی خط دیا کافی ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکا اور حاجت مندوں کا سہارا ہے اس کے بیوی اور بچے نہیں ہیں وہ ہمیشہ بخشنے والا بخشنے والا بخشنے والا قدرت والا ثابت اور جاوید ہے وہ نور ہے اور اپنا عالم ہے جس کو مکمل نہیں ایسی قدرت والا ہے جس کو کسی شکست نہیں دیا ہے نیاز جو کسی نیاز مند نہیں دیا ایسا انصاف والا جو کسی ظلم نہیں کرتا اس نے ہر حق کو پورا کیا۔

لیکن کوئی چیز بھی اسی جیسی نہیں، یا خیر یا نہ یا ہوتا نہیں میں کوئی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے وہ تمام مخلوقات میں برتر ہے تمام رسولوں کا سرور و خاتم یا مبران ہے وہ تمام دنیا و انبیا سے افضل ہے اس کے بعد کوئی شخص نہیں اور اس کے دین کو تہذیبی اور مذکر کوئی نہیں ہے میں کہتا دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ جو کچھ کہتے ہیں وہ سب حقیقت ہے ہم اس کو مانع ہیں اور ان تمام رسولوں اور مشہوروں اور مجتہدوں کو جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو بھی قبول کرتے ہیں ان کی ہر کتاب کو بھی مانع ہیں جس میں کسی طرح کی کوئی چیز ہو جو کلام اللہ میں نہیں ہے۔

یہ کتاب خدا کی طرف سے برحق نازل ہوئی اور پسندیدہ ہے کہ وہ کتاب خدا کی جو غلطی ہو سکتی تھی ان کی  
کے کج ہونے پر اطلاع کرتی ہے اور اس کے خلیفہ اور سلف اور برحق پیغمبر اس کی حکم و کتاب و آیات پر اعلان کرتے ہیں اور  
خاص و عام پر بھی اس کے وعدے اور وعید پر مانع و مفسدوں پر اور ان تمام چیزوں پر جن کی طرف دنیا کا کوئی فرد بھی نہیں دیکھ سکتا  
ایمان رکھتے ہیں اور کبھی دیکھتے ہیں۔

اس کے بعد امام علیؑ حجت اور دلیل اور مصلحتوں کا امیر ہے جو مسلمانوں کے امور کے سرپرست قرآنی حق کو اور اس کے احکام جاننے والا اس کا پہلی ہاشمین اور وہی تھا اس کا مقام اور وجہ تفسیر کی نسبت اس طرح ہے جس طرح ہادیؑ کا مقام موسیٰؑ کی نسبت علی بن ابی طالبؑ میرا مومنین امام - متقین مشہور بزرگوار کے پیشوا اور یحییٰ بن اسماعیلؑ بعد از خیران اس کے بعد حسنؑ اور حسینؑ تھے کہ جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں پھر علیؑ بن حسینؑ زین

الذی مع الساجدة

الطاهر بن محمد بن علی<sup>۱۵۰</sup> باقر طرم انبیاء، محمد جعفر بن محمد الصادق اوصیاء، کاظم کے وارثے، محمد موسیٰ بن جعفر کاظم<sup>۱۵۱</sup> میرعلی  
بن موسیٰ رضا<sup>۱۵۲</sup> محمد بن علی<sup>۱۵۳</sup> جعفر بن علی<sup>۱۵۴</sup> محمد بن علی<sup>۱۵۵</sup> حسن بن علی<sup>۱۵۶</sup>

مکرمہ مقام المستطرف صلوات اللہ علیہم اجمعین میں کوئی دجال نہ ملے گا اور کسی جین اور زمین مالک کی کسی جہت سے کسی زمانہ میں خالی نہیں رہی ہے۔

خاتم الان رسول اکرم اور سخت کوشش سے زیادہ جاننے والے قطعات میں سب سے زیادہ عادل امامت کے لئے سب سے زیادہ لائق، ہر دور اور ہر زمانے میں امام ایسی نجات کے محکم و رہبر ہدایت کے پیشوا اور اہل و عیال پر قیامت تک حجت ہیں خدا ہر چیز کا وارث ہے اور وہ سب سے اچھا وارث ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اس کا مخالف ہے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اور حق و صداقت کو چھوڑنے والا ہے اور یہ قرآن کے مفسر ہیں اور رسول کی طرف سے بھیجے ہوئے حجت قرآن ہیں جو کوئی ان لوگوں کو ان کے آپاؤ اور اہداد کے ناموں کے ساتھ پہچانے بغیر مٹ جائے۔

یعنی اسلام سے آشنائی کے بعد تو اس کا مرنے والا ہے جیسے جاہلیت کے زمانے میں مراد اور گواہی دیتے ہیں کہ ان کا  
دین پادشاهی، پاکدامنی، سچائی، بھلائی اور کوشش، نیکوں اور بدکاروں کو نباشت واپس کرنا، زیادہ بوجھ کرنا، رات کو جاگنا  
حرام کاموں سے دور رہنا اور غیر کے ساتھ مطہر امام معزز میں خوش گفتاری، ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک، نیکی، بے  
آزاری، مومنوں کو خوش رفتاری خوش اخلاقی، صیحت خیر خواہی، اور نہایت ہی کاروری دیتے ہیں۔ خدا کے دوستوں کے ساتھ  
دوستی اور اپنے دشمنوں سے برائی سکھاتے ہیں پھر خود کا طریقہ خدا نے اپنی کتاب میں دیا چھوٹے اور بڑوں کو دھرتا  
کہیں سمیت مراکھ کا کھانسی کا رخ کرنا وضو پاگل نہیں ہوتا مگر یہ شباب، پانکاز سے اور مواخراج ہونے سے، غیبت سے،  
جنابت سے کان دھونا کبھی غیبت کے نتیجے سے۔

خلاف سنت خدا و رسول ہے اور فرمائیے قرآن کو چھوڑنا یہ جو کہ غسل سنت ہے عیدین کا غسل، مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کا غسل زیارت، غسل احرام اول اور رمضان کا غسل ستر ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۳ اور رمضان کا غسل سنت ہیں غسل جنابت واجب ہے اور غسل حیض، نفاس و استحاضہ میں حیض و غسل میت واجب ہے۔

**واجب نمازیں:** ظہر چار رکعت، عصر چار رکعت، مغرب تین رکعت، عشاء چار رکعت، صبح دو رکعت یہ پانچ استرہ رکعت واجب ہیں۔

**دست نمازیں:** چوتھی رکعت ان نمازوں کے لئے آٹھ رکعت عمر سے پہلے آٹھ رکعت عصر سے پہلے چار رکعت مغرب کے بعد دو رکعت بیڑہ کر کہ جو ایک رکعت کھڑے ہو کر حساب ہوتی ہے عشاء کے بعد اور آٹھ رکعت نماز شب قطع اور تین رکعت کہ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام اور دو رکعت سنت نماز صبح کے لئے نماز کا اول وقت میں انجام دینا افضل

## الَّذِي سَأَلَ سَأَلًا

ہے اور نماز یا جماعت کی فضیلت ۱۲ رکعت کے برابر ثواب ملتا ہے عاجز و قاصر کے بچے نماز درست نہیں ہے اعتقاد جائز نہیں مگر اہل ولایت کی نمازی کا لباس مردار کے چلنے سے ماہر و دندوں کے چلنے میں جائز نہیں ہے کہ پہلے تشہد میں "السلام علیہ وعلیٰ عہدہ وعلیٰ آئینہ" کہنا کیونکہ نماز سے سلام کے ساتھ قلعہ بن جاتا ہے جب سلام کرنے سے پہلے گھبراہٹ ہو جائے۔

**نماز قصر:** آٹھ فرسخ میں یا اس سے زیادہ ہو تو نماز قصر روز بھی قصر ہوتا ہے سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اس کی قضا واجب ہے کیونکہ سفر میں روزہ نہیں ہوتا اور قنوت سنت ہے نماز حج کی دو رکعت واجبہ میں اور ظہر و عصر اور مغرب و عشاء میں نماز جنازہ میں یہ پانچ تکبیریں ہیں جو اس سے کم تکبیر کیے وہ سنت کا مخالف ہے میت کو قبر میں پاؤں کی طرف سے داخل کیا جائے اور تین دفعہ قبر سے پہلے رکھنا اور اٹھانا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام نماز میں بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے۔

**زکوٰۃ واجب:** ہر دو سو درہم میں پانچ درہم اس سے کم پر واجب نہیں ہے مال پر زکات واجب نہیں یہاں تک ایک سال اس پر گزر جائے اور زکات غیر اہل ولایت کو دینا جائز نہیں ہے دسواں حصہ زکات گندم، جو، کشمش، کھجور میں ہے کہ جب پانچ اوق کہ ہر اوق ساٹھ کلو گرام اور ہر کلو گرام چار دینار کا ہے زکات فطرہ ہر صغیر و کبیر، آزاد و غلام، مرد و عورت گندم، جو اور کھجور و کشمش سے ایک صلوہ یعنی چار دینار سے تین کلو اپنے مذہب کے آدمی کو دینا واجب ہے کہ جو مستحق ہو۔

**حیض:** حیض کی اکثر مدت دس اور کم مدت تین دن زن استحاضہ کثیرہ غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہے حیض والی نماز روزہ کو ان ایام میں ترک کرے اور روزے کی قضا ہے نماز کی قضا نہیں ہے۔

**ماہ رمضان کے روزے:** ماہ رمضان کا چاند دیکھے تو روزہ واجب ہے اس کے بعد داخلہ بھیجے کے چاند کو دیکھے تو روزہ انکار کرنا واجب ہے نماز سنت کی جماعت جائز نہیں ہے بلکہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کا باعث ہے ہر ماہ کے تین روزے سنت ہیں کہ ہر دس دن میں بدھ اور جمعرات میں سے کسی ایک دن رکھے پورے ماہ واجب و ماہ شعبان کے روزے مستحب ہیں اگر ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں تو پورے سال میں کسی ماہ بھی قضا کر سکتا ہے۔

**حج:** حج استطاعت رکھنے والے پر ایک دفعہ عمر میں واجب ہے کہ جب زاوہ سفر اور خرچ اور صحت رکھتا ہو اور وہ بھی حج تمتع انجام دے جو کہ مکہ سے چالیس میل دور ہے مکہ میں یا اطراف میں اپنے والدین پر حج قرآن و افراسہ ہا حرام کو میقات سے باندھے کہ خدا فرماتا ہے۔

وَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ . اور قربانی کا جانور ناقص و عیب دار نہ ہو۔

**جہاد:** جہاد ماہم عادل کے حکم پر واجب ہے جو جہاد کرتے مر جائے شہید ہے کسی کافر و نصاریٰ کو قتل کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ وہ جنگ کی ابتداء کرے قیاس وقت واجب ہے کہ جب عزت ناموس مال اور جان پر خطر ہو۔

طلاق دینا اس طریقے پر کہ جو خدا اور رسول کا طریقہ کتاب و قرآن میں ہے۔ مخالف کتاب کی طلاق نہیں ہوتی کہ جس

## الذی مع التائب

طرح نکاح ان کے پاس نہیں لیکن اہل اسلام پر نکاح متعدد سول ہے عیال کی تکلیف کرنا ہوتا ہے۔ (بشرطہا)  
 چار آزاد عورتوں سے زیادہ نکاح کرنا جائز نہیں جب ان میں سے ایک کو طلاق دے تو اور ایک لے سکتا ہے طلاق کی  
 صحت عین ماہ اس مدت میں کسی اور سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

امیر المومنین امام علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک جگہ عین طلاق دینے سے بعد دو بچہ جنا نماز میں واجب ہے ہر جگہ اور  
 چھینک کے وقت اللہ تعالیٰ کہنا سنت ہے اولیاء سے محبت واجب ہے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری واجب ہے ماں باپ  
 سے خوش رفتاری سے پیش آؤ خدا فرماتا ہے میری شکر گزاری کرو اور اپنے والدین کی بھی سب لوگ میرے پاس لوٹ کر  
 آئیں گے اگر مجھے وہ لوگ بخیر کر دیں کسی ایسی چیز پر کہ جس سے بے خبر ہو جس کی حقیقت نہیں جانتے ہو تو ان لوگوں کا کہنا  
 مت مانو امام علیؑ فرماتے ہیں کافر اور ظالم لوگوں کے سامنے والوں نے ان کیلئے روزہ اور نماز انجام نہیں دیئے لیکن ان  
 ظالموں اور کافروں نے اپنے سامنے والوں کو خدا کی نافرمانی کرنے پر مجبور کیا اور لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے۔  
 زکوٰۃ جنین (بچے جو پیٹ میں ہو) اس کی زکات مال کی طرح ہے جب اس پر ہال آگیا اور ان والا ہو۔ البتہ جانوروں  
 میں کہ جس پر زکات ہے۔

اور دونوں جانور حلال حکم رکھتے ہیں کا ذکر خدا کو کتاب اور سنت رسول میں ہے اسی طرح عورتوں سے حد اور طواف النساء  
 (جسے حد النساء کہتے ہیں) کو دونوں حلال اور جائز ہیں قرآن و احادیث کی رو سے۔

فسر الغنی :- فرائض کہ جن کو خدا نے قرآنی صورت میں نازل فرمایا کوئی اور والدین کے ساتھ وارث نہیں مگر شوہر  
 دیوی اور صاحب حصہ زیادہ حق رکھتا ہے اس سے کہ جن کا کوئی ذراقت میں حصہ نہیں ہے اور بچے کا نان و نفقہ ماں باپ پر  
 واجب ہے اور اس کا حقیقہ بھی اسی طرح اس کا نام رکھنا ساتویں دن اس کے سر کے بال منڈوانا اور ان بالوں کے برابر سونا یا  
 چاندی صدقہ کرنا، فقہ مردوں کے لئے واجب عورتوں کے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کسی تکلیف کو اس کی طاقت سے زیادہ  
 تکلیف نہیں دی ہے بعدوں کے افعال خدا کی مخلوق ہیں نہ کہ تخلیق موعوبی اور اللہ ہر چیز کا خالق ہے ہم جبر و تنزیہ کے قائل  
 نہیں ہیں خدا کسی گنہگار کو میراث کے ساتھ مواخذہ نہیں کرتا اور بچوں کو ان کے ماں باپ کے گناہوں پر عذاب نہیں دیتا۔

ولا تزر وازرة وزر اخرى

کسی کا گناہ کسی دوسرے کی گردن نہیں ڈالتا۔

ان ليس للانسان الا ما سعى

انسان کے لئے نہیں مگر کوشش کرنا اللہ محاف کرتا ہے اور اپنا فضل کرتا ہے کسی پر ظلم و جبر نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ظلم سے منزه



## الزَّكَاةُ مَالٌ سَائِغٌ

ہے اور اللہ کسی گمراہ و سرکش کی اطاعت فرض نہیں کرتا اور نہ اسے اپنی رسالت کے لئے نمایندہ قرار دیتا ہے اور نہ علی خدا کا فرزند اور شیطان و بتوں کی پوجا کرنے والوں کو چتا ہے اسلام ایمان کے علاوہ ہے ہر مومن مسلمان ہے لیکن ہر مسلمان مومن نہیں چور چوری کرتے وقت اگر مومن ہے تو مومن ہی رہے گا یا صاحبِ حدود (جن پر حدودِ خدا لازم ہیں) مسلمان ہیں نہ مومن اور نہ کافر جہنم میں مومن نہیں جائے گا اس سے خدا اپنے حصے کا وعدہ کیا ہے کافر جہنم سے نکال نکالا جائے گا بلکہ بیش اس میں رہے گا خدا شکر کرنے والے کو صاف نہیں کرے گا شکر سے کمتر جس کو چاہے بخش دے۔ (یعنی اللہ بخیر ہے)۔ اہل حق حیدر گناہ کافر جہنم میں جائیں گے لیکن ان کو وہاں سے نکالا جائے گا۔

کہ جن کے لئے شفاعت ممکن ہے یہ دنیا تقیر کا گھر ہے کہ جو دارِ اسلام ہے وہ کہ دارِ کفر و دارِ ایمان۔ امیرِ المعروف و نبی من بعدک دونوں کا جب ہیں اس پر کہ جو قدرت رکھتا ہو اور اس کو خوفِ غم نہ ہو ایمانِ امانت کے ادا کرنے کا کام ہے اور تمام گناہ کردہ سے اجتناب کرنا کہ وہ بدل کی حرقت اور زبان سے اقرار ہے اور اعضاء سے عمل کرتا اور مہین میں نیکی واجب ہے عیدِ فطر میں پانچوں فریضہ نمازوں کے بعد اور ابتدائے مغرب سے اور عیدِ الاضحیٰ میں دس صلوات اور تمام نماز و تہجد سے اور جو حکم میں ہے وہ پھر وہ نمازوں کے بعد کہے۔

نفاس والی عورتیں (نفاس پچھنے کے بعد خون آئے وہ نفاس ہے) اگر اٹھارہ دن سے زیادہ نماز کو ترک نہ کریں اگر اس سے پہلے پاک ہو جائیں تو نماز پڑھیں۔ اگر اٹھارہ دن کے بعد بھی خون دیکھیں تو غسل کر کے نماز پڑھ لائیں۔

اور ان کا عمل استعاذہ والی عورتوں کی طرح ہے (یعنی بی بدلتا و غیرہ)

ہمارا قبر کے مذاہب اور منکر و نکیر پر ایمان ہے موت کے بعد اٹھنا اور میزان، مراطِ مال محمد کے ظالموں سے برائت کہ جنہوں نے ان کو گمروں سے نکالا ان پر ظلم کیا نبی کی سنت کو بدلانا کھین (جو امام علیؑ سے بیعت ہوئی ہے) کا طین (جو جنگِ امام علیؑ سے کرنے والے ہیں۔

مارقین (علیؑ کے ماننے کے بعد ان کے خلاف خروج کرنے والے) اور جنہوں نے رسولِ خدا کے حجاب کی توہین کی اماموں کی بیعت کر کے توڑ دی۔

ان سے برائت کرتے ہیں وہ جنہوں نے عورتوں کو گمروں سے نکالا اور امیر المومنین امام علیؑ سے جنگ کی اور شیعہ متقین کو قتل کیا ان سے برائت واجب ہے اور جنہوں نے نیک لوگوں کو چھوڑ دیا اور ان پر لعنت کی اور لوگوں کے مال غصب کیے اور بے وقوفوں کو دین کے خلاف اٹھایا جیسے امیرِ شام، عمرو عاص کی جن پر رسول اللہ نے لعنت کی اور ان کے بھوکارے برائت کی کہ جو امیر المومنین امام علیؑ سے جنگ کی اور انصار و مہاجرین اور اہل فضل و سائیں کو قتل کیا ہے اور استبداد کرنے والوں سے برائت۔



ابو موسیٰ اشعری سے برائت اور جنہوں نے دنیاوی زندگی میں ولی دنیا بنایا اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اچھے ہیں اور وہ جو خدا کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ جیسے ولایت امیر المؤمنین اور خدا کے منکر اور امامت و رسالت کے منکرین سے برائت کرتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے اعمال حط ہیں اور جن کے اعمال قیامت کے دن کوئی وزن نہیں رکھتے یہ جہنم کے کتے ہیں ناجیوں، خارجیوں اور گمراہ اماموں سے برائت اور ظالم حکمرانوں سب اولیٰین و آخرین اور انہی کے پاؤں کاٹنے والوں سب اولیٰین و آخرین بد بختوں سے برائی ہیں اور ان سے دوستی رکھتے ہیں کہ جو ولایت امام علیؑ پر باقی رہے۔

جیسے سلمان فارسی، ابوذر غفاری، مقداد بن اسود، عمار یاسر، حذیفہ بن یمان، ابو شہم بن حیمان، سہل بن حنیف، عبادہ بن صامت، ابویوب انصاری، خزیمہ بن ثابت، ذوالشہادتین، ابوسعید خدری اور ان جیسے رضی اللہ عنہم ولایت کی اتباع کرنے والے اور معتدین ہدایت و دین کے راستے پر چلنے والے رضوان اللہ علیہم ورحمۃ اللہ علیہم۔

## شراب کی حرمت:

شراب حرام ہے چاہے قلیل ہو یا کثیر اور یہ وہ شراب کہ جو نشہ آور ہے تھوڑی ہو یا زیادہ مضطر مجبور شراب نہیں پیئے گا مگر یہ کہ اس کے قفس کے قتل ہونے کا خطرہ ہو اور ہر درندہ جانور حرام ہے اور ہر حرام گوشت کھانے والا پرندہ حرام اور موچوں والی مچھلی حرام ہے، مار مچی اور سیسار و سوسار اور ہر وہ مچھلی کہ جس کے چھلکے نہ ہوں حرام ہے۔

## بڑے گناہ:

گناہ کبیرہ سے اجتناب واجب ہے جیسے قفس محترمہ کو قتل کرنا کہ جس کو خدا نے حرام قرار دیا۔ زنا، چوری، شراب، حقوق والدین (نافرمانی)۔ حیم کا مال کھانا، مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز کہ جو خدا کے نام کے بغیر ذبح ہو، سود، حرام چیزیں جو، ناپ تول میں کم و زیادتی کرنا، پام کداسن عورتوں پر زنا کی تہمت، لواط، جھوٹی گواہی، رحمت خدا سے مایوسی، اللہ کے حکم سے بے خوف ہونا، اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا، ظالمین کی مدد کرنا ان پر اعتماد و مہمروسہ کرنا، اسراف، خیانت، حج نہ کرنا جبکہ استطاعت رکھتا ہو، اولیاء خدا سے جنگ کرنا، ابولہب اور گناہوں پر اصرار یہ سب گناہ کبیرہ ہیں ان سے بچنا واجب ہے۔

بخاری اور کتاب علل الشرائع کتاب عدل سے مناقب سے ابن شہر آشوب نے ان جوابات کو کہ جو امام رضاؑ نے مامون کے سامنے صبح بن نصر ہندی اور عمران صابی کے سوالوں کے حلق فرمائے عمران کیا آنکھ فور اور روح سے مرکب ہے کہ جو چیزوں کو دیکھتی ہے؟

## الذی معہ السحابہ سورۃ جلد

امام رضا ؑ: آنکھ ایک چربی سی ہے کہ سفیدی و سیاہی رکھتی ہے روح کی رہنمائی کرتی ہے اگر تم دیکھو تو اس میں تیری شکل ہے اس کے درمیان اور انسان اس کی صورت کو نہیں دیکھ سکتا مگر پانی یا شیشے میں یا اس کے مشابہ میں۔  
صباح: جب آنکھ آندھی ہو نہ دیکھ سکے تو کیسے روح اس میں قائم ہوتی ہے اور نظر چلی جاتی ہے۔  
امام رضا ؑ: آنکھ سورج کی مانند طلوع کرتی ہے اس کی طبیعت تاریکی ہے۔  
دونوں نے کہا: کیا روح چلی جاتی ہے؟ اور کہاں سے اس کی روشنی طلوع کرتی ہے جب پردہ آنکھ کا بند ہو جاوے  
لئے وضاحت فرمائیں۔

امام رضا ؑ: روح کی جگہ دماغ میں ہے اس کی شعاعیں جسم میں پھوٹی ہیں مثل سورج کے کہ جو آسمان میں بھیجی ہوئی ہوتی ہیں اور پھر اس کی شعاعیں زمین میں پھیلی ہیں  
جب سورج کی لگی غائب ہوتی ہے تو وہ سورج نہیں جب سرکٹ دین تو روح نہیں ہوتی دونوں نے کہا: مرد کی نسبت عورت کے علاوہ کیا ہے؟

امام رضا ؑ: اللہ نے مرد کو طاقت سے زینت دی ہے اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے عمران نے کہا مرد کے نطفے سے کیسے مرد اور عورت سے ذکر وجود میں آتا ہے۔

امام رضا ؑ: یہ ہے کہ جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو عورت کے رحم میں عورت کا نطفہ چلے تو مومنہ پر اگر عورت کے رحم میں مرد کا نطفہ چلے تو نہ کرے اگر رحم میں دائیں طرف ہو تو لڑکا اگر بائیں طرف ہو تو لڑکی۔ بسا اوقات عورت دو بچے جنم دیتی ہے جو ایک حکم سے ہے اگر عورت کے دونوں پستان بڑے ہوں تو دو سے حاملہ ہے اگر ایک دوسرے سے بڑا ہو تو ایک سے حاملہ ہے اگر دائیں طرف والا پستان بڑا ہے تو مولود لڑکا ہے اگر بائیں طرف کا بڑا ہو تو لڑکی ہے اگر عورت حاملہ کا دایاں پستان غائب ہو تو لڑکا سہل ہوگا اگر بائیں غائب ہو تو لڑکی سہل ہوگی اگر دونوں غائب ہوں تو حمل پورا سہل ہوگا دونوں نے کہا کوئی چیز انسان میں لمبی اور چھوٹی ہے۔

پہلے اگر آگہ ناسل سے دائرہ میں منی خارج ہو تو وہ چیز چھوٹی ہے اگر طول میں منی خارج ہو تو چیز بڑی ہے۔  
صبح نے کہا پانی کی اصل کیا ہے۔

امام رضا ؑ: پانی کی اصل خوف خدا ہے یعنی جب خدا نظر کرتا ہے تو اس کے خوف سے آسمان سے پانی برستا ہے اور زمین میں بہتا ہے اور چیزیں اُگتی ہیں اور بعض پانی زمین سے نکلتے ہیں ان کی اصل شیریں اور ٹھنڈی ہے۔

عمران: کیسے ان چشموں سے پانی میٹھا اور نمکین یا اس کے مشابہ ہوتا ہے؟

امام رضا ؑ: یہ چشمے جو ہر کے علاوہ ہیں ان میں موسم کے لحاظ سے تبدیلی اور انقلاب آتا ہے کہ جس طرح انگوڑا پانی

## الذمعة السابعة جلد سونہ

شراب میں مہلک ہوا شراب سرکہ میں بدل جاتی ہے اور جس طرح خون اور چربی سے ایک ٹالوس بدودھ بنتا ہے۔  
عمران: کہاں سے ان جواہر کی انواع و اقسام نکلتی ہیں۔

ان میں انقلاب آتا ہے کہ جس طرح انسان کے نطفہ میں تبدیلی اور انقلاب ہے کہ پہلے وہ ایک علاقہ ہوتا ہے پھر خون کا لوتھڑا پھر ایک ایک ہڈیوں کا مجموعہ کہ جو عرصہ بڑھتا رہتا ہے۔

عمران:- جب زمین سے پانی نکلتا ہے اور پانی ٹھنڈا اور مرطوب ہوتا ہے تو زمین کیسے ٹھنڈی اور خشک ہوتی ہے۔

امامؑ:- جب ندیاں ختم ہوتی ہیں تو خشک ہو جاتی ہیں

عمران:- گرمی زیادہ نفع مند ہے یا سردی۔

امامؑ:- بلکہ گرمی زیادہ نفع مند ہے سردی کیونکہ گرمی زندگی کی گرمی ہے سردی موت کی ٹھنڈک ہے اس طرح زہر

قاتل گرمی سے ہے کم ہو یا زیادہ وہ ٹھنڈی زہر سے زیادہ مضر و نقصان دہ ہے۔

عمران:- اور صبح دونوں نے نماز کی علت پوچھی امامؑ نے فرمایا: !نما اللہ کا حکم اور اس کی شریعت ہے کہ نماز میں

عزت و توقیر ہے اور عبد کا معبود کے سامنے خضوع و خشوع کا نام ہے جب وہ سجدہ کرتا ہے اور اس کی بلندی و ربوبیت کا اقرار کرتا ہے تو اس کو سجدہ کرتا ہے۔

دونوں نے روزے کا فلسفہ پوچھا تو فرمایا: خدا اپنی اطاعت سے امتحان کرتا ہے تاکہ وہ اس روزے سے درجات کو

پاسکے اور پہنچانے کہ خدا کا اس پر کتنا انعام و فضل ہے تقویٰ کے بعد پانی کی لذت سے لطف اندوز ہوتا ہے اور بھوک کا احساس اسے اس قیامت کے منظر کو سامنے لاتا ہے تاکہ اس کی رغبت خدا کی طرف زیادہ ہو۔

ان دونوں نے زنا کی حرمت کا سوال کیا تو فرمایا: زنا میں فساد ہے اور وراثت کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے اور نسب کا

سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور عورت نہیں جانتی کہ وہ کس سے حاملہ ہوئی ہے اور مولود کے باپ کا پتہ نہیں چلتا اور نہ رشتہ داری کا سلسلہ بڑھتا ہے اور نہ کسی قربت کی پہچان ہوتی ہے۔

عدة الذمعی میں مذکور ہے کہ اگر بچہ کا دل علم کے حصول میں نہ لگتا ہو تو یہ درج ذیل آیات لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور پانی پر پڑھ پلا لیں تو ذہن و عقل کی تیزی کیلئے بھی مجرب ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا اسی نے انسان کو جنمے ہوئے غنم سے پیدا کیا

اِقْرَا وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ (سورۃ العلق: ۱-۵)

پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑی عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ جانتا ہی نہ تھا

## مفید قلم

## طب امام رضاؑ المعروف رسالہ ذیہ

مرحوم فاضل مجلس اپنی کتاب بحار میں فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب کہ جو خط شیخ علامہ کی الکامل فی فنون العلوم، ادب مروج المملۃ اور طب اور الدین علی بن عبدالحالی کرکی کی پائی کہ جس کے الفاظ یہ ہیں الرسالة الذمعیہ فی الطب کہ جو امام رضاؑ نے مامون عباسی کو بھیجا کہ جو صحت کے متعلق ہے کھانے پینے اور بیماری اور علاج کے بارے میں امامؑ نے اپنے ارشادات تحریر فرمائے۔

جو اسلام کے محافظ اور اسرار الہی کے بانی اور علم جبر کے کاشف کہ جو رسول کے بعد ان کے جانشین برحق کے فیصلے کرنے والے اور امام علیؑ کے بعد بہادر امامؑ جن دلس ابو الحسن امام علی بن موسیٰ رضاؑ نے خط میں مامون کو لکھا اے امیر المومنین جان لے تا آخر یہ رسالہ طب لکھا کہ جو بعد میں ذکر کریں گے۔

مرحوم مجلس فرماتے ہیں کہ میں نے دوستوں بعض فضلاء کی کتب میں پایا ہے موسیٰ بن علی بن جابر سلام کہتا ہے کہ مجھے شیخ سعدی الدین یحییٰ بن محمد بن علی خان نے خبر دی ہے ان کو ابو محمد حسین بن محمد بن محمود نے ان کو ہارون بن موسیٰ تلکمری نے ان کو محمد بن ہشام بن کل نے ان کو حسن بن محمد بن محمود نے ان کو اس کے باپ نے کہ علی بن موسیٰ رضاؑ اس علم کے عالم تھے ضروری ہے کہ اس فن میں ان کی اتباع کی جائے۔

جب وہ مدینہ سے خراسان تشریف لے آئے اور طوس میں شہادت ہوئی تو ان کی عمر شریف ۳۹ سال تھی مامون نے نیشاپور میں ایک مجلس ترتیب دی اور امام رضاؑ اور ایک علامہ ملا صدق کی جماعت کو دعوت دی از جملہ تائبین ماسویہ، جبرائیل بن عتیق صانع بن سلویہ ہندی وغیرہ موجود تھے تا کہ طب کے بارے میں بحث کی جائے مامون اور دوسرے دانشوروں کے درمیان بڑی گرم بحث شروع ہوئی نیز صدائیں اور آوازیں بلند ہوئیں۔

## کیفیت ترکیب بدن

ایک شخص متفاد و متاثر سے مرکب نفع و ضرر کے لحاظ سے کونسے اسباب کی وجہ سے مرض میں مبتلا ہوتا ہے امامؑ اس بحث میں خاموش بیٹھے تھے کہ مامون نے پوچھا کہ اس مورد میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو آپ کی معلومات کی زیادہ ضرورت ہے یعنی ارشاد فرمائیں تاکہ بقدر ضرورت اس فن سے مطلع ہوں۔

مامون کو کسی شہر بید میں کام قیادہ سفر پر چلا گیا اور امام انیشاپور میں تھے مامون نے بلخ سے خط لکھا۔  
امام رضا ؑ نے مامون کے خط سے کو قبول فرمایا: اور اس طرح تحریر فرمایا: کہ۔

مرحوم مجلسیؒ اور شیخ منتخب الدین نے کتاب فہرست میں فرمایا: ہے کہ سید فضل بن علی راوندی نے اس کی شرح لکھی کہ جس کا نام ترجمہ علوی المطلب الرضوی رکھا یہ رسالہ ہمارے علماء میں مشہورات سے شمار ہوتا ہے اس رسالہ کے مختلف



دطرق واسانید ہیں لیکن ان فنون میں اختلاف واضح ہے کہ میں نے بعض کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ تھی اس رسالہ طب کی سند و طریقہ نقل آپ اصل رسالہ کو مؤلف فرماتے ہیں ہم مرحوم مجلسی کی کتاب سے نقل کر رہے ہیں کہ خدا ہم کو اس کے نور سے ہدایت فرمائے خدا سے اس نقل کرنے میں مدد چاہتا ہوں۔

اسے امیر خداوند حلال نے بندے کو ان امراض سے دوچار نہیں فرمایا: مگر ان کی دوا کا علم دیا ہے ہر درد کی دوا موجود ہے انسان کا جسم ایک ملک کی مانند ہے اس کا بادشاہ دل ہے اس کی رعایا، رئیس، پاؤں، ناک، وغیرہ ہیں بادشاہ کا عمل اور زمین اس کے ہاتھ، پاؤں، جنمیں، کان اور زبان و معدہ و پشت ہیں پر دے کے پیچھے اس کا انسان ہے۔ ہاتھ بادشاہ کے فرمان پر اشیاء کو نزدیک و دور کرتے ہیں پاؤں ہر جہر چاہے۔ چلے جاتے ہیں اس کو نقل و انتقال دیتے ہیں۔

آٹھیں بادشاہ سے جو کچھ چھان دھنی ہو اس کی طرف رہنمائی کرتی ہیں کیونکہ بادشاہ پر دے کے اندر ہے اسی طرح دوا نگھوں کے لئے چراغ روشن ہیں کان دو محافظ اور اس کے ملک کے باڈر اور ہوتا آمادہ فرمان ہیں بادشاہ کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو نہ داخل کرتے ہیں نہ خارج حالانکہ بادشاہ کے فرمان پر خاموش ہیں تاکہ سن لیں اور جواب دیں زبان بادشاہ کے فرمان کی ترجمان ہے۔

جو بادشاہ چاہتا ہے اس کے مقصد کی ترجمانی کرتی ہے جیسے بادشاہ دل کی آواز ہے کہ جودل سے زبان پر آتی ہے۔ معدے کا بخار اور لب و دانت سب بادشاہ کے مقصد پر برسر پیکار ہیں آواز کو ناک میں گھمانا، خوبصورت آواز اور دوسری گفتگو کی زیبائی کا کام ادا کرتے ہیں جیسا کہ آلات موسیقی میں آواز دل پر باخوش آتی ہے ناک کے سوراخ دو بادشاہ کے قریب ہیں انہی خوشبو کو اندر جانے کی اجازت دیتے ہیں کہ بادشاہ تک پہنچے اور اگر بدبو ہو تو روک لیتے ہیں بادشاہ کو اس سے نفرت ہے فوراً ہاتھوں کو حکم دیں کہ اسے اندر جانے سے روک لے۔

بادشاہ کا اقتدار اور اس کی سلطنت ثواب و عذاب پر دنیا کے بادشاہ ہوں سے زیادہ قرار دی ہے عذاب سے خشک اور ثواب سے خوش ہوتا ہے غم و اندوہ کا فشار قوت برداشت کو بڑھاتا اور خوشی و سرور و مگرمردوں کو ملانا کہ ان سے غم و خوشی ظاہر ہوتی ہیں۔

رگیں کہ جو بدن انسان میں ہیں یہ اعضاء اور بادشاہ کو مربوط رکھتی ہیں جب دوا پیتے ہیں تو اس دوا کو رگوں کے ذریعہ اپنے مقام تک پہنچانا اور رد و رد کرنے کا کام انجام دیتی ہیں۔

بدن انسان اور زمین: اے مومن! انسان کا بدن ایک زمین کی مانند ہے کہ جو پاکیزہ ہے اگر آبادی اور آباد کاری کو پاکیزہ انجام دیا جائے اور اسے سیراب کیا جائے

اور افراط و تفریط سے اجتناب کیا جائے ورنہ بدبودار زمین پیاسی خشک ہو کر رہ جائے اگر پیاسی نہ رہے نہ خشک تو ہمیشہ آباد رہے اس کا محصول فراوان ہو اور اس کی زراعت پاکیزہ ہو اگر اس سے غفلت کی جائے تو قاسد و خراب و دیران ہو جائے گی اولاد آدم کا بدن اس زمین کی مانند ہے کہ اگر درست تدبیر ہے اور کھانے پینے کی اشیاء میں پاکیزگی کا خیال رکھا جائے تو بدن کی سلامتی برقرار رہے اس بنا پر فکر کرو جو بدن کے میزان اعتدال کو برقرار رکھے وہ غذا استعمال کرو جو ضرورت کے مطابق ہو اور زیادہ ہرگز نہ کھائے۔

جس نے بدن کی لازم و ضروری غذا سے نہیں پہنچائی بلکہ اس پر ضرورت نقصان ہے اس نے غلط کیا جو بدن کی ضرورت کے مطابق کھانا کھائے اس نے اپنے بدن کی درست خدمت کی ہے اس طرح چنانچہ غذا کی چاہت ہو تو ہاتھ کھانے سے اٹھا لو کہ یہ بدن کے لئے درست اور صحیح ہے لئے اچھا ہے عقل کو پاک جسم کو درست اور ہلکا رکھنا ہے شغری اور مرد چڑ کو گرمیوں میں اور گرم چیز کو سردیوں میں معتدل اشیاء کو بہار و موسم خزاں میں استعمال کرو البتہ ہمیشہ اس مقدار سے کہ جوابدائے غذا میں میل رکھتے ہو استعمال کرو ہلکی پھلکی غذا سے شروع کرو ایک غذا اور کھانے کا دوسرے کھانے سے آٹھ گھنٹے کا وقفہ ضرور رکھو صبح سے دوپہر تک آٹھ گھنٹے کا وقفہ دوپہر دوپہر سے شام تک آٹھ گھنٹوں کا قافلہ ہو مگر کھانے ضرور نہیں دیں گے۔

### پیغمبر اکرم ﷺ کا امام علی علیہ السلام کو کھانے کا دستور دینا

یہ دستور کھانے کی ترتیب کے لئے میرے جد بزرگوار رسول ﷺ نے امام علی علیہ السلام کے لئے فرمایا: کہ ایک دن میں ایک وقت کا کھانا دوسرے دن دو وقت اور کھانے کا اعتدال پر رکھو اور میانہ روی سے تجاوز نہ کرو حالانکہ غذا کے لئے دل چاہ رہا ہو تو غذا سے ہاتھ اٹھا لو اور پانی کی جو غذا کے درمیان استعمال کرو بقدر ضرورت ہو کہ جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

### دستور غذا، سال اور موسموں کا ذکر

فروردین، آذر، جنوری: فروردین ایرانی سال کا پہلا مہینہ آذر اردی سال کا پہلا مہینہ اور جنوری میلادی صوبی سال کا پہلا کہ فروردین کے تیس (۳۰ دن) ہوتے ہیں اس میں رات و دن پاکیزہ ہیں زمین آباد و تیار ہے بلغم کا قلب نہیں ہوتا خون اپنے معمول پر جاری رہتا ہے۔ اس ماہ کی غذا لطیف و سبک ہو غذا گوشت اور اٹھارے سے خالی نہ ہو پانی اور شربت کہ جس کا ذکر آگے آئے گا پانی مزاج کے مطابق استعمال ہو کثیف خون کو اس ماہ میں کم کرنا زیادہ بہتر ہے۔ یعنی خون پیدا کرنے والی اشیاء کو استعمال کرنا۔

نہسان، اردو، بہشت، فروری: تیس دن کا مہینہ ہے اس میں ہوا صاف ہے اس میں کھاب اور گوشت خصوصاً

## الذی معالسا کبه سورہ

دھار کا گوشت استعمال کرنا مفید ہے عورتوں سے نزدیکی کرنا اس ماہ میں مناسب ہے حمام میں بدن کو غسل سے ملنا بھی مناسب ہے ناشتے میں پانی پینا اور پھولوں کی خوشبو سونگھنا بہتر ہے۔

ایار، خرواد، مارچ: یہ فصل بہار کا مہینہ ہے کہ جو اکتیس (۳۱) دن کا ہوتا ہے اس ماہ میں سنگین اور ٹھیک اور گوشت والی غذا کھانا چاہیے۔ حیوانات کا سر اور ہر گائے کا گوشت اور زیادہ کھانے سے منع کیا گیا ہے صبح کے وقت حمام میں جانا زیادہ مفید ہے غذا سے پہلے چلنا بھی مفید ہے۔

حریر، ان، حیر، اپریل: تیس دن کا مہینہ ہے اس میں طہم اور خون کا سد ختم ہو جاتا ہے صفراء کی تھپی کا سامنا ہوتا ہے اس ماہ میں رنج و صحت والے کاموں سے منع کیا گیا ہے چربی اور گوشت خوری سے منہک و کستوری کی خوشبو سے منع کیا گیا ہے۔ ٹھنڈی بھری جات جیسے کاسنی، خیر، بندر گئی اور میوہ جات مرطوب اور چھ ماہ کا ذنب ایک سالہ بکرے کا گوشت، گھر کی مرغی، گائے کا دودھ، تازہ چلی مفید ہیں۔

قموز، مرداد، مئی: اکتیس دن کا مہینہ ہے گرم ہوا اور زمین کا پانی کم ہوتا ہے ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی چیزیں استعمال کرنا مفید ہیں ٹھنڈی چیزوں سے گرم حراج کا ٹوڑ ہے ہاضمہ والی غذائیں اور خوشبو کا استعمال مفید صحت ہے۔ آب، شہر یوں، جون: تیس دن۔ زہر آلود ہوائیں چلتی ہیں رات کو نزلہ زکام آتا ہے شبلی ہوا چلتی ہے اس ماہ میں مرطوب غذا سے جسم سالم رہتا ہے دسی کھانا مفید صحت ہے عورتوں سے نزدیکی زیادہ نہ کی جائے ٹھنڈی بھریوں سے استفادہ کریں۔

ایلول، صہر، جولائی: تیس دن: اس ماہ میں ہوا صاف اور پاکیزہ ہوتی ہے حراج سودا کو قوت ملتی ہے آسان و سبک اہلی غذائیں استعمال کرنا مفید ہے معتدل طوڑ پر گوشت جیسے بکرے کا گوشت اور کباب و گائے کا گوشت استعمال کریں کھیر اور پر خوری، خویزہ اور جیسے میوے جات سے اجتناب کریں حمام میں زیادہ جانے سے پرہیز کریں اور معتدل خوشبو کا استعمال صحت کے لئے مفید ہے۔

تشریق اول، آبان، اگست: اکتیس دن۔ علق ہوائیں چلتی ہیں، خون نکالنا اور دوا استعمال کرنے سے اجتناب کریں عورتوں سے نزدیکی کرنا مفید ہے آنا اور سیب استعمال بھی مفید ہے اسی طرح غذا کے بعد میوے اور فروٹ صحت کے لئے مفید ہیں روٹی کے ساتھ گوشت اور کم پانی استعمال کرنا اعضاء اور پٹھوں کے لئے مفید ہیں۔

تشریق دوم، آذر، ستمبر: تیس دن کا ہے اس ماہ میں بارش ہوتی ہے رات کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے حمام میں جانا اور عورتوں سے نزدیکی کرنا حد اعتدال کے ساتھ صبح کے وقت نیم گرم پانی کا استعمال صحت کے لئے مفید ہے بھری جات جیسے خرواد، خویزہ اور دیگر فروٹوں سے پرہیز کریں۔

کانون اول، وی اکتوبر: یہ بھی تیس دن کا مہینہ ہے۔ چیز ہوا نہیں چلتی ہیں زیادہ تر غلطی ہوا نہیں جو گزشتہ ماہ میں کہا گیا ہے اس ماہ میں بھی مفید ہے غلطی غذائیں کھانے سے پرہیز کریں خون نکالنا اور فصد کھلوانا صحت کے لئے مفید ہے گرم غذاؤں کا استعمال کریں۔

کانون دوم، مہین، نومبر: یہ اکتیس دن کا مہینہ ہے بلغم کو ظاہر ہوتا ہے ناسخے میں گرم پانی استعمال کریں عورتوں سے نزدیکی صحت کے لئے مفید ہے گرم بیضجات جیسے کرنس، بیاز، بسن وغیرہ صحت کے لئے مفید ہے جن کے پہلے ٹائم میں حمام جانا اور ماش کرنا مفید ہے مٹکی چیزیں اور تازہ مچھلی کے گوشت سے پرہیز کریں۔

شباط، اسفند، دسمبر: یہ مہینہ اٹھائیس (۲۸) دن کا ہوتا ہے غلبہ ہوا نہیں چلتی ہیں اور زیادہ بارشیں ہوتی ہیں، درختوں اور پھولوں کے پتے اور شاخیں اس ماہ میں پھوٹی ہیں درختوں کی شاخوں میں پانی جاری ہوتا ہے، پرندوں اور شکار کا گوشت اور خشک میوے صحت کے لئے مفید ہیں۔ عورتوں سے نزدیکی اور کام کرنا جسم کے لئے بہت مفید ہے۔

## کھانے کے بعد شراب کا استعمال اور اس کی صفت

اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ابتدائے سال کے موسم میں کہ جو حفظ صحت کے بارے میں امام نے فرمایا ہے۔ شراب کی صفت یہ ہے کہ وہ کشش مٹی سے بھی رطل تقریباً ۳۴ گرام سوید کے دانے لئے جائیں کہ جن کو ایک برتن میں رکھ کر دھویا جائے کہ چار اٹھویں کے برابر پانی ہو سردیوں میں تین دن اور گرمیوں میں ایک شب دروازای برتن میں رکھیں۔

اس کے بعد اس سے نکال کر ایک ہاڑی میں ڈالیں اگر ہو سکے تو بارش کا پانی اس میں ڈالیں تو زیادہ بہتر ہے ورنہ بھی معمولی پانی کہ جو مشرق کی طرف بہنے والے چشمے سے لیا جائے کہ جو سبک و صاف شفاف پانی ہے ایسا پانی اس سے زیادہ قابلیت رکھتا ہے اس میں گرمی و سردی کا اثر ہوا آگ پر رکھ کر اسے پکایا جائے پھر پانی سے نکال کر رکھ دیں کہ وہ غصدا ہو جائے ان میں ایک چھڑا ل کر اس کا پانی معلوم کیا جائے کہ دو تھائی چلا گیا ہے۔

پھر ایک رطل کی مقدار شہد اس میں ملائیں پھر اس موئے سے وہ شہد اور باقی ماندہ پانی نکال لیا جائے اور اس کو آگ پر گرم کریں تاکہ شہد بخارین کر پہلی حالت پر آجائے پھر اس میں ۵۰ گرام زنجبیل اور ایک درہم زعفران اور اودھارہم درہم ذیل چیزوں میں سے اس میں ڈالیں وال چینی، قرطفل، سنبل الطیب، مصطلی، ہر ایک کو کوٹ کر ایک کپڑے میں باندھ کر اس ہاڑی میں ڈالیں پھر تھوڑی آگ پر گرم کریں پھر تین ماہ تک غصدا جگہ پر رکھیں تاکہ اس خاص کیفیت کے ساتھ اس کے اجزاء مخلوط ہو جائیں پھر اس کو استعمال کریں۔

## استعمال کرنے کا طریقہ اور فائدہ

ہر بہرہ صحت حلال دوجہ امیر پانی میں ڈال کر اس کو کھانے سے پہلے استعمال کریں۔

اس صورت میں خدا کے اذن سے بہت سی بیماریاں کا علاج ہے جیسے صدر کی بیماری، ہوا کا پیچھا کا درد اور دوسرے درد و ناخوشی اور صحت کے حدود وغیرہ کے لئے مفید ہے اور پیچھے سے بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اس صورت میں کہ جب اس کے استعمال کے بعد پانی نہ ٹپکے یہ طریقہ کھانے پینے میں دوسرا عمل ہے کہ جو بدن کو سالم اور قوت باہ کے لئے مفید ہے جس طرح کھانے پینے سے آدمی کے جسم کو قوت ملتی ہے اگر کھانے پینے میں میاندہی سے کام لیا جائے تو بدن سالم رہتا ہے اگر کھانے پینے میں افراط و تفریط سے کام لے تو جسم مریض خود پریشانی ہو حراج و طبیعت۔ جان لے کر نفوس کی قوت حراج ابدان کے تابع ہے۔

بدن نیز ہواؤں کے تابع ہے فقیر ہوا کے ساتھ بدن کی حالت بدلتی رہتی ہے۔

لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ جب غلطی ہو اگر ہم ہوا میں تبدیلی ہو یا گرم ہوا غلطی ہو اس میں تبدیلی ہو تو انسان کے جسم کا رنگ چڑا اور چہرے کے گھار میں تبدیلی آتی ہے۔

پس ہر زمان و مکان کی ہوا معتدل ہو حراج انسان بھی معتدل رہے گا اور حراج میں طبیعت کی حرکات اس مصلحت کے مطابق انجام پذیر ہوگی جیسے ہاضمہ، عراج، خیرا، عصارہ و حراج کی حرکات اور دوسری حرکت۔

## سونے کا طریقہ

طبیعت کی اقسام کو نام ۵۵ نے ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ جان لے خیر انسان پر اس کے احصاء سرور نام پر سلا ہوتی ہے اور جسم کو قوت بخشی ہے جب سونے کا ارادہ کریں تو دائیں پہلو سونیں مگر دائیں پہلو سونیں اس طرح خیر سے اٹھتے وقت دائیں طرف سے شروع (کیونکہ دائیں پہلو سونے سے غذا مضغ ہوتی ہے دائیں پہلو میں بدلنے سے جگر صدمہ کے لوہا آ جاتا ہے جو سانس لینے میں آسانی کا باعث ہے) اور کو مادی سانس کے سونے سے پہلے ضرور لیٹرین میں مدخل حاجت کے لئے جائیں لیکن ضرورت کے مطابق ہو لیٹرین میں زیادہ دیر نہ ٹھہریں وہاں سے زیادہ امراض کا خطرہ ہے۔

## دانتوں کو مسواک کرنے کا طریقہ

جان لے امیر المومنین بہترین مسواک کرنے کا وسیلہ جال کے درخت کی لکڑی ہے کہ جھاڑوں میں چکھاتے



پیدا کرتی ہے اور منہ کو خوشبودار اور گوشت اور لہیوں کو پختہ بناتی ہے البتہ مسواک دانتوں میں استعمال کی حد میں ہوتا ہے زیادہ کرنے سے دانتوں کے مسوڑھوں کو خراب کرنے کا باعث ہے درخت گز کی لکڑی کو جلا کر پھر سعد کو پی، بھل مرخ، بھل طیب اور جب ان میں سے ہر ایک کو برابر کوٹ بکر مسواک کرے تو خراب ہونے سے حفاظت کا باعث ہے دانتوں کو سفید کرنے کے لئے ترکی نمک اور اس کی کے برابر کافور یا کی مٹی کو ملا کر لگانے سے دانت سفید ہو جاتے ہیں۔

## انسانی طبیعت کے حالات عمر کے لحاظ سے

اے (سامع!) اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس پر چار حالات اور مراحل زندگی گزارنے قرار دئے ہیں۔ حالت اول۔ پندرہ سال تک جوانی اور خوشی و طراوت کا زمانہ پھر اس مدت میں خون کا مزاج پر غالب آتا اور تہدلی لانے کا وقت ہوتا ہے حالت دوم بچپن سے پچیس سال تک صغیر کا مزاج پر غالب ہوتا ہے۔ حالت سوم پچیس سے ساٹھ سال کی مدت میں سودا کا مزاج پر غالب ہوتا ہے یہ زمانہ صحت و معرفت اور امید زندگی اور صحت کے بارے میں محتاط رہنے کا ہے۔ اس مدت میں آدمی کی نظر درست اور متین دل محکم اور سرخ حوادث زمانہ اس کو دگرگون نہیں کر سکتے۔

حالت چہارم۔ ساٹھ سال کے بعد غم کا ظہور شروع ہوتا ہے، بڑھاپ، کمزوری، ملاقت کا کم ہونا اور زندگی کی مشکلات سے رو بہ رو ہونا پڑتا ہے جیسے فراموشی، نیند کا کم ہونا گزشتہ باتوں کو بھول جانا جسم کا پانی کم ہونا خوشی و شادمانی کا جاتے رہنا سر اور جڑے کے بالوں کا گرنا اور کم رشد و نمو کرنا اس حالت کی نشانیاں ہیں پھر امام رحمہ اللہ نے مامون کو حجامت کرنے اور کیف خون کو جسم سے نکالنے اور حجامت کے وقت دوا کا بیان فرماتے جیسے کہ ہر قمری ماہ کی بارہ سے چودہ تک بدن کی صحت کا باعث ہے جب مہینے کے آخری ایام ہوں تو حجامت نہ کروائیں مگر یہ کہ مجبوری ہو کیونکہ مہینے کے آخر میں خون کم ہوتا ہے اور تیس سال والے آدمی کا حجامت کرنا ہر مہینے کے پہلے تیس دن اور مہینے کے تیس دن تک ایک دفعہ ضروری ہے جس کی عمر چالیس سال ہو وہ ہر چالیس دن میں ایک دفعہ ضرور حجامت کرائے۔

اسے امیر المومنین جاننے والے کہ حجامت یہ ہے کہ اپنے جسم کی چھوٹی رگوں سے خون نکلوانا جو گوشت کا سد و خراب ہوتا ہے اس قدر نکلوائیں کہ جسم میں کمزوری نہ ہو گدی کی رگ سے حجامت و خون نکلوانا سر کے جو جھل پن سے حجات کا باعث ہے۔ نیز دونوں رخساروں سے سر، چہرے اور آنکھوں کو قطع ہوتا ہے اور دانتوں میں درد یعنی جراثیم کا باعث ہے ٹھوڑی کے نیچے سے خون نکلوانا منہ کی بیماریوں کے لئے مفید ہے اور مسوڑھوں کے مضبوط و محکم ہونے کا باعث ہے اس طرح دونوں کندھوں سے فصد نکلوانا خفقان اور گردوں اور مثانہ و رحم کے درد کے لئے مفید ہے۔

## بعض بیماریوں کی علت

بکری کے گردے اور مٹانے کو پکا کر کھانے سے عیاش کی عادت میں تبدیل لاتے ہیں حمام میں کھانا کھا کر نہانا تو بخ کی بیماری کا باعث ہے۔ چھل کی گوشت کھانے کے بعد حمام میں جانے سے قلع ہونے کا باعث ہے حیض والی عورت سے جماع کرنے سے جذام کی بیماری کا خطرہ ہے جماع کے بعد دیر سے غسل کرنے سے بچے کے دیوانے ہونے کا باعث ہے۔ زیادہ اطرے استعمال کرنے سے معدے میں ہوا داخل ہونے کا خطرہ ہے۔ زیادہ اطرے اور کباب استعمال کرنا بھی نفس کا موجب ہے۔ بڑے گوشت کے استعمال سے معدے اور پیٹ میں کیڑے پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ انجھ کھانے سے قلع کھلتی ہے اور معدہ میں نری آتی ہے لیکن خراب ہوں تو بیماری معدہ کا باعث ہے۔ کھانے کے بعد عطر اپانی یا گرم کے بعد عطری چیز اور عطری چیز کے بعد گرم چیز استعمال کرنے سے داغوں کے خراب ہونے کا باعث ہے۔ گائے اور چھل جانوروں کے زیادہ گوشت کھانے سے کدوئی اور محل دہم میں فراموشی کے پیدا ہونے کا موجب ہیں۔

## جماع کے بعد حمام کرنے کا فائدہ

جماعت کے بعد حمام میں جانا کافی بیماریوں سے بچنے کا فائدہ ہے کیونکہ جماع کے بعد انسانی اعصاب و عقل پر غلبہ قلع کے لاحق ہونے کا خطرہ ہے اس طرح غلبہ نفس اور اضطراب قلب کو دور کرنے کے لئے جلدی حمام میں نہانا طاقت دیا کیڑگی کا باعث ہے اگر آدمی جماع کے بعد حمام میں نہ جائے تو عورت کے حاملہ ہونے کی صورت میں بچے کے دیوانے ہونے کا خطرہ ہے آج کل بھی طب کی رو سے کافی فوائد ہیں دوسری کتب سے استفادہ کریں۔ امام عمام میں جانے کے لئے فرماتے ہیں کہ آدمی کا حراج حد اعتدال پر رہتا ہے اور پاکیزگی سے دوری چھوٹی، بڑی رکوں کو ملائم کرنا اور انسانی بدن کے فضول جراثیم دور ہو جاتے ہیں اور جو چاہتا ہے اس کا بدن ملائم رہے حمام میں پہلے گرم پانی اور دھون غسل کو استعمال کرے۔

**کشش:** کشش کا کھانا اور استعمال انسانی اعضاء کے محکم ہونے کا باعث ہے اور کشش حراج کو نرم و ملائم کرتی ہے خون کا صفیہ کرتی ہے روح کو نشاط و خوشی عطا کرتی ہے اعصاب کو ہموار رکھتی ہے اس میں دماغین بی ہوتا ہے جنوں و دماغی کمزوری دماغی لوگوں کے لئے مفید ہے۔

**شہد کا فائدہ:** شہد پاکیزہ ترین اور کامل ترین غذا ہے کہ جس میں بہت سے دماغین ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج ہے اور کم خونی دور ہوتی ہے اور دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور بھی بہت سے فوائد ہیں آپ علم طب کی کتب کی طرف رجوع کریں۔

الذمة الساعية

بیشمار شہادتیں مسافر اور مسافروں کے لئے کہ مسافر سفر کے وقت کو اس وقت قرار دے کہ جب ہوا اس قدر ہو کہ مسافر سفر میں کھانسی نہ کرے اور گرمی نہ لگے مسافر نہ کرے جو گری میں سرد و خشکی چیزیں استعمال کریں اور سردیوں کے سفر میں گرم چیزیں استعمال کرے سفر کے دوران جہاں بھی اترے وہاں کا پانی استعمال نہ کرے مگر پہلی جگہ کا پانی ملا کر دوسری جگہ اس سے سابق جگہ کا پانی ملائے۔ مسافر سفر کرتے وقت اپنی جگہ کی مٹی ساتھ لے لے جب کہیں اترے اور بڑا ڈالے تو اپنی اس مٹی کو کچھ پانی میں ملا کر استعمال کرے۔

**پہلے سوین پانی :** بہترین پانی کا استعمال چاہے وطن میں ہو یا سفر میں اس حشے کا ہے کہ جو شرق کی جانب ہو نیز طلوع آفتاب کی جانب پانی لینا اور گرمیوں میں سالم ترین پانی اپنی حفاظت کا حامل مفید صحت ہے۔

**بہت قوی بن پانی :** نمکین اور شور پانی کا استعمال نہ کریں کہ معدہ کے خراب ہونے کا باعث ہے برف کا پانی حراج پر غلبہ اور اس کے لئے معر ہے پانی زیادہ دیر بند نہ رہے تو استعمال نہ کریں ٹھہرے ہوئے کنوئیں کا پانی استعمال نہ کریں ٹھہرا ہوا حوض میں پانی معر صحت ہے۔

**مجاہدیت کا دستور:** سردیوں اور گرمیوں میں قمری مہینے کے پہلے دن اور رات کو مجاہدیت سے پرہیز کریں کیونکہ یکساں تاریخ میں انسانی رگیں پسے سے پر ہیں اور اس حال میں جماع ممنوع ہے کھانا کھانے کے بعد بھی جماع نہ کریں کیونکہ وقوع کا خطرہ ہے اور سنگ مثانہ و پیشاب کے کم ہونے کا بھی باعث ہے آنکھوں کی دھانی کے کمزور ہونے کا خطرہ ہے اگر جماع کا ارادہ کریں تو رات کے آخری حصے میں انجام دیں یہ وقت جسم کے لئے مفید ہے۔ اور تولید نسل کے لئے بیشتر امید اور ناموس کے حاصل و دین ہونے کی توقع ہے جماع سے پہلے شوخی مذاق اور ملاحبت انجام دیں اور عورت کے پستانوں کو مس کرنا اسے بیشتر آمادگی کا بلاوا ہے کیونکہ خواہش عزیزی عورت کی مختلف رگوں میں ہوتی ہے کہ جو اس کے پستانوں سے وابستہ ہیں اس سے پورے جسم کی رگوں سے ثبوت پستانوں میں جمع ہو جاتی ہے اور عورت کی خواہش کو پورا کیا جاتا ہے اور ثبوت کے آثار اس صورت میں پیدا ہوتے ہیں عورت سے جماع کے وقت پاک و صاف ہوں فارغ ہونے کے وقت اور بعد وائیں طرف سوئیں۔ پیشاب کے ذریعہ سنگ مثانہ خارج ہوتا ہے اور انسانی اعضاء اپنی رفتار پر آ جاتے ہیں پھر غسل کریں اس کے بعد شربت شہد استعمال کریں کہ جو جماع کے بعد انسانی جسم کی طاقت کو بحال کرتا ہے اور عورت سے نزدیکی کا وقت برج حمل اور دلو مغرب ہیں۔ اس سے بہتر ماہ برج ثور میں ہو کیونکہ ثور شرف ماہ ہے۔ اگر نہ کورہ بالا قواعد پر عمل کرے تو صحت جسم کے لئے مفید ہے اللہ کے اذن سے قال اللہ تعالیٰ علی الصافیہ لہذا ان مسائل کے ساتھ عافیت عطا کرتا ہے جس کو چاہے۔

والحمد لله أولاً وآخراً وظاهراً وباطناً.

## امام سے نقل کی خاطر مامون کا اہل سنت سے مناظرہ

مرحوم صدوق عیون میں تقیم بن عبد اللہ بن علی انصاری سے وہ اپنے باپ سے وہ احمد بن علی انصاری سے وہ اسحاق بن حماد سے کہ وہ کہتا ہے مامون نے ایک مجلس مناظرہ منعقد کی کہ جس میں اہل بیت ؑ کے حاشنین کو بلایا اور ان سے حضرت امیر المومنین امام علی ؑ کی امام کا اور سب صحابہ پر فضیلت کے بارے میں گفتگو اور دفاع کیا علی ؑ کی امام رضا ؑ سے قرب حاصل کرے اپنے اصحاب کو امام رضا ؑ نے فرمایا کہ جن پر امام ؑ کو بہت اعتماد تھا کہ اس کے (مامون) کلام پر اعتماد نہ کرو اور اس کی باتوں میں شاک و خدشہ کی قسم یہ میرا قاتل ہے۔

لیکن میں سہر کر رہا ہوں یہاں تک کہ خدا کی طرف سے جو وعدہ ہے وہ کبھی جائے۔

اسی طرح روایت اسحاق اپنے باپ سے اور محمد بن حسن بن احمد بن ولید یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم نے محمد بن یحییٰ حطاب اور احمد بن باوریس سے یہ سب محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے وہ ابو سعید خدری سے وہ ابو حمزہ ثمالی سے وہ اسحاق بن حاکم سے کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے مامون نے اہل حدیث والی کلام کی ایک جماعت کو بلانے کا حکم دیا میں نے دونوں کو بلایا جو چالیس افراد برحسہ اور عالم میری نظر میں تھے ان کو ایک مکان میں بیٹھایا کہ مامون نے ان کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت دی وہ داخل ہوئے اور ان سے سلام کے بعد کافی مانوس ہو کر کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں تمہارا یادگار اللہ کے درمیان ہو گیا اپنی حجت بیان کروں کہ میرا موقف و مذہب و عقیدہ حق ہے جو دلیل رکھتا ہوں وہ پیش کرے اگر درست ہوگی قبول کروں گا اگر درست نہیں تو میری بات کو قبول کرنا تاکہ حق بات پوشیدہ نہ رہے اس کے بعد والی حدیث و روایت میں بھی یہی تکرار ہے لہذا بعد والی روایت میں علماء اہل سنت سے مناظرہ اس طرح بیان ہوا ہے۔

## مامون رشید کا اہل سنت سے مناظرہ

مرحوم صدوق عیون میں تقیم بن عبد اللہ بن علی انصاری سے وہ اسحاق بن حماد سے نقل کرتا کہ اسحاق بن حماد کہتا ہے کہ یحییٰ بن آئیم قاضی نے ہم سب کو جمع کیا کہ مامون کا دستور ہے کہ اہل حدیث و کلام کو حاضر کروں اور تقریر یا چالیس علماء ان دو گروہوں سے جمع ہوئے۔

انتظار کی جگہ بیٹھے تھے اور مامون کے درباری حاضر تھے یحییٰ بن آئیم کہتا ہے کہ مامون نے ان کو قبول کیا اور اپنی



## الَّذِي مَعَالَا سَائِرِ سَائِرِ

خاص نہایت سے نوازا انگریز ماسون نے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ آج تم پر اپنی جہت تمام کروں جو بھی حاجت یا خواہش رکھتا ہے وہ پوری کروں ملباس اور جوڑے اپنے اتار کر سکون سے ٹٹھو کیونکہ آج ہماری مجلس خولانی ہوگی۔

سب علماء نے ماسون کی بات پر عمل کیا۔ ماسون نے کہا خدا سے ارادہ میری ریاست و حکمرانی کا حق جان کرنے کے لئے مانع نہ ہو مخلوق کے تقرب کے لئے خالق کی بصیرت نہ کرو مگر یہ کہ خدا اس مخلوق کو غالب قرار دے سب لوگ مجھ سے مناظرہ کریں میری نظر میں رسول خدا کے بعد علی بن ابی طالبؓ بہترین فرد و افضل ہیں۔

یہ میرا عقیدہ ہے اس کی تصدیق کرو ورنہ کوئی اپنی دلیل پیش کرو میرے اس عقیدے کے خلاف تمہیں اختیار ہے اب تم چاہتے ہو کہ سوال کروں مجھ سے سوال کرو۔ علماء حدیث نے کہا ہم سوال کرتے ہیں؟ ماسون نے کہا جو چاہو سوال کرو لیکن ایک آدمی کا انتخاب کرو اور غلطی کے موارد میں اس کی مدد کرنا تاکہ مخالفینہ معاد حسن گفتگو کے درمیان جلی نہ دے۔

سنی عالم۔ ہمارا عقیدہ اس کے خلاف ہے کہ جو تو نے ذکر کیا ہے ہمارے نزدیک رسول کے بعد بہترین فرد و ابوبکر ہے۔ اس روایت کی دلیل ہے کہ جس کو سب نے اتفاق کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: ابوبکر اور عمر کی بیروی میری بیروی ہے نہایت کے لئے رحمت اور خیر خولہ میں ہم کو ان دو بزرگوں کی بیروی کا حکم دیا ہے ہمیں یقین ہے کہ رسول نے اپنے بعد بہترین افراد کی بیروی کا حکم دیا ہے۔

ماسون: روایات بہت ہیں یا سب باطل یا سب حق یا بعض حق اور بعض باطل یہی حکم کہ سب باطل ہوں اس سے لازم آتا ہے کہ کوئی دین حق نہ ہے سب ختم ہوں اور شریعت کا وجود بھی نہ رہے گا دوسری قسم کہ سب حق ہے کہ تناقض کوئی کیونکہ اختلاف فرق کی دلیل ہے کہ سب حق نہیں ہائی رعایتی قسم کہ بعض حق اور بعض باطل ہے تو حق کے لئے دلیل لائی جائے تاکہ اس کے خلاف جو چیز ہے وہ ہر طرف ختم ہو جائے۔

اگر محمول روایت بخیر اسلام ﷺ ہے ہے کہ جس میں بہترین مخلوق میرے بعد امام علیؓ ہے تو صحیح ہے ورنہ روایت اس کے علاوہ باطل ہے کیونکہ رسول خدا حکیم ترین اور صادق اور محال کا امر لوگوں کو کرنے سے دور ہے اور لوگوں کو دین سے روکے رکھنا درست نہیں ہے تنبیہ رسول خدا ﷺ کو نہیں فرمانا چاہیے کہ ابوبکر و عمر خلیفہ ہیں کیونکہ دونوں رجعت سے بائیں تھے یا اختلاف رکھتے تھے۔

اگر حقیق تھے تو لازم ہے کہ وہ ضرورت قسم میں ایک ہوں اور یہ خارج میں موجود نہیں ہو سکتا کہ دو چیزیں ایک ہوں ہر لحاظ سے لہذا ضروری ہے دونوں اختلاف رکھتے ہوں اس صورت میں کیسے ممکن ہے کہ دو آدمیوں کی کہ جو مختلف ہوں بیروی کی جائے اور اس سے تکلیف مالا یطاق لازم آتی ہے کیونکہ اگر ایک کی بیروی کریں دوسرے کی مخالفت لازم آتی ہے اور اس سے دلیل ہے کہ عمر مانع کر کے حکم میں اختلاف رکھتا تھا۔



## اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ابوبکر نے مرتد خوگوں کو قید کیا مرنے ان کو آواز دیا ابوبکر خالد کے قتل یا دہائی میں مترد تھا اس کی رائے عمر کے خلاف تھی۔ مردود بھی (نماز و طواف نما اور عورتوں سے حصہ کرنا) حرام قرار دینے حالانکہ ابوبکر حلال سمجھتا تھا مردیت اور عطیہ کو بیت المال ہے دینا ابوبکر اس کے خلاف نظر یہ رکھتا تھا ابوبکر نے اپنے بعد کے خلیفے کا تعین کیا مرنے شوری پر چھوڑ دیا اور اپنے بعد کے خلیفہ کو تعین نہ کیا دونوں کے اختلافات بہت سے موارد میں روشن و واضح ہیں۔

ایک اور عالم :- پیغمبر نے فرمایا :-

لَوْ كُنْتُ مَعَكُمْ خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا

اگر میں چاہتا کہ کسی کو دوست بناؤں تو ابوبکر کو دوست بناتا،

مامون :- یہ حدیث گزشتہ حدیث کی طرح درست نہیں ہے کیونکہ محال لازم آتا ہے کہ تمہارے طریقے سے روایات نقل ہوئی ہیں کہ پیغمبر نے ہر ایک اصحاب میں ایک دوسرے کا بھائی بنایا مگر امام علی علیہ السلام کو کسی کا بھائی نہیں بنایا اور فرمایا: تیرے لئے اس کی تاخیر کی کہ تم میرے بھائی ہو قانت انھی فی الدنیا والاخرۃ ضروری ہے کہ ان دونوں سے ایک روایت صحیح اور دوسری باطل ہو۔ تیسرے عالم :- کہا امام علی علیہ السلام نے فرمایا: امت میں پیغمبر کے بعد بہترین امت ابوبکر و عمر ہیں۔

مامون :- محال ہے نیز اس حدیث کو پیغمبر سے نقل کرنا جب درست ہے کہ جب یہ دونوں ابوبکر و عمر پوری امت سے افضل ہوں پھر کس لئے عمر و جن ماضی کو ایک مرتبہ ضروری مرتبہ اسامہ بن زید کو ان دو پر امیر بنایا مگر یہ کہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ جب پیغمبر اسلام ﷺ نے انتقال کیا اور میں ان کی جانشینی کے لئے اولیٰ بہتر ہوں لیکن مجھے ڈر تھا کہ لوگوں سے ٹکرائیں گے اور کافر ہو جائیں گے اور (پیغمبر کی کئی سال زحمت برباد نہ ہو جائے) مجرورہ چیزیں کہ جو دلالت کرتی ہیں اس حدیث کو امام علی علیہ السلام سے جموئی نسبت دینا کہ فرماتے ہیں۔

انّی یكونان الفضل منی وقد عبدت الله تعالى قبلهما وعبدته

بعدہما ۔

کہاں ابوبکر و عمر مجھ سے بہتر ہیں میں نے خدا کی ان سے پہلے عبادت کی ان کے بعد بھی اس کی عبادت کرتا ہوں۔ جو تھا عالم :- ابوبکر نے اپنے اوپر دروازہ بند کیا اور کہا کوئی ہے کہ جو مجھ سے خلافت طلب کرے اور میں اسے دے دوں امام علی علیہ السلام ان کے دروازہ پر گئے اور فرمایا: کہ رسول خدا نے تجھے مقدم کیا ہے کون ہے جو تجھے مؤخر اور پیچھے کرے۔

مامون :- یہ بات بھی باطل ہے تم نے روایت کی ہے کہ امام علی علیہ السلام نے ابوبکر کی بیعت نہیں کی اور گھر میں گوشہ نشین رہے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہ السلام نے رحلت فرمائی اور وصیت کی کہ رات کو میرا جنازہ اٹھانا اور دفن کرو اور یہ دونوں (ابوبکر

## الدِّعْوَةُ السَّابِقَةُ جلد

عمر) میرے جنازے پر حاضر نہ ہوں پھر یہ کہ اگر ابو بکر رسول کی طرف سے خلیفہ ہوتا اس کے لئے جائز نہیں تھا کہ دوسرے کو وگزار کرے حالانکہ انصار سے کہا کہ میں تم سے راضی ہوں کہ ان دو ابوبعیدہ اور عمر میں سے کسی کو خلیفہ بنالو۔

پانچواں عالم :- اصحاب حدیث سے کہا عمر بن عاص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ عورتوں میں سے کوئی آپ کو زیادہ محبوب ہے رسول خدا نے فرمایا: عائشہ عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا: ابو بکر۔

مامون :- نے جواب دیا یہ حدیث گزشتہ حدیث کی مانند ہے کہ جو تم نے روایت کی ہے کہ مرغ بریان رسول خدا کے پاس تھا فرمایا: خدا یا اس کو بھیج کہ جو تمام مخلوق سے زیادہ دوست ہو مقصد امام علیؑ تھا امام علیؑ حاضر ہوں ان دو روایتوں میں سے کوئی درست ہے اور کوئی باطل ہے۔

چھٹا عالم :- میدان مناظرہ میں قدم رکھا اور اظہار کیا کہ امام علیؑ نے فرمایا: جو بھی مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دے۔ اس پر افتراء و جھوٹ کی حد جاری کر دوں گا۔

مامون :- کس طرح ممکن ہے کہ علیؑ نے فرمایا: ہو کہ میں اس پر حد جاری کر دوں گا۔ جس پر حد جائز نہیں کہ وہ حدود خدا سے تجاوز کرے اور خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرے چہ جائیکہ امام علیؑ پر ان دو کا افتراء نہیں ہے کہ علیؑ نے نہیں فرمایا: تم نے حدیث گھڑ لی تم نے اس طرح کی روایت کی ہر ایک سے ابو بکر نے کہا کہ میں تم پر صاحب اختیار و خلیفہ بہتر تم سے نہیں ہوں کون ایک علیؑ و ابو بکر سے سچ کہتا ہے حق امام علیؑ میں یا ابو بکر کے حق میں) اس کے باوجود خود حدیثوں میں تناقض ہے لہذا ابو بکر اپنے قول میں یا سچا ہے یا جھوٹا اگر سچا ہے کہاں سے جانتا تھا کیا وہی تھی وہی تو رسول خدا کے بعد منقطع ہو گئی مگر اس کی اپنی فکر تھی تو فکر دگمان کو یہاں کوئی گنجائش نہیں ہے اگر جھوٹ کہا ہے تو محال ہے کہ جھوٹا آدمی خلیفہ مسلمین ہو اور احکام اور حدود کو دوسروں پر اجراء و نافذ کرے۔

ساتواں عالم :- رسول خدا سے روایت ہے کہ ابو بکر و عمر بوڑھوں کے سردار ہیں۔

مامون :- جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا اور جنت میں رسول نے فرمایا: ہے کوئی بوڑھا داخل نہیں ہوگا کہ جب ایک عورت نے گریہ کیا کہ میں بوڑھی ہوں) جب اس کی گریہ کی آواز رسول نے سنی تو فرمایا: قرآن میں ہے۔

اِنَّا اَنْشَاْنَا هُنْ اَنْشَاءً فَجَلَنهُنَّ اَبْكَارًا عَرَبًا اَتْرَابًا (واقعہ ۳۵، ۳۷)

اگر گمان کرتا ہے کہ ابو بکر جنت داخل ہوگا تو جوان ہو جائے گا تو دوسری روایت رسول خدا سے منقول ہے کہ جو حسینؑ کے بارے میں ارشاد فرمائی۔

اِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا .

حسن حسین علیہ السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں آئندہ دوزخشت ان کا باپ ان سے بہتر ہے۔  
آٹھواں حال:- اصحاب حدیث سے اٹھا اور کہنے لگا رسول خدا نے فرمایا: اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر مبعوث ہوتا۔  
مامون:- یہ حدیث محال ہے کہ رسول اللہ نے فرمائی ہو خدا تعالیٰ ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

انا او حینا الیک کما او حینا الی نوح والنبین من بعدہ  
(سورہ نساء آیت ۳۶)

دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

واذا اخذنا من النبین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم

وموسیٰ وعیسیٰ بن مریم :

کیا ممکن ہے کہ رسول پیغمبری کے لئے مبعوث ہوا عہد کسی سے نہ لیا ہوا کر عمر کے لئے ممکن تھا کہ وہ پیغمبر ہوتا کسی  
لئے اس کی مانند دوسرے انبیاء سے اس کے لئے عہد نہ لیا تھا اگر عہد لیا گیا پھر پیغمبر کیوں نہیں بنا ممکن نہیں ایسی لیاقت عمر  
نبوت کے لئے رکھتا۔

نواں عالم:- عہد کے دن رسول خدا عمر کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: خداوند عالم فخر و مباحات کرتا ہے میری  
امم کے سب لوگوں پر خصوصاً عمر پر ان کی عبادت کی بناء پر عمر کی عبادت افضل ہے جب سب لوگوں سے عبادت میں  
افضل ہے تو ظلیفہ ہے۔

مامون:- یہ فخر و مباحات جہل ہے جب کہ خدا سے بعید ہے کہ عمر پر فخر کرے اور اپنے سید الانبیاء کو چھوڑ دے اور اپنی  
خاص نظر و عنایت عمر پر کرے تعجب سے خالی نہیں یہ بات کہ تم سے اس طرح کی روایات مثل اس روایت کے ہے کہ تم کہتے  
ہو کہ رسول خدا نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا مجھے جانے کی آواز سنائی دی دیکھا تو بلال ابوبکر کا غلام ہے کہ جو مجھ سے  
پہلے جنت میں داخل ہو رہا ہے یہ بات غلط ہے کہ تم نے ذکر نہیں کیا۔

مکر شیعوں کے مقابلے میں کہ جو کہتے ہیں کہ امام علی علیہ السلام افضل مخلوق ہیں تم نے کہا ابوبکر امام علی علیہ السلام سے بہتر ہیں تم نے  
یہ کہا کہ ابوبکر کا غلام رسول سے بہتر ہے کیونکہ جنت میں رسول سے پہلے داخل ہو رہا ہے کیونکہ سابق (مقدم) مسبوق  
(جس پر مقدم ہو) افضل ہے اس طرح تم نے نقل کیا ہے کہ شیطان عمر کو دیکھ کر فرار کرتا ہے اور رسول جب تلاوت سورہ  
والنجم میں مشغول تھے تو شیطان ان کی زبان پر جاری ہو گیا۔

اضربتم اللات والعزى ومناة الثالثة . تلك الفرائق العلى

### منها الشفاعة (۱)

ترجمہ:- کہ رسول نے اعتراف کیا کہ بتوں سے شفاعت کی امید ہے شیطان عمر کو دیکھ کر فرار کرے تمہارے عقیدے کے مطابق رسول اکرم ﷺ کی زبان پر سہو و نسیان جاری ہو تم کفار سے بدتر ہو۔  
دسواں عالم:- رسول خدا نے فرمایا: اگر عذاب نازل ہو تو کوئی نجات نہیں پاسکتا سوائے عمر بن خطاب کے۔  
مامون:- یہ قرآن کتاب خدا کے خلاف ہے کہ خدا فرماتا ہے۔  
سنی علماء نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا نماز میں تھے سورہ ۱۱۰ النجم پڑھ رہے تھے شیطان نے اس عبادت کو رسول کی زبان پر جاری کر دیا۔

تلك الفرائق العلى منها الشفاعة (ترجمہ) اس سے سہوئی کے قائل اگر فرض کرتے ہوئے درست قرار دیں تو رسول پر اعتماد نہیں رہتا قرآن و شریعت کہاں سے لیں گے۔

### وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم (۱)

اگر اللہ اس امت پر عذاب نازل نہیں کرتا کہ جب تم (نبی اکرم ﷺ) ان کے درمیان ہو پس تم نے عمر کو رسول کے برابر قرار دیا ہے۔

گیارواں عالم:- عمر عشرہ مبشرہ میں داخل ہے یعنی ان دس آدمیوں میں ہے کہ جن کو رسول خدا نے جنت کی بشارت دی ہے۔ مامون:- تم خود نقل کرتے ہو کہ عمر نے حذیفہ سے کہا تمہیں خدا کی قسم کیا میں منافقین سے ہوں؟ اگر رسول نے عمر سے کہا کہ تم اہل بہشت سے ہو تو پیغمبر نے تصدیق نہیں کی جب کہ یہاں حذیفہ نے اس کو خفاق سے پاک مانا ہوا اور کہا ہو کہ تم اہل جنت سے ہو کیونکہ رسول خدا نے تصدیق نہیں کی اگر تصدیق کرتے تو کس لئے حذیفہ سے اپنے خفاق کا سوال کرتا یہ خبریں تناقض پر مبنی ہیں۔

بارھواں عالم:- رسول خدا نے فرمایا:

کہ میں نے ایک ترازو میں رکھا میری تمام امت کو ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا میں پوری امت پر بھاری ہوا پھر ابو بکر کو ایک میں رکھا وہ بھی امت سے وزن میں زیادہ اس کے بعد عمر کو رکھا وہ بھی وزنی تھا جس سے وزن ترازو میں کیا گیا۔

مامون نے جواب دیا:

یہ امر محال ہے کیونکہ اس امت سے ان دو کا وزنی ہونا یا تو جسم کے لحاظ سے ہے یا اعمال کے لحاظ سے اگر جسم کے اعتبار سے ہے تو یہ بات کسی عقل مند پر مخفی نہیں ہے کہ امت کے جسم سے ان کا جسم وزن میں زیادہ ہو اگر مراد اعمال ہیں تو اس زمانے میں انھوں نے اس قدر عمل نہیں کیا تو وزن کیسے زیادہ ہو سکتا ہے۔

مامون:- مجھے بتاؤ کہ ایک دوسرے کی فضیلت کیسے ہے؟

علماء اہل سنت:- فضیلت اعمال صالحہ سے ہوتی ہے۔

مامون:- اگر کوئی رسول خدا کے زمانہ میں اپنے صاحب پر فضیلت رکھتا ہو پھر رسول خدا کے بعد مفضل یعنی عمل اس کا کم تھا نیک عمل انجام دیئے اپنے صاحب سے بڑھ گیا یعنی رسول خدا کے عہد میں ان پر عمل میں مقدم تھا کیا یہ آدی کہ جو عمل میں فضیلت رکھتا ہے رسول خدا کی وفات کے بعد اسے ان سے ملحق کر سکتے ہیں۔

اس سے کہ جو فاضل تھا رسول خدا کے عہد میں ان دونوں کو ایک ردیف میں قرار دیں اگر کہتے ہو کہ اس مفضل کو اس فاضل سے ملحق کر سکتے ہیں یا اس فاضل پر اس کو فضیلت دے سکتے ہیں تو پھر اس زمانہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ جو جہاد حج، روزہ، نماز اور صدقہ میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس ایک سے صحابہ میں سے رسول خدا کے زمانہ میں قبول کریں اس آدی کو ملحق کریں صحابہ رسول سے۔

علماء:- کہنے لگے کہ آپ صحیح فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے کا فاضل رسول کے زمانہ کے فاضل سے ملحق نہیں ہوگا۔

مامون:- نے پھر کہا فکر کرو اس میں کہ جو دین کے پیشواؤں نے تمہاری روایت نقل کی ہے کیونکہ اپنے دین کو ان سے لیا ہے جو کچھ فضائل امام علی علیہ السلام میں وارد ہوا ہے مقایہ کرو اس میں کہ جو تمام عشرہ مبشرہ کے بارے میں وارد ہوا ہے ان دس کے لئے جنت کی بشارت دی ہے پس اگر فضائل امام علی علیہ السلام کی روایات کے بہت سے موارد ہیں کہ جن میں سے بعض کو ذکر کیا ہے کتر ہیں ان دس سے تو تمہارا قول درست ہے اور حق و فضائل امام علی علیہ السلام ان سے زیادہ روایات میں نقل ہوئے ہیں۔ پس اپنے پیشواؤں کی پیروی کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو اور حق کو قبول کرو جب مامون یہاں تک پہنچا تو تمام علماء نے اپنے سر نیچے کر لیے۔

مامون نے کہا کس لئے خاموش ہو جواب کیوں نہیں دیتے۔

علماء:- ہمارے پاس کوئی دلیل باقی نہیں رہی کہ تمہیں جواب دیں۔

مامون:- جب رسول خدا مبعوث ہوئے تو نے اعمال اس دن افضل تھے۔

علماء:- اسلام کی طرف سبقت کرنا السابقون السابقون اولئک المقر بون۔

مامون:- کیا اسلام میں سبقت علی کے علاوہ کسی اور نے بھی کی کسی کو پہنچاتے ہو؟



## الذمعة السابعة جلد سوئم

علماء: جب علی اسلام لایا تازہ جوان اور کس تھا حکم اور تکلیف اس پر نہیں تھی کہ اسلام کے لئے فضیلت قرار دیں بہ خلاف جب ابو بکر صدیق ایمان لایا یوڑھا تھا مکلف تھا فرق ہے ایمان بہ تکلیف اور ایمان بدون تکلیف میں۔  
 مامون: مجھے بتاؤ کہ علی کا ایمان لانا الہام و وحی الہی سے تھا یا رسول نے دعوت دی۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ الہام تھا تو فضیلت دی ہے علی ؑ کو رسول ﷺ پر کیونکہ ابھی رسول مبعوث برسات نہیں ہوئے تھے حضرت جبرائیل ؑ کے ویلے سے احکام اور آیات الہی نازل ہوئیں۔

اگر کہتے ہو کہ رسول کی دعوت سے ایمان لائے پھر یہ سوال سامنے آئے گا کہ رسول خدا کے حکم سے دعوت دے رہا تھا اگر خود اپنی طرف سے دعوت دے رہا تھا تو یہ صفت خود قرآن کے خلاف ہے کہ جو رسول کے لئے ثابت ہے۔

وانا من المتکلفین (۱) وما ینطق عن الہوی ان هو الا وحی یوہی (۲)  
 اگر دعوت خدا کی طرف سے تھی تو سب بچوں کو علی دعوت کرے اور اس کو سب اختیار کریں اور علی کو اسلام کی طرف بلائیں ان سے طمینان ہو میں علم ہے کہ خدا کا حکم تھا پس حق امام علی ؑ کے ساتھ ہے۔

مامون: مجھے بتاؤ کہ خدائے حکیم کے لئے جائز ہے کہ وہ سب مخلوق کو تکلیف دے کہ جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اگر جائز کہتے ہو تو کافر ہوں گے خدا کی قسم اور اگر کہو کہ تکلیف مالا یطاق دینا کسی حکیم کے لئے درست نہیں ہے پھر کس طرح رسول کو حکم دیا کہ دعوت کریں جب کسی کے لئے ممکن نہیں کہ اس کو قبول کرے کہ جس کا حکم ہوا ہے بچے اور کس ہونے کی دلیل لانا ضعیف ہے اور قبول نہیں ہے۔

مامون: نے گفتگو کو جاری رکھا پھر علی کے حق میں کہا رسول نے کسی اور بچے کو بھی دعوت دی تاکہ علی کی طرح وہ بھی افضل و برتر ہو کسی نہیں بتا سکے کہ علی ؑ کے علاوہ کسی اور کو یہ فضیلت ہو۔ پس علی کو سب بچوں اور لوگوں پر فضیلت ہے۔

مامون: مجھے بتاؤ کہ اسلام میں سبقت کن اعمال سے فضیلت رکھتی ہے؟

علماء: جہاد و راہ خدا اور اسلام میں ایمان سب سے پہلے قبول کرنا۔

مامون: کیا عشرہ مبشرہ میں سے کسی میں یہ فضیلت ہے کہ ان کو جنت کی بشارت دی گئی جیسے علی نے جہاد و راہ حق میں سبقت اور تمام جنگوں میں علی پیش پیش رہے یہاں تک کہ جنگ بدر میں تھا علی نے ۳۶ مشرکین کو قتل کیا اور دوسرے سب مسلمانوں نے چالیس کو قتل کیا۔

## المعصاة الساجدة

ایک عالم: اصحاب حدیث نے کہا ہے کہ جس طرح ابوبکر رسول کے ساتھ خیرہ میں تھے اور رسول جنگ کی تدبیر کے امور انجام دے رہے تھے۔

مامون: عجیب بات کہہ دی تم نے کیا ابوبکر تو امور جنگ کے لئے تدبیر کرتے یا رسول کو ابوبکر کی رائے کی ضرورت و احتیاج تھی کوئی تین باتوں میں سے تمہارے نزدیک درست ہے۔

عالم: خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ کہوں ابوبکر بغیر رسول کی تدبیر کے تھا امور جنگ کو اپنے عہد سے میں لئے ہوئے تھے یا رسول کو اس کی ضرورت تھی یا تدبیر میں شریک تھے۔

مامون: پس ابوبکر کا رسول کے خیرہ میں رہنا کیا فضیلت رکھتا ہے اگر فضیلت یہ ہے کہ ابوبکر نے جہاد میں شریک نہیں ہوا اور خیرہ میں بیٹھا رہا تو بیٹھنے والے جہاد والوں پر افضل ہوں حالانکہ قرآن پلٹنے والوں پر مجاہدین کو فضیلت دے رہا ہے۔

لا یستوی القاعدون ... وفضل الله المجاہدین علی القاعدین (۱)  
اسحاق بن حماد: کہتا ہے کہ مامون نے مجھ سے کہا سورہ حمل اتی علی الانسان کو پڑھو میں نے پڑھا جب اس آیت پر پہنچا  
و یطعمون الطعم علی حبه مسکینا و یتیمہ و اسیرا ... (۱)

مامون: ان آیات کا نزول کس کے حق میں ہے؟

اسحاق: امام علی ؑ کے حق میں نازل ہوئیں۔

مامون: کیا تجھے خبر ملی ہے کہ جب مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلایا تو فرمایا:

انما نطعمکم لوجه الله لانريد منکم جزاء ولا شکورا (۲)

کہ خدا نے تصدیق فرمائی۔ اسحاق: ایسا مطلب مجھے نہیں پہنچا کہ علی نے اتفاق کے وقت اس طرح فرمایا۔

مامون: حق تعالیٰ علی کی نیت و عمل سے آگاہ تھا اور اس کا اپنی کتاب (قرآن) میں اظہار فرمایا: اس لئے کہ علی کو سب مخلوق پہچان لے پھر کہا کیا جانتے ہو کہ خداوند نے جنت کی توصیف سورہ میں اس طرح کی ہے۔ قواریر من فضة اسحاق: میں نے نہیں دیکھا کہ جنت سے سواء کسی کو اسی طرح کی صفات سے توصیف کی ہو۔

مامون: پھر یہ بھی ایک اور فضیلت ہے جب یہ سورہ علی کے بارے میں انتہائی اوصاف کے ساتھ بیان ہوئی ہے تو یہ فضیلت دوسروں سے اسے ممتاز کرتی ہے۔

مامون: قواریر من فضة کس طرح ہے؟

۱۔ سورہ

۲۔ سورہ صر آیت ۹

اسحاق: مجھے نہیں معلوم کہ اس کی کیفیت میں نہیں جانتا۔  
 مامون برتن اور لباس بہشتی اس طرح بلوری صورت میں ہونگے کہ جو کچھ اس کے اندر ہے باہر سے دیکھائی دے گا۔  
 مامون: کیا تم ان سے نہیں ہو کہ جنہوں نے عشرہ مبشرہ کے بارے گواہی دی کہ وہ جنت میں ہونگے۔  
 اسحاق: ہاں میں نے گواہی دی ہے۔  
 مامون: کیا کہے گا اسے کہ جو کہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں کیا یہ آدی تمہاری نزدیک کافر ہے۔  
 اسحاق: کافر نہیں ہے۔  
 مامون: کیا کہے گا اس آدی کے بارے میں کہ جو کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ سورہ قرآن سے ہے یا نہیں کیا یہ آدی  
 بھی کافر ہے یا نہیں؟  
 اسحاق: ہاں جو سورہ کا انکار کرے وہ کافر ہے یہ مسلم ہے کہ تمام سورتوں کا مجموعہ قرآن ہے۔  
 مامون: میں اس طرح دیکھ رہا ہوں کہ ایسے آدی کی فضیلت کہ جو کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث صحیح ہے تحقیق  
 کی جائے پھر مجھے بتاؤ کہ حدیث مرغ بریان کہ رسول نے فرمایا: پروردگار دوست ترین اور محبوب ترین مخلوق میں سے اس  
 کو جیسے کہ جوزیادہ تجھے محبوب ہے تو علی آئے اور ساتھ کھانا کھانا کیا یہ حدیث درست ہے کہ نہیں۔  
 اسحاق: ہاں اس حدیث کی محنت پر اعتراف کرتا ہوں۔  
 مامون: خد کی قسم تیرا اعتقاد و حسب ظاہر ہو گیا یا دعائے رسول قبول ہوئی یا رد یا پہچان لے شناخت خدا افضل ہے لیکن تو  
 مفسول کو درست رکھتا ہے یا چاہتا ہے کہ کہہ کہ خدا نے فاضل کو مفسول سے پہچان نہ کروائی۔ کوئی ان چار قسموں میں سے  
 حیرے نزدیک بہتر اور حیرے دوست ایک گھٹے سے اپنے سر پہچے کیے ہوئے ہیں اور فکر میں ڈوبے ہوئے چپ سادھ لی  
 ہے۔ اسحاق: سر کو بلند کر کے کہتا ہے کہ خدا نے ابوبکر کے حق میں فرمایا ہے۔  
 ثانی الثین اذہما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا (۱)  
 اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کی مصاحبت اور ہمراہی کو رسول کے ساتھ نسبت دی ہے۔  
 مامون: سبحان اللہ کس قدر تمہاری اطلاع کم ہے کہ قرآن میں کافر و مومن کے مصاحب و ساتھی ہونے کا ذکر کیا تو  
 کیا فضیلت ہے اس مصاحبت میں قرآن میں خدا کے اس قول کو تو نے نہیں سنا۔  
 صاحبه وهو قال له یحاورہ اکثر بالذی خلقک من تراب ثم  
 من نطفۃ ثم سوئک رجلا (۲)  
 خدا نے فردس کافر کو یہود و مومن کا رفیق و ساتھی کہا ہے بہر حال یہ کہنا ان اللہ معنا فضیلت نہیں کہ خدا نیک اور بد کو  
 ساتھ اس قول میں ذکر کیا ہے۔

## الذمعة السابعة

يكون من نجوى ثلاثة الا هو را بعهم ولا خمسة... (۱)

البتہ یہ قول لاتحزن عنکم نہ ہو مجھے بتاؤ کہ ابوبکر کا رونا اور عنکم ہونا اطاعت تھا یا معصیت اگر کہے کہ معصیت تھا تو گناہ گار ہوتا تو یہ کیا فضیلت اور اگر ہے اطاعت تھا کیوں رسول نے اسے روکا تو کیا اطاعت سے نہیں کر رہا تھا یہ مفت حکم کی شان کے خلاف ہے۔

ماہون:۔۔۔ فانزل اللہ سکینۃ علیہ:۔۔۔ خدا نے آرام و سکون کو کس پر نازل فرمایا:  
اسحاق:۔۔۔ خداوند آرام و سکون کو ابوبکر پر نازل کیا کیونکہ رسول تو اس سے بے نیاز تھا۔  
ماہون:۔۔۔ مجھے بتاؤ کہ خدا کا قول:

و یوم حنین اذا عجبکم کثرکم فلم تغن عنکم شیئا  
وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم  
انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المؤمنین (۲)

کیا جانتا ہے کہ اس آیت میں مؤمنین کون ہیں کہ جن پر آرام و سکینہ نازل ہوا۔  
اسحاق: میرے ذہن میں نہیں ہے کہ اس سے مراد کون ہیں۔

ماہون: روز جنگ حنین لوگوں نے فرار کیا رسول کو چھوڑ گئے مگر سات غزنی ہاشم اور علی نے ذوالفقار حیدری سے جنگ کی اور عباس بھی رسول کے ٹخروں کو پکڑے ہوئے تھا اس ڈر سے کہ کفار ان پر حملہ نہ کریں یہاں تک کہ خدا نے رسول کو فتح و نصرت عطا کی مؤمنین سے مراد یہاں علی اور وہ لوگ بنی ہاشم کے ہیں کہ جنہوں نے فرار کو ترجیح دی۔  
افضل کون ہے کہ رسول کے ساتھ تھا و قار و سکون رسول کے ساتھ ان کو عطا ہوا (یاد رہے کہ جو نماز میں رسول کے ساتھ تھا اہلیت نہیں رکھتا تھا و قار و سکینہ کی کہ اس پر نازل ہوا۔

ماہون: نے گفتگو کو جاری رکھا اور کہا کہ مجھے بتاؤ اسحاق افضل وہ ہے کہ جو غار میں تھا یا وہ جو رسول کے ہنجر پر ہجرت کے وقت سویا جبکہ وہ بھی ہجرت کا ارادہ رکھتا تھا ہاں خدا نے حکم دیا رسول کو کہ علی کو اپنی جگہ سلاؤ رسول ﷺ نے علی کو اس چیز کا حکم دیا کہ علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میری فداکاری سے آپ دشمنوں کے شر سے محفوظ و سالم ہو سکتے ہیں رسول خدا نے فرمایا: ہاں!

## الذمعة السابعة جلد سوئم

تو عرض کیا سمحا وطاعة پھر رسول کے بعد ان کے بستر پر تلواریں کے سائے میں اس طرح سوئے کہ کافروں نے سمجھا رسول سوراہا ہے حالانکہ ہر قبیلے کا ایک فرد حاضر تھا کہ رسول پر حملہ کر کے کام تمام کر دیں کہ کسی کے ذمہ نہ لگے بخلاف ایک قبیلے کے علی نے خود سنا کہ اس قوم کی تدبیر فقط یہی ہے کہ رسول کے بستر پر پوری قوت سے حملہ اور ہوں کیا ابو بکر غار میں جڑ و فزع کیا ہے۔

جبکہ رسول کے ساتھ تھا اور علی تمبا بستر پر صبر کی چادر اوڑھے ہوئے ایسے سو رہے تھے کہ جیسے کبھی نہیں سوئے ہیں اور خدا کے حکم پر سر تسلیم خم کیا خدا نے بھی اپنے ملائکہ کو اس کی حفاظت پر مامور فرمایا: تاکہ ان کو شر کفار سے بچائیں جب سُن ہوئی تو اٹھے قوم نے دیکھا کہا محمد ﷺ کہاں ہیں کہا میرے حوالے کر کے گئے تھے انھوں نے کہا ہم کو دھوکا دیا اس کے بعد رسول سے چائے علی کے ہر عمل نے روز بروز ان کی فضیلت میں اضافہ کیا یہاں تک کہ رحلت فرمائی مامون: اے اسحاق کیا تو نے حدیث ولایت کو نقل نہیں کیا؟

اسحاق: ہاں میں نے روایت نقل کی ہے۔

مامون نے کہا کیا نہیں دیکھتے کہ خدا نے واجب کیا ہے علی کے حق کو ابو بکر و عمر پر نہ علی پر ان کا حق واجب ہے۔ مامون: رسول اکرم ﷺ نے کہاں فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علي مولا

اسحاق: غدیر کے دن خم کے مقام پر تجزہ الوداع سے واپسی پر لیکن لوگ کہتے ہیں کہ یزید بن حارثہ کے بارے میں فرمایا ہے۔

مامون: یزید بن حارثہ کس زمانے میں قتل ہوا۔

اسحاق: وہ تو جنگ موتہ میں قتل ہوا۔

مامون: کیا جنگ موتہ واقعہ غدیر خم سے پہلے نہیں تھی؟

اسحاق: ہاں پہلے جنگ موتہ ہوئی پس یزید بن حارثہ غدیر میں نہیں تھا کہ اس کے متعلق کہا جائے۔

مامون: اے اسحاق جب تم پندرہ سالہ بیٹے ہو سب تم کو غلام کہ میرا غلام ہے تو تو ان سے قول کرنا دیکھا ناپسند نہیں کرے

گا؟ یعنی یہ بات پست ہے کہ کوئی کہے کہ میرا غلام میرا مملوک و ام ہے حالانکہ خدا نے اس کا اختیار میرے تابع کیا ہے۔

اسحاق: ہاں ناپسند کرتا ہوں۔

مامون: نے لوگوں سے کہا توجہ کرو اسحاق کیا کہہ رہا ہے اپنے فرزند کو منزہ کرتا ہے اس چیز سے کہ جو منزہ نہیں جانتا



## الذی معہ الساکبہ سورۃ

رسول خدا کے لئے تم پر وائی و ہلاکت ہو کیا اپنے خلفاء کو اپنا پروردگار قرار دیا ہے خدا نے نصاریٰ کی مذمت کی۔

اتخذوا اٰخبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ (۱)

عیسائیوں نے اپنے علماء و دانشمندیوں کو اپنے خدا قرار دیا خدا کی قسم عیسائیوں نے نہ ان کے لئے روزہ رکھا نہ نماز پڑھی لیکن ان کی باتوں اور ان کے احکام پر عمل کیا پھر تمہارے علماء جب عیسائیوں کے راہبروں کی طرح خدا واقع ہوئے۔ مامون:- کیا تم نے روایت نقل نہیں کی کہ رسول خدا نے امام علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزل لقہارون من موسیٰ.

یعنی تم میرے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

اسحاق:- ہاں روایت کی ہے۔ مامون:- کیا نہیں جانتے کہ ہارون موسیٰ کا بھائی تھا ماں باپ کے لحاظ سے۔

اسحاق:- اس نسبت کی میں تصدیق کرتا ہوں۔

مامون:- علی تو رسول جیسے ایسی نسبت نہیں رکھتا ہارون بخیر تھا اور علی بخیر نہیں یہ دو نسبتیں علی سے سلب ہوئیں باقی رہی فقط مقام خلافت اس پر یہ قول،

انت منی بمنزل لقہارون من موسیٰ...

رسول خدا کا قول تھا کہ رسول نے تو علی کو مدینہ میں بچوں اور عورتوں کے لئے چھوڑا اور ان کو خلیفہ قرار دیا اور جہاد کے لئے نہ گئے۔ جبکہ علی ان کے ہر عمر اور محافظ تھے ان کو اس خوف سے چھوڑ گئے کہ کہیں قتل نہ ہو جائے رسول نے چاہا تو رسول ان توہمات سے پاک ہے اس لئے یہ فرمایا: کہ میں تمہاری نہیں (رہا بلکہ موسیٰ سے ہارون کی نسبت کی طرح مجھ سے ہو قرآن میں موسیٰؑ نے کہا۔

اخلفنی فی قومی واصلاح ولا تتبع مہیل المفسدین (۱)

اسحاق:- فرق ہے ان دو کے درمیان کہ موسیٰؑ نے خلیفہ قرار دیا ہارون کو اور رسول نے امام علیؑ کو کیونکہ موسیٰؑ زندہ تھے ہارون کو خلیفہ قرار دیا بلکہ بعد وہ میقات پر گئے (کوہ طور پر) اور رسول نے اپنی زندگی سب کے لئے علی کو خلیفہ قرار نہیں دیا بلکہ ان کی قوم و امت ان کے ساتھ جہاد پر گئے علی کو عورتوں اور بچوں کی سرپرستی کے لئے چھوڑ گئے اگر سب پر قرار دیتے تو اپنی وفات کے بعد ہوتا نہ اپنی زندگی میں۔

## الذی معہ الساکبہ ﷺ

مامون: جب موسیٰؑ میقات پر گئے تو کسی کو ساتھ لے گئے یا نہیں؟

اسحاق: ہاں ایک گروہ موسیٰؑ کے ساتھ میقات پر گیا۔

مامون: اس طرح ہے علی کا معاملہ کہ وہ بخزلہ ہارون ہیں اور خلیفہ تھے یہاں تک کہ جو رسول کے ساتھ جہاد پر گئے اس حدیث یا تسادی خلافت سے کہ زندگی اور موت میں خلیفہ ہیں استفادہ ہوتا ہے خصوصاً اس حدیث کے تحت سے کہ جس میں استثناء فرمایا ہے۔

علی منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ الا انه لانیبی بعدی

جو ہارون کے لئے ثابت ہے وہی علی کے لئے ثابت ہے چاہے زمانہ حیات ہو یا بعد از حیات مگر مقام نبوت نہیں رکھتے کہ فرمایا: میرے بعد نبی نہیں آئے گا۔

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ علی وزیر رسول تھے کہ جس طرح موسیٰؑ نے خدا سے عرض کی اس دعا میں۔

واجعل لی وزیراً من اہلی ہارون اخی اشد بہ ازری و اضر

کہ فی اموری (۱)

پس علی وزیر رسول خدا ہیں اور رسول کے نامرد و نگار بھی موسیٰؑ کے لئے ہارون وزیر و نامرد و نگار تھے۔ ہارون موسیٰؑ کی طرف سے تمام جہات میں خلیفہ تھا اسی طرح علی رسول کے تمام جہات میں خلیفہ ہیں۔ اسحاق کہتا ہے کہ مامون اسی حال میں اہل کلام کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے بھی مناظرہ کیا۔

## مامون کا مناظرہ اہل کلام سے

مامون: میں تم سے سوال کروں یا تم مجھ سے سوال کرتے ہو؟

طاء کلام: نے کہا ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔

طاء کلام: کیا علی کی امامت کو خدا کی جانب سے جنہوں نے نقل کیا ہے وہ واجبات کو نقل کیا ہے جیسے نماز ظہر چار رکعت ہے و دوسور ہوں میں پانچ درہم زکات دینا واجب حج کو مکہ سے انجام دیں وغیرہ۔

مامون: ہاں اسی طرح کہا ہے۔

طاء کلام: پس کس طرح اگر یہ نقل ہیں تو کوئی بھی واجبات میں اختلاف نہیں کیا اور فقط حکومت علی میں اختلاف کیا

ہے حالانکہ دوسرے فرائض میں اختلاف کرتے۔

مامون: اختلاف کی علت وجہ روشن و واضح ہے کہ کسی واجبات الہی میں خلافت کی مقدار میں تنازع و اختلاف نہیں لہذا اختلاف یا است طلب افراد کی وجہ سے اختلاف کی موجب ہے ایک اور عالم: کیوں مگر ہوا ہے کہ رسول نے حکم دیا کہ اپنے درمیان کسی کو انتخاب کر لو خلافت کے لئے رافت و مہربانی رسول کی امت کی نیت تھی اور اس خوف سے کہ اگر رسول چاہتا کسی کو تنہا خلیفہ خود معین کرتا تو لوگ نافرمانی کرتے اور اس کی خلافت کو قبول نہ کرتے اور یہ خود سبب حلاکت و حزن و مذاب کا باعث ہے۔

مامون: تمہاری فرمائش سے اس جہت سے انکار کرتا ہوں کہ خدا رسول کی نسبت مخلوق پر زیادہ مہربان ہے حالانکہ رسول کو خود اپنی مخلوق پر مبعوث فرمایا: اور جانتا تھا کہ مخلوق میں عاصی و مطیع ہیں اور اس کا علم عاصی کے وجود سے رسولوں کو پہنچنے سے مانع نہیں بتائیں اگر نافرمانی مخلوق علت ہے تو یقین خلیفہ نہ کرنے کی تو بطریق اولیٰ منوع ہے رسولوں کو بھیجنا ایک اور دلیل اگر رسول نے حکم دیا امت کو کہ وہ خلیفہ بنالیں تو لوگوں میں یہ بات اس حال سے خالی نہیں کہ یا تمام کو حکم کیا یا بعض کو اگر تمام کو حکم کیا پھر خلافت کا اختیار کسی کو ہے خواہ جس کو خلیفہ بنالیں یا کچھ مامورین کا و خلیفہ و ذمہ داری تھی کہ وہ نصیب کریں تمہارے کہنے کی بنا پر وہ بعض کی کوئی علامت ہوا اگر کہیں کہ فقہاء یقین کریں پھر تا چار فقہاء کی فقہ کو معین کریں کہ کس پایہ کی فقہ رکھتا ہو اور کوئی علامت قرار دی جائے۔

ایک اور عالم: رسول خدا سے روایت ہے کہ مسلمان اگر کسی چیز کو نیک خیال کریں خدا کے ہاں نیک ہوگی اگر برا خیال کریں تو بری و قبیح ہوگی۔

مامون: ہاں یا مراد معاد سب مسلمان ہیں یا بعض اگر تمام ہوں تو محال لازم آتا ہے ممکن نہیں کہ سب مسلمان ایک مطلب پر اجماع و اتفاق کریں۔ اگر بعض مراد ہے تو طاغیہ و گروہ کو دیکھتے ہیں کہ اپنے حق میں نیک اور اچھی روایت کرتا ہے۔ جیسے شیعہ مذہب کی روایات علی کے حق میں حنفیہ کی غیر علی کے حق میں کہاں سے ثابت ہو کہ امامت حقیقی اس فرقہ میں ہے۔

چوتھا عالم: کیا حیرے لئے جائز ہے کہ تو گمان کرے کہ اصحاب پیغمبر سب نے خطا کی۔

مامون: کس طرح میں گمان کر سکتا ہوں کہ اصحاب پیغمبر نے خطا کی ہے اور مگر اسی پر اجماع کیا ہے حالانکہ حیرے خیال میں امامت واجب نہیں سنت ہے جب تم امامت کو از جانب خدا نہیں مانتے اور نہ رسول کی طرف سے بلکہ لوگوں کو اس کے انتخاب کرنے کا حق ہے۔ پس کس طرح خطا ہوگی جو چیز نہ خدا سے نہ رسول کی طرف سے واجب ہے نہ سنت پس نتیجہ یہ ہوگا امر خلافت کو بدعت قرار دیا ہے۔ کہ جو خطا سے بالاتر ہے کیونکہ خطا میں غصہ و بخشش کی گنجائش ہے لیکن بدعت میں مواخذہ

وعذاب ہے۔

پانچواں عالم: تم ادعا کرتے ہو کہ علی امام ہے ان کے علاوہ کوئی امام نہیں ہے۔ پس گواہ لاؤ اپنے ادعا پر۔  
 مامون: میں ادعا نہیں کر رہا اور نہ ہی مدعی ہوں بلکہ میں امامت علیؑ کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے اقرار کرنے پر گواہ نہیں جو ادعا کرتا ہے کہ امامت اور عزل امامؑ اور امامؑ کے امور کا اختیار علی کے ہاتھ ہے یعنی خدا ہے یا خدا کی جانب سے ہے میرا یہ ادعا نہیں ہے۔

بلکہ میں اقرار کرتا ہوں علی کی امامت کا اس سے شاہد خالی نہیں کہ یا جو امامت و خلافت کے شرکاء ہیں ابو بکر، عمر، عثمان اور تابعین یہ تین آدمی یا ان کے علاوہ لیکن اگر ان کی مراد یہی ہے تو یہ دشمن ہیں ان کی گواہی کوئی ارزش مند نہیں ہے اگر علیؑ کے غیر کو مانیں تو ان کی شہادت و گواہی معدوم و نابود ہے یعنی ان کی گواہی ان کے مقابلے میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ پس کس طرح اس مطلب پر گواہ قائم ہو؟

چھٹا عالم: کونسا کام علیؑ پر رحلت رسول خدا کے بعد واجب تھا۔

مامون: جو کچھ واجب جانتے تھے انجام دیا ہے۔

عالم: کیا ان پر واجب نہیں تھا کہ لوگوں کو اپنی امامت کے لئے دعوت دے کر اعلان کرتے

مامون: امامت ایک آدمی کے فضل و قول سے نہیں ہوتی اور نہ یہ کہ لوگ اختیار کریں۔ یا فضیلت دیں یا اس کے علاوہ بلکہ امامت فضل خدا ہے جیسا کہ ابراہیمؑ کے لئے فرمایا:۔

انی جاعلک للناس اماما... (۱)

اس طرح حضرت داودؑ کے لئے فرمایا:

یا داود انا جعلناک خلیفہ فی الارض... (۲)

یا ملائکہ سے حضرت آدمؑ کے حق میں خدا نے فرمایا:۔

انی جاعل فی الارض خلیفہ... (۳)

پس امام، امامؑ ہے خدا کی جانب سے اور خدا کا اختیار کرنا جو جو یک ہو، خلقت کے لحاظ سے شریف، نب کے اعتبار سے طاہر ہو

## الذی علیہ الساکبہ سورۃ جلد

ولادت کے لحاظ سے معصوم ہوتا مگر امامت علی علیہ السلام کا فعل ہوتا تو اپنے حق میں خود انجام دیتے خود مستحق امامت ہوتے جب اس کے خلاف کرتا عزل ہو جاتا لہذا خلافت اگر افعال بندگان سے ہو تو عزل و نصب خلیفہ بھی اعمال اختیاری سے ہو لہذا امامت اپنے فعل اختیاری سے نہیں بلکہ خدا کا فعل ہے۔

ساتواں عالم: پس کون سے سبب سے خدا نے امامت کو رسول کے بعد علی علیہ السلام کے لئے واجب قرار دیا ہے۔  
 ماسون: علی علیہ السلام کے بچپن میں ایمان کی وجہ سے جیسے پیغمبر اور پیغمبر کا اپنی قوم کی گواہی سے بے زاری کہ بغیر حجت کے اور دلیل کے راستہ کو طے کر رہے تھے اور دوسری وجہ شرک سے اجتناب کیونکہ شرک ظلم ہے اور ظالم امام نہیں ہو سکتا اور بت پرست امت کے اجماع کی رو سے امام علی علیہ السلام نہیں ہوگا۔ جو خدا کا شریک قرار دے اس نے خدا کے دشمنوں کو خدا کی جگہ قرار دیا ہے امت کے اجماع سے وہ کافر ہے جب ایک دفعہ محکوم یہ کفر و شرک ہو حاکم و امیر نہیں ہو سکتا ورنہ لازم آئے گا حاکم محکوم ہو کبھی بھی عالم جاہل واقع نہیں ہوتا۔ آٹھواں عالم: پس کس لئے علی علیہ السلام نے ابو بکر و عمر و عثمان سے جنگ نہیں کی جیسا کہ معاویہ سے کی۔  
 ماسون: یہ سوال محال ہے:

لان لم اقتضاء ولم يفصل نفی والنفی لا يكون له علة انما العلة للاثبات .  
 کیونکہ سوال علت سے اثبات میں ہوتا ہے اور سوال نہ کرنا نفی ہے اور نفی کی علت نہیں ہوتی معاویہ سے جنگ کا سوال ہوگا کہ امام علی علیہ السلام سے جنگ کیوں کی لیکن جنگ نہ کرنے کا سوال نہیں ہوگا۔ پس ضروری ہے کہ فکر کریں امر امام علی علیہ السلام میں کیا ان کی خلافت خدا کی طرف سے تھی یا غیر خدا سے اگر خدا سے اثبات ہو تو پھر تجوید و بیرون خلافت امام علی علیہ السلام میں کرنا کفر ہے جیسے خدا فرماتا ہے:

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم

لا يجحدوا فی... (۱)

آیت سے تمسک کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو بھی حکم خدا رسول سے اپنے نفس میں ٹنگی محسوس کرے وہ مومن نہیں ہے۔  
 کافر ہے کیونکہ حکم رسول حکم خدا ہے۔ شک در حکم رسول در اصل حکم خدا میں شک کرنا ہے فاعل کے افعال اصل میں اس کے تابع ہیں اگر امام علی علیہ السلام خدا کی جانب سے قائم ہے افعال در اصل افعال خدا ہیں لوگوں کا راضی ہونا اور تسلیم کرنا ضروری ہے رسول خدا نے صلح حدیبیہ کے دن مشرکین کے منع کرنے پر اپنی قربانی خانہ کعبہ میں نہ کر سکے کہ یارود دگار نہیں تھے تو جنگ نہ کی کہ خدا نے فرمایا:



## فاصفح الصفح الجمیل (۱)

جب ناصر و مدگار ملے تو خدا نے فرمایا:

## فاقتلو المشرکین حیث وجدتموہم وخذوہم (۲)

فرض اس آیت کے شاہد لانے کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول کے ناصر و مدگار نہ تھے رسول نے جنگ نہیں کی اس علی کا کوئی یار و مدگار نہ تھا عمر و ابوبکر و عثمان سے جنگ نہیں کی لیکن محاذیہ کے زمانہ میں لوگوں نے امام علیؑ کی بیعت کی اور یار و مدگار اپنے بیٹے، بھائی، شیعیان و دوست تھے تو جنگ کی۔

نواں عالم:- جب تمہارا یہ خیال ہے کہ علیؑ خدا کی جانب سے امامؑ تھے اور ان کی اطاعت واجب تھی۔ پس کس لیے آنیہا کیلئے جائز و ممکن نہیں کہ احکام کی تبلیغ کو ترک کریں اور لوگوں کو خدا کی طرف دعوت نہ دیں لیکن امام علیؑ کے لئے ترک تبلیغ جائز نہ تھا۔

مامون:- اس مطلب کی علت یہ ہے کہ ہم یہ گمان نہیں کرتے کہ امام علیؑ تبلیغ پر مامور تھے اور ترک کیا تبلیغ کی صفت رسول خدا ﷺ سے مربوط ہے لیکن امام علیؑ لوگوں اور خدا کے درمیان علامت تھے ان کی ولایت حق و باطل کے درمیان جدائی کا نشان تھی۔

پس جس نے ان کی پیروی کی وہ مطیع جس نے مخالفت کی وہ عاصی و گناہ گار ہے۔ اگر اعراب و انصار نہیں تھے تو لازم نہیں کہ ان کو طاعت کریں بلکہ طاعت و لعنت لوگوں پر ہے کہ ان کی مدد نہیں کی ہے۔ کیونکہ لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم تھا۔ جب وہ مامور نہیں تھے کہ جنگ کریں مگر جب قوت و طاقت ہو اور انصار ہوں۔

پس وہ بخیر خانہ خدا ہیں کہ لوگوں کو حج کا حکم ہے کہ اگر استطاعت ہے تو حج واجب و نہ انجام نہ دیں اگر استطاعت کے ہوتے ہوئے کوئی حج خانہ خدا نہ کرے تو اس پر لعنت و طاعت ہے نہ خانہ خدا پر اسی طرح امام علیؑ خانہ خدا کی طرح ہیں۔

دوسرا عالم:- جب مجبوراً واجب الاطاعت ہے تو کہاں سے معلوم ہے کہ امام علیؑ اطاعت کے واجب تھے۔

مامون:- اس لحاظ سے کہ خدا کسی وقت بھی مجبور و مجہول و مبہم کو واجب نہیں قرار دیتا۔ واجب متفق چیز نہیں ہو سکتی اگر واجب

مجہول ہو تو متفق ہے۔ پس ضروری ہے کہ رسول خدا ہر نمائی کریں اور واجب کا تعارف کرائیں تاکہ خدا اور بندوں کے درمیان عذر پر طرف ہو گیا جنہیں دیکھ رہے کہ اگر خدا لوگوں پر ایک مہینے کے روزے واجب کر دے اور یہ معلوم نہ ہو کہ بارہ مہینوں

## الذم الثلاثا كبه ﷺ

میں سے کونسا مہینہ ہے کوئی علامت اس کیلئے قرار نہ دے اور لوگوں پر واجب ہو کہ اس ماہ کو اپنی عقل و فکر سے پیدا و تلاش کرو تاکہ خدا کے مقصد کو حاصل کر لو کیا وہ حکم واقعی تک پہنچ جائیں گے؟

پس اس وقت لوگ رسول خدا کے بیان سے بے نیاز ہو جائیں گے اور امام علیؑ کی ضرورت کہ اس خیر کو رسول خدا سے بیان کرے ضرورت نہیں رہے گی پس حجت کا وجود اشیاء کی یقینی تخصیص کے لئے اس وقت خدا کی جانب سے ہے۔ پس خدا و رسول امام علیؑ کو معین کریں اور امام علیؑ کو مقام امامت کے لئے تعین کرتا ہے۔

گویا رواں عالم:- کہاں سے واجب قرار دیا کہ امام علیؑ رسول کی دعوت کے وقت بالغ تھے اور مکلف کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ اس وقت امام علیؑ بچے اور غیر مکلف تھے۔ تکلیف نہیں رکھتے تھے کہ ان پر ایمان لایا جائے؟ مامون:- نے علمائے اہل کلام کے جواب میں جو کہا وہ اس طرح بیان ہے کہ یا اس وقت امام علیؑ صلاحیت رکھتے تھے کہ رسول نے ان کو دعوت کی اور وہ اس تکلیف کی طاقت رکھتے تھے اور واجبات کو ادا کرنے کی قدرت بھی رکھتے تھے یا ان سے تھے کہ پیغمبر نے ان کو دعوت نہیں دی پھر اس آیت کے مصداق قرار پائیں گے۔

ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا بايممين ثم .....

اگر رسول خدا نے امام علیؑ پر تکلیف قرار دی ہے حالانکہ وہ مکلف نہیں تھے۔ پس خدا پر انھوں نے عیاذ باللہ افتراء باندھا ہے کیونکہ خداوند کسی غیر مکلف کو تکلیف نہیں دیتا لہذا تمہارے کہنے کے مطابق عیاذ باللہ رسول خدا کو نقل کرنا چاہیے اس کے علاوہ یہ بھی لازم آئے گا کہ رسول خدا ﷺ نے خدا کی طرف سے بندوں پر تکلیف مالا یتطاق کی اور یہ محال اور ممنوع ہے کہ حکیم ایسا حکم کرے کہ رسول خدا اس کی رہنمائی نہ کریں خدا اس کا مرتبہ اس سے بلند تر ہے کہ محال کا حکم اور رسول کی شان سے بعید ہے آج کل ہے اس سے کہ ممکن بالوجود کے خلاف حکم دے حکیم حقیقی کی حکمت میں جب مامون کی گفتگو یہاں تک پہنچی تو اہل حدیث و اہل کلام کے علماء نے چپ سادھ لی مامون نے کہا تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اب میں سوال کرتا ہوں کیا اجازت ہے؟ سب نے کہا ہاں مامون:- کیا رسول خدا سے امت کا اجماع ہے۔

اس روایت سے پہلے فرمایا: ”جو بھی مجھ پر جان بوجھ کر جموٹی نسبت دے قیامت کے دن اس کا پیٹ آتش جہنم سے پر کیا جائے گا؟“

علماء: ہاں یہ روایت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے۔

مامون:- اور ایک روایت علماء نے نقل کی ہے کہ جو بھی خدا کی معصیت کو بے جا صغیرہ ہو یا کبیرہ اور اس معصیت

کو اپنا دین سمجھے اور اس پر اصرار کرے تو جب مرے گا تو ہمیشہ ہمیشہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے؟

## الذمعة للساحب سنہ

علماء: یہ مطلب درست ہے اور دین سے ہے۔

مامون: اب بتاؤ کہ لوگ اس کو خلافت کے لئے انتخاب کریں گے اور اسے اپنا خلیفہ قرار دیں گے اور اس کو کہا جائے خلیفہ رسول حالانکہ رسول خدا نے اسے خلیفہ قرار نہیں دیا اگر آپ کہیں کہ کوئی مانع نہیں حق میں مکار اور زور گوئی ہے۔ اور تمہاری فرضی گفتگو میں مجادلہ جھگڑا ہے اور اگر کہو کہ جائز نہیں ہے کہ ابو بکر نہ رسول خدا کی طرف سے خلیفہ ہے نہ خدا کی جانب سے تم نے جھوٹ باندھا رسول خدا پر اور تم ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو مجھے بتاؤ کونسا قول درست ہے کہ رسول نے رحلت فرمائی اور کس کو معین نہیں کیا کہ اس کا خلیفہ ہو؟ یا یہ کہ کہو ابو بکر رسول کا خلیفہ ہے پس اگر دونوں باتوں میں سچے ہو یہ بات ممکن نہیں کیونکہ دو باتیں مختلف و متضاد ہیں اور اگر ایک کو درست مانو دوسری باطل و جھوٹ ہوگی پس خدا سے ڈرو اور حق میں غور کرو اور اندھی تقلید سے بچو خدا کی قسم کہ حق تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر یہ کہ عقل کی پیروی کرو کوئی آدمی کسی چیز میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ جان لے کہ یہ حق ہے شک پر باقی رہنا کفر ہے اور اس کے لئے جہنم ہے۔

مامون:۔۔ مجھے بتاؤ کہ کیا جائز ہے کوئی تم میں سے غلام خریدے اور وہ اس کا آقا اس کا بندہ غلام ہو جائے گا یعنی خریدنے والا اس کا غلام ہوگا یا آقا؟  
علماء: جائز نہیں۔

مامون: پس کس طرح جائز ہے کہ تم ہوا ہوس اور خواہش نفس پر اجماع کر لو اور اسے اپنا خلیفہ قرار دو اور وہ تمہارا خلیفہ بن جائے حالانکہ تم نے اسے ولی امر قرار دیا ہے تم خود کہتے ہو خلیفہ رسول خدا ہے جب اس پر غضب کر دے قتل کر دجیسا کہ عثمان بن عفان کو قتل کیا ہے؟

علماء: امام مسلمانوں کا وہکیل ہے اور جب عوام اس سے راضی ہوگی تو اس کو اپنا ولی قرار دیتے ہیں۔ جب مسلمان اس پر راضی نہ ہوں اس پر غضب کرتے ہیں اور اس مذہب سے عدول کر دیتے ہیں۔

مامون: مسلمان اور سب شہروں کے لوگ کس سے ہیں؟

علماء: خداوند متعال سے۔

مامون: پس خداوند متعال اپنے غیر سے زیادہ عزادار ہے کہ اپنا وہکیل خود قرار دے مسلمانوں اور سب شہروں کے لوگوں پر کیونکہ امت نے اجماع کیا ہے کہ اگر کسی کی ملکیت میں ضرر وارو کریں تو ضامن ہیں۔ پس ان کے لئے ملک میں تصرف کا حق نہیں ہے۔

اگر تصرف کریں تو گناہگار ہیں ضروری ہے کہ اس ضرر کا تادان دیں۔

مامون:۔۔ مجھے بتاؤ کہ کیا رسول خدا نے رحلت کے وقت خلیفہ مقرر کیا ہے یا نہیں؟

## الذی یستأصحبہ سورۃ

علماء: رسول خدا نے خلیفہ کو مقرر و معین نہیں کیا۔

مامون:- ترک تعین خلیفہ امت کی ہدایت تھی یا گمراہی؟

علماء: ہدایت اور اصلاح امت ترک تعین خلافت میں تھی۔

مامون: پس لوگوں پر واجب ہے کہ اس ہدایت کی پیروی کریں اور گمراہی سے دور رہیں۔

علماء: لوگوں نے ایسا ہی کیا ہے۔

مامون: پس کس لیے خلیفہ کو تعین کیا حالانکہ ہدایت ترک تعین خلیفہ میں تھی۔ چاہے رسول کہے کہ تم چھوڑ دو تعین

خلیفہ کو پس کہو کہ یہ ترک مخالفت و گمراہی ہے حال ہے کہ گمراہی کہ جو ہدایت کے مخالف ہے ہدایت ہو اور اگر اس فعل کا ترک ہدایت ہے تو پھر کس لیے ابو بکر نے ترک فعل کیا اور عمر کو اپنے بعد خلیفہ قرار دے دیا۔

پھر عمر نے مسلمانوں میں شوری کی بنیاد رکھی ہے اور اس کام میں عمر نے ابو بکر کی پیروی نہیں کی ہے کس کو خلافت کے لئے معین نہیں کیا۔ اس بناء پر تم گمان کرتے ہو کہ خلیفہ قرار نہیں دیا اور ابو بکر نے اس کو خلیفہ قرار دیا عمر نے رسول کی طرح ترک نہیں کیا کسی کو خلیفہ قرار دے بلکہ اس نے رسول کے قول پر عمل نہیں کیا اب بتاؤ کہ ان تین باتوں میں سے کوئی درست ہے اگر عمل ابو بکر کو درست سمجھتے ہو عمل رسول خدا اور عمر کو خطا قرار دیتے ہو اگر عمل عمر درست ہے تو عمل رسول خدا ابو بکر خطا ہے اگر عمل رسول خدا درست ہے تو پھر عمل ابو بکر و عمر نادرست ہے۔

مامون:- اب بتاؤ ان باتوں میں کوئی درست ہے؟ خلیفہ کی تعین نہ کرنا۔ یا خلیفہ کی تعین کرنا یا شوری پر چھوڑ دینا کیا عمل امت رسول کے عمل سے افضل ہے؟

مامون:- مجھے بتاؤ کہ کیا رسول کے بعد کوئی تمام اصحاب سے اب تک ولی و صاحب اختیار ہوا اگر نہیں ہوا تو لازم آتا ہے کہ سب لوگ رسول کے بعد گمراہی پر عمل کیا ہے اگر کہو کہ ہوا ہے تو امت کی تکذیب ہے کیونکہ پوری امت نے اب تک ایت پر اجماع نہیں کیا ہے لا اقل امام علی رضی اللہ عنہ، سلمان، ابوذر اور مقداد نے اس امر پر اتفاق نہیں کیا ہے۔

مامون:- سورہ انعام ایت ۱۲۔ درست ہے یا نہیں

علماء:- درست ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

مامون:- کیا خدا کے سوا خدا سے نہیں ہے؟ حالانکہ خدا نے اپنے علاوہ سب کو پیدا کیا ہے اور کیا خدا کے سوا مخلوق

آپ کی مالک نہیں ہے۔

علماء:- ہاں ایسے ہی ہے۔

مامون:- آخری ضرب ان پر لگاتے ہوئے کہا تمہارے اس اقرار سے اس چیز کا بطلان لازم آتا ہے کہ تم نے اپنے

اختیار سے خلیفہ کو اختیار کیا اور اس کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے وہ تمہارے اختیار میں ہے اس کو تم خلیفہ رسول خدا کہتے ہو حالانکہ تم نے اسے خلیفہ بنایا ہے جب اس پر غصے ہو تو اپنی خواہش کے خلاف سے معزول کر دیتے ہو یا قتل کراتے ہو یا ہلاک کرتے ہو تم خدا و رسول پر جھوٹ بولتے ہو کل روز قیامت اس حلاکت سے ملاقات کرو گے جب میزان عدل اٹھی کے پاس وارد ہوں گے حالانکہ اس پر جان بوجھ کر جھوٹ و افتراء بائد خواہے جبکہ رسول خدا نے فرمایا: جو بھی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹی نسبت دیتا ہے اس کا لگانہ جہنم ہے۔

مامون:- اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کرتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے کہا۔

اللهم قد نصحت لهم اللهم قد ارشدتهم

خدا یا میں نے ان کو نصیحت اور راہنمائی کی ہے۔

تیرا تقرب چاہتے ہوئے ان پر حجت تمام کر دی ہے خدا یا جو کچھ مجھ پر واجب تھا ادا کر دیا ہے ان کو شک و ریب میں نہیں رکھا ہے پروردگار! میں نے امام علیؑ کو رسول کے بعد سب مخلوق پر اپنے دین میں امام بنانا۔

جیسا کہ تو نے رسول سے حکم کیا تھا محمد بن احمد نجفی بن اشعری کہتا ہے مامون کی گفتگو کے بعد وہ چپ رہے ان سے مامون نے کہا جب کیوں ہوا انہوں نے کہا ہم کوئی چیز نہیں جانتے کہ بیان کریں مامون نے کہا یہ حجت تم پر کافی ہے حکم دیا ان کو نکال دو راوی کہتا ہے ہم مامون کو چھوڑ کر باہر چلے گئے اس حال میں ہم تحیر و حیران شرمندہ تھے پھر مامون نے فضل بن سہل سے کہا کہ اس قوم نے جو کچھ کہا ہے اپنی طرف سے تھا پس کوئی یہ گمان نہ کرے کہ میری جلالت و مقام ان کے لئے مانع تھا کہ میرے کلام کو رد کریں۔

والله الموفق للخیرات

ہاں خدا ہی نیکی کی توفیق دیتا ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ سید ابوالقاسم علی بن عواد نے اپنی کتاب طرائف میں بیان فرماتے ہیں کہ مامون عباسی نے چالیس علماء و مفتیین اہل بیت کو جمع کیا اور ان سے مناظرہ کیا اس کے بعد اس نے کہا انصاف یہ ہے کہ علی بن ابی طالبؑ کو رسول خدا ہیں اور اس منصب خلافت کے مستحق ہیں اس پر کافی روایات مسلمانوں نے نقل کی کہ جن کو مناظرہ میں ذکر کیا ان چالیس علماء نے اعتراف کیا کہ امام علیؑ منصوص من اللہ امام ہیں اور خلیفہ رسول ہیں اور مامون کے لئے بہت سے اشعار کہے گئے ان میں سے چند اشعار کہ جن کو موصی نے اپنی کتاب اوراقی میں ذکر کیا ہے۔

جیسے یہ اشعار



الامام على حب الوصى ابى الحسن  
 وذلك عندى من عجائب ذالذمن خليفه .  
 خير الناس والدول الذى  
 اعان رسول الله فى السروا لعلن  
 ولولاه قاعدت لهاستم امرة  
 وكانت امام على ؑ الايام تقفى ومتقين .  
 فولى بنى العباس ما اختص غيرهم  
 ومن منه اولى بالكرامة والمنن .  
 كاوضع عبد الله الالبصرة العدى  
 وافاض عبيد الله حود امام على ؑ اليمين  
 وقسم اعمال الخلافة بينهم  
 فلا زلت مربوطاً بزالكم مرتين .

یعنی لوگوں میں بہترین خلیفہ کہ جس نے رسول خدا کی تختی و اشکارا مداد کی امام علی ؑ ہیں۔

اگر یہ نہ ہوتے تو بنی ہاشم کا نام نہ ہوتا بنی عباس نے جو ولایت کی وہ ان کے غیر (اہلبیت) کی ہے کہ جو کرامت  
 واحسان والے ہیں عبد اللہ نے بصرہ والوں پر واضح کر دیا کہ جو فیض عید اللہ نے یمن پر کیا خلافت کے اعمال کی ایک قسم یہ  
 ہے کہ وہ ہمیشہ شکر کے مرہون منت ہیں

پھر سید بن طاووس جب ایک مشہور مامون کے واقعہ تک پہنچا تو کہا خلیفہ مامون عباسی نے مدح امام علی ؑ اور  
 اہلبیت ؑ کی مدح میں جو بیان کیا ہے اس کو ابن مسکویہ صاحب التاریخ کہ حوادث الاسلام کے ضمن میں کتاب ندیم القرید  
 میں ذکر کیا ہے کہ ایک خط بنی ہاشم نے سوال کرتے ہوئے مامون کو لکھا کہ جب اس نے اپنے بیٹے عباسی کے لئے بیعت لی  
 اور امام علی بن موسیٰ رضا ؑ پر طعن کرتے ہوئے مامون نے اس کا جواب لکھا کہ جو اس طرح ہے کہ جس کو ابن مسکویہ نے نقل

کیا ہے قتال المامون۔

بسم الله الرحمن الرحيم .

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وال محمد اما بعد:

کہ مامون نے آپ کے خط سے آگاہ ہوا اور آپ کے امور کی سے بھی آپ ﷺ تمام چھوٹوں اور بڑوں کے قلوب پر شرافت و کرامت میں سب آنے اور گزشتہ لوگوں سے عارف ہیں اور میں نے آپ کی طرف خط لکھا اس حال میں کہ باطل کو چھوڑ کر صرف حق کے چہرے کو اس کے مقام سے پہچان گیا اور اللہ کی کتاب قرآن اور رسول خدا نے جو کچھ لایا اس پر ایمان رکھتے ہوئے تم امت گزشتہ سے افضل ہو اور جس نے آپ کو نہیں مانا وہ غرق و تباہ ہو گیا۔

افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفلها

وہ ذات کہ جو مامون کی شاہ رگ سے زیادہ قریب ہے اگر کہنے والا یہ نہ کہتا کہ مامون جو ان سے عاجز ہو گیا تو میں تم سے بد اخلاقی سے پیش آتا اور تم کو خاطر میں نہ لاتا۔ پس سننے والا اس کو سنے اور حاضر آدمی غائب تک میرا پیغام پہنچا دے اما بعد۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو قریش پر رسولوں میں سے رسول ہم پر مبعوث فرمایا:

کہ جو ان کے نفوس و اموال کا زیادہ حق دار ہے کوئی بھی ان کے برابر نہیں ہے وہ ہمارے صادق و امین نبی ہیں کہ جو متوسط گھر، تھوڑے مال رکھنے والے اور جو ان پر سب سے پہلے ایمان لایا وہ خدیجہ بنت خویلد ہیں انھوں نے اپنا سارا مال اس راہ پر قربان کر دیا پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان پر ایمان لایا کہ جب وہ سات سال کی عمر میں تھے۔

انہوں نے ہلک جھپکنے کی مقدار کے ساتھ شرک نہیں کیا اور اس بت کی پوجا کی اور نہ سود کھلایا اور نہ جاہلیت کی شکل جاہلوں کے ساتھ بنائی اور رسول کے چچاؤں میں یا تو مسلمان تھے یا سخت کافر سوائے حمزہ کے نہ انھوں نے اسلام سے منہ موڑا اور نہ اسلام نے ان سے رابطہ کو ممنوع قرار دیا نہ اپنے رب کے راستے پر زندگی گزار گئے۔ ہاں حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ انہوں نے رسول کی کفالت و تربیت کی اور ہمیشہ ان کا دفاع کیا اور دشمنوں کو ان سے دور رکھا جب حضرت ابوطالب نے وفات پائی تو قوم نے رسول پر حملے کے جنگیں لڑیں تو رسول نے ہجرت کی کہ کچھ لوگوں نے بھی ساتھ ہجرت کی اور یہ لوگ اس کے صدیق تھے۔

لا يجلدون في صدورهم حاجة مما اوتوا ويؤثرون على

انفسهم ولو كان بهم خصاصة .

## الذّ مع التّساكبہ سورۃ

اور کسی نے امام علیؑ کی طرح صحابہ میں سے دفاع نہیں کیا انھوں نے اپنے نفس کو رسول پر قربان کر دیا اور ان کے بستر پر سو گئے ان کے بعد تو ہمیشہ رسول کے لئے ذّحال بنے رہے اور ان کے دشمنوں کو ان کے اطراف سے ہٹاتے رہے مٹاتے رہے ایسے پہلوان تھے کہ ان کے سامنے بڑے سے بڑا پہلوان بھی نہ نکلتا اور یہ سردار اور علم دار رسولؐ رہے سب کو حکم کرتے ان کو کسی نے آج تک حکم نہیں کیا اور وہ مشرکین پر سخت تھے اور اللہ کی راہ میں جہادِ عظیم کیا اور اللہ کے دین میں افتخار تھے اور اللہ کی کتاب میں اقراء (سب سے زیادہ قاری قرآن تھے) حلال و حرام میں سب سے زیادہ اعرف اور صاحب ولایت ہیں کہ حدیث غدیر میں ان کے لئے رسول کا فرمان ہے۔

انت منی بمنزل لقہارون من موسیٰ الا انه لانیبی بعدی ، من

كنت مولاه فهذا علی مولاه

طائفہ کے دن صاحب اور حقوق میں سب سے زیادہ خدا اور رسول کو محبوب ہیں وہ صاحب دروازہ ہیں کہ جن کا دروازہ مسجد کی طرف کھلا رہا اور دوسرے اصحاب کے دروازے بند کر دیئے گئے۔

وہ صاحب پرچم ہیں کہ جو خیر کے دن ملا اور جنگ میں عمرو بن عبیدہ کو پھاڑنے والے رسول کے بھائی ہیں کہ جب رسول نے سب اصحاب میں بھائی چارہ قائم فرمایا: اور امام علیؑ کو اپنا بھائی بنایا اور صاحب احسان ہیں اس آیت کے مصداق ہیں۔

ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیمًا وامیرًا .

وہ فاطمہ سیدہ النساء العالمین کے شوہر وہ خدیجہؑ کے داماد رسول کے چچا زاد کہ جنہوں نے ان کی کفالت کی ابو طالب کے بچے ہیں۔

مزدایو بکڑنے رسول کے کسی حکم کو جرم نہیں کیا ان سے پوچھا جاتا اور امام علیؑ نے کوئی حکم چھوڑا نہیں کہ جس کو اپنے اوپر جرم نہ کیا ہو وہ کہ جن کو شوریٰ میں شامل کیا گیا خدا کی قسم امام علیؑ نے اصحاب کا دفاع کیا جیسے عباس ہیں اور انھوں نے اپنی موجودگی امام علیؑ کا دفاع کیا البتہ تم پر حضرت عباس کا مقدم ہونا اس آیت سے ہے۔

اجعلتم مسقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن امن

بالله والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لایستون عند الله

جو فضائل و مناقب امیر المومنین امام علیؑ کے ہیں وہی ان کے ہیں ایت کی تفسیر میں امام علیؑ خلافت کی اہلیت

رکتے ہیں اور اصحاب پر وہ مقدم ہیں پھر ہمیشہ انھوں نے امور مسلمین کو ترقی دی اور بنی ہاشم میں سے کسی ایک نے مدد نہیں سوائے عبداللہ بن عباس کے وہ ان کی تعظیم کرتے تھے اور صلہ رحمی کی اور ان پر اعتماد کیا خدا ان کو بخش دے پھر ہم اور وہ ایک ہاتھ ہیں جیسا کہ تم گمان کرتے ہو یہاں تک کہ خدا نے ہم کو یہ امور سونپے ہم نے ان کو خوف دلایا اور ان کو قتل کیا کہ جو اکثر بنی امیہ سے ہیں اور ہم نے حکم دیا کہ بنی امیہ کو تلواریں سے قتل کیا جائے اور ہم بنی عباس کے گروہ ہیں ان سے (بنی امیہ) پوچھا جائے گا کہ ہلبیت کو کس جرم میں قتل کیا ہے اور تمہارے اہل بیت کو دجلہ، فرات سے روکا گیا (یعنی پانی بند کیا گیا) اور تمہارے نفوس (اہل بیت) کو کوفہ و بغداد میں زندہ دفن کیا گیا۔

(ہیہات) ”فمن يعمل مثقال ذرة خیرا یروہ ومن یعمل

مثقال ذرة شرا یروہ (۱)

جس نے رائی کے دانے کے برابر نیکی کی قیامت کے دن دیکھے گا جس نے رائی کے دانے کے برابر برائی کی وہ بھی دیکھے گا۔

البتہ آجپانے اس امر خلافت کو چھوڑا ہوا ہے حالانکہ تم اس کے زیادہ اہل ہو مجھے اپنی عمر کی قسم جو بھی اس امر کو تم سے چھینے اور تم کو دھوکہ دے وہ ذلیل و رسوا ہے۔

امام کا مرو میں درود اور لوگوں کا عہد ولایت کے ساتھ بیعت کرنا

جب امام رضاؑ مرد تعریف لائے تو مامون نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور اپنے خواص اولیاء اور اصحاب کو اکٹھا کیا اور کہنے لگا۔ اے لوگو میں نے آل عباس اور آل امام علیؑ میں غور و تامل کیا ہے کسی آدمی کو افضل و امر خلافت کا حق دار علی بن موسیٰ سے زیادہ نہیں دیکھا پھر اس نے امامؑ کی طرف رخ کیا اور کہنے لگا میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے آپ کو خلافت سے معزول کر کے آپ کے سپرد کروں۔

امامؑ نے فرمایا: خداوند عالم نے اگر خلافت تیرے لیے قرار دی تو پھر تمہیں اختیار نہیں کہ تم کسی دوسرے کو بخش دو اور خود کو اس سے معزول کرو اور اگر خلافت تمہاری نہیں تو پھر یہ اختیار بھی نہیں کہ کسی کو تفویض کرو مامون کہنے لگا۔

کہ البتہ لازم و ضروری ہے کہ اسے قبول کرو امامؑ نے فرمایا: میں اپنی رضا و رغبت سے اسے کبھی بھی قبول نہیں کروں گا

اور دو ماہ تک یہ گفتگو ہوتی رہی جتنا اس نے زور دیا چونکہ امامؑ اس کی غرض کو سمجھتے تھے آپ انکار کرتے رہے جب مامون نے آپ کے خلافت قبول کرنے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا اگر آپ خلافت کو قبول نہیں کرتے تو پھر دلی عہدی کو قبول کریں کہ میرے بعد آپ کی خلافت ہو امامؑ نے فرمایا:

میرے ابا و اجداد نے مجھے رسول کی طرف سے خبر دی ہے کہ میں تجھ سے پہلے دنیا سے جاؤں گا اور مجھے زہر تم سے شہید کریں گے اور مجھ پر آسمان و زمین کے ملائکہ گریہ کریں گے اور غربت و مسافرت میں ہارون الرشید کے پہلو میں دفن ہوں گا مامون یہ باتیں سن کر رونے لگا اور کہنے لگا جب تک میں زندہ ہوں کون آپ کو قتل کر سکتا ہے آپ سے برائی کرنے کا خیال دل میں لاسکتا ہے۔

حضرت نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو ہتا سکتا ہوں کہ مجھے کون شہید کرے گا مامون کہنے لگا ان باتوں سے آپ کی غرض یہ ہے کہ میری دلی عہدی قبول نہ کریں تاکہ لوگ یہ کہیں کہ آپ نے دنیا کو چھوڑ دیا۔

امامؑ نے فرمایا:

خدا کی قسم جس دن سے میرے پروردگار نے مجھے پیدا کیا ہے اب تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور دنیا کے لئے دنیا کو ترک نہیں کیا اور تیری غرض کو بھی جانتا ہوں کہنے لگا میری غرض کیا ہے؟

فرمایا:

تیری غرض یہ ہے کہ لوگ کہیں کہ امام علی بن موسیٰ رضاؑ نے دنیا کو ترک نہیں کیا تھا بلکہ دنیا نے اسے چھوڑ رکھا تھا اب جس وقت دنیا اسے میسر آئی تو خلافت کے طمع میں دلی عہدی کو قبول کر لیا مامون آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ ہمیشہ نامناسب باتیں میرے سامنے کرتے ہیں اور میری موت سے مامون ہو گئے خدا کی قسم اگر میری دلی عہدی قبول نہ کی تو میں آپ کی گردن اڑا دوں گا۔

امامؑ نے فرمایا:

خداوند نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالوں اگر مجبور کرتے ہو تو میں قبول کر لیتا ہوں بشرطیکہ کسی ک نصب و عزل نہیں کروں گا اور کسی رسم کو توڑ دوں گا نہیں اور کوئی امر احداث نہیں کروں گا اور دور سے خلافت کو دیکھتا رہوں گا مامون ان شرائط پر راضی ہو گیا۔



## امام رضاؑ کے جواب ایک اعتراض آمیز آدمی کے لئے

امام رضاؑ ہرگز دلی عہدی پر راضی نہیں تھے بلکہ مامون کی تہدید سے امامؑ نے مجبور ہو کر قبول فرمایا: امامؑ کی ناخشنودی اس حد تک کہ فرمایا: خدایا اگر میری نجات اس سے موت کے ذریعہ ہی ممکن ہے تو ابھی مجھے موت دے دے امامؑ طوس میں ہمیشہ قسطنین رہے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت فرما گئے۔

دلی عہدی کے بعد کچھ لوگوں نے امامؑ سے سوال کیے بعض نے اعتراض کی صورت میں پوچھا کہ کس لئے آپ نے دلی عہدی کو قبول کیا ہے؟

امامؑ نے ان کے جواب میں فرمایا: عزیز مصر شرک تھا حضرت یوسف رسول خدا ﷺ تھے یوسف نے عزیز مصر سے درخواست کی کہ اسے اس ملک کا رئیس بنادے جبکہ مامون مسلمان ہے اور میں بھی وحی متغیر ہوں نہ بغیر ایک دفعہ فرمایا: خدا جانتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ ولایت عہدی کے قبول اور قتل کئے جانے میں مجبور ہوں تو ولایت کو قتل پر ترجیح دی کیا یوسفؑ خدا کے نبی نہیں تھے انھوں نے ضرورت کے وقت مصر کی حکومت کو سنبھالا اضطراب مجبوری نے قبول کرنے پر تیار کیا ہے۔

ایک آدمی نے امامؑ سے عرض کی کہ کوئی چیز موجب بی کی ولایت عہدی مامون کو قبول کیا ہے امامؑ نے جواب میں فرمایا: وہی چیز کہ جو میرے جد امیر المومنین امام علیؑ کے لئے موجب بی کی شوریٰ میں ان کو لایا گیا۔

## مامون کا امام رضاؑ کو نماز عید پڑھانے کا حکم دے کر پھر منع کرنا۔

ایک مرتبہ مامون نے دلی عہد مقرر کرنے کے بعد جب عید کا وقت آیا تو امامؑ کو حکم دیا کہ اس سال آپ ہی لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھیں اور خطبہ ارشاد فرمائیں آپ نے کہلا بھیجا کہ میں نے پہلے ہی شرط کر لی تھی کہ میں کسی امر میں دخل نہیں دوں گا مجھے معاف کریں مگر اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ لوگوں پر آپ کی فضیلت ظاہر ہو اور ان کے قلوب مطمئن ہوں۔ آپؑ نے انکار کیا جب بار بار اصرار و خط و پیغام بھیجا تو امامؑ نے فرمایا:

خیر میں چاہتا ہوں۔ مگر اس طریقہ سے جس طریقہ سے رسول خدا اور امیر المومنین عید پڑھانے جایا کرتے تھے مامون راضی ہو گیا اور سب لوگوں کو اور اہل فوج کو حکم دیا گیا کہ صبح کو حضرتؑ کے دروازہ پر حاضر ہونا یہ خبر تمام دوسرے شہروں میں پھیل گئی لوگ راہوں میں اور چھتوں پر موجود گورنر اور لڑکے سب خستہ تھے دوسرے دن لوگ اور اہل لشکر گھوڑوں پر سوار حاضر ہو گئے یہاں تک کہ آفتاب نکلا آپ نے غسل کیا کپڑے بدلے سفید عمامہ باندھا ایک کنارہ اس کا

## الذی عاتل الساجد

سینکڑی طرف اور ایک کنارہ پشت کی جانب لٹکا دیا اور تمام بدن میں خوشبو لگائی ہاتھ میں عصا لے لیا غلاموں سے فرمایا:  
تم سب اسی طرح سے نکلنا اس کے بعد لباس نصف ساق تک اٹھا لیا ننگے پاؤں ہوئے اور اس حالت سے روانہ  
ہوئے جب تھوڑے دور گئے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا: اللہ اکبر یہ سن کر سب غلاموں نے کہا:  
اللہ اکبر جب دروازہ پر بشیر آئے تو سب لوگ اور اس حالت کو دیکھ کر زمین پر گر پڑے اور سب کی حالت بدل گئی  
جس کے پاس چھری تھی اس نے بندہ فطین کو کاٹ کر پھینک دیا اور ننگے پاؤں ہو گیا اور دروازہ شہر پر بھی حضرت نے بھیج کر  
سب لوگوں نے ساتھ ہی بھیج کر یہ ایسا خیال ہوتا تھا کہ آسمان اور زمین جواب دے رہے ہیں سارے مرد میں رونے کا غل  
پڑ گیا۔

جب لوگوں نے اس سنت سے امام - کو دیکھا اور بھیج کر آواز سنی مامون کو خردی فضل بن سہل کے لئے لکھا اگر امام  
رضا عہد گاہ تک پہنچ گئے تو سب لوگ ان کی طرف ہو جائیں گے ہمیں خوف ہے کہ ہم لوگوں کو ہلاک نہ کر ڈالیں یہ سن کر  
مامون نے کہا بھیجا کہ میں نے آپ کو تکلیف دی۔  
آپ کو لوگوں کے نماز پڑھانے میں تکلیف ہوگی آپ نہ پڑھائیں جو پہلے پڑھایا کرتا تھا وہی پڑھائے یہ سن کر امام  
علی رضا عہد نے موزے پہن لئے اور سوار ہو کر واپس آ گئے اس وقت کے لوگوں میں ایسی بے نظمی پھیل گئی کہ کوئی کہیں گیا  
کسی کی نماز عید قاعدہ سے نہیں ہوئی۔

## مامون رشید کی مجلس مشاورت

صاحب التواریخ الخواص الاسلام فی کتاب ندیم الطریق میں ابن سکویہ ذکر کرتا ہے کہ مامون نے امام رضا عہد کو  
مدینہ سے مرو بلا دیا اور حالات سے متاثر ہو کر مامون رشید نے ایک مجلس مشاورت طلب کی جس میں علماء فضلاء زعماء اور  
امراء سب ہی کو دعوت دی جب سب جمع ہو گئے تو اصل راز دل میں رکھتے ہوئے ان سے کہا کہ چونکہ شہر خراسان میں ہماری  
طرف سے کوئی حاکم نہیں ہے اور امام رضا عہد سے زیادہ لائق کوئی نہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ امام رضا عہد کو بلا کر  
وہاں کی ذمہ داری ان کے سپرد کریں مامون کا مقصد تو یہ تھا کہ ان کو خلیفہ بنا کر علویوں کی بغاوت اور ان کی بلا دہشتی کو روک  
دے۔

لیکن یہ بات اس نے مجلس مشاورت میں ظاہر نہیں کی بلکہ ملکی ضرورت کا حوالہ دے کر انھیں خراسان کا حاکم بنانا ظاہر  
کیا اور لوگوں نے تو اس پر جو بھی رائے دی ہو لیکن حسن بن سہل اور وزیر فضل بن سہل اس پر راضی ہوئے اور یہ کہا کہ اس  
طرح خلافت بنی عباس سے حال محمد کی طرف منتقل ہو جائے گی مامون نے کہا کہ میں نے جو کچھ سوچا ہے وہی ہے اور اس پر

## الدعاء المسأله

عمل کر دنگا یہ سن کر وہ لوگ خاموش ہو گئے اتنے میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کے ایک معزز صحابی سلمان بن ابراہیم بن محمد بن داؤد بن قاسم بن عبید بن عبد اللہ بن حبیب بن شیمان بن ارقم کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اے مامون رشید راست دیکھتا ہے۔

لیکن مجھے ڈر ہے کہ امام رضاؑ کے ساتھ تو ایسا سلوک کرے گا کہ جیسے کوفیوں نے حسینؑ کے ساتھ کیا ہے مامون نے کہا اے سلمان تم یہ کیا سوچ رہے ہو ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا میں ان کی عظمت سے واقف ہوں جو انھیں ستائے گا قیامت کے دن حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ کو کیونکر منہ دکھائے گا تم مطمئن رہو انشاء اللہ ان کا ایک بال بھی بیگانہ ہوگا۔

یہ کہہ کر ابو جعفرؑ کی روایت ہے مامون رشید نے قرآن پر ہاتھ رکھا اور قسم کھا کر کہا کہ میں ہرگز اولاد رسول پر کوئی ظلم نہ کروں اس کے بعد سلیمان نے تمام لوگوں کو قسم دے کر بیعت لے لی پھر انھوں نے ایک بیعت نامہ تیار ہونے کے بعد مامون رشید نے چالیس آدمی کے دستخط کرائے اور مدینہ بھیج دیا سلیمان قطع مراحل اور طے منازل کرتے ہوئے مدینہ پہنچے اور امام رضاؑ سے ملاقات کی ان کی خدمت میں بیعت نامہ پیش کیا امام نے جو بھی اس کو کھولا اور اس کا سرنامہ دیکھا سر مبارک ہلاک کر فرمایا کہ یہ میرے لئے کسی طرح مفید نہیں ہے الوقت آپ تھے پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے جہنم دار نے خواب میں اس کے نتائج و عواقب سے آگاہ فرمایا کہ سلیمان نے کہا سولہ!

یہ تو خوشی کا موقع ہے آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں فرمایا اس دعوت میں اپنی موت دیکھ رہا ہوں انھوں نے کہا کہ سولہ میں ان سے بیعت لی ہے کہ کہا درست ہے لیکن جہنم دار نے جو فرمایا ہے وہ غلط نہیں ہو سکتا ہے مامون کے ہاتھوں شہید کیا جاؤ گا پھر آپ پر کچھ دباؤ پڑا کہ آپ مرو خراسان کے لئے حازم ہو گئے اور جب آپ کے عزیزوں کو آپ کی روانگی کا حال معلوم ہوا تو بے ہزاروں غرض آپ روانہ ہوئے راستے میں ایک چشمہ پر چند آدمیوں کو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہیں جب ان کی نظر امام پر پڑی سب دوڑ پڑے اور باجمہ تر کہنے لگے کہ امام آپ خراسان نہ جائیے کہ دشمنی پہ لباس دیتی آپ کی تاک میں ہے اور ملک الموت استقبال کے لئے تیار ہے امامؑ نے فرمایا کہ اگر موت آتی ہے تو وہ ہر حال میں آئے گی۔

## شہر خراسان میں نزول اجلال

ابو صلت ہروی ناقل ہے کہ اثنائے سفر میں جب آپ خراسان پہنچے تو دن و نل چکا تھا آپ فریضہ عہد ادا کرنے کے لئے سواری سے اترے اور آپ نے تجدد و خوض کے لئے پانی طلب فرمایا: عرض کیا گیا سولہ اس وقت یہاں پانی نہیں ہے یہ سن کر آپ ایک مذہبن پر اترے ہوئے پتھر کے ٹپے سے چشمہ جاری فرمایا: اور وضو کر کے نماز ادا فرمائی شیخ صدوقؒ فرماتے

ہیں کہ اس چشم کا ابھی تک اثر باقی ہے۔

## شہر طوس میں آپ کا ورود

جب اس سفر میں چلتے چلتے شہر طوس پہنچے تو وہاں دیکھا کہ ایک پہاڑ سے لوگ پتھر تراش کر ہاڑی وغیرہ بناتے ہیں آپ اس سے ایک ٹکڑا کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے اس کے نرم ہونے کی دعا کی وہاں کے باشندوں کا کہنا ہے کہ اس پہاڑ کا پتھر بالکل نرم ہو گیا اور بڑی آسانی سے برترار بننے لگے۔

## قریہ سناباد میں امام کا نزول

شہر طوس سے روانہ ہو کر آپ قریہ سناباد پہنچے اور آپ نے محلہ نوخاں میں قیام فرمایا: اور لباس اتار کر دھلنے کے لئے دے دیا حمید بن قطبہ کا بیان ہے کہ آپ کی جیب میں ایک دعا کثیر نے پائی اس نے مجھے دیا میں نے امام کو دیکھ کر پوچھا کہ اس دعا کا کیا فائدہ ہے تو فرمایا: یہ شریروں کے شر سے حفاظت کا حرز ہے پھر آپ قبر ہارون میں تشریف لائے اور آپ نے قبلہ کی طرف محلہ کھنچ کر فرمایا: کہ میں اس جگہ دفن کیا جاؤں گا۔ اور یہ جگہ میری زیارت گاہ ہوگی اس کے بعد آپ نے نماز ادا کی اور وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا۔

**واقعہ:** امام جب مامون کے پاس آئے تو مامون نے پردہ ہٹایا تاکہ جب امام مامون سے ملنے آئے تو تمام وہاں و خدام آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے اور پردہ اٹھایا ایک دن سب نے مل کر ملے کیا کہ کوئی پردہ نہ ہٹائے چنانچہ ایسا ہوا جب امام آئے تو حجاب نے پردہ نہ اٹھایا مطلب یہ نکلا کہ امام کی توہین ہوگی لیکن اللہ کے ولی کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ جب یہاں موقع آیا اتنے میں ایک بندہ ہوانے پردہ اٹھایا امام داخل دربار ہوئے اسی طرح کئی دن تک ہوتا رہا بالآخر سب کے سب شرمندہ ہوئے۔

## امام رضاؑ کا ایک جنازہ کی مشایعت کرنا

موسیٰ بن خیار کہتا ہے کہ میں امام رضاؑ کے ساتھ شہر طوس میں جا رہا تھا کہ ایک طرف سے رونے کی آواز آئی میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی جنازہ جا رہا ہے اتنے میں دیکھا کہ امام رضاؑ نے بھی پاؤں رکاب سے نکالا اور پیادہ ہو کر جنازہ کے پاس گئے اور دوش مبارک پر اٹھایا اور روتے جاتے تھے پھر مجھ سے فرمایا: اے موسیٰ جو آدمی میرے شیعہ کے جنازہ کی مشایعت کرے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے گویا اسی روز ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ جب جنازہ قبر کے پاس رکھا گیا تو امام پاس گئے لوگوں کو ہٹا کر اس میت کے سینہ پر ہاتھ رکھ کے فرمایا: اے فلاں

## الذمعة السابعة جلد سونہ

میں ملاں تجھے بشارت ہو جنت کی اب اس وقت سے تجھے کسی قسم کا خوف نہیں ہے مہی نے کہا میں خدا ہوں آپ پر، آپ کبھی آج کے صبح اس شہر میں نہیں آئے تھے کیونکہ اس کو کچھ بتا دیا: اے مہی تم کچھ ہانپنے کہ ہم لوگ جو روئے زمین پر حجت خدا اور امام ہیں ہر صبح اور شام کو ہمارے شیعوں کے اعمال ہم پر پیش کئے جاتے ہیں جو کوئی قصور ہم ان کا پاتے ہیں تو خدا سے ملو کے خواستگار ہوتے ہیں اور جو اچھی بات پاتے ہیں خدا سے اس کی جزا چاہتے ہیں۔

## امام رضا علیہ السلام کا عاشورہ میں مجلس شہداء کا برپا کرنا

دعبل خزاہی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ عاشوراء میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آچھے اصحاب کے حلقہ میں انتہائی غمگین و حزن بیٹھے ہوئے ہیں مجھے حاضر ہوتے دیکھ کر فرمایا: اے دعبل آؤ ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے میں قریب گیا تو امام نے اپنے پہلو میں مجھے جگہ دی اور فرمایا: چونکہ آج عاشور کا دن ہے اور یہ دن ہمارے لئے انتہائی رنج و غم کا دن ہے لہذا تم میرے ہمدرد مظلوم امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ کے متعلق کچھ اشعار پڑھو۔

اے دعبل جو آدمی ہماری مصیبت پر رونے یا رولائے اس کا اجر خدا پر واجب ہے اے دعبل جس آدمی کی آنکھ ہمارے غم میں غمگین ہو وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ مشہور ہوگا۔ اے دعبل جو آدمی ہمارے جدناہد اسید الشہداء کے غم میں رونے کا خدا اس کے گناہ بخش دے گا یہ فرما کر امام ہمدردی جگہ سے اٹھے اور پردہ کھینچا اور مہذرات عصمت و طہارت کو بلا کر اس میں بیٹھایا پھر آپ میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا: اے دعبل اب میرے ہمدرد مرثیہ پڑھو دعبل کہتے ہیں میرا دل بھرا آیا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آل محمد میں رونے کا کھرام عظیم برپا تھا۔

## آب نیساں

اور ہم ہی نے ہر چیز کو پانی سے زندہ کیا تو کہا اس پر بھی یہ لوگ ایمان نہ لائے

☆ بارش کا وہ پانی جو لوروز سے صحیح (۲۳) دن کے بعد ماہ نیساں شروع ہونے پر تیس دن کے اندر برے ”آب نیساں“ کہلاتا ہے۔  
☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک بوڑھا آدمی حاضر ہوا اس نے عرض کی اے فرزند رسول ﷺ مجھے ایک مرض ہے کہ جس کے لئے اطباء نے شراب تجویز کی ہے تو آپ نے فرمایا تو اس کی جگہ پانی استعمال کیوں نہیں کرتا جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہم نے برستے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا۔

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی مریض آب نیساں پر سورۃ الحمد، آیت الکرسی، چاروں قل اور سورۃ قدر اور ستر مرتبہ اللہ اکبر ستر مرتبہ لا الہ الا اللہ اور ستر مرتبہ صلوات پڑھ کر پیئے گا تو وہ ہر قسم کی امراض سے شفا یاب ہوگا۔

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی مریض یہ پانی سات دن تک ہر روز صبح و شام پیئے تو اس کو جسم میں رگوں اور ہڈیوں کے درد اور بیماریوں سے شفا نصیب ہوگی۔ ☆ جس عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو تو اگر وہ اس نیت سے پیئے گی تو اللہ تعالیٰ اسے فرزند عطا فرمائیگا۔



## پانچویں فصل

شعرا کے کرامت کے جنوسے اور مصلحت کی مدح میں اشعار کے

۱۔ مرحوم صدوق ۷ عیون میں حارون بن عبداللہ مصلیٰ سے نقل کرتا ہے کہ جب ابراہیم بن عباسی اور دعلی خزامی امام رضا ۷ کی خدمت میں پہنچے اور دلی عہدی پر لوگوں نے امام کی بیعت کی دعلی نے یہ شعر پڑھا۔

مدارس آیات خلعت من تلاوة

ومنزول وحی مقفر العرصات

یعنی انہوں نے کہ وہ مدرسے اور مکان جہاں آیات قرآن کی تعلیم و تلاوت ہوا کرتی تھی خالی پڑے ہیں اور وہ مکان جہاں وحی خدا نازل ہوا کرتی تھی خالی میدان بنا پڑا ہے۔

ابراہیم بن عباس نے یہ شعر پڑھا

ازال عزاء القلب بعد النجلا

مصارع اولاد النبی محمد .

امام رضا ۷ نے دونوں کو بیس ہزار درہم دے کر جن پر امام کا نام تھا اور مامون نے اس وقت ان سکوں پر امام کے نام لکھنے کا حکم دیا تھا راوی کہتا ہے کہ جب دعلی نے اس شعر کو پڑھا تو اس کے پاس دس ہزار درہم تھے ان درہموں میں سے ہر ایک کو دس ہزار درہم میں فروخت کیا تو اسے ایک لاکھ درہم ہو گئے۔ ابراہیم بن عباس نے یہ شعر پڑھا کہ امام کا نام دیا اور کچھ کو اپنے اہل و عیال کے لئے جدا کر کے ان کو دیا جب فوت ہوا تو انہی درہموں میں سے اس کے گھنہ دونوں پر خرچ کیے گئے۔

۲۔ علی بن محمد بن سلیمان ثقفی کہتا ہے کہ جب امام رضا ۷ کو دلی عہد قرار دیا گیا تو شعراء نے مامون کے سامنے اشعار کہے تو اس نے امام رضا ۷ کی مدح پر بہت مال دیا مامون نے دیکھا کہ سب نے اشعار کہے سوائے ابی نواس کے اس نے مدح نہیں کی اور اشعار نہ کہے تو مامون نے کہا اے ابی نواس تو جانتا ہے کہ علی بن موسیٰ رضا ۷ کا مجھ سے کتنا زیادہ مقام ہے اور میں انکا احترام و اکرام کرتا ہوں تم کس لئے مدح میں پیچھے رہے جبکہ تم بہترین شاعر ہو اور شعراء میں تمہارا بڑا مقام ہے تو

اس نے یہ اشعار پڑھے۔

قيل لسي انت وحد الناس طيرا،  
 فر فنون به من الكلام البنية  
 بك من جوهر الاكلام يروى  
 يسمو الدر منى سري مجتبه  
 فعلى ما تركت مدح بن موسى  
 والنعمال التي ينعم من في  
 قلت لا لصري مدح امام  
 كان جبرائيل خاوما لا به

یعنی مجھے کہا گیا کہ تم لوگوں میں سے بہترین خوش کلام ہیں کلام شعراء کے فنون میں تیرے لیے کلام کے جوہر ظاہر ہیں درموردیتا ہے کہ جب میرے ہاتھ میں ہو میں نے امام رضا ؑ کی مدح ترک کی اس لئے کہ ان میں بہت سی خصلتیں و صفات جمع ہیں کن کن کو گنوں اور شمار کروں میں کہتا ہوں کہ میں امام کی مدح نہیں کر سکتا کہ جس کے باپ کے خادم جبرائیل ہوں۔ مامون نے کہا اسنت بہت اچھا تو اس کو دوسرے شعراء کی طرح کافی مال دیا اور ان سے کچھ یادہ دیا۔

۳۔ محمد بن یحییٰ قادی کہتا ہے کہ ابو نو اس نے امام رضا ؑ کی طرف نظری کہ جب مامون کے پاس سے باہر نکلے اور فخر پر سوار ہوئے تو ابو نو اس ان کے قریب جا کر سلام کیا اور کہا یا بن رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں اشعار کہوں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ مجھ سے شیخ امام نے فرمایا: سناؤ تو اس نے یہ شعر کہے۔

مطهرون نقوات نساہم  
 تجرى الصلاة عليهم اينما ذكروا  
 من لم يكن علويا حسين تشبه  
 لماله من قديم الدهر فخر

<http://fb.com/ranajabirabbas>

## الذَّ مَعَالِ السَّابِكِ سَلَمٌ

اشعار اسی طرح کے سنائے تو انھوں نے پورے قافلہ والوں کا مال واپس کر دیا اور۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ دُعلیٰ نے اپنے قصیدہ میں بغداد میں ایک قبر کا ذکر کیا تو امام نے فرمایا: کہ اس میں دو اور اشعار کا اضافہ کر لو تا کہ قصیدہ مکمل ہو جائے اور یہ کہہ کر آپ نے طوس کی قبر کے بارے میں اور شعر فرمائے۔

دُعلیٰ نے عرض کی مولا! یہ کس کی قبر ہے؟ فرمایا: یہ میری قبر کا ذکر ہے اور جو آدمی عالم غربت میں میری زیارت کرے گا وہ روز قیامت میرے ساتھ محشور ہوگا اور یہ فرما کر ایک سو دینار رضوی بھی عنایت فرمائے جن پر امام علی رضا ؑ کا اسم گرامی کندہ تھا اور دُعلیٰ نے اسے بطور تبرک محفوظ کر لیا۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ دُعلیٰ خراسانی مرو میں امام رضا ؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا ابن رسول اللہ میں نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ کہا ہے اور قسم کھائی کہ جب تک آپ کو نہ سالوں کسی کے سامنے نہ پڑھوں گا فرمایا: اچھا پڑھو دُعلیٰ نے پڑھنا شروع کیا

مدارس ایات خلت من تلاوة

ومنزل وحی مقفر العرصات

افسوس یہ کہ وہ مدرسے اور مکان جہاں آیات قرآن کی تعلیم و تلاوت ہوتی تھی خالی پڑے ہیں اور وہ مکان جہاں وحی خدا نازل ہوا کرتی تھی خالی میدان پڑا ہوا ہے کسی نے کہا اے دُعلیٰ تم نے سب سے پہلے اپنے قصیدے کو کیوں نہ شروع کیا پہلے جانے کو مجھے حیا آتی ہے کہ امام کے سامنے غزلیہ اشعار پڑھوں جب اس شعر تک پہنچا۔ اری فیئہ فی غمرہم متقسماً و ابدہم من فیئہم حضرات یعنی میں دیکھتا ہوں کہ ان کے حقوق شمس وغیرہ لوگوں میں تقسیم ہو گئے اور ان اہل بیت کے ہاتھ اپنے حقوق سے خالی پڑے ہیں یہ سن کر حضرت رونے لگے اور فرمایا:

الموت الذی قتل له قتیل فلم یدرک بدمہ منه الحدیث ان

الموت ارای صاحب الوتر الطالب ...

دُعلیٰ نے کہا:

اذا اوترو مروا الی واترہم

اکفَاعِنِ الْاَوْتَارِ مَنْقُضَاتِ

یعنی جس وقت کہ وہ حضرات اہل بیت سنائے جانے لگے اور ناحق شہید کئے جاتے ہیں اور بقیہ اہل بیت چاہتے

## الذمعة السابعة جلد

ہیں کہ ان کا عوض میں اور ان خالین و قاتلین پر جہاد کے لئے ہاتھ اٹھائیں تو اپنے ہاتھوں کو بڑھا کے بھی کہ جو آلات لہو و لہب سے ہار ہے ہیں بخلاف ان کے اعداء کے کہ ان کے ہاتھ ہمیشہ آیات لہو و لہب سے آشکار ہے ہیں یہ بن کر امام اپنی پھیلیوں کو الٹ پلٹ کر دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہاتھ ہمیشہ آیات لہو و لہب سے ہار ہے ہیں۔  
دعبل:

لقد خفت في ابديتنا و ايام ميها

ارني لار جوالا من من عند وفاتي

اور خدا سے میں اس دنیا اور اس کے طلب میں زندگی بسر کرنے میں بہت خوف کرتا رہا ہوں خدا سے امید کرتا ہوں کہ وہ مرنے کے بعد مجھے بے خوف کر دے گا امام نے فرمایا: کچھ خوف نہ کر خدا تجھے روز قیامت ہمارے ساتھ مشور کرے گا اور بے خوف کر دے گا جب دعبل نے وقت بعدداد لنفس ذکیمہ ففمنها الرحمن فی الوفاۃ یعنی ایک قبر گھر پاکیزہ کی امام موسیٰ کاظم ؑ کی بغداد میں ہے جس کو رحمت غر فہائے بہشت میں احاطہ کرتے ہوئے ہے اس کے پڑھنے کے بعد امام نے فرمایا: دعبل دو شعر اور یہ پڑھا دو

وقبر بطوس يالهها من مصيبة توفد

بالاحشراء من حركات الى الحشر

یعنی قبر طوس میں ہوگی اور یہ ایسی مصیبت عظیم ہوگی جس کے اشک بہانے سے دل سوخا اور جگر بریان ہو جائیں گے اور حشر تک یہ باقی رہے گا یہاں تک کہ ہم میں سے پروردگار قائم آل محمد (ج) کو مبعوث کریں کہ وہ دشمنوں سے انتقام لیں گے اور ہمارے رنج و غم کو دور کریں گے اور ہمارے شیعہ بچائے ہماری زیارت کو آئیں گے۔ پس جو مجھ غریب کی زیارت طوس میں کرے گا وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا بروز قیامت وہ بخشا جائے گا۔ پھر امام رضا ؑ ملے۔

دعبل کے اشعار سے فارغ ہونے کے بعد حکم دیا کہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا امام گھر داخل ہوئے اور کچھ دیر کے بعد غلام نکلا اور ایک سودینار رضوی دیئے اور کہا مولانا فرماتے ہیں کہ یہ تیرے خرچ کرنے کے لئے ہیں دعبل نے کہا میں یہ نہیں چاہتا میں نے اس لئے کہ قصیدہ نہیں کہا مجھے اپنا جبہ دے دیں تبرک کے طور پر امام نے اپنا جبہ دیا اور خادم سے کہا کہ اسے کہو کہ یہ ایک دینار کی قلیل رکھ لے ضرورت کے وقت کام آئے گی۔

دعبل نے قلیل اور جبہ لیا اور چلا گیا مرو سے قافلے کے ساتھ شامل ہو گیا جب فرمان نامی جگہ پر پہنچا تو ڈاکوؤں نے پورے قافلے سے مال چھین لیا۔



اور آپس میں تقسیم کیا تو ان میں سے ایک نے دھنل کے قصیدے سے ایک شعر کہا۔

اری فیئہم فی غیر مقتضا

وایئدیہم من فیئہم مفرات

یعنی ہم نے ان میں فنی کا مال دیکھا تقسیم کر لیا ان کے فنی میں بہت سکے قیمتی مال ہے۔

جب دھنل نے سنا تو اس نے کہا یہ کس کا شعر ہے اس نے کہا ایک خزاعی قبیلے کے آدمی نے کہا جیسے دھنل خزاعی کہتے ہیں دھنل نے کہا میں دھنل بن علی ہوں اس قصیدہ کو میں نے کہا ہے کہ جس کا ایک ٹکڑا تو نے کہا ہے وہ اپنی اپنے سردار کے پاس گیا اور کہا کہ یہ دھنل شیعہ ہے وہ آیا اور کہا تو دھنل ہے کہنے لگا ہاں تو اس کے سامنے باقی قصیدہ بھی سنایا تو سب ڈاکوؤں نے پورے قافلے کا مال واپس کر دیا دھنل جب تم پہنچا تو اہل قم نے پوچھا کہ جو قصیدہ امام کو سنایا ہے وہ پڑھو گے پھر مسجد جامع میں سب لوگوں کو جمع کیا اس نے قصیدہ منبر پر جا کر سنایا لوگوں نے بہت مال دیا اور خلعت و لباس بھی دیئے۔

جب انہیں امام کے جبے کا پتہ چلا تو ان سے خریدنے کا کہا تو اس نے کہا میں فروخت نہیں کروں گا لوگوں نے بڑا اصرار کیا پھر ایک ہزار دینار پر خریدنا چاہا تو اس نے انکار کیا جب دھنل قم سے چلا تو راستے میں ایک قوم نے مال چھین لیا اور دھنل قم واپس لوٹا اور جبہ سے کچھ ٹکڑا باقی لیا اور ایک ہزار دینار اس کے بدلے دینے کا کہا انکار کیا جب واپس ہوا تو دھنل نے قبول کر لیا پھر دھنل اپنے وطن واپس لوٹا اور ایک دفعہ ڈاکوؤں نے اس کے گھر کا سب سامان چوری کر لیا تو دھنل نے وہ ایک سو روضی دینار میں سے ہر دینار کو ایک سو درہم میں بیچا تو دس ہزار درہم سے امام کا قول یاد آ گیا کہ ایک دینار لے لے تجھے ایک دن ضرورت کے وقت کام آئیں گا۔ دھنل کی بیانی تم ہو گئی اہل طب نے کہا دائیں قابل علاج نہیں بائیں آنکھ کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ دھنل بہت غمگین ہو گیا پھر اسے وہ امام رضاؑ کے جبے کا ٹکڑا یاد آیا تو اس نے آنکھوں پر لگایا اس کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔

جالس شیخ طوسیؒ میں ابراہیم ہلال بن محمد بن جعفر حجازی کہتا ہے کہ ابوالقاسم اسماعیل بن علی بن علی دھنل نے کہا کہ ابوالحسن رلی بن علی بن دھنل بن رزین بن عثمان بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن بریل بن ورقاء دھنل بن علی خزاعی کا بھائی ہے کہ جو بغداد میں ۲۷۲ ہجری میں فوت ہوا۔

راوی کہتا ہے کہ میرے مولا امام رضاؑ طوس میں سن ۲۷۸ میں تھے ہم ان کی طرف بصرہ سے آئے تو عبدالرحمن بن مہدی مرلیض ہو گئے چند دن وہاں رہے اور عبدالرحمن بن مہدی مرگئے ہم نے اس کا جنازہ تیار کیا اور اس پر اسماعیل بن جعفر نے نماز پڑھی اور ہم امام کی طرف چلے میرے ساتھ میرا مولا، میں اور میرا بھائی دھنل تھا ہم وہاں دو سال رہے پھر قم

مکے اس کے بعد امام نے میرے بھائی کو قیص دی اور ایک تحقیق کی مانگوٹھی دی اور درہم رضوی اور اس سے کہا اے رسول تم جاؤ تم کو ان سے بہت فائدہ ہوگا اور امام نے اس سے کہا ان کی حفاظت کرو اور قیص کہ جس میں میں نے ہزار رات میں ہزار ہزار رکعت نماز پڑھی ہے اور مانگوٹھی کہ جس پر ایک ہزار دفعہ قرآن ختم کیا ہے۔

۵۔ مرحوم صدوق عیون اور اکمال الدین میں احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی سے نقل کرتا ہے کہ وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے باپ سے وہ عبد السلام بن صالح مروی سے وہ کہتا ہے کہ میں نے دہیل بن علی خزاعی سے سنا کہ جب میں نے امام رضا ؑ کے سامنے یہ قصیدہ پہلی دفعہ پڑھا۔

مدارس ایات خلعت من تلاوة

ومنزل وحی مقفر العرصات .

جب میں ان اشعار پر پہنچا:

خروج امام لامحاله خارج

يقوم على اسم الله والبركات

غير فينا قل حق وباطل

ويجزى على النعماء والنعيمات

یعنی امام کا نکلنا لامحالہ امام کے اختیار سے باہر ہے اللہ کے نام و برکات پر ہے یعنی خدا پر بھروسہ ہم نے حق کو باطل سے تمیز دی وہ کافی ہے نعمتوں اور عذاب پر تو امام گریہ کرنے لگے میری طرف سر اٹھا کر فرمایا: اے خزاعی ان کو روح القدس نے تیری زبان میں پڑھا ہے کیا اس امام کو تو جانتا ہے اور وہ کب خروج کرے گا میں نے کہا نہیں جانتا مولا مگر میں نے سنا امام کے نکلنے سے زمین کی طہارت فساد کے بعد اور ظلم کے بعد عدل میں بدل جائے گی امام نے فرمایا: اے دہیل امام محمد میرے بیٹے کے بعد ان کے بیٹے علی ان کے بیٹے حسن ؑ اور حسن ؑ کے بیٹے حمزہ ؑ (ع) ؑ انتظار ہیں کہ جن کی نصبت اطاعت واجب ہے کہ جس طرح ان کے ظہور کے وقت واجب ہے۔ اگر قیامت کے آنے سے ایک دن بھی باقی ہوگا تو وہ ظہور کریں گے اللہ اس کو اس قدر طولانی عمر دے گا کہ وہ زمین کو ظلم کے بعد عدل سے بھر دیں گے ان کے ظہور کے وقت کی خبر میرے باپ نے اپنے آباء و اجداد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ پوچھا گیا اے رسول خدا قائم امام آپ کی ذریت سے کب ظہور کریں گے تو فرمایا: اس کا وقت قیامت کی ایک گھڑی ہے کہ جس کے وقت کو ظاہر نہیں کر سکتے

مگر یہ کہ آسمان و زمین میں وہ تم پر نہیں آئے گا مگر اچانک۔

۶. علی بن عیسیٰ اربلی کتاب کشف الغمہ میں ابو ملت ہردی سے نقل کرتے ہیں کہ جب دہیل بن علی خزاعی امام علی رضا علیہ السلام کے پاس مرو آیا اور کہنے لگا یا بن رسول اللہ میں نے آپ کے لئے قصیدہ لکھا اور میں نے قسم کھائی کہ کسی کو نہیں سناؤ گا کہ جب تک آپ کو سنانہ لوں یعنی آچھا سے پہلے کسی کو نہیں سناؤں گا۔

امام نے فرمایا:

پڑھو تو کہا:

تعداد بن بابالان نان والزخرات

نوائع عج اللفظ والنعطات

دہیل نے کہا یا بن رسول اللہ کس کی قبر طوس میں ہوگی فرمایا: میری قبر دن اور سال گزرنے کے بعد میرے شیعوں کی پناہ گاہ ہوگی جو میری غربت میں زیارت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ ہوگا پھر امام اٹھے امام نے فرمایا: یہاں سے نہ جانا یہاں تک کہ ایک تھیلی کہ جس میں ایک سو دینار تھے کہ اس روایت اس سے پہلے مرحوم صدوق رحمہ اللہ نے نقل کی ہے۔

۷. بحار میں کتاب عدد سے علی بن یوسف بن مطہر نے کہا کہ صاحب آغانی کہتا ہے کہ دہیل بن علی خزاعی نے اس قصیدہ کو خراسان میں امام رضا علیہ السلام کے سامنے پڑھا تو امام نے اسے دس ہزار درہم دیئے کہ جس پر امام کا نام تھا اور اپنا لباس عطا فرمایا۔ پھر اہل قم نے اس قمیص پر تیس ہزار درہم دینا چاہا تو نہیں بچا تو قم سے وطن کی طرف جاتے ہوئے راستے پر ڈاکوؤں نے چھین لیا تو ان سے کہا خدا اس کو واپس لوٹائے گا یہ تم پر حرام ہے اور قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور نہ کسی کو دے گا بلکہ اس کا کفن بنائے گا تو انہوں نے واپس لوٹا دیا اور اس پر قصیدہ لکھا مگر اس آیات کہ جو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

پھر حکم دیا کہ اس سے مجھے کفن دیا جائے دہیل ہمیشہ اچھی زبان استعمال کرتا تھا اور خلفاء کی جھوٹوین سے کبھی نہیں ڈرا ابن مدبر کہتا ہے کہ میری ملاقات دہیل سے ہوئی تو میں نے اسے کہا تم لوگوں میں بہترین اشعار کہ جو مامون کے بارے میں کہے تھے سناؤ تو یہ شعر پڑھے۔

انی من القوم الذین لیوفہم

قللت اخاک وشر تک

پھر مجھ سے کہا اے ابواسحاق مجھے خوف ہے کہ مجھے اس چالیس سال کی عمر میں قتل یا پھانسی ندی جائے۔

۸. مرحوم صدوق عیون میں ابوعلی احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم ہرندی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے میں نے ابوالحسن داؤد بکری سے سنا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے علی بن دعلج خزاعی سے سنا وہ کہتا ہے کہ جب میرے باپ کو موت آئی تو اس وقت ان کا رنگ تبدیل تھا اور زبان بند تھی چہرہ سیاہ میں نے اپنے مذہب سے لوٹنے کی فکر کی تو تین دن بعد خواب دیکھا سفید چہرہ، سفید ٹوپی پہنے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا اے بابا جان اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے؟ فرمایا: بیٹا مجھے سیاہ چہرے اور بند زبان میں دیکھا تو میں اس وقت دنیا کی شراب پی لی تھی اور رسول خدا ﷺ نے مجھے سفید ٹوپی اور سفید کپڑے دیئے ہیں میں نے رسول خدا کو خواب میں دیکھا مجھ سے کہا تو دعلج ہے میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا: تو نے میری اولاد کی شان میں قصیدے کہے ہیں۔

تو میں نے یہ شعر ان کو سنائے:

لا مخرجک اللہ من الدھر اذ ...

یعنی اللہ آپ کو خوش رکھے آل احمد اولاد رسول تو مظلوم ہیں لوگوں نے ان پر ظلم کیا ہے اور انہیں اپنے مقام سے ہٹا دیا ہے گویا ایسی خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں کہ وہ قابل بخشش نہیں ہے تو رسول خدا نے فرمایا: احسن، بہت اچھا ہے میں تیری شفاعت کروں گا۔ پھر مجھے ایک لباس عطا کیا اپنے جسم کی طرف اشارہ کیا کہ یہ لباس انہی نے دیا ہے۔

۹. مرحوم فرماتے ہیں کہ جن اشعار کو ذکر کیا ہے کہ پید عیال کی قبر پر لکھے ہوئے ہیں۔ میں نے ابو دعلج لقر محمد بن حسن کرخی سے سنا ہے کہ جو کاتب ہے کہتا ہے کہ میں نے دعلج بن علی خزاعی کی قبر پر لکھے ہوئے دیکھے ہیں کہ اس طرح ہیں:

اعد اللہ یوم للقادعل ان لا الہ الا هو یقولہا مخلصا عساہ بها ،

یرحمہ فی القیامہ اللہ اللہ مولاه ورسولہ ومن بعدہما فالوصی مولاه .  
اللہ قیامت کے دن ملاقات کرائے دعلج کو ابی دیتا ہے کہ خدا وعدہ لاشریک ہے کہ جس سے نجات کی امید ہے قیامت کے دن خدا رحم کرے اللہ مولا ہے اور اس کا رسول ان کے بعد وصی میرے مولا علیؑ ہیں۔

۱۰. صاحب الجلیل اسماعیل بن عباد نے امام علی رضاؑ کے لئے ہدیہ سلام اس طرح پیش کیا ہے۔

یا زائداً الی الطوس .....

صاحب کتاب (مؤلف) فرماتے ہیں کہ امام علی رضاؑ کی شان میں جو مدح و اشعار میری زبان سے جاری ہوئے

## الذمّٰلِ سَاكِبِهٖ سَوْنَهٗ

کم ہیں۔ اگر جن و انس ان کے فضائل شمار کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ ان کا دسواں حصہ بھی نہ کر سکیں گے اگرچہ عرشم ہو جائے۔ زمانہ مٹ جائے کوئی ان کی مدح کو پورا بیان نہیں کر سکتا اس لئے کہ لامتناہی ذات نے ان کی مدح کی ہے اور ملائکہ و رسل نے مدح کے شعر کہے۔

### انی وفي الصلوات الخمس ذکرهم

بعد النشہد بالتوحید قد شفعا .

پانچوں نمازوں میں انکا ذکر کافی ہے ان کی فضیلت کے لئے کہ توحید کی شہادت و گواہی کے بعد ان کی شفاعت ہے خصوصاً امام رضا ؑ کہ جو معصومین کے ساتھ شرف و منزلت و مراتب میں شریک ہے کہ جس کی گواہی دوست و دشمن نے دی ہے کہ جس قدر دشمنوں نے ان کے مقام کو گھٹایا یہاں جس نے ان کو اس سے زیادہ بلند کیا لوگوں نے ان کے مقام پر سوار ہونے کی کوشش کی خدا نے ان کو رسوا کیا اور لوگوں نے ان کو جدا کرنا چاہا خدا نے ان کو ایک مقام پر جمع کیا لوگوں نے ان آل رسول کو مٹانا چاہا خدا نے ان کی حفاظت کو اپنے ذمہ میں لے لیا جو کچھ بیان کیا ان کے مقام کی بلندی کا اظہار ہے ان پر درود و سلام ہوں اور ان کے آباء و اجداد اطہار پر خدا ان کے دشمنوں کے دلوں میں بیبت اور ان کے وقار کو بھر دیا اسی لئے ان کے فضائل نشر کرنے کے لئے اور دوست و دشمن کی زبان ان کے فضائل کو نشر کر رہی ہے اور ان کے فضائل و معجزات مشرق و مغرب میں ہیں۔

شعر

قال فیہ البلیغ ماقال فرو

الہی وقل بفضلہ منطق

و کذلک العدولم یعدان

قال جمیلاً مما یقول الصدیق

مجھے اپنی عمر کی قسم کہ میں نے ان کے آثار کو مشہور نہیں کیا بلکہ یہ تو سمندر کا ایک قطرہ ہے کہ جو مجھ تک پہنچا ہے لیکن ان کے مناقب شریفہ اور مراتب عالیہ جو ظاہر کیے ان سے غافل لوگوں کے دلوں کی زنگ کو دور کرتا ہے اور تحمیں کے دلوں کو ان کے نورانی ذکر سے روشنی بخشتا ہے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم ان کے تحمیں سے ہوں اور ہم ثابت قدم رہیں اور خدا ان کی تدوین پر راضی ہو مرحوم سید صالح قزوینی نے ان کی شان میں غزلیں لکھیں کہ جن میں ترجمہ کو یہاں لکھا ایک غزل کا پہلا



**اذا تكسرت من ازممان**

## مضت بنمان اجری الطرف نمان

امامؑ کو مدینہ منورہ میں کافی مدت نہ رہنے دیا اور وہاں سے بڑی دور خراسان طلب کر لیا، بے دردی قساوت قلبی سے۔ فرامینِ مگرشتہ کے حسد و کینہ کی تاسی کی اور ہارون فرعون کی طرح اس کے وزیر ہامان کی طرح مامون نے بھی کیا۔ کتنی زیادہ اذیت و سختی امام کو اس سے دیکھنی پڑی۔ قریب ہوں یا دور یہاں تک کہ جین موت بھی نہ چھوڑا۔ عالم کون و مکان کس کے ذکر گرامی سے اچانک غبر کی طرح مہلکا ہے اور امام خوشبوئے اہلِ بہشت تھے۔

امام ۱۴ کی خبر مسافرت نے اہل ایمان کے دلوں میں محبت (اچانک) قلعہ اور دلوں کے آنسوؤں نے جہنم بنا دیا۔۔۔ قبر رسول اللہ ﷺ کا وادع کرنا اور اہل خانہ کو خیر دینا اس آخری عہد کی گویا باب واپس نہیں آئیں گے جس دن خانہ کعبہ کو وادع کیا تا چار امام جو ۱۴ نے دیکھا کہ آپ امام رضا ۱۴ محزون تھے۔ حجر اسود کے پاس کھڑے رہا تو وہ آپ پر محزون اس سے بھی برہان و اعجاز ظاہر ہوا۔ آپ کو ولی عہد بنایا لیکن قبول نہ کیا، زبردستی آپ کے متعلق جو حسد و کینہ چھپا تے تھے اس کو ظاہر کیا۔ لہذا آپ کو جناب یوسف ۱۴ کی طرح عزیز مصر نے اپنے طاغوت کو مستحکم کرنے کے لئے ولایت عہدی دی۔ مامون گمان کر رہا تھا کہ یہ ولایت عہدی سے آپ کی عظمت ورجہ کو کم کر دے گا۔ آپ کو اتنی دور سے زبردستی بلایا اور داماد بنایا تا کہ مکر و حیلہ کے ذریعہ فضل کو کم کر دے شروع میں مامون نے لوگوں کو امام کی مدح کرنے کی اجازت دی اور فوجیوں پر پورا سال فضل و احسان کیا۔ کتنے چمٹل خوروں کو آپ کی اس سخاوت کے ساتھ روکا اور کتنا ہی دشمنی میں سحر و جادو کا الزام لگایا بسا اوقات امین مہران نے آپ کی غیبت کی اور جو آپ کے فضل و کمال کو مشاہدہ کرنے کے باوجود بھی ایمان کو حاصل نہ کر سکا اور کافر رہا۔

شیر آپ کے عہد سے ابن مہران کو نکل گیا۔

اے مولا کتنے حاجت مندوں کے لئے خاک کو سونا بنایا، سونے سے زیور بنانے کی پوشیدہ وصیت کی۔

تیری جود و سخاوت نے فضل مال کیا جس کے ذریعہ چاہنے والوں کے ساتھ وفا کر کے حیران کر دیا۔

## الذمعة السابعة

مٹی سے پانچ سو سونے کے سکدا آپ کے کرم سے پائے جو آپ کے فضل سے زمانوں تک باقی رہیں گے۔  
ان میں سے ایک حصال خانہ والوں کا اور نصف قرض تھا۔  
آپ کا دست مبارک عاجز کے منہ پر رکھنا کہ مس کر دینا جس سے وہ عاجز تھا اور عربی بولتا سکھا دیا۔  
ارض طوس پر آفت آئی آپ کے حسن و خوبی کے مقابل شکایت کرتی ہوئی کہ جو آپ تمام خلق پر احسان و وفا کرنے والے ہیں۔

آپ نے امیر کو بشارت دی بڑی تیزی سے بارش کی زمین ظاہر اوبابا سربز و شاداب ہوئی۔  
ایک ایک درود پر نالے جاری ہو گئے۔  
نہر جاری ہوئی پھر اس سے دسیوں نہروں ماسی کی مثل ملکوں میں جاری کر دیں  
تمام ملکوں میں بہت زیادہ بارش ہوئی آپ کی جود و سخا کے سمندر سے  
جسدن خوشمیری دی کہ آپ کا چاہنے والا اپنے وطن واپس پہنچ جائے گا  
آپ نے فرمایا: یہ سوچ کر اپنے بھائیوں سے کہنا کہ مولا ۳۱ دن میں آجائیں گے  
ایک دن میں آپ کے جد بزرگوار دور ملک سے آکر مسلمان کی تجھیز و تکفین کر لیتے ہیں۔  
اتنی دوری سے آکر جناب مسلمان کی تجھیز کرتے ہیں اور بہت قریب سے بھی آکر ابن عفاں کی تجھیز نہیں کرتے۔  
مشرق سے مغرب تک طولانی سفر طے کر لینا گویا مشرق و مغرب دونوں آپس میں بہت قریب ہیں۔  
ہر شخص سے ان کی لغت و زبان کے علم و فطرت کا اختلاف کے باوجود اس کے علم و فطرت میں بات کرنا۔  
ان میں سے سب سے بلند علماء چالوت یہود و انصاری کے حضور آپ کے علم کا اعتراف ہوا۔  
آپ کے اہل بیت کے اسامہ کو جب انجیل میں لکھا ہوا دیکھ لیا۔

اس نے اپنی عمر حیات کو امام کی دشمنی میں مشغول رکھا اللہ نے اس کو دنیا و آخرت میں خسران و زیان میں مبتلا کیا۔  
کیسے ایمان لاتے آپ نے فرمایا: اس نے کفر کی چٹا درکھی ہے۔  
جذام و برص اور دم جھسی بیماری میں آپ کے کہنے پر عمر بھر سے پیدائشی اندھا پن دور ہوا  
جس وقت ام فضل نے آپ کو چلنے ہوئے خدا حافظی کی، آپ ملی ارض کے ذریعہ چلے گئے یہ فضل و برہان ظاہر کیا۔  
جس دن آپ نے ابر برسنے کی خبر دی جس طرح ایک شخص کو زندگی دی جبکہ وہ بھول گیا اور آپ سے درخواست نہ  
کر سکا اور وہ شخص کہ جس میں بھائی کے لئے ہدایت کا آپ سے تقاضا کیا تھا اس کو آپ نے اس کی ہدایت کی خبر دی تھی۔  
چڑیا کو سانپ کے کھا جانے سے آپ کے علاوہ کس نے نہاد دی تھی؟

## الدعاء الساجد جلد

اور آپ ہی نے اس کے بچوں کو اڑدے سے پناہ دی تھی  
دعا کرنے والوں پوشیدہ طور پر دعا مانگو، آپ کے لئے واضح اور حقیقی اللہ آپ کو اعلان کے ساتھ ملاتا اور مستجاب  
کرتا ہے۔ آپ ہدایت کی بشارت دیتے ہیں علم کی وجہ سے پس جو بھی آپ کے کہنے پر ایمان لایا ہدایت پا گیا۔  
امین عمران کو آپ نے بچہ پیدا ہونے کی بشارت دی اس شرط کے ساتھ کہ اس کا نام محمد ہو۔  
آپ نے عقیقہ بانجھ "بھڑا" کو بچہ ہونے کی بشارت دی کہ بچہ اور بیٹی جو کہ مایوس ہو چکے تھے۔

آپ نے نبی کو عالم رویا میں دیکھنے کی خبر دی جس طرح آپ نے ہرن کو طاقت گویائی دی۔ جب کسی نے ایک دن آپ سے  
کہا اے امام میں دشمن سے ڈرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: مت ڈرو اللہ ہمارا محافظ ہے سبھ نے سے پر زمین شہر پر قبضہ جمالیتے ہیں  
برہ گیا بندوں کی نظر میں نزدیک ہوتا یہ بہت پست ہے واقعی نے ساتویں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو امام مہدی مان لیا ہے ان  
کے لئے آپ نے وہ چیز ظاہر کر دی جو اپنے نفس کو محفوظ کر کے بھول گئے تھے۔ فرمایا: غرہ کر جب تم کو دیا تفضل سے،  
جو شب میں تھیں دی تھی یہ واقعہ ہارون کا امام کو کھڑے کھڑے کرنے کا حکم دیا تو جلا دوں نے کیا لیکن اس سے موسیٰ پر اثر نہیں  
ہوا۔ اموال بھیجے والے کو آپ نے وہ سوال کرنا بھول گیا تھا یا دولا یا

آپ نے اسدن کی خبر دی جبکہ اللہ نے آپ کے فضل و رتبہ دکھانے کے لئے آپ کی قبر سے موت کے بعد سب  
سے بڑی پھلی ظاہر کی۔ اور خارجی نے جو چھری زہر آلود زمین میں گاڑ رکھی تھی تاکہ غدروا شوب برپا کرے ظاہر کر دی  
آپ نے مظل ملن مادر کو بتایا جو ماں کے مشابہ تھا کہ پانچویں انگلی میں ایک اور اضافی انگلی ہے۔

آپ نے فرمایا: کس اس کے داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں جو آپ نے فرمایا: تھا ظاہر ہوئی۔  
جو کچھ آپ کے معجزات کو دیکھتا ظاہر تھا قدرت رکھتا تھا اسکو چھپائے آپ کو مامون کثیف نے زہر آلود اتار دیا  
اگر انار میں سم نہ ہوتا تو اثر نہ کرتا۔ امام علی بن موسیٰ الرضا کو ولایت عہدی دے کر خیانت کی غدیر برپا کیا اور اس خائن سے  
کوئی تعجب کی بات نہیں۔

ماموں پلید نے تیس ۳۰ سردیگر علماء، پست ترین لوگوں کو رات میں بلایا جن کا ارادہ تھا کہ دھوکہ دیں لیکن امام سے  
قسمیں کھا کر کہنے لگے زیادہ علم حاصل کرنے لئے آئے تھے۔ جب تک آپ کو زہر سے شہید نہیں کر دیا دشمن خدا غیظ  
و غضب میں آپ کے قتل کے درپے رہا۔ آپ نے ہرثمہ کو خبر دی تھی کہ میری شہادت کا وقت قریب ہے اور عنقریب تم  
لوگوں سے کوچ کر جاؤں گا۔

کل بھینٹا اور انار میں زہر دے گا پس میری قضا موت آ جائے گی اور پلید مامون کو تسلی و تشفی ہو جائے گی۔  
اگر امام کی وصیت نہ ہوتی تو مامون نے عظیم اور قتل کیا تھا تجھیز و تشیع نہ کر پاتا۔

## الذیعة السابکہ جلد

اے امام غریب آپ کو تو تنہا بغیر یاورد و دگا رفل کر دیا، اس مصیبت عظمیٰ پر جن دانس اور دشمن روئے۔  
آپ کو زندگی میں اپنے پاس رکھا اور بعد حیات بھی پاس میں دفن کیا، جس طرح آپ کے جد بزرگوار ان دونوں حال میں دشمن کے ساتھ رہے ہیں۔

رضا الہی نہ ہوتی تو آپ کے سامنے ہارون اور مامون یعنی ظالم کی قبر نہ رہتی۔ آپ کی محبت سے اللہ قبر کو بہشت بنادیتا اور اس کی مغفرت و خوشنودی کا سبب بن جاتی جو آپ کی زیارت دور سے بھی کرتا ہے آپ اس کی جنت کی ضمانت کر لیتے ہیں اور اس کو آخرت میں حور و غلمان نصیب ہو گئے۔

اور جس وقت ہر شہ نے مخفیانہ زہر دینے کی خبر دی تو مامون پلید کے چہرے کا رنگ خوف سے اڑ گیا تھا۔  
یہ بات اس وقت کہی کہ جب مامون عیادت کو آیا تھا آنکھوں سے آنسو دکھا دے اور مکر و حیلہ سے جاری تھے۔ مبارک ہے امام جواد علیہ السلام امام رضا علیہ السلام کے بعد اس طرح دونوں کی شان ہے جس طرح دو انگشت شہادت ملی ہوئی ہیں۔ اے ارض طوس (مشہد) جب سے امام موسیٰ الرضا علیہ السلام کا جسم تیری آغوش میں آیا ہے تیرا مرتبہ آسمان سے بڑھ گیا ہے۔  
یہ عربی اشعار کا ترجمہ ہے جو درج ذیل اشعار کے ساتھ شاعر کے مفادیم کو مکمل طور پر ادا کرتے ہیں۔

۱۔ جب آسمان سے بھی اونچا ہے آستانِ رضا - خدا ہی جانے کہاں ہوگا آسمان رضا علیہ السلام  
ہوا ازل میں جو حق کا ارادہ تخلیق - تو سب سے پہلے ہوا خلق خاندان رضا علیہ السلام  
خود اپنے دل پہ نظر کر کے فیصلہ کر لو - کہ مومنین کے اب دل میں ہے مکان رضا علیہ السلام  
یہ معجزہ تو ذرا دیکھیے عقیدت کا - کوئی گھٹائے تو بڑھتی ہے اور شان رضا علیہ السلام  
وہ دیکھتا نہیں تا عمر رزق کی تنگی - خلوص دل سے ہوا جو بھی میہمان رضا علیہ السلام  
اگر نگاہِ رضا علیہ السلام کا ذرا اشارہ ہو - کچل دیں تاج حکومت کو خادمان رضا علیہ السلام  
ظلامِ وقت میں صدیوں کا فاصلہ ہے مگر - وہی زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جو ہے زبان رضا علیہ السلام  
مثالِ شہر نجف اب بنا ہے نیشاپور - ذرا دکھائے کوئی روک کر بیان رضا علیہ السلام  
۲۔ جب سے آئے در رضا کے قریب - اور کچھ ہو گئے خدا کے قریب  
اب کے مشہد میں گھر بناؤں گا - تا کہ ہو جاؤں کربلا کے قریب  
ارضِ مشہد پہ ہم نہیں آئے - درد آیا ہے خود دوا کے قریب  
دیکھ لیتا ہوں غلہ کا منظر - بیٹھ کر ان کے نقش پا کے قریب  
ایسا لگتا ہے جا کے مشہد میں - قلب ہوتا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب

## الذمعة السابعة

دو سلامی رضا کے مسکن کو - ہونا چاہو جو کبریا کے قریب  
اس کی باتوں سے آئی ہوئے بہشت - جو ملا روضہ رضا کے قریب  
۳۔ جب سے مدح رضا کا نگر مل گیا - مجھ کو جنت میں رہنے کو نگر مل گیا  
جا کے شہد میں آنکھوں سے پردے ہٹے - وہ طے اعتبار نظر مل گیا  
آئی آغاز پیری میں فکر جواں - شام ہی کو وجود عمر مل گیا  
ذہن میں بڑھ رہا تھا گماں دھوپ کا - سایہ دست شاہ شجر مل گیا  
کر گئی کام ہوئے دیار رضا - جستجو تھی دوا کی اثر مل گیا  
میں ملائک سے شہد میں کم تو نہیں - ان کو نگر مل گیا مجھ کو در مل گیا  
سارے امراض مند دیکھتے رہ گئے - جب سے مجھ کو مرا چارہ نگر مل گیا  
یہ ہے عقیق امام رضا کا کرم - غل اُٹنے سے پہلے شر مل گیا  
ہم کہاں اور موت کی منزل کہاں - یہ کہو راہبر مستبر مل گیا  
جستجو مجھ کو بارہ اماموں کی تھی - شکر ہے آفتاب راہبر مل گیا  
۴۔ ضامن دو جہاں کی گلی مل گئی - مجھ کو شہد میں جنت پڑی مل گئی  
مجزہ ہے یہ مولا پیار کو - موت کے ہاتھ سے زندگی مل گئی  
یہ بھی میرے مقدر کی مطراج ہے - چاند تو دور تھا چاندنی مل گئی  
اللہ اللہ نور دیار رضا - دہر ظلمت میں تھا روشنی مل گئی  
بس رضا یا رضا یا رضا کی ہے دمن - شل بیلول دیوانگی مل گئی  
اور کیا اس سے بڑھ کر ہو ان کی عطا - جو تمنا تھی میری وہی مل گئی  
اب اسی در پہ بیٹھا ہوں سب کچھ لیے - خدمت اسود قمری مل گئی  
زندگی میں مجھے اور کیا چاہیے - وہ طے عمر بحر کی خوشی مل گئی  
۵۔ دہری یہ شان میری نماز وفا کی ہے - مدح امام کی ہے عبادت خدا کی ہے  
بدلا نہ رنگ اثر کاشہادت کے بعد - شہد کی ہے وہی ہوا جو ہوا کر بلا کی ہے  
جو زندگی نہ اجر رسالت ادا نہ کرے - وہ زندگی وفا کی نہیں بے وفا کی ہے  
جب سے در رضا سے پلٹا ہوں باہر - اب جستجو دعا کو مرے قش پا کی ہے



## الذمعات الساترہ

کیوں بار بار آئے نہ لب پر رضا کا نام - میں کیا کروں کہ میری تو عادت وفا کی ہے  
 لکھ لو کہ اس پہ دوزخ حرام ہے - جس کی جبین پہ خاک دیار رضا کی ہے  
 قرآن کی آجوں کو جو دیکھا تو پہ کلا - احکام تو خدا کے ہیں صبیح رضا کی ہے  
 طوقاں میں دم نہیں ہے کہ رخ اس کا موزدے - کشتی یہ اور کی نہیں آل عبا کی ہے  
 قلب علی وہاں نبی میں نہیں بعد - مشہد سے دو قدم پہ زمیں کربلا کی ہے  
 اے جلائے دروغم ہے تجھے بتا - مشہد میں آکے اب کوئی حاجت دوا کی ہے  
 مشہد میں سجدہ ہار جینیں گواہ ہیں - ہر گام پر دلیل وجود خدا کی ہے  
 ۶۔ مہن چمن نہ کارگرہ رنگ دیو میں ہے - حب رضا شریعت دل کے لبو میں ہے  
 نیت کی طرح ان کی ولا ہے شریک کار - یہ شرط تو نماز سے پہلے وضو میں ہے  
 لائیں کہاں سے ان کے نقوش قدم کی دھول - لب سہاگنا کائنات اسی جتو میں ہے  
 ان کی طرح سے کاوش بچم برائے امن - لائے اگر جواب کی صحت عدو میں ہے  
 مامون اس کو عقل کی دیتا ہے دھمکیاں - جوش عمل حسین کا جس لبو میں ہے  
 انکی نجات کی بھی ہے ضامن انہی کی ذات - جس شخص کی حیات جد آرزو میں ہے  
 اوصاف اہلبیتؑ کی جب حد نہیں کوئی - پھر کیسے ان کی مدح حدود غلو میں ہے  
 ذکر علیؑ ہو اہل ہزیمت کو کیوں پسند - بوئے گلست آج بھی ان کے لبو میں ہے  
 ۷۔ وہ آدمی جسے باپ رضا نہیں ۱۵ - دعا وہ لاکھ کرے دعا نہیں ۱۵  
 ہر ایک مراد جب ان کے سبب سے ملتی ہے - تو پھر غلط ہے یہ کہنا خدا نہیں ۱۵  
 وہ رضا سے الگ قافلوں کی بات نہ کر - وہ چل رہے ہیں مگر راستا نہیں ۱۵  
 تمام عہد نبی و رضا میں فرق تو ہے - مگر عمل میں کوئی قائلہ نہیں ۱۵  
 تمام ربط امامت یہ بات کم تو نہیں - رضا نہیں تو کوئی سلسلہ نہیں ۱۵  
 مسافران کرم کے دیار ہاتی ہیں - حتم کروں گا کوئی نقش پا نہیں ۱۵  
 خدا کا نور نبی و امام کے جلوے - سر کی شرط ہے مشہد میں کیا نہیں ۱۵  
 کتاب علم و عمل میں ہے ان کے شیرینی - بغیر عشق رضا کچھ مزا نہیں ۱۵  
 ۸۔ کہاں سے لاؤں زہاں مدح رضا کیلئے - میں ابتدا کو ترستا ہوں انتہا کیلئے

الجمعية العلمية السورية

انہیں کا حشر ہے وہ خود ہی بخشوائیں گے ۔ -  
 دعا یہ مانگو بغیر نبی و آل نبی ! ۔  
 سمجھ میں آئے ہیں اس طرح معنی مشہد ۔  
 در امام پہ پہنچیں گے ہم فنا ہو کر ۔  
 در نبی سے نجف کر بلا سے مشہد تک ۔  
 اگر علی کی محبت سزا کے قابل ہے ۔  
 یقین ہے دل کو کہ جنت کا راستہ ہے یہی ۔  
 مرے ہیں جن کی محبت میں ہم خدا کیلئے ۔  
 ہمارے ہاتھ نہ اٹھیں کبھی دعا کیلئے ۔  
 یہی مقام ہے تفریح کر بلا کیلئے ۔  
 کہاں ہے شرط وجود و عدم وفا کیلئے ۔  
 یہی ہے راستا ایمان کی جلا کیلئے ۔  
 تو پہلے پوچھ لو قرآن سے سزا کیلئے ۔  
 جلا ہوں جاں مشہد میں کر بلا کیلئے ۔

حرز ابودجانہ

ہو۔ بحوالہ عامل کامل و مجمع الدعوات کبیر مشہور صحابی حضرت ابو دجانہ ایک مرتبہ حضور ﷺ سے عرض کرنے لگے کہ رات جب میں سونے کو لیٹا تو گھر میں ایک آواز آتی جیسے شہد کی کھیاں جھنجھاتی ہیں میں نے سرائٹھایا تو ایک سایہ دیکھا جو لٹک رہا تھا میں نے اسے اٹھا لیا تو اس نے ایک شعلہ میری طرف پھینکا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں جل رہا ہوں آپ نے فرمایا کہ وہ جن ہے مگر گرم دوات اور کاغذ مٹھوا کر امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کو دیا اور فرمایا کہ کھو حضرت امیر المؤمنین نے درج ذیل حرز لکھ کر دوسری رات اپنے سر پہنے رکھ کر لٹ کر پھر سے سکرے جنھوں کی آوازیں آتی تھیں اسے جل گئے باغے سر گئے اے ابو دجانہ اس عظیم حرز کو یہاں سے الگ کر دو تیرے گھر کبھی نہ آئیں گے یہاں تک کہ وہ وہاں سے روانہ نہ ہو کر اختیار کر گئے

[illegible]

أَعْدَاءُ اللَّهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

معلق ہو گئے اور اللہ کی محبت پہنچ گئی نہیں کوئی حرکت و قوت حاصل ہوئے۔ اللہ بلند تر صاحب عظمت کے

# چھٹی فصل

امام حسن بن علیؑ کی شہادت کے متعلق ان کے والد ماجد امام علیؑ کی روایات

۱۔ ہم نے ان روایات کو امام کا مناظرہ مامون کے باب میں ذکر کیا۔

مرحوم صدوق عیون میں حسن بن جهم سے نقل کرتے ہیں کہ امام رضاؑ ایک دن مامون کی مجلس میں حاضر تھے کہ مامون نے فقہاء اہل کلام کو جمع کیا انہوں نے اور مامون نے امام سے سوالات کئے امام نے ان کے جوابات دیئے یہاں تک کہ حسن بن جهم کہتا ہے کہ امام رضاؑ مامون کی مجلس سے اٹھے تو گھر چلے گئے میں ان کے پیچھے چلا امام دروازے پر پہنچے میں بھی پہنچ گیا امام سے عرض کیا یا بن رسول اللہ الحمد للہ کہ آج مامون آپ کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے اور آپ کے ساتھ اکرام و احترام سے پیش آیا ہے۔

امام نے فرمایا: اے ابن جهم میرے اکرام میں تجھے دھوکہ دفریب نہ ہو یہ معترب مجھے ذہر سے ظلم کے ساتھ قتل کرے گا۔ یہ عہد میرے جد رسول اللہ نے مجھے بتایا اس کو مت کسی سے کہنا جب تک میں زندہ ہوں حسن بن جهم کہتا ہے کہ یہ راز میں نے کسی سے ذکر نہیں کیا یہاں تک کہ امام رضاؑ طوس میں ذہر سے شہید کیے گئے اور حمید بن قحطبہ طائی کے گھر کہ جس میں ہارون رشید دفن ہے ان کے سر ہانے کی جانب امام کو دفن کیا گیا۔

۲۔ ابو صلت ہرودی ایک طولانی حدیث امام رضاؑ سے نقل کرتے ہیں۔ اس آدمی کے قول کی نفی میں کہ جو کہتا ہے کہ امام حسینؑ قتل نہیں ہوئے لیکن ان پر شبہ ہے امامؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ قتل کیے گئے ہیں امام حسینؑ امام حسنؑ چھ اور امام علیؑ سب کو قتل کیا گیا ہے ہم میں سے کوئی دنیا سے نہیں گیا مگر یا قتل کیا گیا یا اسے دھوکے سے زہر دی گئی جو مجھے دھوکے سے زہر دے گا اس کے بارے میں مجھے رسول اللہ نے ان کو جبرائیل نے ان کو خدا نے خبر دی ہے۔

۳۔ علی بن عبد اللہ وراق ابو الحسن محمد بن جعفر کوئی اسدی سے وہ حسن بن عیسیٰ فرما سے وہ جعفر بن محمد زوقی سے وہ کہتا ہے کہ میں امام رضاؑ کے پاس آیا اور سلام کیا اور بیٹھ گیا اور میں نے کہا آپ پر فدا ہو جاؤں لوگ آپ کے والد بزرگوار کے بارے میں گمان کرتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں تو امام نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتے ہیں خدا ان پر لعنت کرے اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کے میراث کو تقسیم نہ کیا جاتا وغیرہ۔

لیکن خدا نے ان کو موت کا زائدہ چکھایا جیسا کہ علی بن ابی طالبؑ کو دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ میں نے کہا میرے لئے کیا حکم ہے؟ امام نے فرمایا: میرے بیٹے محمد میرے بعد تمہارے امام ہیں۔ مگر جب میں اس زمین سے عاقب ہوں گا

## الذی یصلیٰ علیہ وسلم

(نسخہ) امام رضاؑ کے بارے میں ایک قصہ ہے کہ قسطنطنیہ میں میں نے کہا آپ پر دعا جاؤں میں  
کے ایک بار دعا جان لی اور اس کے بعد (خبر) کہ امام رضاؑ کو یہاں سے لے کر فرمایا گیا اور ہارون کی عمر بچوں کے  
کے بارے میں ہوئی۔

۴. حمزہ بن جعفر جرجانی کہتا ہے کہ ہارون مسجد کے ایک دروازے سے نکلا اور امام رضاؑ دوسرے دروازے  
سے نکلے امام رضاؑ نے ہارون کے بارے میں فرمایا: کہ اس کا گھر کتنا دور ہے اور طوس میں اس سے ملاقات زیادہ قریب  
ہے پھر دو دفعہ فرمایا: طوس یا طوس مغرب یہ اور میں ایک جگہ کھنڈے دفن ہوں گے۔

۵. محمد بن ابی عباد کہتا ہے کہ مامون نے ایک دن امام رضاؑ سے کہا ہم بغداد جائیں گے اور غلمان نکالیں کام کریں  
گے امام نے اس سے فرمایا: جب تو بغداد میں داخل ہو تو میں نے امام سے تجائی میں عرض کیا میں نے سنا ہے جب کسی وجہ  
سے میں غمگین ہوں اور آپ سے ذکر کر رہا ہوں تو امام نے فرمایا: اے ابو حسین (میرے نام پر الف لام نہیں لگایا) میں اور  
بغداد میں بغداد کو نہیں دیکھ سکوگا اور نہ اس کے بعد مجھے دیکھ سکے یعنی بغداد میں مجھ سے ملاقات نہیں کر سکے گا۔

۶. موسیٰ بن مہران کہتا ہے کہ میں نے مسجد مدینہ میں امام رضاؑ کو دیکھا اور ہارون ان سے خطاب کر رہا تھا تو  
امام نے فرمایا: کیا مجھے دیکھ سکے گا ہم ایک گھر میں دفن ہو گئے۔

۷. محمد بن فضل کہتا ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے سنا کہ انہوں نے منیٰ و عرفات میں ہارون کو دیکھ کر فرمایا: میں  
اور ہارون ایک جگہ دفن ہو گئے دونوں انگلیوں کو ملایا میں نہیں سمجھ سکا یہاں تک کہ مامون نے امام کو طوس میں بلایا اور جب  
امامؑ شہید ہو گئے تو مامون نے اپنے باپ ہارون کے پہلو میں دفن کرنے کا حکم دیا تو میں سمجھ گیا۔

۸. عبد السلام بن صالح ہروی کہتا ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں مغرب دہرے ظلم  
کے ساتھ قتل کر دیا جاؤں گا اور میری قبر ہارون کے پاس ہوگی اور خدا میری تربت (خاک) کو میرے شیعہ اور مجاہدین کے لئے  
جائے امن قرار دے گا۔ جو میری غربت میں زیارت کرے گا مجھ پر واجب ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی زیارت  
کروں گا۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے محمد ﷺ کو نبوت سے نوازا اور تمام مخلوق پر برتری دی جو میری قبر کے پاس دو  
رکعت نماز پڑھے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا وہ ذات کہ جس نے ہم کو محمد ﷺ کے بعد امامت سے نوازا اور وحی بنایا  
میری قبر کے زوار کو خدا قیامت کے دن عزت و اکرام سے نوازے گا کوئی مومن بھی مجھ پر ایک قطرہ آنسو بہائے خدا اس  
کے جسم پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

۹. علی بن حسن بن علی بن فضال اپنے باپ سے وہ ابو الحسن علی بن موسیٰ رضاؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اہل  
خراسان میں سے ایک شخص نے امام سے عرض کیا کہ میں نے رسول خدا کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھے فرما رہے ہیں کہ

## الذمعة السابعة جلد سونہ

تہاری زمین پر میرا نکڑا دفن ہوگا۔ تم میری امانت کی حفاظت کرنا اور تمہارے شہر میں میرا ستارہ غائب ہوگا۔ تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: وہ میں ہوں کہ تمہاری زمین میں دفن کیا جاؤنگا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ستارہ میں ہوں کہ جو اس سرزمین پر غائب ہو جاؤنگا جو میری زیارت کرے گا میرے حق و اطاعت کو پہچان کر میں اور میرے آباء و اجداد قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے اور جس کی ہم شفاعت کریں گے وہ نجات یافتہ ہے اگرچہ اس پر دونوں جہان کے گناہ ہوں یا جن و انس کے برابر گناہ ہونگے۔ میرے باپ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے جد بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہے میں ہی خواب میں آیا ہوں میری شکل میں شیطان نہیں آسکتا اور نہ میرے اوصیاء میں سے کسی کی شکل و صورت میں اور سچا خواب نبوت ستر جزوں میں سے ایک جزء ہے۔

۱۰۔ ابو صلت عبدالسلام بن صالح ہر وہی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم ہم میں سے کوئی بھی اس دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ بے جرم و خطا قتل کیا گیا اور شہید کیا گیا کہ کون آپ کو قتل کرے گا۔ فرمایا: خدا کی بدترین مخلوق میں سے کہ جو مجھے زہر سے اس وقت قتل کرے گا پھر مجھے ہلاک کرنے کے بعد دفن کرے گا میں غربت میں ہوں گا جو میری غربت میں زیارت کرے گا خدا اس کے لئے ایک ہزار شہید کا اجر و ثواب لکھے گا اور ایک ہزار صدیق اور ایک ہزار حج و عمرہ اور ایک ہزار مجاہد در راہ خدا کا ثواب اور وہ ہمارے ساتھ محسوس ہوگا اور جنت کے درجات میں ہمارا ساتھی ہوگا۔

۱۱۔ حسن بن علی وشا۔ کہتا ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب میں زہر سے مظلومین کی حالت میں قتل کر دیا جاؤنگا جو میرے حق کا عارف ہو کر زیارت کرے گا خدا اس کے گزشتہ و آئندہ گناہ بخش دے گا۔

صاحب کتاب (مؤلف) کہتے ہیں کہ ہم نے اس مقام کی مناسبت سے بہت سی روایات کو تیسری فصل میں ذکر کیا ہے امام کے معجزوں کی روایات میں ان کا ذکر ہو چکا ہے اور بعض کو ان فصول میں لایا ہے کہ جو حدیث سے نکلنے وقت امام نے احادیث ارشاد فرمائیں اور روایات کو خراسان کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بیان فرمائیں اور بعض روایات کو دلی عہدی کے قبول کرنے کے وقت ارشاد فرمائیں اور بعض روایات کو مخالفین سے مناظرہ کے وقت بیان فرمایا: ان میں سے بہت سی روایات انشاء اللہ ثواب زیارت کے باب میں فصل شہادت امام علی رضا علیہ السلام میں ذکر کریں گے۔

۱۲۔ مرحوم صدوق رحمۃ اللہ علیہ امالی اور عیون میں جابر بن یزید جعفی سے نقل کیا ہے کہ میں نے وہی اوصیاء و ارث علم انبیاء ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرمایا: مجھے سید العابدین علیہ السلام نے ان سے سید الشہداء نے ان سے علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ عنقریب میرا نکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہوگا جو غم کی حالت میں ان کی زیارت کرے گا خدا اس کے غم کو دور کرے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا۔



## الدعاء المساكين جلد سونہ

۱۳۔ عیون میں ہے کہ جعفر بن محمد بن عمارہ اپنے باپ سے وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہاں تک رسول خدا نے فرمایا: عنقریب خراسان میں میرا بیٹا دفن ہوگا جو مومن ان کی زیارت کرے گا۔ خدا اس پر جنت کو واجب قرار دے گا اور جہنم کو اس کے جسم پر حرام۔

۱۴۔ ابلی میں نعمان بن سعد کہتا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: میرا بیٹا خراسان میں زہر سے ظلم کے ساتھ شہید ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہے اس کے باپ کا نام ابن عمران موسیٰ کے نام پر جو اس کی زیارت غربت میں کرے گا خدا اس کے گزشتہ و آئندہ گناہ بخش دے گا اگرچہ ستاروں کی تعداد بارش کے قطروں، اور درختوں کے پتوں کے برابر ہوں گے۔

۱۵۔ حسین بن یزید کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے کا بیٹا کہ جس کا نام امیر المومنین علی علیہ السلام کے نام پر ہے سر زمین طوس میں جائے گا کہ جس کو خراسان کہتے ہیں۔ زہر سے قتل کیا جائے گا اور ان کو غربت کے عالم میں دفن کیا جائے گا جو ان کے حق کو پہچان کر ان کی زیارت کرے گا خدا اس کو اس آدمی کے برابر ثواب عطا کرے گا کہ جو جنگ کے لئے فتح سے پہلے جو کچھ خرچ کیا اور جنگ کی۔

۱۶۔ عیون میں سلیمان بن حفص مروزی کہتا ہے کہ میں نے امام ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ علی علیہ السلام زہر سے ظلم کے ساتھ شہید ہو گئے اور ہارون کے پاس طوس میں مدفون ہو گئے جو امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کرے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

## آب زم زم سے شفاء

☆ جب حضرت اسماعیل کو ان کی مادر گرامی بی بی ماجرہ سمیت حضرت ابراہیم پہاڑیوں پر بٹھا گئے تو یہاں کی شدت کی حالت میں حضرت اسماعیل نے ایزیاں رکڑیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑی پر چشمہ جاری کر دیا جس سے صاف شفاف پاکیزہ پانی تیز رفتاری سے نکلنے لگا کہ بی بی ماجرہ کو یقین ہو گیا کہ اس پانی کے رواں سیلاب سے پوری دنیا اذوب جائیگی اس بی بی نے دونوں ہاتھ اس چشمہ سے نکلنے والے پانی کے گرد رکھ کر کہا زم زم: نرک جازک جاتو پانی نرک گیا۔ ☆ آب زم زم 16x14 فٹ اور 13 میٹر گہرا کنواں ہے یہ 4000 سال قبل جاری ہوا۔ اس وقت سے آج تک کبھی خشک نہیں ہوا نہ ہی اس کا ذائقہ تبدیل ہوا یہ چھوٹا سا حوض کروڑوں عوام کو پانی سپلائی کرتا ہے اس میں ہر سیکنڈ میں بذریعہ سوئرز 8000 لیٹر پانی نکالا جاتا ہے مگر یہ 11 منٹ میں اپنا لیول پورا کر لیتا ہے اور اس کا لیول کبھی کم نہیں ہوتا۔

☆ طواف کے بعد آپ زم زم کا پیٹا پیٹے اور پیٹ پر ملنا مستحب ہے۔ ☆ روایت میں ہے کہ اگر کوئی مریض آب زم زم پر یہ درج ذیل دعا پڑھ کر پی لے تو اسے شفا عظمیٰ نصیب ہوگی (یہ دعا خاک شفا کہلے بھی دمی جا سکتی ہے)

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلَيْنَا لَوْعًا وَرِفًا وَاسْعًا وَشِفَاءً وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَدَسْمٍ

اے اللہ تو اس کو نفع دینے والا علم اور وسیع رزق اور ہر مرض اور بیماری سے شفاء قرار دے

## صائمیں فصل

وہ اسباب کہ جن کی وجہ سے مامون نے امام کو زہر دیا

شیخ مفید رحمہ اللہ ارشاد میں کہتا ہے کہ امام علی رضا ؑ نے غلو و تنہائی میں مامون کو بہت نصیحت کی اور اسے خدا سے ڈرایا جو امام کے خلاف انجام دیتا تو امام کی خدمت کرتے بظاہر امام کی گفتگو کو قبول کرتا لیکن اندر سے امام کے نصائح سے ناراحت و سرگرداں تھا۔ ایک دن امام رضا ؑ مامون کے پاس آئے دیکھا کہ مامون وضو کر رہا ہے اس کا غلام پانی ڈال رہا ہے پھر امام نے اسے فرمایا: اے مامون خدا کی عبادت میں کسی کو شریک نہ قرار دو۔

مامون نے غلام کو چھوڑ دیا تھا وضو کے امور کو انجام دیا لیکن امام کے فرمان نے اس کے اندر کینہ و غصہ کو زیادہ کر دیا اس طرح جب بھی مامون امام کے سامنے فضل بن سہل اور ان کے بھائی کی بات کرتا امام ان کے عیب کو بیان کر دیتے اور امام اکثر مامون کو ایسی باتوں سے منع کرتے رہتے۔

فضل اور حسن کو بھی ان باتوں کا پتہ چل گیا اکثر مامون کے سامنے امام کی بدگوئی کرتے رہتے اور ایسی باتیں کرتے کہ جس سے امام کی عظمت مامون کی نظروں میں نہ رہے اور لوگوں کا علاقہ محبت امام سے مامون کو اس سے ڈراتے رہتے ان دونوں نے امام کے بارے میں مامون کو بھرا کہ مامون امام کے بارے میں نگران ہو گیا اور بالآخر امام کے قتل کا ارادہ کر لیا۔

### مامون اور چور

شیخ صدوق کتاب علل و عیون میں حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہشام مودب اور علی بن محمد اللہ وراق احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی یہ سب راوی کہتے ہیں کہ ہم علی بن ابراہیم بن ہاشم وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن سنان سے وہ نقل کرتا ہے کہ میں خراسان میں اپنے مولا امام علی رضا ؑ کے پاس تھا۔ مامون اس زمانے میں معمولاً امام کو اپنی دائیں جانب بٹھاتا تھا لوگوں نے مامون کو بتایا کہ ایک آدمی نے چوری کی ہے۔

مامون نے حکم دیا اس کو حاضر کیا جائے۔ جب حاضر کیا گیا تو مامون نے اس کو ایک بہت مقدس پارسا کی شکل میں دیکھا جس کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا۔ مامون نے اس سے کہا افسوس اس خوبصورت ظاہر پر اور اس برے کام پر! کہا ایسے آثار (زہد و پارسائی کے باوجود جو میں تم میں دیکھ رہا ہوں لوگ تمہیں چوری کی نسبت دے رہے ہیں؟

اس صوفی نے کہا: میں نے اس کام کو مجبوراً کیا ہے چونکہ تو ہمارے حق کو خس سے ادا نہیں کرتا مامون نے کہا تم خس

<http://fb.com/ranajabirabbas>

امام رضاؑ نے ارشاد فرمایا: خداوند عالم نے حضرت محمد ﷺ سے فرمایا:

### قلله الحجة البالغة :

خدا کے لئے حجت بالغہ ہے جس کو نادان اپنی نادانی کے باوجود سمجھتا ہے اور دانا اپنے علم سے درک کرتا ہے دنیا و آخرت اس بنیاد پر استوار ہے اور اسی وقت اس آدمی نے تم پر دلیل قائم کر دی ہے جب بات یہاں تک پہنچ گئی تو مامون نے حکم دیا کہ اس صوفی کو آزاد کر دو۔ اس کے بعد ایک مدت تک مامون لوگوں کے درمیان ظاہر نہ ہوا اور امام رضاؑ کے متعلق سوچنا رہا یہاں تک کہ ان بزرگوار کو مسموم کر کے شہید کر دیا۔ مرحوم صدوقؒ عیون اس حدیث کو اس طرح نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ ایک حکایت ہے کہ جس کی صحت سے میں بری ہوں۔ قاسم بن اسماعیل کہتا ہے کہ میں نے ابراہیم بن عباس سے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ جب مامون نے امام علی رضاؑ کی بیعت کی تو امام سے مامون نے کہا آپ پر واجب ہے۔ اے امیر المؤمنین۔ آپ مجھے نصیحت فرمائیں امام نے فرمایا: اے مامون مومن کے لئے کسی کو دھوکہ دینا سزاوار نہیں ہے۔ اہل سنت اس کو ناپسند کرتے تھے اور شیعہ اور خصوصاً فضل بن سہل نے ناپسند کیا ابراہیم کہتا ہے کہ فضل نے کہا آپؑ ہم سے ایسی بری چیز دور کریں۔

امام ان کو ہر بری چیز سے نصیحت فرمایا کرتے خدا کی قسم یہی چیز سب بنی ہے کہ مامون نے امام کو زہر سے شہید کیا۔  
 قسیم بن عبد اللہ بن قسیم بن قرشی سے وہ اپنے باپ سے وہ احمد بن علی انصاری سے کہ ابو صلت ہروی نے پوچھا تو میں ان سے کہا کیسے مامون امام علی رضاؑ کو قتل کر سکتا ہے کہ جب اس کا اس قدر احترام کرتا اور ان سے محبت اظہار کرتا ابو صلت ہروی نے کہا کہ جب مامون نے ولی عہد قرار دیا تو اس کے بعد لوگوں کی نظر میں مامون کا مقام کم ہو گیا اور اس کے مقام کو اس قدر گرا دیا کہ لوگ زیادہ تر امام کو چاہنے لگے۔ یہاں تک کہ اہل کلام کے علماء امام سے زیادہ احترام کے قائل ہو گئے اور مامون کا مقام ان کی نظر میں گر گیا اور ظاہر ہو گیا کہ مامون کوئی عالم نہیں اگر عالم ہے تو امام علی رضاؑ ہے اسی طرح یہودی، نصاریٰ، مجوسی، صابئین، بدامہ، طہرین، دہریہ اور مسلمان مخالفین کے فرق سے امام کے مناظرے سے شکست خوردہ ہوئے اور مامون سے قطع تعلق کیا اور امام کا مقام خلافت ان پر ظاہر ہو گیا تو مامون کو امام پر غصہ آیا اور حسد کرنے لگا اور مامون ظاہر امام کے حق میں لوگوں کے سامنے احترام کرتا اور اکثر حالات میں امام کو ناپسند کرتا اور غصے و کینہ و حسد سے امام کو زہر دینے کا پروگرام بناتا رہا اور ایک دن زہر سے امامؑ کو شہید کر دیا۔ صاحب کتاب کہتے ہیں کہ بعض روایات سے زہر دینے کا سبب اس فصل میں ذکر ہو چکا ہے کہ امام کو ولی عہدی کے قبول کرنے پر زہر دیا ہے۔

## ۲۷ شخصوں کی فصل

### کیفیت شہادت، غسل، دفن اور مدت امامت کے بیان میں

امام علی رضا ؑ کی تاریخ شہادت میں اختلاف ہے کہ جس طرح بعض نے تاریخ ولادت میں اختلاف کیا ہے کہ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

کمال الدین میں محمد بن طلحہ شافعی اپنی کتاب مطالب السؤل میں کہتا ہے کہ امام علی رضا ؑ سن ۲۰۳ ہجری میں شہید ہوئے ایک قول ہے کہ ۲۰۶ ہجری خلافت مامون کے زمانہ میں شہید اور ولادت کا ذکر ہو چکا ہے کہ سن ۲۵۳ ہجری میں ولادت ہوئی پس امام کی عمر شریف ۴۹ سال تھی اور ان کی قبر طوس خراسان کے شہر میں کہ جو شہد مقدس کے نام سے معروف ہے اپنے والد بزرگوار کے ساتھ چوبیس سال اور کچھ ماہ گزارے اور اپنے والد بزرگوار کے بعد پچیس سال زندگی کی واللہ اعلم۔

شمس الدین محمد بن یوسف زرنقی اپنی کتاب نظم در السمتین الامام الشاہ نور الہدی الغریب المظلوم الشہید المسموم ابو الحسن علی بن موسیٰ رضا ؑ میں لکھتا ہے کہ امام علی رضا ؑ جمعرات کے دن اکیس (۲۱ ذ القعدہ سن ۲۸ ہجری مدینہ میں متولد ہوئے ایک قول ہے کہ سن اکیاون (۱۵۱ ہجری ایک قول سن ۱۵۲ ہجری ایک قول ۱۵۳ ہجری محمد بن منصور کے زمانہ میں متولد ہوئے اور امام علی رضا ؑ کی شہادت تیس صفر مظفر منگل کے دن سن ۲۰۳ ہجری ایک قول ۲۰۳ ہجری میں امام علی رضا ؑ کی عمر شریف ۵۲ چوں سال تھی ایک قول ۱۳۹ انچاس سال اور کچھ ماہ نصر بن علی کہتا ہے کہ امام کو انگور اور انار کے ذریعے زہر سے شہید کیا گیا مامون نے امام کو زہر دی اور حکم دیا کہ طوس کی ہستی بنام سنا باد اپنے باپ کے ساتھ دفن کیا جائے۔

شیخ علی بن حسین بن علی مسعودی اپنی کتاب اثبات الوصیہ میں امام علی رضا ؑ کی شہادت کی تاریخ سن ۲۰۳ ہجری آخر ماہ ذی الحج ذکر کیا ہے ایک قوم سے روایت ہے کہ صفر میں امام شہید ہوئے یہی آخری خبر درست ہے امام کی ولادت سن ۱۵۳ ہجری امام جعفر صادق ؑ کی شہادت کے وقت پانچ سال کے تھے اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ تیس سال اور ان کے بعد انیس سال گزارے امام کی عمر شریف انچاس سال کچھ ماہ تھی طوس میں ہارون ظالم کے نزدیک دفن کیے گئے۔

علی بن عیسیٰ اپنی کتاب کشف الغمہ میں نقل کرتے ہیں کہ حافظ عبدالعزیز بن اخضر خبازی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ امام علی رضا ؑ کی ولادت سن ۱۵۳ ہجری شہادت مامون کے زمانہ میں طوس میں سن ۲۰۶ ہجری میں ہوئی۔<sup>۴</sup>

ایک قول ہے کہ امام کی ولادت مدینہ میں سن ۱۲۸ ہجری اور شہادت آخر صفر سن ۲۰۳ ہجری ہے اس لحاظ سے امام کی عمر شریف ۵۵ پچیس سال ہے قبر طوس میں ہے۔



## الذمعة السابعة

کشف الغمہ میں ابن خثاب محمد بن سنان کے حوالے سے نقل کرتا ہے کہ جب امام کی شہادت ہوئی ان کی عمر انچاس سال کچھ ماہ سن ۲۰۶ ہجری اور ولادت ۱۵۳ ہجری امام جعفر صادق ؑ کے ساتھ ۵ سال امام موسیٰ کاظم ؑ کے ساتھ پچیس سال سے کچھ ماہ کم گزارے ان کی عمر انچاس سال کچھ ماہ خراسان کے شہر طوس میں دفن ہیں۔

شیخ مفید رحمہ اللہ ارشاد میں لکھتے ہیں کہ خراسان کے شہر طوس میں صفر سن ۲۰۳ میں شہادت اور عمر ۵۵ بچپن سال مدت امامت میں سال ذکر کی ہے۔ اصول کافی میں ہے کہ امام ماہ صفر سن ۲۰۳ ۵۵ سال عمر اور طوس کی ہستی سناد باوحدہ نواقان میں شہید ہوئے مامون نے ان کو مدینہ سے مرو دعوت دی بصرہ اور فارس کے راستے سے مرو پہنچے جب بغداد مامون گیا تو امام کو ساتھ لے گیا امام اس ہستی میں شہید ہوئے (سناباد)

محمد بن سنان کہتا ہے کہ امام کی جب شہادت ہوئی تو ان کی عمر ۴۹ انچاس سال اور کچھ ماہ تھی سن ۲۰۳ ہجری میں شہید ہوئے اپنے والد بزرگوار کے بعد ۲۰ سال زندگی کی۔

دروس میں ہے کہ صفر کے مہینے میں طوس کی ایک ہستی بنام سناباد کہ جواب مشہد مقدس ہے سن ۲۰۳ ہجری میں شہید ہوئے۔

روضۃ الواعظین میں ہے کہ امام کی شہادت جمعہ کے دن ماہ رمضان ۲۰۳ ہجری میں ۵۵ سال اور مدت امامت میں (۲۰ سال ہے۔)

کفعمی مصباح میں ہے کہ امام کی شہادت صفر کے مہینے منگل کے دن سن ۲۰۳ ہجری میں مامون نے انکو میں زہر ملا کر امام کو کھلائے اس طرح امام کی عمر کیا دن سال ہے۔

مرحوم صدوق عیون میں عتاب بن اسیر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ کی ایک جماعت سے سنا کہ امام علی رضا ؑ مدینہ میں جمعرات کے دن گیارہ ربیع الاول سن ۱۵۳ ہجری میں اپنے جد بزرگوار امام جعفر صادق ؑ کی شہادت کے پانچویں سال متولد ہوئے اور طوس کی ہستی سناباد محلہ نواقان حمید بن قحطبہ طائی ہارون کے قبضہ میں ماہ (۲۱ رمضان جمعہ کے دن سن ۲۰۳ ہجری میں شہید ہوئے ان کی عمر مبارک ۴۹ انچاس سال چھ ماہ تھی اپنے باپ کے ساتھ ۲۹ اسیس سال دو ماہ گزارے اور اپنے والد بزرگوار کے بعد امامت کا زمانہ بیس (۲۰ سال چار ماہ ہے اسیس سال دو ماہ ہارون رشید کا دور اور اس کے بعد محمد امین کہ جو ابن زبیدہ ہے ہے بیس سال پچیس (۲۵ دن گزارے پھر مامون رشید کا دور بیس (۲۰، ۲۳) دن گزارے اس نے امام کی بیعت کی اس کے بعد امام کو قتل کر دیا۔

ابی ذکوان کہتا ہے کہ میں نے ابراہیم بن عباس سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ امام علی رضا ؑ کی بیعت پچیس (۲۵) ماہ رمضان سن ۲۰۱ ہجری میں واقع ہوئی۔

مامون نے اپنی بیٹی ام حبیب کے سن ۲۰۲ ہجری کے اوائل میں امام رضا علیہ السلام سے عقد کر دیا اور سن ۲۰۳ ہجری میں طوس میں امام شہادت پا گئے اور مامون اس کے بعد رجب میں عراق گیا۔

مرحوم صدوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ درست وہی روایت ہے کہ امام کی شہادت ۱۲ ماہ رمضان جمعہ کا دن سن ۲۰۳ ہجری ہے۔ ہمارے کتاب عدد القویہ تالیف شیخ علی بن یوسف بن معطر علی سے نقل کیا ہے تمیں (۲۳ ذی القعدہ ہمارے امام علی رضا علیہ السلام کی شہادت سن ۲۰۲ھ میں شہادت ہے کتاب مناقب میں جمعہ کے دن اول ماہ رمضان سن ۲۰۲ھ ایک قول سن ۲۰۳ھ ہے۔

کتاب میں جمعہ کا دن اول ماہ رمضان سن ۲۰۲ھ اسی طرح کتاب ذخیرہ میں ہے مرحوم طبری فرماتے ہیں کہ آخر صفر سن ۲۰۳ھ میں شہادت ہوئی۔

ایک قول پیر کا دن ۱۲ چودہ صفر سن ۲۰۳ھ مامون نے طوس میں امام کو انگوروں میں زہر ملا کر شہید کیا ایک قول حمید بن قحطیہ کے گھر میں دفن ہے کہ اس جگہ کو سنا ہوا محلہ نوقان کہا جاتا تھا وہاں حارون کی قبر ہے امام کی عمر مبارک ۵۵ بچپن سال تھی ایک قول ۳۹ انچاس سے اٹھ دن کم اپنے والد کے ساتھ انتیس (۲۹ سال کچھ ماہ اپنے والد بزرگوار کے بعد بائیس (۲۲ سال سے ایک ماہ کم گزارے ایک قول تیس (۲۰) ہے مرحوم صدوق عیون میں غلام یاسر سے نقل کیا ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام جب جمعہ کے دن مسجد جامع سے لوٹے تو بیمار ہو گئے اور ہاتھ بلند کر کے دعا کی۔

اللهم ان كان فرجى مما انا فيه بالموت فاجعل لى الساعة

خدا یا اگر میری مشکل موت سے آسان ہوتی ہے تو ابھی موت دے دے اس کے بعد امام مغموم رہے یہاں تک امام شہادت پا گئے۔

اصول کافی محمد بن یحییٰ سے وہ احمد بن محمد سے وہ دست سے وہ مسافر سے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے مسافر اس چشم میں دو چھپلیاں ہیں میں نے عرض یا مولانا فرمایا: میں نے خواب میں رسول خدا کو دیکھا ہے آج صبح فرما رہے تھے میرے پاس آنا تیرے لئے بہتر ہے۔

مرحوم صدوق عیون میں تیم بن عبد اللہ بن تیم قریشی سے وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن یحییٰ الحبشی سے وہ محمد بن خلف طاہری سے وہ ہرثمہ بن اعین سے کہ امام رضا علیہ السلام نے ہرثمہ بن اعین کو بلا کر فرمایا: میری موت نزدیک ہے کل میں اس عالم شکر کے پاس بلایا جاؤ گا اور وہ مجھے انگوروں مار کے ذریعہ زہر دے گا پھر وہ مجھے غسل دینے کی طرف متوجہ ہو تو اسے کہا جائے اس امر سے معترض نہ ہو اس پر عذاب نازل ہوگا۔

جب اسے منع کرے گا وہ بلندی پر بیٹھ کر دیکھنا چاہے گا کہ تم بھی اس امر کے مرکب نہ ہو تم صبر کرنا ایک خیمہ سفید اس کے گھر کے نزدیک لگے گا تو جب یہ دیکھو تو مجھے ایک کپڑے میں لپیٹ کر اس خیمہ میں پہنچا دینا اور خیمہ کے پیچھے بیٹھ جانا مبادا کوئی اس میں داخل ہو گیا نگاہ کرے کہ جو موجب حلاک ہے۔ اسی اثنا میں مامون کہے گا نہ تجھے یہ گمان تھا کہ امام کو امام غسل دیتا ہے۔

ابھی وہ یہاں کیسے اور مدینہ ان کا بیٹا؟ جواب میں کہنا کہ اگر کوئی ظلم کرے غسل امام میں اس کی امامت باطل نہیں ہوگی اور ان کے بعد والے امام کو کوئی ظلم نہیں پہنچے گا میں نہیں کہتا کہ واجب ہے۔ امام کو امام غسل دے البتہ اگر وہ مدینہ میں ہوتے تو بظاہر وہ امام کو غسل دیتے اس کے باوجود میرا خیال ہے کہ امام بالفعل غسل کو قطعی طور پر غسل دے رہا ہے اس کے بعد جب دیکھے کہ صیغہ غائب ہو گیا ہے مجھے اس قبر کی طرف لے جائیں گے اور چاہیں گے کہ میری قبر اس کے باپ کے پاؤں والی جانب ہوں وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

کیونکہ اگر دنیا کے سب آلات لے کر وہاں قبر کھودنا چاہیں تو نہیں کھود سکتے ایک ناخن کے برابر بھی مٹی نہیں اکھڑ سکیں گے اس وقت کہنا کہ مجھے حکم فرمایا: کہ میں قبر کھودوں جب قبر کھود تو مجھے فوراً قبر میں نہ رکھنا اور کسی کو اجازت نہ دینا کہ مجھ پر مٹی ڈالے قبر خود بخود زمین کے برابر ہو جائے گی جو تجھے حکم دیا اس کی حفاظت کرنا اس کے خلاف نہ ہونے دینا ہر قسم کہتا ہے میں نے عرض کیا میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے حکم کے خلاف عمل کروں جب صبح ہوئی تو مامون نے مجھے بلایا اور کہنے لگا مولا کو میرا سلام جا کر کہو کہ میرے پاس تشریف لائیں میں جب امام کے پاس گیا امام نے جب مجھے دیکھا تو میرے ساتھ مامون کے پاس آئے مامون نے تعظیم کی اور بوسے دینے لگا پھر امام کو اپنے دائیں طرف بٹھایا۔

خود تخت پر بیٹھ گیا کچھ دیر گفتگو کرتا رہا غلام سے کہا ہمارے لئے انگوڑے آؤ اور انار میں نے سنا تو مبر نہ کر سکا آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف چلا اور خود کو دیوار کی دوسری طرف گرا دیا کہ جیسے کوئی دیوانہ ہو گیا ہو مجھ میں حمل نہیں تھا کہ امام کی تکلیف کو سنوں یہاں تک کہ امام گھر چلے گئے اس کے کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ مامون کے غلام دنو کر حکیم کی طرف دوڑ رہے ہیں کہ امام علی رضا ؑ کو تکلیف ہے لوگ شک میں تھے اور میں یقین سے جانتا تھا کہ امام کی یہ حالت کیوں ہے؟

جب صبح ہوئی تو نالہ و فریاد کی آواز امام علی رضا ؑ کے گھر سے بلند ہوئی جب آیا تو دیکھا مامون گریبان چاک کینے ہوئے امام کی تعزیت میں بیٹھا ہے مجھ سے کہنے لگا جاؤ کوئی پاکیزہ جگہ بناؤ کہ میں تمہارے مولا کو غسل دوں میں نے کہا امام علی رضا ؑ نے مجھ سے فرمایا: تھا جو کچھ امام نے فرمایا: تھا مامون سے کہہ دیا پھر مامون نے کہا تم جانتے ہو اور میں منتظر تھا دیکھا کہ خیمہ نصب ہو گیا میں جس پر مامور تھا انجام دیا خیمہ کے پیچھے بیٹھ گیا تکبیر و تہلیل کی آوازیں سنتا رہا اور برتن سے پانی کے کرنے کی آواز میرے کانوں تک آتی رہی اور انتہائی خوشبو سونگھی کہ اس کی مثل کبھی نہیں سونگھی تھی۔

ماسون ایک بلند جگہ پر کھڑا ہوا پھر مجھے آواز دی وہی اعتراض کیا اور وہی جواب سنا جب خیمہ غائب ہو گیا تو اسے پہلا کوکھن میں ملبوس ایک تخت پر دیکھا ماسون اور حاضرین آئے اور نماز پڑھی جب قبر کی طرف آئے تو قبر کھودنے میں مشغول ہوئے دیکھا قبر نہیں کھودی جارہی میں نے کہا مجھے امام نے حکم دیا تھا میں زمین سے قبر کھودوں تو ماسون نے کہا اگرچہ تعجب ہے لیکن ان سے یہ دور نہیں میں نے زمین کھودی نیچے سے تیار شدہ قبر ظاہر ہوئی ماسون نے مجھ سے کہا تم قبر میں جاؤ اسے مولا کو قبر میں رکھو میں نے کہا مجھے مولا نے فرمایا: کہ صبر کرنا تاکہ پانی اور پھلیاں ظاہر ہوں اور پانی ختم ہو لوگ شکر تھے کہ پانی ظاہر ہوا اسی وقت پانی اتنا نکلا کہ قبر کے کنارے تک آ گیا پھر پھلیاں پانی میں ظاہر ہوئیں کچھ دیر حرکت کرتی رہیں پانی اور پھلیاں غائب ہو گئے۔

پھر امام کے جنازے کو قبر میں رکھا پھر اس کے کہ امام تک کسی کا ہاتھ جائے خود بخود امام کا جنازہ قبر میں گیا اور ماسون نے حاضرین کو حکم دیا کہ حلقہ التراب باید نکم۔ یعنی اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالو میں نے کہا صاحب قبر نے مجھ سے فرمایا: ہے کہ کوئی خاک نہ ڈالے کہنے کا تم پر دای ہو کون قبر کو مٹی سے پر کرے گا۔

میں نے کہا ہے مجھے امام نے خبر دی تھی کہ قبر خود بخود زمین کے برابر ہو جائے گی تو جو لوگ مٹی ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے گرا دی کچھ دیر بعد جس طرح امام نے فرمایا: تھا اسی طرح ہوا لوگوں کی گریہ کی صدائیں بلند اور گریہ کرتے ہوئے واپس پلٹے پھر ماسون نے مجھے تنہائی میں بلایا اور کہنے لگا تجھے خدا اور رسول کی قسم دیتا ہوں کہ جو کچھ امام رضا ع سے تو نے سنا تھا مجھے بتاؤ میں نے کہا جو کچھ امام نے فرمایا: تھا وہ سب کچھ کہہ دیا ہے کوئی چیز پنہان نہیں کی ہے؟

کہنے لگایہ بتاؤ کوئی بات پنہان کی تھی میں نے کہا ہاں امام نے انکو دربار کے بارے میں فرمایا: تھا کہ میری زندگی میں یہ بات نہ کرنا پھر میں نے امام کو دیکھا چہرہ سرخ ہو گیا پھر زرد پھر سیاہ پھر شش کھا کر گر پڑے اس حال میں مجھ سے فرمایا:-

ویل للمامون من الله ، ویل للمامون من رسوله ، ویل

للمامون من علی بن ابی طالب ع ویل للمامون من فاطمہ ع

ویل للمامون من الحسن والحسین ع .

کہ خدا کی طرف سے ماسون کے لئے ہلاکت، رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ ع، حسن ع، اور امام حسین ع کی طرف

سے ہلاکت ہو ایک ایک امام کا نام لیا یہاں تک کہ اپنے نام تک پہنچے اور آخر میں فرمایا:

هذا والله هو الخسران المبین .

خدا کی قسم یہ بڑا واضح خسارہ و نقصان ہے اس کے لئے اس کلام کو امام علی رضا ؑ نے بار بار فرمایا: ہے کہ اپنے سر و صورت کو پیٹا اور میں ڈر رہا تھا۔ اور ایک گوشہ میں گیا کہ یہ کرتا رہا پھر امام علی رضا ؑ نے مجھے بلایا جب امام کے پاس آیا تو دیکھا امام بے حال ہے اس بار مجھے دیکھ کر فرمایا: اے ہرثمہ خدا کی قسم تم مجھے اس سے زیادہ عزیز نہیں ہو بلکہ وہ کہ جو آسمان و زمین میں ہیں میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز نہیں ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں سن لیا کہ تو نے اس کو کسی کے پاس نقل کیا ہے تو تجھے حلاک کر دوں گا میں نے عرض کیا اگر اس کو سن لیں تو آپ پر میرا خون حلال ہے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم میں تم پر راضی نہیں ہوں گا کہ جب تک اس راز کو پہنان کرنے کی قسم نہیں کھاؤ گے اور عہد نہیں کرو گے۔ مجھ سے قسم لی اور عہد و پیمان لیا جب میں نے پشت کی تو میں نے سنا کہ امام فرما رہے ہیں۔

### یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ (۱)

یعنی خدا سے لوگ نہیں ڈرتے لوگوں سے ڈرتے ہیں جبکہ خدا ہر حال میں ہمراہ اور ساتھ ہے جو کچھ کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا دیکھ رہا ہے اور اس کا علم سب چیزوں کا احاطہ کیئے ہوئے ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شیخ صدوق ؒ نے کمال الدین میں محمد بن طلحہ شافعی کتاب مطالب السؤل سے مناقب و فضائل آل رسول سے نقل کیا ہے کہ امام رضا ؑ نے ہرثمہ بن حسین کو بتایا۔ جب انکو روانہ مسموم وزہر آلود تناول کیئے کہ میں اس دنیا سے رحلت کر جاؤں گا اور ان کی چیزوں کی جبردی کہ جوڑن کے متعلق ہیں کہ جن کا ذکر ابھی ہو چکا ہے اس کتاب مطالب السؤل میں یہ بھی ہے کہ جس کو شیخ صدوق ؒ نے ذکر نہیں کیا کہ امام نے مامون سے فرمایا: کہ میرا جنازہ پڑھنے کیلئے ایک عرب آدمی ایک تیز روانہ پر آئے گا اور اس پر سفر کے آثار نمودار ہوئے گئے وہ اونٹ سے اتر کر مجھ پر نماز جنازہ پڑھے گا جب وہ نماز پڑھ لے تو مجھے وہاں لے جانا کہ جہاں تم دفن کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ اور زمین کو تھوڑا کھودو گے تو سفید پانی ظاہر ہوگا جب وہ پانی وغیرہ ختم ہو تو مجھے دفن کر دینا ہرثمہ ابن حسین کہتا ہے کہ خدا کی قسم جب انہی ایام میں انکو روانہ زیادہ نہیں کھائے کہ امام شہید ہو گئے جب میں غلیفہ کے پاس گیا۔ وہ امام علی رضا ؑ پر گریہ کر رہا تھا میں نے اس سے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا میں نے امام علی رضا ؑ سے عہد کیا ہے۔ پھر اول سے آخر تک اس کام کو انجام دیا اور مجھ پر توبہ کرنے لگا کہ جب میں نے یہ سب کچھ کہا پھر مجھے جہیز و تحفین کا حکم دیا جب ہم نماز کے لئے تیار ہوئے تو ایک آدمی ہمراہ سے نمودار ہوا کہ تیز روانہ پر تھا۔



## الذی بعد الساکبہ ﷺ

اس نے کسی سے کلام نہیں کیا پھر نماز کیلئے کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی لوگوں نے بھی امام پر نماز جنازہ پڑھی خلیفہ مامون نے اس آدمی کو طلب کیا تو وہ غائب ہو گیا اور کسی کو معلوم نہیں ہوا پھر خلیفہ نے قبر کھودنے کا حکم دیا تو سب قبر کھودنے سے عاجز آ گئے۔

پھر میں گیا اور جہاں اب مرقع مقدس ہے میں نے کھودا اور قبر تیار ظاہر ہوئی۔ پھر پانی ظاہر ہوا جس طرح امام نے فرمایا: تھا خلیفہ کو معلوم ہوا اور سب لوگوں نے دیکھا تو ہمیشہ خلیفہ امام کے قول پر تعجب کرتا رہا اور حرمہ سے کہا مجھے بتاؤ امام رضا رحمہ اللہ نے کیا کہا جب ہرثمہ نے تنہائی میں مامون سے اس عظمت کو بیان کیا تو حیران رہ گیا۔  
مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسی فضیلت ہے۔  
جس کو ابی فراس نے شعر میں بیان کیا ہے۔

بأنو بقتل الرضا رحمہ اللہ من بعد بیعتہ  
وابصروا بغضہ من اشدہم وعموا  
عصابة شقیة من بعد ما سعدت  
ومصشرہ لکون بعد ما سلموا  
لا یعمہ ردعتہم عن دوائہم  
ولا یمن ولا قریسی ولا رحم .

ترجمہ: یعنی امام علی رضا رحمہ اللہ کی بیعت کرنے کے بعد قتل کرو یا ان کی بصارت حدایت کے بعد اس کے بغض سے جواب دے گی۔ سعادت حاصل کرنے کے بعد بد بختی و نا فرمان ہو گئے سلامتی کے بعد حلاکت کو خرید لیا کوئی بیعت نہیں رہتی جب رد کیا جائے اور نہ کوئی قسم، قرابت اور رشتہ داری ہے۔

مرحوم صدوق رحمہ اللہ عیون میں احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی سے وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ یاسر غلام سے کہ وہ کہتا ہے کہ امام مدینہ سے طوس تک سات مقام پر سخت مریض ہوئے جب ہم طوس میں داخل ہوئے تو طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو طوس میں امام علی رضا رحمہ اللہ کے پاس مامون دن میں دو مرتبہ آتا امام کی طبیعت دن بدن خراب ہوتی گئی مجھ سے ایک دن ظہر کی نماز کے بعد فرمایا: اے یاسر لوگ کیا کچھ کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا یہی کچھ کہ جو آپ کے پاس ہے امام کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: دستر خوان لاؤ پھر امام نے غلاموں اور نوکروں

کو بلایا پھر عورتوں اور کثیروں کو کھانے پر بلایا جب عورتیں کھانا کھا چکیں تو امام پر خوش طاری ہو گئی عورتیں ننگے پاؤں گر پڑ گئیں۔

تو مامون حسرت و یاس کے ساتھ اپنا منہ پٹتا ہوا آیا اور اپنی داڑھی پکڑے ہوئے گریہ کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر آنسو جاری تھے اور امام رضاؑ پر کھڑا ہو گیا اور جب امام علی رضاؑ کو اتفاقہ ہوا تو کہنے لگا۔

سیدی واللہ ما ادری ای المصیبتین اعظم علی .

اے میرے مولا مجھے نہیں معلوم کہ آپ پر کونسی دو مصیبتوں میں سے زیادہ بڑی مصیبت ہے میرا آپ سے جدا ہونا یا لوگوں کو مجھے اتہام اور تہمت لگانا اور قتل کرنا؟ پھر امام نے منہ پھیر لیا اور امام نے فرمایا: اچھا اے مامون تیری عمر اور اس کی عمر ایسے ہی ہے پھر جب رات گزری اور صبح ہوئی تو سب لوگ جمع ہو گئے اور کہہ رہے تھے کہ اس امام کو اس نے قتل کیا ہے یعنی مامون اور کہنے لگے قتل ابن رسول اللہ سب کی زبان پر یہی تھا اور گریہ کر رہے تھے۔ جب محمد بن جعفر بن محمد مامون کی طرف خراسان آئے اور وہ امام علی رضاؑ کے چچا تھے مامون نے کہا اے ابو جعفر لوگوں کی طرف نکلو اور ان کو بتاؤ کہ ابوالحسن آج نہ نکلیں اگر نکلیں گے تو قتل ظاہر ہوگا۔

محمد بن جعفر لوگوں کی طرف آئے اور کہا اے لوگو اچلے جاؤ ابوالحسن آج نہیں نکلیں گے لوگ چلے گئے اور ابوالحسن کو رات میں قتل دیا اور دفن کیا گیا۔ علی بن ابراہیم کہتا ہے کہ یا سر غلام کا ذکر کتاب میں ملتا ہے منہ محمد بن جعفر کا۔

محمد بن علی ماجیلویہ اور محمد بن موسیٰ بن متوکل اور احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی، احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم، حسین بن ابراہیم بن تاتانہ، حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہشام طوذب علی بن عبداللہ وراق رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوصلت ہروی سے وہ کہتا ہے کہ ایک دن امام علی رضاؑ کی خدمت میں تھا۔ فرمایا: جاؤ جہاں ہارون کی قبر ہے اس کے چاروں طرف سے مٹی لے آؤ میں لے آیا تو امام نے تین اطراف کی مٹی کو گھڑ کر پیچک دیا۔ ایک جگہ کی مٹی کو گھڑا کہ جہاں ابھی امام کی قبر شریف ہے پھر فرمایا: یہ میرے دفن کی جگہ ہے۔

اگر وہ تین اطراف میں چاہیں گے کہ میری قبر کھودیں تو ممکن نہیں کہ وہ قبر کھود سکیں۔

اے ابوصلت میری قبر میں ایک راز پنہان ہے کہ جو تو دیکھے گا۔ تجھے ایک کلمہ یاد دلاتا ہوں اس کو پڑھنا وہاں سے پانی نمودار ہوگا کہ اس میں مچھلیاں دیکھے گا روٹی جو تمہیں دوں گا اس کے کلوے کھڑے کر کے اس گڑھے میں بھینکنا تاکہ مچھلیاں کھائیں جب کھانے کو کچھ باقی نہیں بچے گا تو دیکھے گا کہ ایک بڑی مچھلی نمودار ہوگی کہ سب چھوٹی مچھلیوں کو گلے لے گی پھر وہ بھی نظروں سے غائب ہو جائے گی اس وقت تم پانی پر ہاتھ رکھ کر اس کلمہ کو پڑھنا جو تمہیں تسلیم دیتا ہوں۔

توپانی ختم ہو جائے گا اس کا کچھ اثر باقی نہ رہے گا اس کام کو مامون کے سامنے کرے گا اور جان لے کہ کل میں مامون کے پاس جاؤنگا۔

جب میں باہر آؤں تو دیکھنا اگر میرا سر ڈھانپا ہوا دیکھے تو مجھ سے کلام نہ کرنا اگر ایسا نہ دیکھے تو جو بات چاہے پوچھنا جب صبح ہوئی لباس پہن کر امام محراب میں مشغول عبادت رہے مامون کے غلام بلانے آئے تو امام اٹھے اور مامون کی طرف چلے گئے جب مامون نے امام کو دیکھا تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔

امام کے چہرے کے بوسے لیے اور اپنے پاس بٹھایا سامنے جو انگور دانار کے طبق رکھے تھے ایک انگوروں کا خوش اٹھایا اور کہنے لگا آج تک میں نے ایسے انگور نہ دیکھے نہ کھائے ہیں امام نے فرمایا: جنت کے انگور اس سے کہیں بہتر ہیں۔ مامون نے ایک انگوروں کا خوش اٹھایا امام کو پیش کیا امام نے فرمایا: مجھے معاف کرو۔ پھر اظہار کیا امام سے کہنے لگا آپ مجھ پر براگمان رکھتے ہیں؟

امام نے اس سے تین دانے لیے اور تاول کیے اور اٹھ کھڑے ہوئے مامون نے کہا الی این کہاں جا رہے ہو امام نے فرمایا:

### الی حیث وجہتی

جہاں تو مجھے بھیجنا چاہتا ہے وہاں جا رہا ہوں سر کو ڈھانپ کر وہاں سے نکلے ابو صلت کہتا ہے میں نے کوئی امام سے کلام نہیں کیا امام اپنے گھر داخل ہوئے اور حکم دیا کہ دروازہ بند کر دو اپنے بستر پر لیٹ گئے اس اثنا میں ایک جوان خوبصورت کو دیکھا کہ امام سے محو گفتگو ہے آگے بڑھا اور عرض کیا دروازہ بند تھا کہاں سے اس میں داخل ہوئے تو اس جوان نے فرمایا: وہ ذات کہ جس نے مجھے مدینہ سے یہاں پہنچایا ہے وہ قدرت رکھتا ہے کہ اس کمرے میں داخل کرے میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں حجت خدا ہوں سب شیعوں پر میں محمد بن علی ہوں پھر اپنے والد بزرگوار کی طرف متوجہ ہوئے پھر مجھے امام نے فرمایا: اندر آؤ میں حجرے میں گیا جب امام نے اپنے والد بزرگوار کو دیکھا تو سینے سے لپٹ گئے اور بوسے دینے لگے آپس میں گفتگو کی جو میں نہ سمجھ سکا۔

امام علی رضا علیہ السلام کے لیوں پر سفید چیز ظاہر ہوئی امام جواد علیہ السلام نے اسے نکل لیا اس کے بعد امام جواد علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو صلت اس ساتھ والے کمرے میں جاؤ پانی اور غسل کا برتن لے آؤ عرض کیا مولا اس کمرے میں پانی نہیں ہے۔ امام نے فرمایا: جو کہہ رہا ہوں اس کو سنو اور عمل کرو میں کمرے میں گیا وہاں پانی اور برتن موجود تھا میں لے آیا امام کے ساتھ غسل دینے کا ارادہ کیا امام جواد علیہ السلام نے فرمایا: میرے ساتھ کوئی ہے کہ جو میری مدد کر رہا ہے۔ تم ادھر نہ آؤ غسل دے کر

فرمایا: کفن و حنوط اس حجرے سے لے آؤ اندر گیا وہاں پہلے سے کوئی کفن و حنوط نہیں تھا وہاں دیکھا کفن بھی ہے حنوط بھی وہاں سے لے کر امام کے پاس آیا امام نے اپنے والد بزرگوار کو تابوت میں رکھا۔ دو رکعت نماز پڑھی ابھی قاریغ نہیں ہوئے تھے کہ تابوت زمین سے جدا ہو کر بلند ہوا اور چھت سے نکل کر عائب ہو گیا میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ اس وقت مامون آنے والا ہے اپنے والد بزرگوار کو مجھ سے طلب کرے گا۔

تو میں کیا جواب دوں گا امام جواد ؑ نے فرمایا: چپ رہو مغرب واپس آ جائے گا تم نہیں جانے کہ اگر بغیر مشرق میں ہو اور اس کا وحی مغرب میں ہو ایک جگہ خداوند ان کو جمع کرتا ہے کچھ دیر کے بعد دیکھا چھت سے تابوت زمین پر آ گیا امام جواد ؑ نے تابوت سے باہر نکلا اور فرش پر سلا یا تابوت عائب ہو گیا امام نے فرمایا: اگر مامون پوچھے تو غسل و کفن کا کہنا پھر فرمایا:

دروازہ کھولو مامون آیا ہے میں نے دروازہ کھولا مامون اپنے غلاموں کے ساتھ گریبان چاک کیے ہوئے منہ پر طمانچے مارتے ہوئے داخل ہوا اور امام کے سر ہانے بیٹھ گیا مجھے کفن و قبر کھودنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد پانی اور پھلیوں کا مشاہدہ کیا کہنے لگا امام علی رضا ؑ جس طرح دنیا میں مجھ سے دکھانا تھا مرنے کے بعد بھی مجھ کو دکھاتا ہے۔

ایک ان کا ساتھی کہنے لگا مامون تمہیں امام علی رضا ؑ خبر دے آیا ہے جس قدر پھلیاں زیادہ ہوں گی بنی عباس کی حکومت طولانی ہوگی۔

آخر خدا کسی کو تم پر مسلط کرے گا کہ جو تم سب کو نیست و نابود کر دے گا۔

مامون نے کہا کچ کہہ رہا ہے پھر مجھے کہا اے ابوصلت وہ کلام کہ جو امام نے تمہیں تعلیم دی مجھے تعلیم دو میں نے جس قدر فکر کی مجھے وہ کلمہ یاد نہ آیا قسم یاد کی کہ مجھے بھول گیا ہے اسے یقین نہیں آیا مجھے قید کر دیا مدت تک قید میں رہا بعد میں مجھ پر سختی و مشکل بڑھتی گئی میں نے کہا خدا یا بن محمد و آل محمد مجھ پر اس مشکل کو آسان فرما اس قید سے نجات عطا کر۔

میری دعا قبول ہوئی محمد بن علی ؑ کو دیکھا مجھے فرما رہے ہیں اے ابوصلت تیرا دل تنگ آچکا ہے میں نے کہا خدا کی قسم تنگ آچکا ہوں فرمایا: میرا ہاتھ پکڑا کر زنجیروں کو پارہ کیا مجھ سے وہ جدا ہو گئیں مجھے زندان سے باہر لے آئے سب زندان ہاں و غلام مجھے دیکھتے رہے لیکن کسی نے مجھ سے بات نہ کی میں جب باہر آ گیا امام نے فرمایا: جاؤ خدا کی امان میں ہونہ مامون تمہیں دیکھ سکے گا نہ تم مامون کو دیکھ سکو گے جب تک زندہ رہا مامون نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ میرے بارے میں کوئی فکر کی۔

## امام رضا کی شہادت

۲۳ رزی القعدہ سن ۲۰۳ ہجری کو مامون نے زہر دلو کر امام علی رضا ؑ کو شہید کر دیا جس کے بارے میں بارہا فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہی شخص قتل کرے گا اور پھر اس کی تفصیل بھی بیان فرمائی تھی اور اس دن بھی جس دن مامون نے طلب کیا تھا۔

ابوصلت سے فرمایا تھا کہ اگر میرے سر پر چادر ہو تو مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا اور سمجھ لینا کہ میری زندگی کا آخری وقت آگیا ہے امام دربار میں تشریف لے گئے مامون نے زہر آلود انگوڑ جنہیں سوئی کے ذریعہ زہر میں بچھایا گیا تھا پیش کئے۔ امام نے انکار کیا جو کہ حفاظت خود اختیاری کا فریضہ تھا اس نے اصرار کیا کہ اس سے بہتر انگوڑ آپ کو نہیں ملیں گے آپ نے فرمایا:

جنت میں اس سے اچھے انگوڑ ہیں اس نے پھر اصرار کیا کہ آپ کو میری نیت پر شبہ ہے؟ امام نے دیکھا اب قتل یقینی ہو گیا ہے اور انکار میں بھی سوء ظن کا مجرم قرار دیا جاؤ گا اس لیے چند دانے نوش فرمالیے اور انھ کو کھڑے ہو گئے۔ مامون نے پھر پوچھا کہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں یہ فرمایا: جہاں تو نے بھیجا ہے وہاں جا رہا ہوں یہ کہہ کر بیت الشرف میں تشریف لے آئے۔ ابوصلت نے حالات سے اندازہ کر لیا اور دروازہ پر بیٹھ گئے اتنے میں اندر سے آہٹ محسوس ہوئی دیکھا کہ امام کے پہلو میں ایک کس فرزند موجود ہے پوچھا کس طرف سے آگئے دروازہ تو بند ہے اور آپ کون ہیں؟ فرمایا: کہ میں ان کا فرزند محمد بن علی ہوں مجھے خدا نے مدینہ سے یہاں پہنچایا ہے اور اسی نے اندر تک پہنچا دیا ہے ہمارے لئے فاصلے اور درود یو ارحال نہیں ہوتے ہم اہل بیت میں جب کوئی دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کا وارث اس کے پاس رہتا ہے۔

اس سے تمام امانتیں اپنی تحویل میں لے لیتا ہے تھوڑی دیر کے بعد جب امام کا انتقال ہو گیا اور اس شہنشاہ نے غسل و کفن دے کر نماز ادا کر کے جنازہ تیار کر دیا تو کہا اب اعلان کر دو چنانچہ اعلان ہو گیا حکومت نے مظالم کی پردہ پوشی کے لئے سرکاری سوگ کا اعلان کر دیا اور دوبارہ غسل و کفن کے بعد نہایت ہی اہتمام کے ساتھ ہارون کے سر ہانے دفن کر دیا۔

## شہادت امام رضا ؑ کے متعلق ابوصلت ہروی کا بیان

ابوصلت ہروی کہتے ہیں کہ امام علی رضا ؑ نے ایک دن مجھ سے فرمایا: کہ ہارون رشید کی پابندی کی طرف سے مٹی لاؤ جب مٹی لایا تو آپ نے اسے سونگھ کر پھینک دیا اور فرمایا: عنقریب میری قبر کے لئے اس مقام کی زمین کھودیں گے اور



ایسا پتھر نکل آئے گا کہ اسے نہ کوئی کاٹ سکے گا اور نہ اکھاڑ سکے گا پھر فرمایا: کہ ہارون رشید کے سر ہانے کی مٹی لاؤ میں مٹی لے آیا تو آپ نے اسے سگھ کر فرمایا: کہ اس مقام پر میری قبر ہوگی پھر فرمایا: اے ابو صلت کل مجھے مامون طلب کرے گا تو جب میں جانے لگوں تو تم یہ دیکھ لینا کہ میرے سر پر کوئی چادر ہے یا نہیں اگر ہو تو مجھ سے کلام نہ کرنا اور اگر نہ ہو تو مجھ سے باتیں کرنا ابو صلت کہتا ہے کہ صبح کے وقت امام فراغت کے بعد مامون کے غلام کا انتظار کیا جاتے ہیں میں نے دیکھا کہ مامون رشید کا قاصد آ گیا ہے اور امام اس کے ہمراہ روانہ ہو گئے جس وقت آپ جا رہے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ایک تولیہ پڑا تھا میں نے حسب حکم ان سے کوئی کلام نہیں کیا اس نے مراسم تعظیم ادا کرنے کے بعد کہا یا ابن رسول اللہ آپ نے اس سے بہتر انگوٹھ نہیں کھائے ہو گئے آپ نے فرمایا:

بہشت کے انگوٹھ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہیں اے بادشاہ کھانے کو اس وقت میرا دل نہیں چاہتا لہذا مجھے محاف فرمائیے مامون نے بہت اصرار کیا اور کہا آپ مجھ سے بدگمانی کرتے ہو یہ کہتے ہوئے مامون نے ایک خوشاٹھایا اور اسے کھانا شروع کیا پھر ایک اور خوشاٹھایا اور امام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تناول کیجئے۔

امام نے اس کے شدید اصرار پر اسے لے لیا اور اس میں سے چند دانے تناول فرمائے ان انگوٹھوں کے کھاتے ہی بجز ہرودہ جو میں انقلاب پیدا ہو گیا بقیہ انگوٹھوں کو پھینک کر اٹھے اور مامون نے کہا کہاں؟ فرمایا: جہاں تو نے بھیجا ہے وہاں جا رہا ہوں اس کے بعد سر مبارک پر چادر ڈال کر روانہ ہو گئے ابو صلت کہتے ہیں کہ امام دربار سے روانہ ہو کر داخل خانہ ہوئے اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ دروازہ بند کر دو میں نے دروازہ بند کر دیا۔

پھر آپ بستر پر لیٹ گئے آپ کا بستر پر لیٹنا تھا کہ مجھے رنج و الم نے گھیرا طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے اور میں سخت پریشان ہوا ناگاہ میں نے گھر کے اندر ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھ کر اس سے پوچھا کون ہو؟

امام محمد تقی ؑ نے فرمایا: میں حجت خدا تقی ؑ ہوں مجھے بند مکان میں وہی لایا ہے جس نے چشمِ زدن میں مدینہ سے یہاں پہنچایا ہے میں اپنے پدر بزرگوار کی خدمت کے لئے حاضر ہوا ہوں امام علی رضا ؑ نے جیسے ہی دیکھا فوراً سینے سے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا اور چپکے چپکے سے آپ سے کچھ باتیں کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے دیکھا کہ روح مبارک پر دوازہ کرنگی امام شہید ہو گئے امام تقی ؑ نے غسل و جنوہ کا انتظام فرمایا:

پھر قدرتی تابوت متکا کر نماز پڑھنے کے بعد اس میں رکھا تھوڑی دیر بعد وہ آسمان کی طرف چلا گیا ابو صلت کہتے ہیں میں نے عرض کیا تو فرمایا: ابھی تابوت واپس آ جائے گا۔

اس روایت کو امامی میں محمد بن علی ماجیلویہ سے وہ علی بن ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو صلت ہرودی سے اسی طرح

نقل کیا ہے۔

## الدِّينُ الْقَوَالِ السَّابِقُ جلد سوم

عیون میں ابوعلی حسین بن محمد یحییٰ محمد بن یحییٰ صولی سے وہ عبداللہ بن عبداللہ سے اور محمد بن موسیٰ بن نصر رازی سے وہ اپنے باپ سے وہ حسین محمد اخباری سے وہ علی بن حسین کا حب سے صولی کہتا ہے امام رضا ؑ حمام میں گئے پھر حمام سے واپس آنے کے بعد امام کے لئے ایک انگوروں کا زہر آلود طبق لے آئے۔

پس امام نے ان سے چند دانے کھائے کہ جن میں زہر کوسوئی کے ذریعہ آلود کیا گیا تھا کہ ظاہر انگور تھے لیکن اس کے اندر زہر تھی کہ جس کی وجہ سے زہر نے امام پر اثر کیا اور امام کچھ دنوں کے بعد اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔

روایت میں ہے کہ جب امام رضا ؑ مامون کے پاس آئے تو مامون نے غلام سے کہا آٹا لے آؤ کہ جو امام رضا ؑ کے باغ کے ہیں جب وہ لے آیا تو اس میں سوئی کے ذریعہ زہر آلود کیے گئے پھر امام رضا ؑ سے مامون نے کہا اتنا کھائیں امام نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے طلب نہیں ہے پھر مجبوروں میں زہر تھی اس نے مجبوریں پیش کیں امام نے کھانے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا: میری طبیعت خراب ہونے کا خطرہ ہے آخر مامون کے اصرار پر چند دانے زہر آلود کھائے مامون امام کو چھوڑ کر نماز عصر کے لئے چلا گیا امام پر زہر نے ایسا اثر کیا کہ امام رضا ؑ پچاس دفعا اٹھے اور بیٹھے۔ امام کے جسم میں زہر پھیل گئی یہاں تک کہ رات کاٹنوں پر گزاری صبح اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔

روایت میں ہے کہ امام رضا ؑ سے مامون نے یہ کہا اگر اپنے گھر بھی ہوتے تو موت اپنے بستر پر آتی کہ اللہ کا امر مقدر ہے اہل بیت ابو طالب خراسان میں تھے کہ محمد بن جعفر کو بلایا اور امام رضا ؑ کی موت کی خبر دی پھر مامون گریہ کرنے لگا اور انتہائی مکر سے گریہ محسوس کیا کہ یہ بھی امام کے چاہنے والوں سے ہے پھر امام کے جنازے کو مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

میرے بھائی مجھ پر گراں گزر رہا ہے کہ آپ کو ایسی حالت میں دیکھ رہا ہوں کاش میں آپ سے پہلے اس دنیا سے چلا جاتا لیکن خدا نے نہیں چاہا۔ پھر غسل و کفن دینے کا حکم دیا اور ہارون کے پہلو میں امام کو دفن کرتے ہوئے مامون نے کہا میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ آپ کے قرب و جود سے میرے باپ ہارون کو نفع ہو۔

امالی اور عیون میں دو عمل خزانہ کا یہ مرثیہ لکھا ہے۔

قبران فی طوس خیر الناس کلہم

وقبرہم ہذا من الہمیر .

ما ینفع الرجس من قرب الزکی وما

علی الزکی بقرب الرجس من ضرر

## الذمعة الساكنة

فیہ ہات کل امرء رهن بما کسبت

لہ یراہ فنخذ ماشئت او قدر .

یعنی طوس میں دو قبریں ہیں کہ ایک قبر بہترین آماجگاہ خیر ہے لوگوں کے لئے اور ایک قبر بدترین (ہارون) جگہ ہے اور یہ عبرت ہے کہ پاک کے قرب کا نجس کو کوئی فائدہ نہیں اور پاکیزہ آدمی پر نجس آدمی کا قریب ہونا اس کو ضرر نہیں دیتا دور ہو ہر آدمی کو وہی صلہ ملے گا کہ جو اس نے کسب کیا اس کے دو ہاتھ ہیں۔ پس چاہے تو اس کو لے اور زیارت کر۔ اور جو ناپسند ہے چھو نہ دے۔

خراج اور جرائع میں وصال سے اور مسافر سے نقل کرتا ہے مسافر کہتا ہے کہ امام علی رضا ؑ نے مجھ سے ایک دن فرمایا: اٹھ اور دیکھو اس چشمہ میں دو مچھلیاں ہیں میں نے ان دو مچھلیوں کو دیکھا میں نے عرض کیا ہاں پھر امام علی رضا ؑ نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول خدا ﷺ کو دیکھا مجھ سے فرما رہے ہیں اے علی ہمارے پاس آ جانا تیرے لئے بہتر ہے پھر کچھ دنوں بعد رخصت فرما گئے کتاب مذکور میں حسن بن عباد سے منقول ہے کہ جو امام علی رضا ؑ کا کاتب تھا کہتا ہے امام علی رضا ؑ اماموں کے پاس آئے اور اماموں اس وقت بغداد جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھا امام علی رضا ؑ نے فرمایا: اے عباد ہم جب عراق میں داخل ہو گئے تو ہم کو نہیں دیکھ سکے گا میں رونے لگا اور اپنے اہل واولاد سے مایوس ہونے لگا امام علی رضا ؑ نے فرمایا: کیا تو چاہتا ہے تو پھر عراق آئے گا پھر امام بیمار ہے اور طوس کی ایک بستی میں وفات پائی امام کی وصیت میں گزر چکا ہے کہ میری قبر ہارون کے پاس ہوگی اور اس کو کھود گے تو مچھلیاں ظاہر ہوگئی اور امام کا ایک خط عبرانی زبان میں پایا کہ جس پر مچھلیوں کا تذکرہ تھا۔ اور یہ لکھا ہوا تھا۔

هذه روضة علي بن موسى عليه السلام و تلک حضرۃ

ہارون الجبار کہ یہ روضہ امام رضا ؑ کا ہے کہ جو ہارون ظالم شکر کے پاس ہے وہ خط امام کی قبر میں رکھا گیا۔

شیخ مفید ارشاد میں محمد بن علی بن حمزہ سے وہ منصور بن بشر سے وہ اپنے بھائی عبداللہ بن بشر سے بشیر کہتا ہے کہ اماموں نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے ناخن بڑھاؤں اور کسی کو نہ بتاؤں تو مجھے ایک دن بلایا میں اس کے پاس آیا تو اس نے حکم دیا کہ ان ہند مجوروں کو اپنے زہر آلود ہاتھوں سے ملاؤ میں نے ایسے کیا پھر کھڑا ہوا اور اس کے پاس سے چلا گیا امام علی رضا ؑ آئے۔

## اللہ تعالیٰ کا کہنا

تو مامون نے کہا کیا خبر ہے امام نے فرمایا: میں نیکی کی امید کرتا ہوں مامون نے کہا میں نے آج الحمد للہ نیکی کا ارادہ کیا ہے کیا آپ کے پاس دوستوں میں سے کوئی آیا ہے کہنے لگا نہیں مامون غصہ کرنے لگا۔

ایک غلام کو بلایا کہ ابھی آثار لے آؤ پھر مجھے کہا میں نے آپ کے لئے آثار کا جوں اپنے ہاتھوں سے بنایا اور مامون نے اپنے ہاتھوں سے امام علی رضا ؑ کو پلایا یہی آثار امام کی وفات کا سبب بنے امام اس کے بعد نہیں رہے مگر دو دن یہاں تک کہ امام شہید ہو گئے۔

شیخ مفید ؒ فرماتے ہیں کہ ابو صلت ہر دی کہتا ہے کہ جب میں امام علی رضا ؑ کے پاس آیا تو امام علی رضا ؑ مامون کے پاس جا رہے تھے اور مجھ سے فرمایا: اے ابو صلت میرے ساتھ ہارون یہ سلوک کرے گا پھر خدا کی وحدانیت و جلیل و کبیر کرنے لگے۔ محمد بن جهم کہتا ہے کہ امام علی رضا ؑ زہر آلود انگوروں سے شہید ہوئے کہ جو مامون کی طرف سے دیئے گئے ایام کے جسم میں زہر نے اثر کیا مامون نے ایک دن رات اس راز کو پنہاں رکھا پھر محمد بن جعفر صادق ؑ اور ایک جماعت اولاد ابو طالب کو بلا کر امام کا جنازہ دکھایا اور گریہ کرنے لگا اس وقت انہوں نے دیکھا کہ جسم صحیح ہے پھر کہنے لگا اے میرے بھائی میں کیسے آپ کی حالت دیکھ رہا ہوں میں چاہتا تھا کہ آپ سے پہلے اس دنیا سے کوچ کروں بس اللہ کا ارادہ یہی ہے پھر غسل و کفن کا حکم دیا اور جنازے کے ساتھ قبرستان تک نکلا۔ یہاں تک اپنے باپ کی قبر کے نزدیک امام کو دفن کیا کہ جو حمید بن قحطبہ کا گھر ہے کہ جس کو سنا باد کی ہستی کہتے تھے امام رضا ؑ جب شہید ہوئے تو ان کا ایک بیٹا محمد بن علی امام جواد ؑ کہ جن کا سن سات سال کچھ ماہ ہے اپنے بعد چھوڑ گئے۔ علامہ مجلسی ؒ انہیوں میں کہا کہ ممکن ہے ان سب روایات اور ان سب معجزات کو جمع کریں کہ جو امام رضا ؑ کی برکت سے ظہور پذیر ہوئے کہ امام علی رضا ؑ کو انگوروں یا اناروں کے ذریعہ زہر کی بار دی گئی۔ قطب راوندی خراج میں احمد بن محمد سے وہ معمر بن خلا سے وہ ابو جعفر ؑ سے نقل کرتا ہے کہ مجھے امام جواد ؑ نے فرمایا: کہ جب مدینہ میں تھا۔ امام جواد ؑ نے فرمایا: اے معمر سوار ہو میں نے عرض کیا کہاں فرمایا: تم سوار ہو کر جس طرح تجھے کہا گیا ہے عمل کرو معمر کہتا ہے کہ میں امام کے ساتھ سوار ہوا یہاں تک کہ ایک وادی یا جگہ پہنچے امام نے فرمایا: تم یہاں ٹھہرو میں ٹھہر گیا اور امام نکلے ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور پھر میں آیا تو عرض کیا مولا یہ کوئی جگہ ہے امام نے فرمایا: ابھی میرے والد یہاں دفن ہوئے ہیں یہ خراسان ہے۔ بخار میں کتاب اعلام الوری سے شیخ امین الدین ابو علی طبری سے وہ محمد بن احمد بن یحییٰ سے کتاب نو اور الحکمتہ میں موسیٰ بن جعفر سے اور امیہ بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ امام علی رضا ؑ خراسان سے اپنے اہل بیت کے پاس آئے سلام کیا اور ایک کنیز سے کہا سب کو اکٹھا کرو جب سب اکٹھے ہوئے تو فرمایا: کل مجھے شہید کر دیا جائے گا امام کل رضا ؑ کی شہادت کی خبر کچھ دنوں بعد ملی کہ امام کو خراسان میں مامون نے شہید کر دیا ہے۔

# نویں فصل

## امام رضاؑ کی شان میں مرثیے

(۱) مرحوم صدوق عیون اور امامی میں دھیل بن علی خراسانی سے نقل کیا ہے کہ دھیل کہتا ہے کہ جب مجھے امام رضاؑ کی شہادت کی خبر ملی تو میں قم میں تھا تو میں نے ایک قصیدہ کہا کہ جس کا ایک قطعہ یہ ہے۔

اری امیة معزارین ان قتلوا ولا اری بنی العباس من عذر .  
دھیل بن علی کے ہمارا اور مناقب میں کچھ اشعار یہ ہیں۔

یا حسرة تردد وعمر لا یس تنفذ علی بن موسیٰ . ابن جعفر بن محمد .  
۲۔ احمد بن محمد بن عبد اللہ بن حسن بن عیاش مقطب میں علی بن ہارون بن یحییٰ بنجی بنجی بنجی سے وہ علی بن ابی عبد اللہ خوانی سے امام رضاؑ کا مرثیہ نقل کیا ہے۔

یا أرض طوس سقاک اللہ رحمتہ . ماذا حوریت من  
الخیرات طوس .

۳۔ ابن عیاش مقطب میں عبد اللہ بن محمد مسعودی سے وہ مخیرہ بن محمد مصلیٰ سے نقل کرتا ہے کہ عبد اللہ بن ایوب خربجی شاعر نے امام کی شہادت پر یہ مرثیہ پڑھا ہے کہ اس سے پہلے میں نے نہ لکھا نہ سنا ہے۔

یا بن الربیع ویا بن عراف الزی طابت ارو مترو طاب

عرو موتا

۴۔ عیون میں قسیم بن عبد اللہ بن قسیم قرشی اپنے باپ سے وہ احمد انصاری سے وہ ابن مشیج مرقی سے نقل کرتا ہے کہ اس امام رضاؑ پر یہ مرثیہ پڑھا گیا ہے۔

یا نقة مات بها سیدی امامته فی الناس من سید .

۵۔ صولی کہتا ہے کہ مجھے عون بن محمد نے کہا کہ منصور بن طغر سے ابو بریری کہتا ہے کہ امام رضاؑ کے مرثیہ میں سے ایک یہ ہے۔



ما لَطُوسٌ لَا قَدَسَ لِّلْهِ شَوْطُوساً

کبیل یوم تسجود خلقا نفیسا

۶. مرحوم صدوق فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرثیہ کتاب محمد بن حبیب قمی میں دیکھا ہے جو ایسی طرح ہے۔

قبر بطوس اقام فیہ امامہ ہم الیہ زیادة ولمام

۷. شیخ طوسی اپنی مجالس میں محمد بن یحییٰ بن اٹم قاضی سے وہ اپنے باپ سے کہہ رہا تھا کہ مامون کے سامنے دعلیل بن علی خزاعی کو دیکھا کہ جو ان کے پاس بیٹھا تھا مامون نے کہا مجھے کوئی اپنا بڑا قصیدہ سناؤ دعلیل خزاعی نے انکار کیا تو مامون نے کہا تجھے امان دیتا ہوں تو اس نے یہ قصیدہ سنایا۔

تبا سفت جاری لما رأت وزری

وعدت التحلم ذنباً غیر مفتقر.

۸. یحییٰ بن اٹم کہتا ہے کہ مامون نے مجھ سے کچھ باتیں بیان کرتے کرتے یہاں تک پہنچا تو

لم یبق حتی من الایاء نعلمہ

ذی ایمان ولا بکر ولا محضر.

یحییٰ کہتا ہے کہ مامون نے اپنا تمامہ زمین پر گرا کر کہا صدقت واللہ یاد دعلیل۔ کچھ کہا ہے اے دعلیل۔  
۹. بحار میں مناقب سے منقول ہے کہ اکثر دعلیل ان اشعار کو امام کے مرثیہ میں سے پڑھا کرتا تھا۔

نکبة جاءت من المشرق

لم تترکن منی ولم تنق

الا ما بعین یا الدموع اسقلت

ولو نقرت ماء الشؤن لقلحات.

وقد کننا نؤمل ان یحیا

امام ہدی لہ رائی طریف.

ماہر و کتاب (مولف) کہتے ہیں کہ پوری نظر میں امام رضا علیہ السلام ایک چشمہ تھے کہ جس کے ہر دھن و ہر صفا و خوبی  
عالمان کا سر پر ہے۔ علماء نے بڑے علاوہ ہارے کہا وہ ایسا مسند تھے کہ جس سے عالمی نہیں ہے۔  
ایسا چراغ تھے کہ جس کے بعد کوئی ایسا چراغ نہیں عالم با عمل جہاں مسکن ہمارے ہم مسرتھے۔ علم و شیخ احمد بن حنبلہ ہم صر  
تھے کہ جنہوں نے کہا۔

## ماذا انحل عالم التكوينى

**فتجلبت افاؤها يشحون**



## خاتمہ

پہلا مطلب: ازواج، اولاد، بھائی اور خاندان

اس میں تین مطالب ہیں:

ہم نے فصل شہادت میں ذکر کیا ہے کہ امام رضا ؑ کی مامون نے بیعت کی تو ماہ رمضان کی ۲۵ تاریخ سن ۲۰۱ ہجری تھی مامون نے اپنی بیٹی ام حبیب سے ۲۰۲ ھ میں شادی کی اور ہم نے اس میں خبر ہر حمہ بن امین کے ذیل میں کہا ہے کہ امام کی ایک بیوی لم ولد ہیں کہ جن سے امام محمد تقی ہیں اور منجھ نے ارشاد میں کہا یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

امام رضا ؑ کی بیوی ام ولد کہ جس کو انہوں نے خرید اٹھان سے امام محمد تقی کے علاوہ حضرت کی کوئی اولاد نہیں تھی امام رضا ؑ کی وفات کے وقت امام جواد ؑ سات سال کچھ ماہ کے تھے۔

ہمارے مناقب سے ابن شہر آشوب اور کتاب اعلام الوری شیخ طبرسی یہ دونوں کہتے ہیں کہ امام رضا ؑ کے ہاں امام جواد ؑ کے علاوہ کوئی اولاد نہیں تھی۔

کتاب عدد القویہ میں علی بن یوسف بن مطہر علی کہتے ہیں کہ امام رضا ؑ کے دو بیٹے تھے ایک امام محمد تقی ؑ اور ایک موسیٰ ان دو کے علاوہ کوئی اولاد نہیں تھی۔

کتاب درس ارشاد میں منقول ہے، صاحب کمال الدین سے محمد بن طلحہ شافعی مطالب السؤل میں کہتا ہے کہ امام کی اولاد کی تعداد چھ ہے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی اولاد کے نام محمد قانع، حسن، جعفر، ابراہیم، حسین اور عائشہ ہیں۔

علی بن عیسیٰ اربلی کشف الغمہ میں کہتے ہیں ابن الخطاب کہتا ہے کہ امام رضا ؑ کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے بیٹوں کے نام محمد امام ابو جعفر الثانی، ابو محمد الحسن، جعفر، ابراہیم، حسن اور عائشہ ہیں۔

کشف الغمہ میں حافظ عبد العزیز بن اخضر جناب ذی اپنی کتاب میں کہتا ہے۔ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی بیٹے محمد تقی ؑ، ابو محمد الحسن، جعفر، ابراہیم اور حسین بیٹی عائشہ ہے۔

کتاب دلائل حیدر حیان بن سدید سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام رضا ؑ سے عرض کیا کیا اس کے بعد کون امام ہے؟

فرمایا: میرے ہاں کوئی بیٹا نہیں سوائے محمد تقی ؑ کے لیکن خدا ان کی نسل کو زیادہ کرے گا ابو حداد کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو تیس سال سے سنا ہے۔

## الذمعة السابعة

عبد اللہ بن جعفر حمیری قرب الاسناد میں احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر بزرگی سے وہ کہتا ہے کہ میں امام رضا ؑ کے پاس تھا اور بھی بہت سے لوگ تھے ایک نے کہا جو امام نے گفتگو کی ہے اس سے مراد امام تقی ؑ ہیں تو میں نے ایک دن کہا کون تیرے عم کی تربیت کرے گا فرمایا: الحسین امام رضا ؑ نے فرمایا: خدا کی قسم سچ کہتا ہے ابراہیم اللہ نے ان کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے رجال کشی محمد بن احمد بن اسید سے نقل کرتا ہے کہ ایام رضا ؑ نے فرمایا: کہ ابراہیم نے اسماعیل سے کہا میرے باپ میرے بیٹے کے نام پر ہے۔ پس دونوں کا زمانہ غلبہ ہے جب ابوسریا نکلے تو احمد بن ابوالحسن بھی ان کے ساتھ نکلے کہ ہم ابراہیم واسماعیل کے پاس آئے کہ آدی جو نکلا ابی سرایا کے ساتھ یہ دونوں کیا کہتے ہیں کہا ہمارے کام سے انکار کرتے ہیں ہم ان سے واپس پلٹے دونوں کہتے ہیں کہ ابوالحسن زندہ ہیں ہم ان پر ٹھہرتے اور وقف کرتے ہیں۔ اور اس پر گمان کیا کہ اسماعیل مر گیا ہے۔

سلیمان بن جعفر کہتا ہے کہ علی بن عیید اللہ بن حسین بن علی بن علی بن ابی طالب نے مجھ سے فرمایا: کہ میں چاہتا ہوں کہ امام رضا ؑ کے پاس جاؤں لیکن ان کی حبیب و جلالت سے ڈرتا ہوں پھر امام نے دیکھا کہ میں نے سلام کیا اور امام نے فرمایا: کوئی چیز مانع ہے عرض کیا:

آپ کی جلالت و حبیبیت پھر جب امام تھوڑے سے مریض تھے اور لوگ عیادت کو گئے تو اس نے کہا ابھی چلتے ہیں کہتا ہے کہ ابوالحسن ؑ کے پاس گئے امام سے ملاقات کی پورے احترام و تعظیم سے تو اس چیز سے امام علی بن عیید اللہ بہت خوش ہوئے پھر جب علی بن عیید اللہ مریض ہو گئے تو امام ابوالحسن عیادت کو گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔

اس کے پاس بیٹھے اس کے گھر جب ہم وہاں سے نکلے گئے تو ام سلمہ علی بن عیید اللہ کی بیوی یسوی یسوی پردہ دیکھ رہی تھی جب امام باہر نکلے تو وہ بھی نکلی امام ایک مقام پر بیٹھ گئے پھر واپس علی بن عیید اللہ کے پاس آئے۔ اور امام نے فرمایا: اے سلیمان اولاد علی و فاطمہ ؑ جب اس امر کا اعتراف کرتے ہیں تو وہ دوسرے لوگوں کی طرح نہیں ہوتے۔

حسن بن موسیٰ الخشاب کہتا ہے کہ ابراہیم بن محمود نے کہا میں امام تقی ؑ کے پاس آیا اور میں اپنے ساتھ ان کے والد گرامی کا خط لایا عرض کیا اس کو پڑھا اس وقت ان کے سامنے بہت سے خطوط رکھے تھے امام نے فرمایا: خدا کی قسم میرے والد کا خط ہے پھر رونے لگے ان کی آنکھوں سے ان کے رخسار پر آنسو تھے میں نے ان سے عرض کیا میں آپ پر اور آپ کے والد گرامی پر قربان جاؤں بسا اوقات ایک ہی مجلس میں مجھ سے کئی بار فرمایا:

اسکنک اللہ الجنة

خدا تیرا گھر جنت میں بنائے امام تقی ؑ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ

## ادخلك الله الجنة

خدا تجھے جنت میں داخل فرمائے۔

میں نے عرض کیا آپ پر قربان کیا مجھے اپنے رب سے میرے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتے ہیں امام نے فرمایا: ہاں میں نے فوراً ان کے پاؤں پکڑ لیے۔ ان کو بوسہ دینے لگا۔

مرحوم صدوق عیون میں اپنے ہاں سے وہ عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ ریان بن صلت سے کہہ دیتا ہے کہ ایک قوم خراسان امام رضا ؑ کے پاس آئی اور کہا کہ آپ کے اہل بیت سے ہیں لیکن برے کام انجام دیتے ہیں آپ ان کو روکیں فرمایا: میں ایسا نہیں کروں گا کہا گیا کس لئے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامی سے سنا ہے کہ نصیحت سخت ہے۔

عیون میں سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن ابن علی و شامیہ الیاس سے وہ امام رضا ؑ سے کہ انہوں نے فرمایا: کہ جب ذی الحجہ کا چاند طلوع ہوا تو ہم مدینہ میں تھے ہم سے کوئی احرام میں تھا ہم نے مسجد شجرہ سے احرام باندھا اور رسول خدا کا فرمان ہے کہ جب تم عراق سے آؤ تو عمرہ کرو کیونکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے اس وقت فضل نے کہا کہ میں نے ابھی حج تمتع کا احرام باندھا ہے کہ طواف خانہ کعبہ کروں؟ فرمایا: ہاں اس کے ساتھ محمد بن جعفر تھا سفیان عیینہ اور اصحاب سفیان کی طرف گیا اور ان کو یہ بات کہی تو انہوں نے کہا اور امام ابو الحسن ؑ پر طعن و تشنیع کی۔

صدوق ؑ کہتا ہے کہ سفیان عیینہ نے امام صادق ؑ سے ملاقات کی اور امام رضا ؑ کے زمانہ میں بھی کچھ عرصہ زندہ رہا ہے۔

عمر بن بزید کہتا ہے کہ میں امام رضا ؑ کے پاس تھا تو محمد بن جعفر بن محمد کا کہا تو فرمایا: میں ان پر فدا ہو جاؤں خدا ان کا سایہ کم نہ کرے میں نے اپنے دل میں سوچا اور کہا وہ ہم سے نیکی اور صلہ رحمی کرتا ہے امام نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: یہ تو نیکی اور صلہ رحمی کی بات ہے وہ کب میرے پاس آیا اور لوگوں کے ساتھ میری تصدیق کی ہے وہ میرے پاس نہیں آیا اور میں ان کے پاس نہیں گیا اس کا قول قبول نہیں جب کہا تو صاحب کتاب کہتے ہیں یہ واقعہ معجزات میں گزر چکا ہے کہ امام غیب کی خبریں دیتے ہیں۔

ہمارے کتاب عدد سے علی بن یوسف بن مطہر علی کہتا ہے کہ نسل عباس بن امیر المومنین عباس بن حسن بن حمید اللہ بن عباس بن امیر المومنین ؑ سے مقول ہے کہ جس کو خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہتا ہے:

میں امام رضا ؑ کے پاس رشید کے زمانہ میں گیا ان سے گفتگو کی ان کا احترام کیا پھر مامون کے ساتھ بغداد میں گیا وہ فاضل شاعر اور فصیح زبان رکھتے تھے علوی خیال کرتے ہیں کہ وہ اولاد ابی طالب میں زیادہ با شعور تھے۔



## الذی سألہ

راوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ مامون کے پاس گیا مامون نے کہا تمہاری کنگوا اچھی ہے تم مومن ہو پھر ایک دفعہ مامون کے دروازہ پر گیا اس کے دربان سے عباس نے کہا اگر ہمیں اجازت ہو تو ہم داخل ہوں اگر اجازت نہ دیں تو واپس لوٹ جائیں لیکن میں نہیں جانتا کہ دربان کیا کرے گا تو وہ شرمندہ ہوا اور یہ شعر پڑھنے لگا۔

وما من رضى كا الحمار مطيتي ولكن يمشي ليرضى بما ركب

عباس کے بھائی علاء وفضلاء ہیں محمد وعبید اللہ وفضل اور حزمہ سب حسن بن عبید اللہ بن عباس کے بیٹے ہیں۔

مرحوم صدوق ۷ عیون میں حسن بن موسیٰ و شاذلی کہتا ہے کہ میں خراسان میں امام رضا ۷ کے ساتھ ایک مجلس میں تھا زید بن موسیٰ حاضر تھے ایک جماعت مجلس میں ان پر افتخار کرنے لگی اور کہنے لگی نحن و ابوالحسن الرضا ۷ تو امام رضا ۷ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم نے زید کی بات سنی اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے زید کیا میرے نسب غور کرتے ہو فاطمہ ۷ کی اولاد پر خدا نے جہنم کو حرام قرار دیا ہے خدا کی قسم کوئی اولاد فاطمہ ۷ نہیں مگر حسن حسین ۷ اور ان کی اولاد داخل بعدہ موسیٰ بن جعفر اللہ کے مطیع روزے دار اور شب زندہ دار تھے اور تو ان کی معصیت کرتا ہے۔

پھر تم جب قیامت میں آؤ گے تو وہ تم سے خدا کو زیادہ عزیز ہیں تحقیق علی بن حسین ۷ نے فرمایا:

لمحسننا كفلا من الاجمير ولمسكين مفلان من

ثواب ہمارے اور پر احسان کرنے والے کو دو۔ اجر اور ہمارے ساتھ برائی کرنے والے کو دو عذاب ہو گئے حسن بن

و شاذلی کہتا ہے کہ امام نے پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے حسن وہ کیسے اس آیت کو پڑھتے ہیں۔

قال يا نوح انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح

میں نے کہا لوگوں میں سے جو بھی اس کو پڑھتے ہیں وہ عمل غیر صالح پڑھتے ہیں جو ان میں سے عمل غیر صالح کہتے

ہیں وہ اس کو اس کے باپ سے نفی کرتے ہیں۔

امام ۷ نے فرمایا: ہرگز ایسا نہیں وہ ان کا بیٹا تھا لیکن اللہ کی معصیت کر کے اپنے باپ سے نفی ہو گیا اسی طرح ہم میں

سے جو اللہ کی اطاعت نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں ہے اور جب اللہ کی اطاعت کرے تو ہم اہل بیت سے ہے اسی طرح اگر جو

ہماری اطاعت نہیں کرے گا وہ ہم سے نہیں ہے۔ اے زید! جب خدا کی اطاعت کرے تو ہم سے ہے ایک اور روایت میں

ہے زید نے کہا

انا اخوك وابن ابيك

## الذَّامَةُ السَّاحِبَةُ

امام نے فرمایا: تو اس وقت ہمارا بھائی کہ جب خدا کی اطاعت کرے۔

حسن بن محمد سے روایت ہے کہ میں امام رضا ؑ کے ساتھ تھا ان کے پاس زید بن موسیٰ ان کا بھائی بھی تھا تو امام نے اسے فرمایا: اے زید خدا سے ڈرو جو تقویٰ اختیار نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہم اس سے نہیں ہیں اگر ہمارے شیعوں سے صلہ رحمی میں سستی کرے گا تو تیرا نور چلا جائے گا اے زید ہمارے شیعوں سے لوگ زیادہ بغض رکھتے ہیں اور ان کے اموال کو حلال جانتے ہیں ہماری محبت کی وجہ سے اور ہماری ولایت پر ان کے اعتقاد کی وجہ سے تو اگر ان سے برائی کرے تو تو نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور تیرا حق باطل ہے حسن بن جم کہتا ہے کہ امام نے پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

اے ابن جم جو اللہ کے دین کی مخالفت کرے تو میں اس سے بری ہوں چاہے وہ جس قبیلے سے ہو اور جو اللہ سے دشمنی کرے تو تم اس کو دوست نہ رکھو چاہے وہ جس قبیلے سے ہو میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ کون خدا کا دشمن ہے فرمایا: جو اس کی معصیت کرے۔

یاسر سے روایت ہے کہ زید بن موسیٰ امام رضا ؑ کا بھائی مدینہ آیا تو اس کو قتل کر کے جلادیا گیا تو اسی وجہ سے اس کا نام زید النار بن گیا اور ابو السرایہ کے زمانہ میں بصرہ میں خروج کیا اور بنی عباس کے گمروں کو آگ لگا دی ابو السرایہ قتل ہو گیا اور ارکان طالبین کو پکڑ کر مامون کے پاس مرو لے آئے مامون نے وہ لوگ امام رضا ؑ کو بخش دیئے۔

زید متوکل کے زمانہ تک زندہ رہا بلکہ معتز کا زمانہ بھی اس نے دیکھا ہے زید دوسرے لوگوں پر امام کے سامنے فخر کرنے لگا امام رضا ؑ نے دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:-

اغراک قول بقالی الکوفہ ان فاطمة احصت فرمها فواللہ

فربها علی النار؛

یعنی تو کوڑا کے برابر بھری فروش کے ہاں فروخت کیا گیا ہے فاطمہ ان کی اولاد پر خدا نے جہنم کو حرام کیا ہے خدا کی قسم فاطمہ علیہا السلام کی اولاد پر جہنم حرام ہے اور یہ مخصوص امام حسن ؑ اور امام حسین ؑ سے ہے کہ جو فاطمہ ؑ کے حکم سے پیدا ہوئے موسیٰ بن جعفر نے خدا کی اطاعت کی اور صائم النہار قائم اللیل تھے تم خدا کی معصیت کرتے ہو کیا قیامت کے دن تم ایک دوسرے کے برابر ہو گے؟

یا خدا کے ہاں اس دن زیادہ عزیز ہوگا؟ اس صورت میں امام علی ؑ بن حسین ؑ فرماتے ہیں ہمارے رشتہ دار کے لئے ایک نیک کام دوا جر رکھتا ہے اور ایک گناہ کے دو عذاب ہو گئے تو گمان کرتا ہے کہ اپنی معصیت سے اپنے مقصد کو پہنچ جائے گا کتنا تیرا گمان ہے زید نے امام سے کہا انا اخوک و ابن ایک میں تیرا بھائی تیرے باپ کا بیٹا ہوں تو امام نے فرمایا: تو

## الذمعة السابعة

اس وقت میرا بھائی ہے کہ خدا کی اطاعت کرے۔ نوحؑ نے خدا سے عرض کی۔

رب ان ابني اهلي وان وعدك الحق وانت احکم

الحاکمین .

تو خدا نے جواب میں فرمایا:-

يا نوح انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح .

خدا نے نوحؑ کے بیٹے کو اس کی معصیت کی وجہ سے ان کی اہل سے نکال دیا ہے۔

ابو سعید اپنے باپ سے نقل کرتا ہے کہ زید بن موسیٰ امام رضاؑ کا بھائی مامون کے پاس لایا گیا اس نے بصرہ و کوفہ میں خروج کیا تھا اور عباسیوں کے گھر جلانے تھے اس وقت سن ۱۹۹ ہجری میں زید کو زید النار کہتے تھے مامون نے اس سے کہا زید تو نے بصرہ میں خروج کیا اور ہمارے دشمن بنی امیہ سے جو ہیں ان کو چھوڑ دیا ہے اور اپنے چچا زاد بھائی کے گھروں کو جلانے کا قصد کر لیا مامون نے مذاق میں کہا۔

تو زید نے کہا اخلاط یا امیر المومنین ہر لحاظ سے مجھ سے غلطی ہوئی ہے اے امیر المومنین اب اپنے دشمنوں سے ابتدا کرو نگا مامون ہنسنے لگا اور اس کو امام رضاؑ کے پاس بھیج دیا اور زید سے کہا میں تیرے جرم کی وجہ سے تیرے بھائی امام رضاؑ کو بخشا ہوں جب اس کی گردن سے پھندہ نکالا اور اس کو چھوڑ دیا تو اس نے قسم کھائی جب تک زندہ رہوں گا اس سے کلام نہیں کروں گا۔

## وصیت نامہ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ

اصول کافی میں احمد بن مہران سے وہ محمد بن علی سے وہ ابو الہکم سے عبد اللہ بن ابراہیم جعفری اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ سے وہ یزید بن سلط سے کہ امام کاظمؑ نے جب وصیت کی تو ابراہیم بن محمد جعفری اور اسحاق بن محمد جعفری اسحاق بن جعفر بن محمد جعفر بن صالح معاویہ جعفری، یحییٰ بن محمد حسین بن علی، سعد بن عمران انصاری اور محمد بن حرث انصاری اور یزید بن سلط انصاری اور محمد بن جعفر بن سعد سلمی اس وصیت کو لکھنے والے تھے۔

موسیٰ بن جعفرؑ گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں لوگوں کا قبروں سے اٹھنا اور ان سے حساب لینے میں کوئی شک نہیں ہے حساب حق ہے قضا و قدر اور قصاص ہے خدا کی طرف بازگشت حق ہے۔ محمد ﷺ رسول خدا تھے حق ہے۔

## الْحَقُّ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَتَزَوَّجَ

جبرائیل کا رسول کے پاس آنا اور وحی و آیات کا نازل ہونا حق ہے میں نے اس عقیدہ پر زندگی کی پہلا راہی عقیدہ پر مردنگا اس عقیدہ پر قبر سے اٹھو نکلا اور محشر میں محشر ہونگا ہے (مذکورہ لوگ) میرے گواہ ہیں اور یہ میری وصیت ہے یہ میرا خط اور تحریر ہے کہ جو وصیت امیر المومنین ؑ کی اپنے بیٹے حسن ؑ و حسین ؑ بن علی بن حسین ؑ سے محمد بن علی ؑ میرے باپ جعفر صادق ؑ سے لی ہے۔

اور یہ میری وصیت علی بن موسیٰ الرضا اور دوسرے بیٹوں کو ہے کہ اس عقیدہ پر وصیت کر رہا ہوں جو بھی اس عقیدے کا پیروکار ہو اسی پر عمل کرے دنیا و آخرت کی سعادت اس کے بقول کرنے میں ہے۔

صدقات و اموال و اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میری وصیت ابراہیم، عباس، اسامہ، علی، انصاف امام احمد علی کو خصوصاً عورتوں کے امور میں میرے بیٹے علی رضا ؑ کو ان پر اختیار ہے نہ دوسرے بیٹوں کو اسی طرح صدقہ میں ایک تہائی میرے باپ ابوالمہدی علی رضا ؑ کے بارے میں ہے میں نے ان کو اختیار نام دیا ہے کہ جہاں صلاح دیکھیں صرفہ و خرچ کریں اگر عورتوں کے بارے میں صلاح جانے تو ان کے شوہروں کو دے اگر صلاح نہ دیکھے تو وہ خود مختار رہے اگر عورتوں میں سے جو کنیزیں ہیں اگر چاہے توجہ دے یا آزاد کر دے علی رضا ؑ مال و عیال و اولاد میں تصرف کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر چاہے تو میرے بھائیوں کو صدقات میں شریک کرے ان کو اختیار ہے اگر چاہے تو ان کو شریک نہ کرے کسی کو حق ملامت نہیں اگر ان کے بھائیوں میں کوئی چاہے کہ اپنی کنیز کی شادی کرے اس کو چاہے کہ وہ امام رضا ؑ سے اجازت لے لے کیونکہ وہ امور نکاح و امور ملاقات میں بہتر آشنائی رکھتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا اور لکھا کہ کوئی نہ درود قدرت کے ساتھ اس وصیت کے خلاف انجام دے تو اس نے برخلاف امر خدا و رسول اختیار کیا ہے میں اس سے بیزار ہوں خدا و رسول بھی بیزار ہیں۔

لعنت خدا ہو اس پر کہ جو اس وصیت میں مخالفت کرے سلاطین و جاہلوں کو کوئی حق نہیں ہے کہ احکام خدا کو تبدیل کریں یا میری وصیتوں سے انحراف کرے میرا مال ہے وہ صدقہ قرادے رہا ہوں اور میرے بیٹے رضا اس میں اختیار رکھتے ہیں اور بھڑ جانے ہیں کہ اس مال کو کہاں خرچ کرے ان کی گفتار پر عمل کیا جائے اگر میں نے اپنے بعض بیٹوں کا نام لیا ہے تو ان کے احترام میں ان کو چاہئے اپنے بھائی امام علی رضا ؑ کی پیروی کریں۔

اور میری وصیت کے اجزاء میں وہ شریک ہوں اور میرے چھوٹے بچے اور بیویاں ہر ایک گھر میں رہیں ان کا خرچ صدقات میں ممکن ہے اور ہر ایک چاہیں تو شادی کریں اور دوسرے گھر چلے جائیں۔ میری کنیزیں اور بیویاں امام رضا ؑ کے اختیار میں ہیں۔

بیویوں کا خرچ روک دیا جائے مگر جو میرا بیٹا رضا ؑ صلاح دیکھے میرے دوسرے بیٹے اپنی بہنوں پر حق نہیں رکھتے کہ ان کی شادیاں جہاں چاہیں کریں یہ حق فقہ امام رضا ؑ کو ہے اگر وہ راضی ہے تو دوسرے بھائی کر سکتے ہیں ورنہ نہیں

## الذمۃ الساعۃ

اس وصیت میں خود کو گواہ قرار دے رہا ہوں جو بھی اس کی مخالفت کرے اس پر خدا کی لعنت ہو اور یہ جان لے کہ انسان کی خوبی و بدی خود اس کی طرف لوثی ہے خدا تعالیٰ بندوں کی نسبت تم کا نہیں بلکہ وہ رؤف و مہربان ہے اس وقت اس وصیت پر دستخط کیئے اور مہر لگائی۔

اور فرمایا: سلاطین و حکام میں سے کسی کو حق نہیں کہ اس وصیت کو کھولیں مگر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ میرے بیٹے کو دیں جو بھی اس کو کھولے گا اس پر خدا کی لعنت و غضب ہو یہ وصیت نامہ امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کو ملا بعض امام کے بھائیوں نے اعتراض کیا اپنے وظیفہ کی کمی پر شکایت کی لیکن امام رضا رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی کہ میں تمہاری زندگی آرام سے چلاؤں گا اور سب کو راضی کیا اور صدقات سے ان کو دیا وہ سب راضی تھے بلکہ امام پر خدا تعالیٰ و صلی اللہ علی محمد وآلہ

## ہارون کی فوج امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کے گھر

ہارون رشید نے اس حوالے اور بہانے سے کہ محمد بن جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حکومت و خلافت سے انکار کیا ایک بڑی فوج عسلی جلودی کے ماتحت مدینہ پہنچ کر حکم دیا کہ علی رحمۃ اللہ علیہ و فاطمہ علیہما السلام کی تمام اولاد کو بالکل بٹاؤ ویر باد کر دیا جائے ان کے گھروں میں آگ لگا دی جائے ان کا سامان لوٹ لیا جائے اور انہیں اس حد تک مظلوم و مظلوک کر دیا جائے کہ پھر ان میں کسی قسم کے حوصلے ابھرنے نہ پائیں اور محمد بن جعفر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا جائے عسلی جلودی نے مدینہ پہنچ کر قبیل حکم میں سعی یلیح کی اور ہر ممکن طریقہ سے بنی فاطمہ کو جاہ و ویر باد کیا۔

حضرت محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور مقابلہ کیا لیکن آخر میں گرفتار ہو کر ہارون رشید ملعون کے پاس بھیج دیا گیا عسلی جلودی سب سادات کرام کو لوٹ کر امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا اور اس نے خواہش کی کہ وہ ہارون کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے امام کے گھر داخل ہو کر عورتوں کے زیورات اور کپڑے اتارے امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا۔

میں خود تمہیں سارا مال لا کر دے دیتا ہوں پہلے تو وہ اس پر راضی نہ ہوا لیکن بعد میں کہنے لگا اچھا آپ ہی اتار کر لائیں آپ محل سرا میں تشریف لے گئے اور آپ نے تمام زیورات اور کپڑے ایک ستر پوش چادر کے علاوہ لا کر دے دیئے اور اس کے ساتھ ساتھ گھر کا سامان یہاں تک کہ بچوں کے کان کے بندے سب کچھ اسی ملعون کے حوالے کر دیا وہ ملعون تمام مال لے کر بغداد روانہ ہوا یہ واقعہ امام کے آغاز امامت کا ہے۔

## دوسرا مطلب: روضہ امام رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات اور دعاؤں کی قبولیت

(۱) مرحوم صدوق عیون میں ابو طالب حسین بن عبد اللہ بن یحییٰ طائی نے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے



## الذی سألہ

محمد بن عمرو قانی سے سنا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں محلہ نوقان میں ایک بلند جگہ تاریک رات میں سویا ہوا تھا میں بیدار ہوا کہ امام رضا ؑ کے حرم کی طرف سے نور کو دیکھا اس قدر بلند ہے کہ پورا شہد اس نور سے دکھائی دے رہا ہے گویا رات کو دن معلوم ہو رہا ہے اور میں امام رضا ؑ کے بارے میں شک میں تھا اور نہیں جانتا تھا کہ وہ حق کے امام ہیں میری ماں ان کی مخالف تھی کہنے لگی تجھے کیا ہے؟

میں نے ان سے کہا میں ایک نور ساطع (بلند) دیکھ رہا ہوں کہ جس سے سنا باد (مشہد) کا علاقہ منور ہے میری ماں نے کہا کوئی چیز نہیں تجھے وہم ہو رہا ہے اور یہ شیطانی عمل ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے دوسری رات میں اس سے زیادہ تاریک رات تھی اسی طرح نور کا مشاہدہ کیا میری ماں نے بھی جان لیا میرے ساتھ مکان کی چھت پر آئی یہاں تک کہ اس نے بھی اس نور کا مشاہدہ کیا کہ جو کہ میں نے دوسری دفعہ دیکھا۔

اس نے نور کی تعظیم کی اور خدا کی حمد کرنے لگی لیکن ایمان نہیں لے آئی کہ جس طرح میں ایمان لایا میں نے حرم جانے کا ارادہ کیا جب دروازہ پر آیا تو بند تھا۔

میں نے خدا سے دعا کی اے اللہ اگر امر رضا ؑ حق ہے تو میرے لیے اس دروازہ کو کھول دے پھر میں نے ہاتھ سے دروازہ کو کھولا تو وہ کھل گیا میں نے خود سے کہا شاید یہ دروازہ بند نہ ہو پھر میں نے بند کر دیا حتیٰ کہ وہ بند ہو گیا کہ بغیر چابی کے نہیں کھل سکتا۔

پھر میں نے خدا سے دعا کی۔ اے اللہ اگر امر امام رضا ؑ حق ہے تو اس دروازہ کو میرے لیے کھل دے پھر اپنے ہاتھ سے کھولا تو وہ کھل گیا اندر گیا زیارت کی اور نماز پڑھی اور میں امام رضا ؑ کے بارے میں مستبہر ہو گیا پھر میں ہر جمعہ نوقان سے امام رضا ؑ کی زیارت کے لئے آتا زیارت کرتا اور نماز پڑھتا۔

۲۔ ابوطالب حسین بن عبد اللہ بن مہران طائی کہتا ہے کہ میں نے ابو منصور بن عبد الرزاق سے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ طوس کے معروف حاکم جلی مجھ کو کہتا ہے تیرے ہاں بیٹا ہے میں نے کہا نہیں تو اس نے ابو منصور کو کہا کس لیے مشہد الرضا کا قصد نہیں کرتا۔ وہاں جا کر اللہ سے دعا کریں خدا آپ کو بیٹا عطا کرے کہ میں نے وہاں جا کر جو دعا کی پوری ہو گئی حاکم کہتا ہے کہ میں مشہد الرضا ؑ گیا سلام کیا اور خدا سے امام رضا ؑ کے پاس دعا کی کہ خدا نے مجھے اس ہستی کے صدقہ میں بیٹا عطا فرمایا خدا نے مجھے بیٹا دیا اور میں ابو منصور بن عبد الرزاق کے پاس آیا اور بتایا کہ خدا نے مجھے اس امام کے صدقہ میں بیٹا عطا کیا ہے۔

۳۔ مرحوم صدوق ؑ فرماتے ہیں کہ جب امیر معینہ کن الدولہ نے زیارت امام رضا ؑ کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے سن ۳۵۲ ہجری میں ماہ رجب میں اجازت دی اور مجھ سے کہا میرے لیے زیارت کرنا اور خدا سے دعا کرنا کہ

میری حواج پوری فرمائے۔

اور میرے لیے دعا کرنے میں کوتاہی نہ کرنا اور میری طرف سے زیارت بھی کرنا۔ کہ وہاں ضرورت دعا قبول ہوتی ہے میں نے اسے ضمانت دی کہ ضرور دعا اور زیارت کرونگا جب میں امام رضا علیہ السلام کے حرم میں گیا تھیہ وسلم کیا پھر واپس گیا تو مجھے امیر نے کہا میرے لیے دعا و زیارت بھی کی ہے۔ میں نے کہا ہاں تو کہنے لگا احسن بہت اچھا کیا میری دعا اس شہد کے صدقہ میں مستجاب ہوئی ہے۔

۴ ابو نصر احمد بن حسین نسی سے روایت ہے کہ میں نے ایک ناہی سے ملاقات کی جو بڑا متعصب تھا اس نے کہا

اللهم صل علی محمد

پڑھا اور آل کو اس سے منع کیا کہتا ہے کہ میں ابو بکر قرا سے سنا ہے کہ نیشاپور میں ایک آدمی کا سکہ راج تھا اور وہ بعض اصحاب سے تھا کہتا ہے کہ مجھے بعض لوگوں نے امانت دی میں نے زمین میں دفن کر دیا اور مجھے اس کی جگہ بھول گئی جب کچھ مدت کے بعد مالک نے طلب کیا تو اس جگہ کو بھول چکا تھا۔

حیران و پریشان تھا کہ مالک کو کیا جواب دوں میں اپنے گھر سے پریشان نکلا میں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ امام رضا علیہ السلام کے حرم جارہے ہیں میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا زیارت دعا کی کہ مجھے امانت کی جگہ کا پتہ چلا تو میں نے وہیں خواب دیکھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ فلاں جگہ امانت کو دفن کیا ہے میں نے خواب میں وہی جگہ دیکھی پھر میں صاحب امانت کے پاس آیا اور وہاں سے وہ امانت نکال کر دی تو اس حدیث کو لوگوں سے بیان کیا تا کہ لوگ امام کی زیارت کیلئے تیار ہوں وہاں کے ساکنین پر سلام ہو۔

۵ ابو جعفر محمد بن ابوالقاسم بن محمد بن فضل قمی ہر وہی کہتا ہے کہ میں نے ابو الحسن قہستانی سے سنا وہ کہتا ہے کہ میں مرو گیا اور اس شہر کے ایک آدمی سے ملاقات کی کہ اس کا نام حمزہ تھا وہ ذکر کرتا ہے کہ مصر سے امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے نکلا۔

جب وہ شہد میں داخل ہوا تو اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا زیارت کی نماز پڑھی اس وقت میرے علاوہ کوئی دوسرا ازائز نہیں تھا جب نماز پڑھ لی تو حرم کے خادم نے کہا نکلو میں دروازہ بند کرتا ہوں اس نے پوچھا کہ دروازہ بند کر دو اور کہا میں نہیں نکلوں گا اس نے چھوڑ دیا اور دروازہ بند کر کے چلا گیا وہ تنہا نماز پڑھتا رہا پھر بیٹھ گیا اور اپنے سر کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا ایک گھنٹے تک اس نے استراحت کی جب سر اٹھایا اور دیواری طرف متوجہ ہوا تو ایک رقعہ کو دیکھا کہ جس پر یہ دو شعر لکھے تھے۔

من سرہ ان یری قبر ابرئوتہ

یفرح اللہ عن من زارہ کربہ

فلیات ذالقبر ان اللہ سکنة

سلالة من نبی اللہ متجبه

جو اس قبر کو دیکھے گا خوش ہوگا اللہ اس زوار کے کرب و رنج کو دور کرے گا۔

پس صاحب قبر کے پاس آؤ اللہ تسکین و آرام دے گا۔ یہ رسول کی نسل سے منتخب امام ہے۔

راوی کہتا ہے پھر میں کھڑا ہو کر نماز صبح تک پڑھتا رہا پھر بیٹھ گیا پہلے کی طرح اپنے سر کو گھٹنے پر رکھ لیا جب سر اٹھایا تو پھر دیوار پر اس رقعہ کو نہیں دیکھا گو یادہ رقعہ فقط اس وقت لکھا گیا اور جب صبح ہوئی دروازہ کھلا تو میں وہاں سے نکل گیا۔

۶۔ ابوعلی محمد بن احمد بن محمد بنی نیشاپوری ابو الحسن علی بن احمد بن علی بھری سے وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمیوں میں سے ایک کے آدمی کو دیکھا کہ رسول اللہ سے خیمہ میں کہہ رہا ہے یا رسول اللہ کس کی آپ کی اولاد سے زیارت کی جائے تو رسول اللہ نے فرمایا:

میری اولاد سے جس کو زہری مٹی ہو اور میری اولاد سے جس کو ناحق شہید کیا گیا ہے یا جس کو دیکھ سکتا ہو یا جس کا حرم آپ سے نزدیک ہو اور وہ جو غربت کے عالم میں دفن کیا گیا ہو راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یعنی آپ کی مراد امام رضاؑ ہے فرمایا: کہو صلی اللہ علیہ وسلم کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

۷۔ ابوعلی محمد بن احمد بن محمد بنی محازی سے ابو عمر محمد بن عبد اللہ حاکم نوکان نقل کرتا ہے کہتا ہے کہ ہمارے پاس دو آدمی اہل ری سے بعض بادشاہوں کا خط لائے کہ جسے امیر نصر بن احمد بخاری نے بھیجا اور ان دونوں میں سے ایک شہری کا اور ایک قم کا تھا قی تا صبی تھا اور شہری کا شیعہ کہ جس کا نام رازی تھا جب نیشاپور پہنچے رازی نے قی سے کہا کیا پہلے امام رضاؑ کی زیارت کو جائیں پھر بخاری کے پاس جائیں قی نے کہا:

بادشاہ نے ہمیں بخاری کے حضور بھیجا ہے ہمارے لئے جائز نہیں ہے کہ ہم اس کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہو جائیں دونوں نے بخاری کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور خط پہنچایا اور دونوں طوس (مشہد) پہنچے رازی نے قی سے کہا کیا اب امام رضاؑ کی زیارت نہ کر لیں قی نے کہا میں قم سے مذہب مرجع پر نکلا میں اس رافضی کی طرف نہیں جاتا قی نے کہا تم جاؤ رازی نے سلام کیا اور اپنا مال و ساری لے کر مشہد آیا۔

خادم امام رضاؑ سے کہا مجھے آج رات حرم میں پہنچے دو اور چابیاں مجھے دے دو اس نے دے دیں رازی کہتا ہے کہ میں حرم میں داخل ہوا دروازہ بند ہو گیا میں نے زیارت کی پھر امام رضاؑ کے سر ہانے پہنچا۔

پہلے قرآن کی تلاوت شروع کی کہتا ہے میں نے قرآن شروع کیا تو مجھے میں پڑھتا ہی طرح سنتا میں نے آواز سے

## اللہ معہ الساکبہ سیدہ

پڑھنا چھوڑ دیا پورے حرم میں کوئی کچھ بجا رہا ہے لیکن میں اسے نہیں دیکھ رہا تھا مگر اپنی جگہ آیا اور قرآن اٹھا کر تلاوت شروع کر دی پھر اسی طرح آواز سنی جیسے میں پڑھ رہا تھا آواز نہیں رکی میں نے آہستہ پڑھنا شروع کر دیا کہ جو میرے کانوں تک سنائی نہ دے۔

لیکن پھر بھی اسی طرح آواز سننا رہا جیسے میں پڑھتا تھا یہاں تک کہ سورہ مریم پڑھ لی پھر میں نے یوم عشاء المتعین سے سورہ الرحمن تک تلاوت کی جب اس آیت تک پہنچا و نسوق الحجر میں الی جہنم وردا تو میں اس طرح سنی یہاں تک کہ قرآن ختم کر لیا جب صبح ہوئی تو قان لوٹ آیا میں نے مقررین کے بارے میں اس کی قرأت کا سوال کیا کہ اس کا لفظ و معنی کیا ہے۔

لیکن کسی ایک نے نہیں بتایا رازی کہتا ہے کہ میں نیشاپور لوٹ آیا اور مقررین کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا جو "یوم نحشر المتعین الی الرحمن ولذا ونسوق المعجر من الی جہنم ورد" کو کیسے پڑھا جائے تو مجھے عالم نے کہا یہ تم کہاں سے لائے؟ میں نے کہا مجھے اس کی وضاحت کی ضرورت ہے تو اس نے کہا اس کو رسول خدا نے پڑھا اور اہل بیت سے روایت ہے پھر میں نے وہ پورا واقعہ بیان کیا اس کی قرأت کے بارے میں حرم کا واقعہ سنایا تو اس نے میری قرأت درست کی۔ (۱۶ مرمم ۸۵، ۸۶)

۸. اس روایت کو علی بن یسعی اربلی کشف الغمہ نقل کیا حافظ عبد العزیز بن اخضر بن جنادی اپنی کتاب میں کہتا ہے عبد اللہ بن محمد جمال رازی کہتا ہے کہ میں اور علی بن موسیٰ بن بابویہ اہل ری کے وفد کے ساتھ جب نیشاپور پہنچے میں نے علی بن موسیٰ قتی سے کہا کیا آپ طوس میں علی بن موسیٰ رضاؑ کی زیارت کریں گے تو اس نے کہا:

ہم زیارت کے لئے نکلے اور ہمیں خوف تھا کہ کہیں ہمارے دشمن زیارت کے لئے راستے میں نہ مل جائیں ہم منصرف ہو گئے جب واپس لوٹ آئے تو میں نے کہا کیا آپ زیارت کرنا چاہتے ہیں تو اس نے کہا نہیں بات نہ کریں کہ اہل ری کے ساتھ نکلے ہیں اور وہ حرجہ مذہب رکھتے ہیں اور ہمیں رافضی کہتے ہیں میں نے کہا ہاں آپ اس جگہ میرا انتظار کرنا اس نے کہا ٹھیک ہے زیارت کے لئے نکلا امام رضاؑ کے حرم میں غروب کے وقت آیا

اس نے کہا ٹھیک ہے میں زیارت کے لئے نکلا امام رضاؑ کے حرم میں غروب کے وقت آیا اور رات حرم میں گزاری ایک عورت نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا رات کو حرم میں رہنے سے ڈر لگتا ہے؟

میں نے کہا نہیں میں نے اس سے چراغ امانت لیا اور اس نے کہا دروازہ بند کر دو۔

میں نے نیت کی تھی کہ حرم میں ایک قرآن ختم کروں جب میں نے رات کے وقت قرآن پڑھا تو قرآن کے پڑھنے کی آواز سنی دروازہ پر آیا تو بند تھا پھر چراغ بجھ گیا تو میں وہی آواز سننا رہا کہ جو قبر مبارک سے آ رہی تھی اور سورہ مریم پڑھ رہے تھے اس آیت کو سنا

یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفلداو نسوق المجرمین

الی جہنم ورداً

اس طرح کی قرأت پہلے کبھی میں نے نہیں سنی تھی جب اس کے پاس لوٹ آیا پہلے میں نے ابوالقاسم عباس بن فضل بن شاذان سے سوال کیا کہ کیا کسی نے اس قرأت کو پہلے پڑھا ہے تو اس نے کہا ہاں رسول خدا اس کی بہترین قرأت کیا کرتے تھے اور اس نے کتاب سے رسول خدا کی قرأت نکال کر دیکھا وہ اسی طرح تھی کہ جس طرح رات کو میں نے حرم مبارک میں سنی۔

۹ صاحب کتاب ثاقب السناقب کہتا ہے کہ ہم نے اپنے زمانہ میں مشاہدہ کیا کہ انوشیروان مجوسی اصفہانی کہ جو بادشاہ کے قرب و جوار میں رہتا تھا اس نے ایک پیغام رسان بھیجا بادشاہ مجرین مالک شاہ کے پاس کہ وہ برص کا مریض ہے۔ اس نے بادشاہ کے پاس معروف طبیب بھیجے کسی سے ٹھیک نہ ہوا تو پھر امام رضا رحمہ اللہ کے پاس آیا بعض لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ جب اس نے حرم کی زیارت کی تو اس کی دعا سجاہ ہوئی اس کی بیماری زائل ہوگئی تو اس نے کہا میں ایک غیر مسلم ذی ہوں۔

سوچا کہ شاید مجھے امام کے حرم میں جانے سے منع کریں کہا گیا ہے کہ میں کسی پر اپنا مذہب ظاہر کیے بغیر حرم میں داخل ہو گیا زیارت و دعا میں بہت گریہ کیا جب نکلا تو اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو برص کا کوئی اثر و نشان نہیں تھا جسم سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو جسم کے کسی حصہ پر کوئی نشان نہیں تھا تو میں مسلمان ہو گیا تو میں نے چاندنی کا صندوق امام کی قبر پر خرچ کیا اور بہت مال حرم میں دے دیا اور جب یہ بات مشہور ہوئی تو خراسان کے بہت سے لوگ مجھے دیکھنے آئے۔

۱۰ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ محمد بن علی نیشاپوری سترہ سال سے نابینا تھا جب وہ حرم امام رضا رحمہ اللہ میں نیشاپور سے زیارت کو آیا اور گریہ کرتے ہوئے حرم میں داخل ہوا اور اپنا ہاتھ قبر مطہر پر رکھا اور جب قبر مطہر سے اٹھایا تو آنکھوں کی بینائی آچکی تھی۔

اس کا نام معجزی رکھا گیا کافی مدت تک وہ زندہ رہا اور اپنی باقی عمر مشہد میں گزاری اور اس نے وہاں شادی کی اور خدا نے اسے امام رضا رحمہ اللہ کے صدقہ میں اولاد عطا کی اس کے بعد وہ کہتا ہے کبھی میری آنکھوں میں درد نہیں ہوا اور وہ معجزی کے نام سے معروف ہوا بادشاہ اور رعایا میں اس کو کافی فضیلت ملی اس فضیلت سے وہ برتر رہا اور روایت کرتا رہا۔

۱۱ مرحوم صدوق رحمہ اللہ عیون میں ابوعلی بن احمد بن محمد محازی سے وہ ابوالحسن محمد بن عبد اللہ ہروی سے وہ کہتا ہے کہ اہل بلخ کا ایک آدمی اپنے



نوکر کے ساتھ مشہد آیا اس کا غلام مشہدی تھا وہ آدمی امام رضاؑ کے سرہانے نماز پڑھنے اور اس کا نوکر امام رضاؑ کے پاؤں کی جانب جب دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں نے ایک طولانی سجدہ کیا جب اس آدمی نے اپنے نوکر سے پہلے سر اٹھایا اور نوکر کو بلایا تو اس نے بھی سجدے سے سر اٹھایا اور کہنے لگا بلیک یا مولانا (حاضر جناب) مالک نے اس غلام سے کہا کیا چاہتا ہے کہ آزاد ہو؟

کہنے لگا ہاں تو اس مالک نے کہا آج سے تو آزاد ہے خدا کے لئے اور میں نے فلاں نوکرانی کو بھی اللہ آزاد کر دیا اور تمھ سے اس کی شادی کی اور اس کا حق مہر میرے ذمہ رہا اور میں تمھارے نان نفقہ کا ضامن ہوں اور فلاں زمین کو تمھارے لیے اور تمھاری اولاد کی اولاد کے لئے وقف کیا اس امام کے سامنے یہ امام ہی گواہ ہے جب یہ کہا تو غلام رونے لگا اور اس نے خدا کی قسم یاد کی امام کے پاس کہ میں سجدہ میں آپ کے لئے ہی دعا کر رہا تھا کہ جو مستجاب ہوئی اسی وقت۔

۱۲۔ ابو نصر مؤذن نیشاپور کہتا ہے کہ میں سخت مریض ہو گیا اور میری زبان میں ایسی لکنت آگئی کہ میں گفتگو نہیں کر سکتا تھا میرے دل میں خیال آیا کہ میں امام رضاؑ کی زیارت پر جاؤں اور ان کے پاس جا کر خدا سے دعا کروں کہ مجھے اس مرض سے شفا دے اور میری زبان کھل جائے میں گدھے پر سوار ہوا اور مشہد روانہ ہوا۔

امام رضاؑ کی زیارت کی اور ان کے سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ کیا اور سجدے میں گریہ کرتے ہوئے صاحب قبر کو خدا کو واسطہ دیا کہ مجھے میری مرض سے شفا دے اور میری زبان کھل جائے اور مجھے سجدے میں نیند آگئی اور نیند میں میں نے دیکھا کہ قبر کھل گئی اور بوڑھا آدمی قبر سے نکلا میرے قریب آیا اور مجھ سے فرمایا: کہو

لا الہ الا اللہ .

میں نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا کہ کیسے کہوں میری زبان بند ہے اس نے خضے سے بلند آواز کے ساتھ فرمایا: کیا تم خدا کی قدرت کا انکار کرتے ہو؟ کہو

لا الہ الا اللہ

میری زبان کھل گئی میں نے کہا

لا الہ الا للہ

اپنے گھر واپس پیدل لوٹا اور گھر تک،

لا الہ الا اللہ

کہتا رہا اس کے بعد کبھی اس مرض میں مبتلا نہ ہوا۔

۱۳۔ ابولضر مؤذن سے سنا وہ کہتا ہے کہ سنا ہوا میں ایک دن سیلاب آیا پورا مشہد زیر آب آ گیا یہاں تک امام رضا ؑ کے روضہ کے قریب پانی تھا ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں حرم زیر آب نہ آ جائے اس قدر بلند والا قدرت سے پانی تھا کہ وادی سے بھی بلند

### لیکن الحمد للہ

حرم میں پانی نہیں گیا۔

۱۴۔ ابو الفضل محمد بن احمد بن اسماعیل سلمیٰ نیشاپوری کہتا ہے کہ میں ابولضر بن ابولعلی صنعانی کی خدمت میں تھا وہ میرا حسن تھا مجھ پر بہت احسان اور میرا بہت اکرام و احترام کرتا تھا اس کے اصحاب مجھ سے حسد کرتے تھے ایک دن میں نے اسے سلام کیا تو انھوں نے مجھے تین ہزار درہم کی قسبی دی اور حکم دیا کہ میں خزانہ میں جمع کراؤں میں اس کے پاس سے نکلا اور ایک مکان میں بیٹھا تھا اور اپنی قسبی رکھ کر لوگوں سے گفتگو میں مشغول ہو گیا کسی نے میری قسبی چرائی مجھے پتہ بھی نہ چلا اور جس نے چرائی وہ ابولضر کا غلام تھا جسے رخ ناش کہتے ہیں اس وقت وہ بھی موجود تھا جب میں نے قسبی حلاش کی نہ لی تو میں نے ان لوگوں سے پوچھا تو انھوں نے کہا بھائی ایسے قسبی زمین پر نہ رکھتا جبکہ تو جانتا ہے کہ یہ لوگ تم سے حسد کرتے ہیں تو میں نے ناپسند کیا کہ ابولضر کو بتاؤں خوف تھا کہ کہیں متہم نہ کر دے میں حیران و پریشان تھا کہ کس نے قسبی چرائی ہے۔

میرا باپ بھی پریشان تو امام رضا ؑ کی زیارت کے لئے ارادہ کیا اور چاہا دعا کروں کہ خدا اس امام کے صدر سے اس مشکل سے نجات دے میں ابولضر امیر کے پاس دوسرے دن گیا اور کہا مجھے اجازت دیں کہ میں طوس جانا چاہتا ہوں اس نے کہا بھائی کس کام کے لئے میں نے کہا میرا ایک غلام بھاگ گیا ہے اور پیسوں کی قسبی عائب ہے میں اسے متہم کرتا ہوں اس نے کہا دیکھو ہم سے خیانت کا خیال نہ رکھنا میں خدا سے اس کی پناہ چاہتا ہوں جو میری قسبی دینی ہے وہ ذرا دیر سے دے دینا میں نے کہا چالیس دنوں میں گھر لوٹ آؤں گا۔

میرا مال تیرے پاس ہے میں کہتا ہوں ابوالحسن خراسانی کو کہ میرا سارا مال جو طوس میں ہے وہ تم کو آپ مجھے اجازت دیں پھر میں وہاں سے نکلا یہاں تک کہ مشہد پہنچ گیا امام کو سلام کیا زیارت کی دعا کی اور قبر کے سر ہانے نماز پڑھی اور عرض کیا مجھے پیسوں کی قسبی کی خبر دیں پھر میں نیند میں چلا گیا تو رسول اللہ کو خواب میں دیکھا کہ جو مجھ سے فرما رہے ہیں کہ انھو تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔

میں اٹھا اور وضو کی تجدید کی پھر نماز میں مشغول ہو گیا پھر دعا کرتے کرتے نیند آگئی خواب میں پھر رسول خدا کو دیکھا

کہ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ تمہاری پیسوں کی تھیلی خالی ہونے لگی ہے اور وہ اپنے گھر کی فلاں جگہ دفن کئے ہوئے ہے کہ جس پر ابونصر صحنائی کی مہر لگی ہوئی ہے کہتا ہے کہ میں واپس امیر ابونصر کے پاس وعدے سے تین دن پہلے آ گیا جب اس کے پاس پہنچا اس سے کہا میری دعا قبول ہوگئی ہے اس نے کہا الحمد للہ کہا پھر اس نے کہا کہاں تھیلی ہے؟ میں نے کہا خالی خالی ہونے لگی ہے اس نے کہا تم کہاں سے جاننے ہو؟ میں نے کہا آپ ﷺ کو حاضر کریں جب وہ آیا تو امیر نے اس کو مارنے کی دھمکی دی میں نے کہا اے نہ ماریں رسول اللہ نے مجھے اس پیسوں کی جگہ کا بھی بتایا ہے کہ کہاں اس نے چھپائے ہیں میں نے کہا اے گھر بھیجیں میں جگہ بتاتا ہوں امیر بھی ساتھ اس کے گھر گیا جگہ بتائی جب جگہ کھودی گئی امیر نے پیسے دیکھے تو مجھ سے کہا میں اس سے پہلے نہیں جانتا تھا۔

کہ تو صاحب فضل ہے اب میں اس سے زیادہ تیرا اکرام کروں گا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اس لیے مشہد جا رہے ہو تو میں تمہارے ساتھ زیارت جاتا میں نے کہا اے امیر مجھے آپ کے ترکی غلاموں کا خوف تھا کہ جو مجھ سے حسد کرتے ہیں کہ کہیں مصیبت میں نہ ڈال دیں پھر میں نیشاپور کی ایک جگہ میں گیا خیر فریدا۔

### ولا حول ولا قوة الا باللہ

۱۵۔ میں نے حاکم رازی صاحب ابو جعفر عقی سے سنا وہ کہتا ہے کہ مجھے ابو جعفر عقی نے ابو منصور بن عبدالرزاق کی طرف بھیجا جبکہ جمعرات کے دن میں نے امام رضا ؑ کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اس نے کہا مجھ سے سنو کہ اس مشہد کے بارے میں کہتا ہوں کہ جب میں جوان تھا۔

اس صاحب مشہد امام رضا ؑ سے تعصب کرتا اور راستے میں زواروں سے معترض ہوتا تھا ان کے کپڑے اور مال و اسباب چھین لیتا ایک دن میں شکار کو نکلا اور میں نے اپنا شکاری کتابرن کی طرف بھیجا تو اس نے ہرن کا پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ مشہد کی دیوار تک پہنچ گیا ہرن اور میرا شکاری کتابرن ایک دوسرے کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے میں نے ہر ممکن کوشش کی وہ اس کے قریب نہیں گیا جب ہرن اپنے مقام کی طرف لوٹا تو میرا کتابرن اس کا پیچھا کرتا آخر وہ مشہد کی دیوار کے پاس آ جاتا میں نے رسی پھینکی اور ابونصر مرقی سے کہا ہرن کہاں گیا ہے۔

ابھی تو یہاں تھا اس نے کہا میں نے نہیں دیکھا میں اس مکان میں داخل ہوا اس کا پیچھا کیا لیکن ہرن کو نہ پایا تو میں نے خدا سے نذر کی کہ آئندہ کسی زوار کو اذیت نہیں کروں گا اس کے بعد اس سے معترض نہیں ہوں گا پھر اس کے بعد میں زیارت امام رضا ؑ کو گیا دعا کی میری دعا قبول ہوئی اور دعا کی کہ خدا مجھے اس امام کے صدقہ میں بیٹا عطا کرے تو خدا نے ایک بیٹا دیا پھر دوسرے سال بھی خدا نے بیٹا دیا یہ برکت اس مشہد الرضا ؑ کی مجھ پر ظاہر ہوئی اس کے ساکن پروردگار ہو۔

۱۶۔ ابوطیب محمد بن ابوالفضل سلطی کہتا ہے کہ حمویہ صاحب شکر خراسان ایک دن نیشاپور کے میدان میں حسین بن یزید کو دیکھنے گیا تو باب مقابل سے گزرا تو کہا یہاں ایک ہسپتال بنایا جائے ایک نوکر نے اسے کہا اس آدمی کی اتباع کرو یہ آپ کو کھر تک چھوڑ آئے گا۔ امیر گھر آیا اور مجھے دسترخوان پر کھانے کے لئے بٹھایا۔

جب سب دسترخوان پر بیٹھے تو غلام سے کہا وہ آدمی کہاں ہے اس نے کہا وہ دروازے پر ہے کہا اس کو کھواندہ آئے کہا کیا تیرے پاس گدھا ہے کہنے لگا نہیں اس نے گدھا دینے کے لئے حکم دیا پھر کہا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے کہا نہیں حکم دیا کہ اس کو ایک ہزار درہم اور خطوط دیں اور آلات جنگ کے لئے کہا سب اس کو دیئے پھر امیر حمویہ قاندوں کی طرف متوجہ ہوا ان سے کہا کیا جانتے ہو کہ یہ کیا ہے کہنے لگے نہیں جانتے امیر نے کہا یہ جان کہ جب میں جوان تھا امام رضا ؑ کی زیارت کو گیا۔

یہ مجھ پر جو عبا ہے یہ خراسان کی ہے میں نے اس آدمی سے سنا ہے کہ جو خدا سے دعا کرے اور کسی چیز کا سوال کرے تو خدا اس امام کے صدقے قبول کرتا ہے میں نے وہاں جا کر دعا کی خدا نے میری دعا اس امام رضا ؑ کے صدقہ میں قبول فرمائی اب آدمی میرے ہاتھ میں ہے اب اس کے درمیان اور میرے درمیان ایک چیز کا قصاص ہے۔ انہوں نے کہا کونسی چیز؟

امیر نے کہا اس آدمی کو جب میں نے دیکھا تو اس پر یہ عباتھی اس نے سنا کہ کوئی بڑی چیز میں طلب کر رہا ہوں اس نے مجھے حقیر سمجھا میں نے اس کا پاؤں پکڑ لیا تیرا مثل اس حال میں کیوں اس طرح کی طمع کرتا ہے وہ بھی خراسان میں لشکر کے جرنیلوں نے کہا اسے معاف کر دو اب یہ اس حال میں ہے۔ یہاں اس کے بعد حمویہ امام رضا ؑ کی زیارت کو گیا اور اس بیٹی سے شادی کی کہ جو یزید بن محمد بن زید علوی کی بیٹی ہے اس کے باپ کے قتل کے بعد وہ جرجان گیا وہاں محل بنایا اور بہت سی نعمتوں سے وہاں مالا مال ہے یہ سب کچھ امام رضا ؑ کی برکت سے ہے۔

جب ابوالحسن محمد بن زیاد علوی نے خروج کیا تو میں ہزار نیشاپور کے لوگوں نے اس کی بیعت کی اور اسے اپنا خلیفہ قرار دیا اور اس کو بخارا کی طرف بھیجا حمویہ داخل ہوا اور اس نے اپنا ایک آدمی بھیجا اور امیر خراسان سے کہا یہاں والا رسول اللہ ہیں کہ جو بھوکے ہیں واجب ہے کہ ان کی کفالت کی جائے۔

یہاں تک کہ یہ طلبہ وحاش میں نکلیں اس نے ہر ماہ کی طور پر ان کا وظیفہ مقرر کیا اور اس کو نیشاپور لوٹا دیا اور یہ سب کچھ امام رضا ؑ کی برکت سے ہے۔

۱۷۔ ابوالعباس احمد بن محمد بن حسین بن حاکم جو اصحاب حدیث سے ہے کہتا ہے کہ امام رضا ؑ کے حرم میں ایک ترک آدمی کو دیکھا کہ جو امام کے سر ہانے کی طرف کھڑے ہو کر گریہ کرتے ہوئے دعا کر رہا ہے کہ اللہ اس امام کے صدقہ

## الذمۃ الساکبہ ﷺ

میں اگر میرا بیٹا زندہ ہے تو ملا دے اگر مر گیا ہے تو اس کی خبر دے راوی کہتا ہے کہ میں ترکی زبان جانتا تھا میں نے اس سے کہا اے مرد کیا بات ہے؟

اس نے کہا میرا ایک بیٹا میرے ساتھ اسحاق آباد کی جنگ میں تھا اب اس کی خبر نہیں اب اس پر گریہ کے سواہ کوئی چارا نہیں یہاں پر آیا ہوں کہ خدا کو اس امام کا واسطہ دوں میں نے سنا کہ اس کی دعا قبول ہوئی امام کے صدقہ میں راوی کہتا ہے میں اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر مہمان کیا جب ہم مسجد سے نکلے تو ایک جوان نے راستے میں ملاقات کی جو اسے ترکی میں بات کرتا ہے اور گلے ملتا ہے میں نے سمجھا یہ اس کا دوست ہے۔

جب کہ اس کا وہ بیٹا تھا خدا نے ان کو آپس میں ملایا راوی کہتا ہے کہ میں نے اس سے پوچھا کہ کیسے یہاں آیا ہے تو اس کے بیٹے نے کہا کہ میں طبرستان میں جنگ کے بعد چلا گیا وہاں ایک دہلی نے میری پرورش کی اب میں بڑا ہو گیا ہوں تو میں اپنے ماں باپ کی تلاش میں نکلا مجھ پر ان ماں باپ کی خبر تھی۔

میں ایک قوم کے ساتھ راستہ طے کر کے یہاں پہنچا تو مجھ پر ظاہر ہو گیا اس امام کے صدقہ میں گیا میرا یقین محکم ہو گیا جب تک زندہ رہا شہید میں رہا۔

شیخ ابوعلی فضل بن حسن طبری اپنی کتاب اعلام الوری میں امام رضا ؑ کے معجزات ذکر کرنے کے بعد کہتا ہے یہ سب کچھ امام کی شہادت کے بعد امام کی برکت جو کچھ کلمات ظاہر ہوئی ہیں سب نے دیکھا اور عام و خاص کو یقین ہو گیا۔ مخالف و دوست سب نے اس کا اقرار کیا یہ تو بہت کم کلمات ذکر کی ہیں اس سے بہت زیادہ کلمات ہیں کہ جو شمار کرنے کی حد سے خارج ہیں۔

جذام ویرس سے مریض شفا یاب ہوئے جوان لوگوں کی پوری ہوئیں درد و رنج دور ہوئے بہت زیادہ کلمات کا ہم نے اپنی زندگی میں مشاہدہ کیا کہ جس سے ہمارا یقین محکم ہوا اور طم میں اضافہ ہوا کہ اس کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔

شیخ محمد بن حسن حرعالی اپنی کتاب اثبات الہدیٰ میں بہت سی روایات و معجزات ذکر کرنے کے بعد کہتا ہے کہ جو کچھ معجزے ذکر کیئے ہیں اس سے کہیں زیادہ کا امام کے حرم سے مشاہدہ کیا ہے ہیں جس طرح طبری کے مشاہدہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ میں چھبیس سال امام کے پاس آتا رہا بہت سی اخبار و روایات سنیں کہ جو تو اتر کی حد تک ہیں اب میرے دل میں کوئی ایسا خدشہ نہیں رہا کہ میں امام سے دعا کروں خدا اس امام کے صدقہ میں قبول نہ کرے۔

تفصیل کی گنجائش نہیں ہے اس اجمال پر اکتفا کرتا ہوں کہ ایک بچی پڑوس میں تھی کہ جو گوشتی تھی پھر ایک دن امام ؑ سے کی زیارت کی تو میں نے ایک خوبصورت آدمی حرم کے پاس دیکھا گمان ہوا کہ امام رضا ؑ ہیں انھوں نے بچی سے فرمایا: تو



## اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

کلام کیوں نہیں کرتی تو اسی وقت وہ بولنے لگی اس کا گونگا پن زائل ہو گیا تو میں نے اس وقت یہ اشعار کہے۔

یا کلیم الرضا علیک السلام و کرام

کلیمی عسی ان اکون کینما .

یکلم الرجا احبابک اصطفاء ام حسنک

العبار ع مما یصبو الیہ الامام

ام ارانا الا عجاز فیک وهم

ذالو به القوی من غیره والسلام

یعنی اے کلام کرنے والے امام میرا آپ پر سلام۔ مجھ سے کلام کرو امید ہے کہ کلام کریں گے کیونکہ آپ کلیم ہیں خدا نے آپ کو اس مقام کے لئے چنا ہے آپ واقعا امام ہیں کیا میں عاجز ہوں آپ کو دیکھوں زیارت کروں آپ اپنے غیر سے اتنی زیادہ حق و دالے ہیں میرا سلام آپ پر۔

صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ امام کے روضہ انور سے بہت سے مجوزے اور کرامات ظاہر ہوئیں اور بہت سے لوگوں کی دعائیں مستجاب ہوئیں کہ جن کا ذکر کرنا چیز کی طاقت سے باہر ہے۔

بہت سی کتب میں مختلف زبانوں میں اس کا واضح ثبوت ہے کہ امام کے مجوزات ہر دن، ماہ و سال و ہر وقت ظاہر ہو رہے ہیں کہ لوگوں سے ہر وقت امام کا حرم بھرا ہوا ہے اگر زمین کے درخت قلم بن جائیں اور میں خدا سے اپنی طولانی زندگی کی دعا کروں اور خدا مجھے توفیق دے کہ میں اس کتاب کو تمام کرسکوں و آخر کے حالات آخر تک لکھوں اس کتاب کی طرح خدا ہی مددگار اور بہترین پلاؤں کا ہوا ہے۔

تیسرا مطلب: امام کی زیارت کرنے کا ثواب

احادیث و روایات میں امام رضا ؑ آسمان امامت و ولایت کا آٹھواں چمکتا ہوا ستارہ کہ جس کی ملکوتی شخصیت کی معرفت، زیارت اور زیارت کے آداب پر بہت سی روایات میں بہت زیادہ ثواب نقل کیا گیا ہے۔ امام صادق ؑ نے فرمایا ہے کہ جو ہماری شہادت کے بعد ہماری زیارت کرے گا تو گویا اس نے ہماری زیارت کی ہے اس بنا پر۔

زیارت یعنی آخر ؑ کے حرم مقدس میں عشق و معرفت کے ساتھ حاضر ہونا زیارت: یعنی اس حجت خدا سے قلمی رابطہ قائم کرنا جو بندوں اور خدا کے درمیان فیض و رحمت کا وسیلہ ہیں۔

## اللہ مع السائکین

زیارت :- یعنی امام ؑ سے تہجد بیعت کرنا تاکہ ان کی قربانیوں کو زندہ رکھا جائے۔ زیارت یعنی: امام ؑ سے اظہار عقیدت و محبت کرنا جس کے بارے میں خدا اپنے رسول گرامی سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے رسول کہدو میں تم سے تلخ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا مگر یہ کہ میرے قرائبداروں (اہل بیت ؑ) سے سودت و محبت کرو زیارت یعنی یہ کہ اولیاء خدا کی شہادت سے ان کے نام اور بلند اہداف خدا کو فراموش نہیں ہوئے۔

زیارت گاہ راہ ولایت پر چلنے والے عاشقوں کی وعدہ گاہ ہے۔ امام کی زیارت کرنے سے مراد امام معصوم کی رہبری کی حمایت اور شیطانی طاقتوں اور ان کی رسم و راہ سے اظہار نفرت کرنا ہے حضرت زہراء علیہا السلام ہر وقت شہدائے احد کی زیارت کے لئے مدینہ سے باہر ان کی قبور پر تشریف لے جایا کرتی تھی مومن کی زیارت کا ثواب بہت ہی روایات میں لکھا ہے یہ تو امیر المومنین اور ان کی معصوم اولاد اور امام وقت ہیں۔

امام رضا ؑ کی زیارت کے ثواب میں بہت احادیث منقول ہیں ان میں کچھ کو یہاں ذکر کرتے ہیں۔  
۱۔ مرحوم شیخ اللہ ابو القاسم جعفر بن محمد بن موسیٰ بن قولویہ کامل الزیارات میں یحییٰ بن سلیمان مازنی سے وہ امام موسیٰ کاظم ؑ سے نقل کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا: کہ جو میرے بیٹے کی قبر کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ستر حج مقبولہ کا ثواب عطا کرے گا رادی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا ستر حج فرمایا: ہاں سات سو حج میں نے عرض کیا سات سو فرمایا:  
ستر ہزار حج میں نے کہا ستر ہزار فرمایا: بس! وہاں حج قبول نہیں ہوتی جو رات امام کے پاس گزارے گا گویا اس نے اللہ کے نور کی زیارت عرش پر کی میں نے کہا عرش پر؟ فرمایا:

قیامت کے دن جب عرش پر اللہ کے پاس چار اولین میں سے اور چار آخرین میں سے چار اولین سے نوح ؑ ابراہیم ؑ موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ چار آخرین میں سے محمد ؐ علی ؑ حسن ؑ حسین ؑ پھر ہاتھ میدان کی طرف اشارہ کیا کہ جو حضور آئمہ ؑ کی زیارت کرے گا اللہ اس کے درجات بلند اور اسے اپنا قرب عطا کرے گا میرے بیٹے علی رضا ؑ کے زوار کا یہ مرتبہ ہے۔

مرحوم صدوق ؑ عیون اور امامی میں سلیمان بن حفص مروزی سے اس طرح نقل کیا ہے تھوڑے الفاظ کی تہذیبی کے ساتھ پھر اس کے بعد کہا کہ امام کے قول کا مطلب یہ ہے کہ امام نے فرمایا: کہ جیسے اس نے اللہ کے عرش کی زیارت کی یہ تشبیہ نہیں ہے۔ کیونکہ ملائکہ عرش پر اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس کا طواف کرتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم عرش کی زیارت کرتے ہیں ہماری مراد جیسے ہم جو بیت اللہ کاج کرتے ہیں، کیونکہ اللہ کسی مکان کے ساتھ متعفف نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر علواً کبیرا ہے۔

۲۔ ابن قولویہ کامل میں احمد بن دستوائی سے نقل کرتے ہیں کہ میں جب ابو جعفر ثانی کے پاس حاضر ہوا تو میں نے

## الذی معہ الساجدہ

مرض کیا آپ کے باپ کی جو طوس میں زیارت کرے گا۔ اس کا کتنا ثواب ہے فرمایا: جو میرے باپ کی طوس میں زیارت کرے گا خداوند اس کے گزشتہ و آچرہ گناہ بخش دے گا۔

حمران کہتا ہے میں نے اس کے بعد ایوب بن نوح بن دراج سے ملاقات کی تو میں نے اس سے کہا کہ اے ابوالحسن میں نے اپنے مولا امام تقی ؑ سے سنا ہے کہ فرمایا: جو میرے باپ کی طوس میں زیارت کرے گا خدا اس کے سب گناہ بخش دے گا۔

ایوب نے کہا اس سے مزید میں کہتا ہوں کہ میں نے ابو جعفر سے سنا کہ جو طوس میں میرے باپ کی زیارت کرے گا خدا اس کے سب گناہ بخش دے گا اور قیامت کے دن ایک جبر رسول کے برابر اس کے لئے نصب کرے گا یہاں تک کہ خدا مخلوق کے حساب سے فارغ ہو۔

عیون میں مذکورہ دو سندوں کے ساتھ محمد بن سلیمان کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر ؑ سے ایک آدمی کو سوال کرتے دیکھا کہ ایک آدمی حج اور عمرہ بجالایا ہو پھر مدینے آیا اور رسول خدا کی زیارت کی پھر امیر المومنین علی ؑ کی زیارت کی ان کے حق سے عارف تھا پھر امام حسین ؑ کی زیارت پھر بخدا آیا اور امام موسیٰ کاظم ؑ کی زیارت کی پھر اپنے شہر کوٹ آیا پھر حج افضل ہے یا امام حسین ؑ کی زیارت؟ جو حج کرے اور پھر خراسان امام رضا ؑ کی زیارت کی امام نے فرمایا: بلکہ خراسان امام کی زیارت بھی کرے تو امام حسین ؑ کی زیارت افضل ہے لیکن امام رضا ؑ کی زیارت رجب کے مہینہ میں کرے پھر امام نے فرمایا: انہیں ایام میں نہیں کہ حج پر جائے ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے طعن و تشنیع ہے اس روایت کو کافی میں بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

علی بن ابراہیم اپنے باپ سے وہ علی بن مہریر سے کہ میں نے ابو جعفر ؑ سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں کیا امام رضا ؑ کی زیارت افضل ہے یا امام حسین ؑ کی امام نے فرمایا: میرے باپ کی زیارت کیونکہ امام حسین ؑ کی زیارت سب لوگ کرتے ہیں لیکن میرے باپ کی زیارت فقط شیعہ ہی کرتے ہیں۔

اس روایت کو کامل الزیارات اور عیون میں ان دو سندوں کے ساتھ علی بن مہریر سے اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ عیون میں عبد العظیم بن عبد اللہ حسنی نے امام ابو جعفر محمد بن علی رضا ؑ سے نقل کیا ہے کہ میں اس کی جنت کا سامن ہوں جو میرے باپ کی زیارت طوس میں اس کے حق کی معرفت کے ساتھ کرے۔

مرحوم صدوق ؑ اس سند کے ساتھ عبد العظیم بن عبد اللہ حسنی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے کہا کہ میں حمران ہوں کہ امام حسین ؑ کی زیارت کروں یا آپ کے والد بزرگوار کی تو مجھے فرمایا: کہ میرے باپ کی زیارت کرو اس وقت ابو جعفر ؑ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک آئے اور فرمایا: حضرت امام حسین ؑ کے زوار بہت ہیں میرے

باپ کی قبر کے زوار طوس میں کم ہیں۔

اسی سند کے ساتھ حمزہ بن حمران سے منقول ہے کہ حضرت امام صادق ؑ نے فرمایا: کہ میرا ایک گھڑا (امام رضا ؑ) خراسان کی زمین میں قفل کیا جائے گا کہ جس کو طوس کہا جاتا ہے جو ان کی زیارت ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے گا تو اس کا ہاتھ بکڑ کر میں جنت میں لے جاؤ گا اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو میں نے عرض کیا آپ پر قربان ان کے حق کی معرفت کیا ہے؟ فرمایا: جو یہ جانتا ہو کہ امام کی اطاعت فرض ہے جو ان کے حق پر گواہ ہو اللہ اسے ستر ہزار شہید کا ثواب عطا کرے گا کہ جو رسول خدا کے سامنے حق کی راہ پر شہید کیے گئے ہوں۔

ایک اور حدیث میں مرحوم صدوق ؑ کہتے ہیں کہ امام صادق ؑ نے امام رضا ؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ان کو طوس میں شہید کیا جائے گا ہمارے شیعوں میں سے لوگ ان کی زیارت کریں گے۔

اس طرح مرحوم صدوق ؑ عیون میں اور امالی میں اور ابن قولیہ کامل الزیارات میں احمد بن محمد بن ابی نصر بن علی کی طرف اس روایت کو سند دی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام علی رضا ؑ کا خط پڑھا کہ جس میں فرمایا: میرے شیعوں کو یہ پیغام پہنچاؤ کہ میری زیارت کا ثواب ایک ہزار حج کے برابر ہے۔

میں نے ابو جعفر اس کے بیٹے سے کہا ہزار حج تو فرمایا: ہاں خدا کی قسم ہزار حج کہ جو ان کے حق کی معرفت رکھتا ہے عیون میں سند مذکورہ کے ساتھ علی بن اسباط کہتا ہے کہ میں نے امام علی نقی ؑ سے سوال کیا کہ آپ کے والد بزرگوار کی خراسان میں زیارت کا کیا ثواب ہے تو فرمایا: جنت اللہ کی قسم جنت۔

حمران بن دیوانی کہتا ہے کہ امام رضا ؑ نے فرمایا: جو میری زیارت کرے گا قیامت کے دن تین مقام پر میں کام آؤں گا اور اسے نجات دلاؤں گا میزان، صراط اور ناما اعمال دیتے وقت۔

ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفری کہتا ہے کہ میں نے امام نقی ؑ سے سنا ہے کہ طوس جنت کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا ہے جو وہاں داخل ہوگا (جائے گا) قیامت کے دن جہنم سے امان میں ہوگا۔

مرحوم کلینی ؑ کافی میں اور ابن قولیہ کامل الزیارات میں علی بن ابراہیم جعفری سے وہ حمران بن اسحاق سے کہہ دہ کہتا ہے کہ میں نے امام نقی ؑ سے سنا ہے اور ایک آدمی نے امام جواد ؑ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: جو طوس میں میرے والد بزرگوار کی زیارت کرے گا اللہ اس کے گزشتہ و آئندہ گناہ بخش دے گا راوی کہتا ہے:

میں نے حج کیا پھر زیارت کے بعد ایوب بن نوح سے ملاقات کی تو اس نے مجھ سے کہا کہ ابو جعفر ؑ نے فرمایا: ہے کہ جو میرے باپ کی طوس میں زیارت کرے گا۔ خدا اس کے گزشتہ و آئندہ گناہ بخش دے گا اور اس کا مقام رسول خدا اور علی ؑ کے ساتھ ہوگا ان کے بعد میں نے دیکھا کہ اس نے امام رضا ؑ کی زیارت کی۔

## الذی یغفر الذنوب

مرحوم صدوق عیون میں علی بن حسن بن علی بن فضال سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو الحسن علی بن موسیٰ رضا ؑ سے کہ انھوں نے فرمایا:

خراسان ایک جگہ ہے ایک زمانہ آئے گا کہ وہاں پر ملائکہ کا نزول ہوا کرے گا کہ جو قیامت تک ملائکہ آتے رہیں گے کہا گیا کہ یا بن رسول اللہ کونسا جگہ فرمایا: وہ ارض طوس ہے کہ جو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جو اس جگہ کی زیارت کرے گا اس کو زیارت رسول خدا کا ثواب ملے گا اور ان کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حج و عمرہ مقبولہ خدا لکھے گا میں اور میرے آباء و اجداد قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے۔

مذکورہ سند کے ساتھ وہ اپنے باپ سے نقل کرتا ہے کہ میرے باپ نے کہا میں نے ابو الحسن علی بن موسیٰ رضا سے سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا: کہ مجھے زہر دے کر شہید کیا جائے گا اور میں اٹھیں پر غربت کے عالم میں دفن کیا جاؤں گا جان لو کہ جو میری زیارت میری غربت میں کرے گا میں اور میرے آباء و اجداد قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے اور ہماری شفاعت اس کی نجات کا باعث ہے اگرچہ گناہ ٹھکین (دونوں جہان) کے برابر ہوں۔

ابوصلت ہروی سے روایت ہے کہ وہ امام رضا ؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک قوم اہل قم سے امام کے پاس آئی سلام کیا امام نے ان کو جواب سلام کے بعد اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا: مرحبا خوش آمد ید تم ہمارے حقیقی شیعہ ہو۔

عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تم یہاں طوس میں میری قبر کی زیارت کرو گے جان لو کہ جو میری زیارت کرے گا اور غسل سے پاک ہو کر کرے گا تو وہ ایسے ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے گناہ نہیں ہوتے۔

یا سر امام کے خادم سے منقول ہے کہ امام رضا ؑ نے فرمایا:

جو ہماری زیارت کے لئے سفر کرے گا وہ جان لے کہ میں زہر سے ظلم کے ساتھ قتل کیا جاؤں گا اور غربت کے عالم میں دفن ہوں گا جو میری زیارت کو آئے گا اس کی دعا قبول ہوگی اور گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

کتاب مجالس میں عبد اللہ بن فضل ہاشمی ہنا ہے کہ امام صادق ؑ کے پاس تھا کہ ایک آدمی جو اہل طوس سے تھا آیا اور کہا یا بن رسول اللہ امام حسین ؑ کی زیارت کا کتنا ثواب ہے امام نے فرمایا:

اے طوسی جو امام حسین ؑ کی زیارت کرے اور جانتا ہو کہ ان کی اطاعت فرض ہے اس کے گزشتہ و آئندہ گناہ معاف کرے گا اور اس کی ستر گناہ کا رآد میں کی شفاعت قبول کی جائے گی اور قبر میں اس سے سوال نہیں ہوگا اور پھر امام کا فرزند آیا امام نے اسے گود میں بٹھایا اور ان کا بوسہ لیا پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے طوسی یہ امام ہے میرے بعد خلیفہ اور حجت خدا ہے عنقریب ان کے صلب سے ایک بیٹا پیدا ہوگا کہ آسمانوں میں اللہ کی رضا اور زمین پر اللہ کی عبادت کرے گا اور تمہاری سر زمین پر زہر سے ظلم و جفا کے ساتھ شہید کیا جائے گا۔



## اللہ تعالیٰ کے کبریا

غربت کے عالم میں دُشمن ہوگا جو اس کی غربت میں زیارت کرے گا اور چاہتا ہو کہ اپنے باپ کے بعد واجب الاطاعت ہیں گویا اس نے رسول اللہ کی زیارت کی۔

عیون میں علی بن ابراہیم بن ہاشم اپنے باپ سے وہ سفر میں دلف سے نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں نے علی بن محمد بن علی رضا رحمہم اللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا:

جو اللہ سے حاجت رکھتا ہو وہ میرے جد امام رضا رحمہم اللہ کی طوس میں غسل کے ساتھ زیارت کرے اور دو رکعت نماز ان کے سر ہانے کی جانب بجالائے اور ان دو رکعتوں کی قنوت میں اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو اس کی حاجت اور دعا مستجاب ہوگی۔

مگر یہ کہ اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو اور قطع رحمی نہ کی ہو امام رضا رحمہم اللہ بعد اور حرم جنت کے تقصوں میں سے ہے اس کی زیارت کوئی مومن کرے خدا اس کو جہنم کی آتش سے آزاد اور جنت میں اس کا ٹھکانہ قرار دے گا۔  
عبدالعظیم حسنی نے فرمایا:

میں نے علی بن محمد عسکری رحمہم اللہ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا:  
اگر تم اور اہل سادہ کے گناہ میرے جد علی بن موسیٰ رضا رحمہم اللہ کی زیارت سے بخشے جائیں گے جو ان کی زیارت کرتے ہوئے آنسوؤں کا ایک قطرہ بہائے گا خدا اس پر جہنم کو حرام قرار دے گا۔  
بہار میں اور اپنے بعض شیعہ کتب میں دیکھا ہے کہ جن میں کتاب **فصل الخطاب** کا حوالہ امام رضا رحمہم اللہ سے دیا ہے امام رضا رحمہم اللہ نے فرمایا:

جو میری زیارت کے لئے سفر کرے گا اس کی دعا قبول اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جس نے میری زیارت کی اس نے رسول خدا کی زیارت کی اور اس کے تمام اعمال میں ایک ہزار حج و عمرہ مقبول کا ثواب لکھا جائے گا۔  
میں اور میرے آباء و اجداد قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے یہ بعد جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور ملائکہ وہاں نازل ہوتے ہیں قیامت تک آتے رہیں گے۔  
مولف فرماتے ہیں:

یہی روایت میں نے بعض کتب اہل سنت میں دیکھی ہے کہ جو محمد بن محمود حافظ بخاری نے امام رضا رحمہم اللہ سے اس طرح نقل کی ہے  
مؤلف فرماتے ہیں:

جب ہم نے بعض روایات کو زیارت کی اخصیلت میں نقل کیا ہے تو اب ہم پر ضروری ہے کہ ہم زیارات کا تذکرہ کریں

## الذیہ اللہ تعالیٰ سبکھ سید

کہ جس کا نفع عام اور فائدہ عام ہے بعض نے امام جوادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرامین کو بیان کیا کہ جو جب میں زیارت کے استجاب پر دلالت کرتی ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔

سید بن طاووس اپنی کتاب اقبال میں اس طرح نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بعض شیعہ کی کتب میں دیکھا ہے کہ امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ۲۳ یقعدہ کو دور و نزدیک سے مستحب ہے چاہے وہ زیارت معروفہ پڑھے یا اور دوسری زیارت مؤلف فرماتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی ایام ہیں کہ جن میں زیارت کی تاکید وارد ہوئی ہے کہ جن کا ذکر کتاب فائدہ سے خالی نہیں وہ امام کی ولادت کے دن گیارہ۔

۱۱ ذی القعدہ اور وفات و شہادت کے دن آخر صفر یا ۱۲ یا ۱۷ صفر یا اول ماہ رمضان یا ۲۱ اور ۲۲ ماہ رمضان یا ۲۳ ذی القعدہ اختلاف روایات کی بناء پر مستحب ہے اور امام کی بیعت کے دن کی زیارت وہ اول ماہ رمضان ہے کہ جس کو کفعمی نے مصباح میں ذکر کیا ہے یا چھٹے

ماہ رمضان کہ جس کو عیون الغمہ میں ذکر کیا ہے سید بن طاووس۔ اقبال میں فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان کی چھٹی تاریخ کو دو رکعت نماز کہ جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد سورہ اخلاص ۲۵ مرتبہ پڑھنا کہ یہ امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کے حقوق میں سے ہے۔ مؤلف فرماتے ہیں مناسب ہے کہ اس نماز کو امام کے روزہ مبارک میں زیارت پڑھنے کے بعد انجام دیا جائے۔

## کیفیت زیارت

مرحوم صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے عیون میں اس زیارت کو ذکر کیا ہے کہ محمد بن حسن طوسی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ میں کہ جب امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا ارادہ کریں تو پہلے غسل کریں گھر سے نکلنے وقت۔ اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اللهم طهرني وطهر لي قلبي وشرح لي صدري واجر علي

لساني مدحتك والثناء عليك فانه لا قوة الا بك اللهم

اجعله لي طهوراً وشفاء.

زیارت کے لئے گھر سے نکلنے وقت

بسم الله وبالله والى الله والى ابن رسول الله حسبي الله توكلت

على الله اللهم اليك توجهت واليك قصدت وما عندك اردت.

## اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

جب امام کے حرم کے دروازہ پر آئیں تو کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں۔

اللهم اليك وجهت وجهي وعليك خلفتي اهلي وولدي وما  
خولتي وبك وثقت فلا تخيني يا من لا يخيب من اراده ولا يضيع  
من حفظه صل على محمد وآل محمد واحفظي بحفظك فانه  
لا يضيع من حفظت .  
غسل کے وقت یہ دعا بھی نقل ہے۔

اللهم طهرني وطهر لي قلبي وشرح لي صدري واجز علي لساني  
مدحتك ومحبتك والثناء عليك فانه لا قوة الا بك وقد عملت  
ان قوام ديني التسليم لامرك والاتباع لسنة نبيك واشهادة علي  
جميع خلقك اللهم اجعله لي شفاء ونوراً انك على كل شيء  
قدير .

پھر لباس پہنے اور پاؤں نچے نچے تو سکون اور وقار کے ساتھ بخیر ولا الہ الا اللہ کہتے ہوئے اپنے قدم اگے بڑھائے جب  
امام کے روضہ مبارک میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا  
شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وانه سيد الاولين  
والاخرين وانه سيد الانبياء والمرسلين . اللهم صل على محمد  
وآله محمد عبدك ورسولك ونيك وسيد خلقك اجعلني  
صلاة لا يقوي علي احصائها غيرك اللهم صل على امير المؤمنين  
تاخروا هوال يوم القيامة .

## الذی حفظت اس کے راز

پھر ان کے سر ہانے کی جانب بیٹھ کر زیارت پڑھے۔

السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا حجة اللہ... اننا علیکم

اہل البیت .

پھر قبر کے بائیں طرف یہ سلام پڑھے۔

السلام علیک صمرت من ارضی..... قالو انت عنده وجیہ

پھر دائیں طرف یہ دعا سلام پڑھے۔

اللهم انی اتقرب الیک بالرحم الرحمین

پھر بائیں طرف جا کر یہ کہے۔

صل اللہ علیک یا ابا الحسن وبالایدی واللسن لک .

پھر امیر المومنین علی کے قائل پر نعت کرے پھر امام حسنؑ و امام حسینؑ اور تمام اہلبیتؑ کے قاتلوں پر نعت کرے پھر امام کے سر ہانے کے پیچھے دو رکعت - اور دعا کرے یا اے علیؑ اور علیؑ بن ابی طالبؑ کے لئے دعا کرے پھر قبر کے سر ہانے جو چاہے نماز پڑھے صاحب کتاب فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام ابن حجر بن عسقر بن موسیٰ بن قلوچیکال الزیارات میں بعض سے دعا غلطی ہے کہ جب امام ہدفاؑ کی زیارت کے لئے طوس (شہر) آئے تو گھبراہٹ سے خانہ سے نکلے وقت غسل کرے پھر ذکر دعا و زیارت (ذکر کیا تھوڑے فرق کے ساتھ) عین میں ہے کہ جب امام سے دعا کرے تو اس طرح کہے۔

السلام علیک یا مولای و ابن مولای...

انک علی کل شیء قدير

اور کہے

استودعک اللہ وانستر علیک... علی عباد اللہ الصالحین

جب امام کے دروازے پہنچے تو اپنا چہرہ نہ بگیرے یہاں تک کہ امام کی قبر مبارک آنکھوں سے نمایا ہو جائے۔

کمال الزیارات میں حکیم بن داود بن حکیم سے وہ مسلم بن خطاب سے وہ عبداللہ بن احمد سے وہ مکر بن ابی صلیح سے وہ

دین و شام سے وہ ایک شیعہ سے کہہ رہا ہے کہ جب امام رضاؑ کے پاس آؤ تو کہو۔

اللهم صل على 'علي بن موسى' الرضا المرتضى 'الامام التقى التقى'  
وحجتك على من فوق الارض ومن تحت الثرى الصديق صلاة  
كثيرة تامة زاكية متواصلة متواترة مترادفة كافضل ما صليت على احد  
من اوليك (کفعمی، مصباح)

مصباح میں کہتا ہے کہ قبل اور اذن زیارت کے بعد کہو

اللهم صل على 'علي بن موسى' الرضا ...  
بمردور کھت نماز زیارت اور دوا میں کہو

السلام عليك يا ولي الله ورحمة الله وبركاته .  
اللهم لا تجعله آخر العهد ..  
والحمد اولاً و آخراً فظاهراً و باطناً  
تمت بالخير بعون لله .

مولانا فیاض حسین جعفری

۲۵ محرم الحرام

۱۴۳۳

مولانا بلال حسین جعفری

۱۵ شعبان المعظم بروز ہفتہ

۱۴۳۱ ہجری



## دعا کے امام حسین

☆ جو اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو امام حسینؑ کے ساتھ محسوس فرمایگا آنجناب اس کے شفیع ہوں گے اللہ دنیا میں اسکے قرض کو ادا کریگا آخرت میں اسکی پریشانیوں کو دور فرمائے گا

☆ اس کو اس کے دشمنوں پر غالب کریگا اور کبھی بھی اس کے پردے کو فاش نہ کریگا۔

☆ اس کا سینہ کشادہ فرمائے گا بوقت موت یا شہادت کلمہ توحید کی تلقین فرمائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ

اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے کلمات سے اور تیرے عرش کے پایوں کے ذریعے سے تیرے آسمانوں میں

سُكَّانِكَ وَآثِنِيَايِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ تَسْتَجِيبَ لِيْ فَقَدْ رَفَقْتَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا فَاسْئَلُكَ

رہنے والوں اور تیرے نبیوں اور رسولوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرما یتنا گیر لیا ہے میرے معاملات نے مجھ کو کس میں

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرْجًا وَمَخْرَجًا

سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور میرے کام میں کشائش اور نکلنے کا راستہ مہیا فر

☆ حضرت امام حسینؑ جب بروزِ عاشور زخمیوں سے چور تھے اور وداع کیلئے حضرت امام سجادؑ کے

پہنچے تھے تو آپ نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی اس دعا کے پڑھنے سے تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ بِحَقِّ يُسَّ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ وَبِحَقِّ طَلَّةٍ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے تجھے واسطہ یس اور قرآن حکیم کا اور طلہ واسطہ طہ اور قرآن عظیم کا

يَا مَنْ يَقْدِرُ عَلَى حَوَائِجِ السَّائِلِينَ يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا فِي الصُّغَيْرِ وَالصَّامِتِينَ يَا مَنْ يُنْفِئُ

اے سائلوں کی حاجتوں پر قدرت رکھنے والے اے وہ جو خاموش لوگوں کے دلوں کے حالات کو جانتا ہے اے پریشان سے دور کر دینا کے

عَنِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُفَرِّجَ جَاعِنِ الْمُغْضُومِينَ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا رَازِيَ الْوُفْلِ

تمام بلاؤں کو اے غمزدہ لوگوں کو ہم و غم سے نجات دینے والے اے رحم کر دینا کے بڑھوں پر اے بچے کو رزق

الصَّغِيرِ يَا مَنْ لَا يَخْتَاجُ إِلَى التَّفْسِيرِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ لِي

چھوٹا کر دینا کے وہ جو تفسیر کا محتاج نہیں ہے رحمت بھیج محمدؐ و آل محمدؑ پر اور میرے ساتھ ایسا کر (اسکے بعد اپنی حاجات بیان کرے)